باغ و بہار عباسی

۱۳۶۰ھ

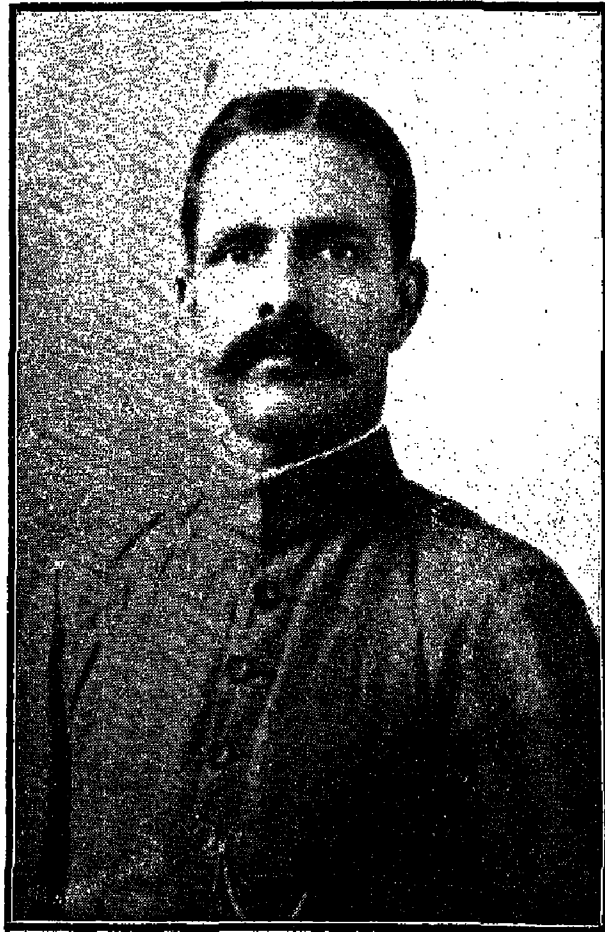
معروف بہ

عباسیانِ کاکوری

مؤلفہ

محمد حسن عباسی کاکوروی

سنہ ۱۳۶۴ھ سنہ ۱۹۴۵ء



محمد حسن عباسي (صفحة ١٧٦)

فہرست مضامین کتاب عباسیان کاکوری

(قیمت تین روپیہ)

فہرست تصاویر عباسیان کاکوری

هو الباقی

عبّاسیان کاکوری،

باغ و بہار عباسی

سنہ ۱۳۶۰ھ

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

قل ھو اللہ احد ۝ اللہ الصمد ۝ لم یلد ولم یولد ۝ ولم یکن لہ کفوا احد ۝ ما کان محمد ابا احد من رجالکم ولکن رسول اللہ وخاتم النبیین وکان اللہ بکل شیئ علیما ۝ ان اللہ وملٰئکتہ یصلون علی النبیؐ یا ایھا الذین اٰمنوا صلوا علیہ وسلّموا تسلیما ۝ اللھم صل وسلم علی سیدنا محمد والہ بقدر حسنہ وجمالہ۔

چہ کنم بیان کمال او بلغ العلٰے بکمالہ	چہ فروغ کرد جمال او کشف الدجیٰ بجمالہ
من حیرتے زخصال او حسنت جمیع خصالہ	دل و جان ما بخیال او صلّوا علیہ وآلہ

چار یاران نبی ہیں عاؔصی	تبعیت مجھے ہر یار کی ہے
طلب راہ فنا میں لیکن	پیروی حیدر کرارؓ کی ہے

اللہ کا ناچیز بندہ احقرزمن عاصی محمد حسن علی عبّاسی ابن شیخ بہار الدین حیدر کاکوروی (شجرہ نمبر ۲) عرض پرداز ہے کہ قصبۂ کاکوری ضلع لکھنؤ میں یوں تو ہر نسل کے شیخزادگان تقریبا پانچسو سال یعنی سنہ ۹۰۰ھ کے قبل سے آباد ہیں لیکن ان میں دو خاندان کے افراد زیادہ تعداد میں ہیں۔ سب میں بڑی تعداد شیخزادگان علوی کی ہے جنکی دو شاخ ہیں:۔ (۱) ملکزادہ یا مولوی زادہ جو ملک[1] بہار الدین کیقباد بن ملا ابوبکر جامی[2] علوی (از بنائر حضرت ابوالقاسم بن حضرت محمد حنفیہ بن حضرت علی مرتضےٰ ؓ) کی اولاد ہے (۲) مخدوم زادہ جو حضرت مخدوم شیخ نظام الدین علوی معروف بہ شاہ بھیکہ رح (از بنائر حضرت علی بن حضرت محمد حنفیہ بن حضرت علی مرتضیٰ ؓ) کی اولاد ہے۔ علوی حضرات کے بعد شیخزادگان عباسی کی تعداد ہے جو قاضی زادہ بھی کہے جاتے ہیں۔ کیونکہ انکے مورث اعلیٰ حسب فرمانِ بادشاہ دہلی نویں صدی ہجری میں پہلے پہل قصبۂ کاکوری کے قاضی و متولی مقرر ہوکر آئے تھے۔ یہ حضرت عباس ؓ عم حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم وروحی فداہ کی اولاد ہے۔

علوی اور عباسی خاندانوں کے بعد شیخزادگان صدیقی وفاروقی وعثمانی وانصاری اور مغل اور پٹھان کی تعداد ہے۔ ان میں سے غالباً مغل اور پٹھان آٹھویں صدی ہجری میں کاکوری آئے۔ اللہ تعالےٰ کا شکر ہے کہ خاندانِ سادات یعنی حضرت بنو فاطمہ ؓ سے بھی یہ قصبہ خالی نہیں ہا ہے۔ کتب تواریخ سے ثابت ہے کہ اس قصبہ کو سب سے پہلے اہل اسلام میں سے حضرات سادات کے قدوم پاک نے سرفراز فرمایا کہ حضرت سید سالار مسعود غازی رح نے چوتھی صدی ہجری میں کاکوری پر حملہ کیا اور اپنی یادگار چھوڑ گئے جسکا تذکرہ آئندہ صفحات میں آئیگا۔

حضرت مولانا حافظ شاہ محمد علی حیدر قلندر مدظلہ العالی سجادہ نشین خانقاہ کاظمیہ کاکوری کی کتاب تذکرۂ مشاہیر کاکوری کے مقدمہ میں قصبۂ کاکوری کی مختصر تاریخ اور اس میں

---

[1] تذکرۂ حبیبی ص۸۶۲ ۱۲ [2] تذکرۂ مشاہیر کاکوری ص۲۹۶ [3] تذکرۂ مشاہیر کاکوری ص۱۸ ۱۲ [4] تذکرۂ مشاہیر کاکوری ص۱۴۴ ۱۲ [5] تذکرۂ مشاہیر کاکوری ص۲۹۲ و تذکرۂ حبیبی ص۸۱۶

اہل اسلام کے ورود کا مفصل حال مرقوم ہے۔ اس سے معلوم ہوتا ہے کہ یہاں کے باشندگان ذاتی شخصیت و وجاہت کی بدولت ایسی ممتاز حیثیت رکھتے تھے کہ پچاسوں کتابوں میں انکے تذکرے آئے ہیں۔ ذیل میں صرف ان کتابوں کا ذکر کیا جاتا ہے جو اسی قصبہ کے باشندگان کی لکھی ہوئی ہیں اور جن میں مختلف خاندانوں کے نسب نامے درج ہیں۔

(۱) **چشمۂ فیض** مصنفہ منشی فیض بخش[۱] علوی ملکزادہ (متوفی تقریباً ۱۲۳۰ھ) اسمیں حضرت مصنف نے اپنی تحقیق کے مطابق اس قصبہ میں جتنے خاندان بھی اُسوقت آباد تھے سب کے نسب نامے معہ اکثر مقتدر ہستیوں کے حالات کے لکھے ہیں۔ زبان فارسی اور عبارت سلیس اور مضامین دلچسپ ہیں اور بلا رو ورعایت تفصیلات ہیں۔ یہ ایک بیمثل یادگار ہے۔ اب تک طبع نہیں ہوئی ہے۔

(۲) **شجرۃ الانساب** مولفہ مولوی ممتاز الدین[۲] حیدر علوی ملک زادہ (متوفی ۱۳۲۲ھ شجرۂ نمبر ۲ الف) اسکا ماخذ چشمہ فیض ہے۔ اسمیں تمام خاندانوں کے نسب نامے شجرہ کی صورت میں درج ہیں اور حضرت مؤلف اور انکے اخلاف نے نسل مابعد کے نام بھی اضافہ کئے ہیں۔ یہ بھی ہنوز طبع نہیں ہوئی ہے۔ اکثر خاندانی مقدمات کے فیصلہ میں یہ کتاب سرکاری عدالتوں میں سند مانی گئی ہے چنانچہ اسوقت بھی یہ کتاب ایک مقدمہ میں الجھی ہوئی عدالت العالیہ چیف کورٹ میں داخل ہے۔ عرصہ دراز ہوا اسکی نقل مولوی مقبول الدین علوی ملکزادہ (شجرہ ۴ الف) نے کی تھی اور اسکا تاریخی نام شجرۃ الاقران (۱۲۸۶ھ) نکالا تھا۔ اپنی عنایت خاص سے یہ نقل انھوں نے مجھے مرحمت فرمائی اور اس سے بہت مفید معلومات حاصل ہوئے۔

(۳) **کشف المتواری فی حال نظام الدین القاری** مصنفہ حضرت مرشدنا شاہ تراب علی[۳] قلندر رح علوی مخدوم زادہ (متوفی ۱۲۷۵ھ) یہ دراصل حضرت مخدوم نظام الدین قاری معروف بہ شاہ بھیکھ رح کا ملفوظ فارسی زبان میں ہے۔ اسمیں آپ کی اولاد کا تذکرہ بھی ہے۔

---

[۱] مشاہیر ص ۳۲۵ ۱۲ [۲] مشاہیر ص ۴۱۵ ۱۲ [۳] اذکار الابرار ص ۳۵۲ و مشاہیر ص ۷۵ ۱۲

یہ ۱۳۱۸ھ میں طبع ہوئی۔

(۴) فیض الجاری تتمہ کشف المتواری مولفہ منشی عبدالعلی علوی مخدوم زادہ (متوفی ۱۳۲۵ھ) اسمیں حضرت مخدوم شاہ بھیکہؒ کے ایک صاحبزادہ ملا عبدالقادر کی اولاد کے حالات ہیں۔ جو حضرت مولف کے مورث اعلےٰ تھے۔ یہ کتاب اردو زبان میں ہے اور ۱۳۲۰ھ میں طبع ہوئی۔

(۵) نفحات النسیم فی تحقیق احوال اولاد عبدالکریم مولفہ مولوی حکیم سمیع علی علوی مخدوم زادہ (متوفی ۱۳۴۱ھ) اسمیں حضرت مخدوم صاحبؒ کے دوسرے صاحبزادہ ملا عبدالکریم کی اولاد کے حالات ہیں جو حضرت مؤلف کے مورث اعلےٰ تھے۔ یہ کتاب بھی اردو زبان میں ہے اور ۱۳۲۱ھ میں طبع ہوئی۔ اکتیس سال بعد منشی امیر احمد علوی مخدوم زادہ بی اے ڈپٹی کلکٹر نے اس کتاب کو بعد نظر ثانی دوبارہ ۱۳۵۲ھ میں شائع کیا۔ ان دونوں کتابوں یعنی فیض الجاری اور نفحات النسیم میں مخدوم زادگان کاکوری کے اکثر خاندانوں کے مفصل حالات مرقوم ہیں اور ضمناً ملک زادوں اور قاضی زادوں اور بعض دیگر خاندان والوں کے تذکرے بھی ہیں جن سے آپسمیں قرابتیں ہوتی آئی ہیں۔ اسطرح مخدوم زادگان کاکوری کے حالات اب سے دس سال قبل تک قلمبند اور مطبوعہ موجود ہیں۔ اللہ کا شکر ہے کہ اس خاندان میں اب بھی با ذوق اصحاب موجود ہیں جو اپنی اپنی کتابوں میں حسب ضرورت اضافے کرتے رہتے ہیں۔

(۶) شیخ زادگان صدیقی میں منشی امیر حسن صدیقی (ڈپٹی کلکٹر متوفی ۱۳۳۱ھ) نے اپنے مورث اعلیٰ حضرت شیخ من اللہ صدیقی چشتی کاکوری کی اولاد کے شجرے مرتب کئے اور انکے کاکوری آنے کا حال بھی لکھا ہے۔ اسی سلسلہ میں شیخ زادگان انصاری اور شیخ زادگان عثمانی اور اولاد میر شاہ فیض اللہ چشتی صابری کے شجرے بھی فراہم کئے۔ کافی تحقیقات کر کے اس سب کو قلمبند کیا ہے۔ یہ کتاب غیر مطبوع ہے۔

(۷) صبح وطن مؤلفہ قاضی عابد علیخاں عباسی (متوفی ۱۲۹۶ھ شجرہ نمبر ۱۴) اسمیں

لہ تذکرہ ص۵۵ ۲ لہ ص۲ مشاہیر ص۸ ۳ لہ ص۳ مشاہیر ص۱۱۵ ۴ لہ مشاہیر ص۳۲۴ ۵ لہ ص۵ مشاہیر ص۲۲۶

حضرت مؤلف نے اپنے جد اعلیٰ حضرت سیدنا عباسؓ ابن عبدالمطلب کی اولاد کے حالات فارسی زبان میں لکھنا شروع کئے اور بنو عباس کے ہندوستان اور کاکوری میں ورود کے واقعات لکھے جا رہے تھے کہ جناب مولف نے آخرت کی راہ لی اور کتاب کی ابتدا ہی نامکمل رہ گئی۔

انکے برادر معظم قاضی وصی علی خاں عباسی (متوفی ۱۳۰۸ھ شجرہ نمبر۲) نے ایک روزنامچہ بزبان فارسی لکھا۔ اسمیں بہت سے پُرلطف واقعات مرقوم ہیں جن میں بعض ایسے بھی ہیں جنکا صیغۂ راز میں رہنا ہی بہتر ہے۔ چنانچہ انکی ہدایت کی تعمیل میں یہ روزنامچہ نظر اغیار سے محفوظ رکھا جاتا ہے۔ تاہم برادر محترم قاضی راشد علیخاں عباسی نبیرۂ مولف صحیح وطن نے اس روزنامچہ کو وقتاً فوقتاً ملاحظہ کرکے بہت سی ایسی باتیں بتلائیں جنکا میں متلاشی تھا اور جن کا پتہ ملنا آسان نہ تھا۔ یہ دونوں کتابیں بھی غیر مطبوعہ ہیں۔

(۸) **گلشن عباس** مولفۂ قاضی نثار احمد عباسی (متوفی ۱۳۶۲ھ) اسمیں خاندانی بزرگوں کے حالات کے علاوہ خلفائے عباسیہ کے مختصر حالات بھی ہیں۔ اسطرح یہ کتاب ایک تاریخ کی حیثیت رکھتی ہے۔ چونکہ عباسیان کاکوری کی شاخ خلفائے عباسیہ کی شاخ سے جداگانہ ہے اسلئے یہ کتاب نسب نامہ عباسیان کاکوری سے بہت علیحدہ ہوگئی ہے۔ اسکی زبان اردو ہے اور تقریباً ۲۰ سال کی لکھی ہوئی ہے۔ ہنوز غیر مطبوع ہے۔

(۹) **عباسیان کاکوری**۔ مولفۂ راقم الحروف محمد حسن عباسی تقریباً دس سال ہوئے منشی حسین احمد عباسیؒ (متوفی ۱۳۵۵ھ شجرہ نمبر۶) بھی عباسیان کاکوری کا نسب نامہ لکھنا شروع کیا اور دو تین سال میں بہت محنت اور جانفشانی کرکے شجرات مرتب کئے اور بعض بزرگوں کے حالات جمع کئے لیکن نہ فراہم شدہ معلومات کو ترتیب دینے پائے نہ کتاب کا نام ہی تجویز کرنے پائے کہ مرگ مفاجات کی نذر ہوگئے اور اوراق پریشاں اپنی یادگار چھوڑ گئے۔ انکی وفات کے بعد اخی معظم مولوی محمد ضیاءؒ الدین حیدر عباسی (شجرہ نمبر۶) نے اپنے قابل

سلہ مشاہیر ص۲۷۴ سلہ تذکرہ ص۵۹ ۱۲

اور اکلوتے فرزند مولوی رضاء الدین احمد عباسی (متوفی ۱۳۵۸ھ) کو اس نسب نامہ کی ترتیب اور تکمیل کیطرف متوجہ کیا۔ انھوں نے ان اوراق پریشاں پر نظرثانی کر کے اس لحاظ سے کہ صرف عباسیان کاکوری کا نسب نامہ لکھنا مقصود ہے زوائد کو حذف کیا اور از سرِ نو ہر خاندان کا شجرہ بنایا اور تفصیلات لکھنا شروع کئے۔ صد ہزار افسوس کہ اس نوجوان عزیز نے عین شباب میں کل من علیھا فان کو سچ کر دکھایا اور کتاب کا مسودہ بھی تیار نہوا۔ راقم الحروف اواخر ۱۳۵۸ھ میں پنشن لیکر مستقلاً وطن آیا تو پندرہ روز بعد ہی نورِ چشم لختِ جگر محمد حیدر حسن عباسی (متوفی ۱۳۵۸ھ شجرہ نمبر ۶) نے داغ مفارقت دیا۔ ملازمت سرکاری سے قبل از وقت سبکدوش ہو کر اپنے خیال میں گھر میں رہ کر آخر عمر گزارنے کے لئے جو سکون اور فراغت ساتھ لایا تھا وہ بھی مردہ ہو گئے دنیا تاریک نظر آنے لگی اور دل بیٹھ گیا کیونکہ یہی دونوں بھائی یعنے حیدر حسن و رضاء الدین احمد ہمارے خاندان بھر کے چشم و چراغ تھے اور نہ جانے کیا کیا امیدیں ان دونوں کی ذات سے وابستہ تھیں اس شکستہ دلی اور پریشاں خاطری کو دفع کرنے کے لئے صرف دو ماہ بعد حضرت مولانا شاہ محمد تقی حیدر قلندر رح کی زبان مبارک سے وہ خواب سُنا جسمیں میرے آقا و مولا و دستگیر درد منداں جناب وارث الانبیا سلطان المحبوبین مرشدی و سیدی حضرت مولانا شاہ محمد حبیب حیدر قلندر روحی فداہ نے اُن سے ارشاد فرمایا تھا کہ "مولوی صاحب اور ممو سے پوچھو کہ انکو قل ھو اللہ احد بھی یاد ہے۔ ہمنے انکا سلوک اسی میں رکھا ہے"۔ (ملاحظہ ہو تذکرہ حبیبی صفحہ ۱۸۶)

اس ارشاد اور ہدایت سے ایک سکونی کیفیت دل و دماغ میں آئی اور چند روز اس ارشاد کے معانی سمجھنے میں غلطاں پیچاں رہنے کے بعد ذہن نشین ہوا کہ اس سورۂ اخلاص میں جناب باری عز اسمہ نے اپنی احدیت و صمدیت کے ساتھ ساتھ لم یلد ولم یولد فرماتے ہوئے کفو سے اپنی غیریت کو ظاہر فرمایا جس سے واضح ہوا کہ کفو بھی کوئی چیز ہے اور اسکی کچھ اہمیت ضرور رہی ہے۔ اور چونکہ کفو کے لفظ کے بعد ہی لفظ احد سے اپنی وحدانیت کی تاکید فرمائی ہے

۱؎ تذکرہ صفحہ ۱۲۷ ۲؎ تذکرہ صفحہ ۲۰۹ ۱۲ ۳؎ ابرار صفحہ ۵۸۵۔ ۴؎ مشاہیر صفحہ ۱۰۹ و تذکرہ حبیبی ۱۲ ۵؎ یعنی محمد ضیاء الدین حیدر ۶؎ یعنے راقم الحروف محمد حسن ۱۲

لہٰذا ہم پر لازم ہوا کہ اسی تنزیہ میں غور و فکر کرتے رہیں اور کفو اور غیر کفو سب کو بھول جائیں ۔ اللہ تعالےٰ بطفیل حضرات پیران عظام مجھ کو بھی اسکی توفیق عطا فرمائے اور خوش بگو کا الہ الا ھو ہیں محو کر دے ۔

رہ شاد تراب اپنی حقیقت کو سمجھ کر ۔۔۔ صورت کے لیے کاہیکو غمناک بنے گا

اتنا ہوش آیا تھا کہ اخی معظم موصوف الصدر نے باصرار تمام مجبور کیا کہ نسب نامہ کی تکمیل کرو اور عزیزان منشی حسین احمد و محمد رضا رضاء الدین احمد مرحومین کی محنت کو ٹھکانے لگاؤ۔ میں نے بھی یہ سوچکر کہ بیکار مباش کچھ کیا کر۔ ٹوٹی ہوئی کمر ہمت باندھی کہ ایک روز دوران تلاوت کلام اللہ شریف میں آیت کریمہ یا ایھا الناس انا خلقنکم من ذکر و انثی وجعلنکم شعوبا و قبائل لتعارفوا ط ان اکرمکم عند اللہ اتقکم ط ان اللہ علیم خبیر ہ پر نظر پڑی تو سمجھ میں آیا کہ قبائل کی شناخت اور پہچان ضروری چیز ہے اگرچہ اسپر فخر کرنا نازیبا ہے کیونکہ یہ بھی ارشاد ہے کہ بزرگی اُسی شخص کیلئے ہے جسمیں تقوے اور پرہیزگاری ہے۔

غرضکہ بسم اللہ کہہ کر قلم اٹھایا اور تین سال کی محنت میں الٹا سیدھا لکھ کر کتاب کا جامہ پہنا دیا۔ چونکہ کتاب کا نام مختصر اور مبحث کی طرف اشارہ کرنے والا ہی موزوں و مناسب ہوتا ہے اسلئے اس کتاب کا نام "عبّاسیان کاکوری" رکھا۔ اور اس لحاظ سے کہ اسکی ترتیب تدوین ۱۳۶۰ھ میں شروع ہوئی تھی اسکا تاریخی نام "باغ و بہار عبّاسی" بھی ہے۔ خدا کرے یہ کتاب فائدہ بخش اور کار آمد ثابت ہو اور بطفیل حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم و اہلبیت اطہار (جن میں حضرت عباس بھی از روئے احادیث صحیحہ شامل ہیں) علیہم السلام اس "غلام غلامان آل محمد" کا خاتمہ بخیر ہو۔

غلطی کرنا انسان کی سرشت ہے اور یہ یقینی ہے کہ اس کتاب میں بھی بہت سی غلطیاں ملینگی ناظرین سے التماس ہے کہ انکے مطالعہ سے اپنی تفریح کے لئے میرا مضحکہ خوب اڑائیں اور اپنا جی بہلائیں مگر اپنی دریا دلی اور خوش اخلاقی سے اپنے لئے دعائے خیر کرتے وقت کبھی مجھے

بھی یاد کرلیں۔ اللہ تعالے جزائے خیر دیگا۔ ربنا افرغ علینا صبرا و توفنا مسلمین۔

مرا آشیاں تو اجڑ گیا یہ دعا ہی میری قبول ہو
کہ جلیں جو خار و خس چمن تو دھواں نہ دل میں اٹھا کرے (ظفر دہلوی)

کتاب کی تقسیم چار حصوں پر ہے :-

(۱) تمہید۔ اسمیں سبب تالیف کتاب کے علاوہ اسکی ترتیب و ماخذات وغیرہ مذکور ہیں۔

(۲) مقصد۔ اس میں بنو عباس کے ہندوستان اور قصبہ کاکوری میں آنے کے متعلق روایات ہیں۔

(۳) نسب نامہ۔ اسمیں عباسیان کاکوری کے شجرات ہیں جن کو حضرت عباسؓ ابن حضرت عبدالمطلب کے وقت سے اس سال یعنی ۱۳۶۳ھ تک دس شجروں میں تقسیم کیا ہے اور ہر شجرہ کے تحت میں تمامی اسمائے مندرجہ شجرہ کے متعلق تفصیلات حتی الامکان مختصراً تحریر کئے ہیں ان شجروں میں کل پسری اولاد درج ہے کیونکہ لفظ نسب کا اطلاق معمولاً پسری اولاد پر کیا جاتا ہے۔ شجروں میں دختری اولاد صرف وہ درج کی گئی ہے جن کے جد پدری کو کاکوری آئے ہوئے زیادہ عرصہ نہیں گزرا ہے یعنی جنکا تذکرہ چشمہ فیض (مولفہ ۱۲۳۱ھ) میں نہیں ہے یا جنھوں نے ننہال میں پرورش پائی یا جن کی مستقل سکونت ننہال میں ہوگئی یا اُن بیبیوں کی اولاد ہے جو اسوقت بقید حیات ہیں۔

چونکہ ابتدا ہی سے ملک زادوں اور مخدوم زادوں اور عباسیوں میں رشتۂ مناکحت قائم ہے اور ملک زادوں کے نسب نامے مرتب موجود ہیں اگرچہ غیر مطبوع ہیں اور مخدوم زادوں کے نسب نامے مطبوع موجود ہیں اسلئے اُنکی تفصیل اس کتاب میں ضروری نہیں رہی البتہ حتی الامکان حوالہ جات لکھدیے ہیں کہ تلاش کرنے میں سہولت ہو۔ چند شجروں کی پشت پر بعض ایسی دختری اولاد کا شجرہ بھی بنا دیا ہے جن سے خصوصیت کے ساتھ یگانگت کا برتاؤ جاری ہے۔ ان ظاہری

شجرات کی تفصیل اصل کتاب میں نہیں ہے۔

(۴) ضمیمہ۔ مذکورہ بالا دس شجروں اور ظہری شجروں کے علاوہ آخر میں ایک ضمیمہ شامل ہے اسمیں بی بی نجیدہ بنت شیخ شکراسد عباسی (شجرہ نمبر۸) کی اولاد کی تفصیل ہے! اسمیں بعض وہ خاندان بھی ہیں جو چشمہ فیض کی تالیف کے بعد کاکوری میں آباد ہوئے۔

چند امور اور بھی قابل لحاظ ہیں:۔

(۱) جو اولاد صغر سنی میں فوت ہوگئی ہو وہ شجرہ میں درج نہیں ہو۔ البتہ عبارت کتاب میں مذکور ہو

(۲) جو اولاد زوجہ منکوحہ سے نہیں ہو اسکو شجرہ میں درج نہیں کیا ہو مگر عبارت کتاب میں ذکر کر دیا ہے،

(۳) برادری اور غیر برادری اور غیر کفو کے معنی یہ مراد لئے ہیں کہ

برادری سے وہ لوگ مراد ہیں جنمیں قدامت سے آپسمیں قرابتیں ہوتی آئی ہیں اور بقولیکہ آنکھ بند کر کے انمیں رشتہ مناکحت جاری ہو کفو اور بیاہ دری کے الفاظ برادری کے مرادف ہیں۔

غیر برادری سے وہ لوگ مراد ہیں جو اپنے اپنے مقام پر شریف النسب اور نجیب الطرفین ہیں مگر سابق میں اُنسے رشتہ بندی نہیں تھی اور صرف اسیوجہ سے بعض خاندان اب بھی احتیاط کرتے ہیں۔

غیر کفو سے وہ لوگ مراد ہیں جو منکوحہ یا غیر منکوحہ لونڈی یا باندی یا طوائف کے بطن سے ہیں اور جن سے رشتہ مناکحت منقطع ہو۔ عرفاً یہ بھی برادری کے بھائی کہے جاتے ہیں اور تقریبات کے مواقع پر ایک دوسرے کے شریک کار رہتے ہیں۔ اسی میں غیر مذہب والا پیوند بھی شمار ہوگا۔

جن حضرات نے اس کتاب کی تالیف و تدوین و طباعت میں مدد کی ہے انکی شکر گزاری مجھ پر واجب ہے میرا یقین ہے کہ زبان سے شکریہ کے الفاظ کہنا محض رسمی بات ہے اور حقیقی اور سچا شکریہ وہ ہے جو دل میں تہ نشین ہو اور اسکا اظہار مشکل ہو۔ یہاں دل ہی نہیں ہے تو شکریہ کا کوئی لفظ کہنا یا لکھنا میرے لئے چھوٹا منہ بڑی بات ہے۔ صرف اتنے پر اکتفا کرتا ہوں کہ حضرات معاونین کے اسمائے گرامی درج ذیل کرتا ہوں۔ ان حضرات کے علاوہ بہت سے اعزۂ خاص ہیں جنھوں نے میری استدعا پر اپنے اپنے خاندانی افراد کے متعلق مفید معلومات

فراہم کئے۔ ان میں قرابتدار خواتین بھی ہیں جن سے بہتر کوئی ذریعہ خاندانی حالات و معاملات کے معلوم کرنے کا ممکن نہیں۔ اللہ تعالیٰ ان سب کو جزائے خیر دے اور میری کسی خدمت کے ذریعہ سے میرا شکریہ پایۂ ثبوت کو پہونچائے۔

نمبر	نام	مقام	شجرہ
۱	حضرت مرشدزادہ برحق زیب سجادۂ کاظمیہ جناب مولانا حافظ شاہ محمد علی حیدر قلندر علوی مدظلہ	کاکوری	
۲	حضرت موصوف الصدر کے برادر زادہ و شاگرد رشید جناب مولوی محمد مصطفیٰ حیدر علوی سلمہ	"	
۳	" جناب مولوی حافظ محمد مجتبیٰ حیدر علوی سلمہ " " " "	"	
۴	جناب مولوی مقبول الدین علوی صاحب	"	شجرہ نمبر الف
۵	" حاجی منشی امیر احمد علوی صاحب بی اے۔ صاحب نفحات النسیم	"	
۶	" مولوی بشیر الدین علوی صاحب ایڈیٹر کاکوری اخبار	"	شجرہ نمبر ۴
۷	" مولوی نظم الدین حیدر علوی صاحب بی اے، ایل ایل۔ بی۔	"	شجرہ نمبر ۶
۸	" سید نقی احمد صاحب	سندیلوی	شجرہ نمبر ۹
۹	" شیخ اسد اللہ عباسی صاحب مختار	سیدپوری	شجرہ نمبر ۱ الف
۱۰	" قاضی نثار احمد خاں عباسی صاحب مرحوم صاحب گلشن عباس	کاکوری	شجرہ نمبر ۴
۱۱	" قاضی راشد علی عباسی صاحب بی اے	"	"
۱۲	" قاضی ولی حیدر عباسی صاحب	"	"
۱۳	" مشیر الملک عالی قدر قاضی علی حیدر عباسی صاحب	"	"
۱۴	" قاضی اظہار علی عباسی صاحب	"	"
۱۵	" خان بہادر حاجی منشی انعام علی عباسی صاحب	"	شجرہ نمبر ۳
۱۶	" خان بہادر مولوی نظام الدین حیدر عباسی صاحب	"	شجرہ نمبر ۶
۱۷	جناب منشی عبدالرؤف عباسی صاحب ایڈیٹر اخبار حق لکھنؤ	کاکوری	شجرہ نمبر ۵

اس کتاب کی تالیف میں مندرجہ ذیل کتابیں میرے مطالعہ میں رہی ہیں:۔

نمبر شمار	کتاب	زبان	مصنف یا مؤلف	مطبوعہ یا قلمی	سنہ تالیف	سنہ طبع	اشارہ برائے حوالہ
۱	تاریخ فرشتہ	فارسی	ملا محمد قاسم ہندو شاہ استرآبادی	مطبوعہ	۱۰۱۵ھ	۱۲۸۱ھ	
۲	بحر زخار	”	مولوی وجیہ الدین اشرف لکھنوی	قلمی	.	.	
۳	مراد المریدین	”	مولوی محمد مراد علی جونپوری	”	۱۱۷۶ھ		
۴	نسب نامہ حضرت شاہ مجا قلندرؒ لاہرپوری	”	مولوی محمد افضل عباسی لاہرپوری	”	۱۲۷۹ھ		
۵	اصول المقصود	”	حضرت شاہ تراب علی قلندرؒ کاکوری	مطبوعہ	۱۲۲۵ھ	۱۳۱۱ھ	مقصود
۶	کشف المتواری	”	” ” ”	”	۱۲۵۴ھ	۱۳۱۸ھ	
۷	اذکار الابرار	اردو	حضرت شاہ تقی حیدر قلندرؒ کاکوری	”	۱۳۵۷ھ	۱۳۵۸ھ	ابرار
۸	تذکرہ مشاہیر کاکوری	”	حضرت حافظ شاہ علی حیدر قلندر ”	”	۱۳۴۴ھ	۱۳۴۵ھ	مشاہیر
۹	تذکرہ حبیبی	”	” ” ” ”	”	۱۳۵۷ھ	۱۳۵۹ھ	تذکرہ
۱۰	چشمہ فیض	فارسی	منشی فیض بخش کاکوروی	قلمی	۱۲۳۱ھ	.	چشمہ
۱۱	شجرۃ الانساب (شجرۃ الاقرآن)	”	مولوی ممتاز الدین حیدر کاکوری	”	۱۳۲۰ھ	.	انساب
۱۲	فیض الجاری	اردو	منشی عبد العلی کاکوری	مطبوعہ	۱۳۲۰ھ	۱۳۲۰ھ	فیض
۱۳	نفحات النسیم	”	مولوی سمی علی و منشی امیر احمد کاکوری	دو اشاعت	۱۳۲۱ / ۱۳۵۲ھ	۱۳۲۱ / ۱۳۵۲ھ	نفح
۱۴	صبح وطن	فارسی	قاضی عابد علیخاں عباسی کاکوری	قلمی	۱۲۹۶ھ	.	

نمبر	کتاب	زبان	مصنف				
۱۵	گلشن عباس	اردو	قاضی نثار احمد خاں عباسی کاکوروی	قلمی	۱۳۴۲ھ	۔	۔
۱۶	تاریخ قصبہ کاکوری	"	قاضی خادم حسن ایٹھوی	مطبوعہ	۱۳۴۳ھ	۱۳۴۳ھ	۔
۱۷	شجرات	"	منشی امیر حسن صدیقی کاکوروی	قلمی	۱۳۵۱ھ	۔	۔
۱۸	تذکرہ علمائے فرنگی محل	"	مولوی عنایت اللہ انصاری لکھنوی	مطبوعہ	۱۳۴۷ھ	۱۳۴۷ھ	علما
۱۹	سیر العباس	"	حکیم مولوی فرید احمد عباسی امروہوی	"	۔	۔	۔
۲۰	النور	"	حکیم مولوی ظہیر الدین عباسی جانظپوری	"	۱۳۶۰ھ	۱۳۶۰ھ	
۲۱	آئینہ اودھ	"	مولوی شاہ سید ابو الحسن مانکپوری	"	۱۲۸۷ھ	۱۳۰۵ھ	
۲۲	تحقیق الانساب یعنی تاریخ امروہہ	"	مولوی محمود احمد عباسی امروہوی	"	۱۳۵۱ھ	۱۳۵۲ھ	
۲۳	بیان الامراء ترجمہ تاریخ الخلفا	"	علامہ جلال الدین سیوطی	"	۔	۔	
۲۴	تاریخ الخلفا	"	خان بہادر مولوی مسیح الدین خاں کاکوروی	"	۔	۱۳۰۵ھ	
۲۵	سیر الصحابہ	"	مولانا سید انصاری رفیق دار المصنفین	"	۔	۔	
۲۶	سیر الصحابیات	"	اعظم گڑھ	"	۱۳۴۰ھ	۱۳۴۱ھ	
۲۷	صحابیات	"	مولانا نیاز محمد خاں نیاز فتحپوری	"	۱۹۲۳ء		
۲۸	رسالہ معارف	"	جناب شاہ سید نصاحب الہ آبادی	"	۔	۱۹۳۱ء	

مقدمہ

بنو عباس کی ہندستان میں آمد

نسب نامہ عباسیان کاکوری شروع کرنے سے پہلے مناسب معلوم ہوتا ہے کہ بنو عباس کے ملک عرب سے ہندوستان اور کاکوری میں ورود کے متعلق جو روایات ہیں وہ قلمبند کر دئے جائیں چنانچہ چند اقتباسات نذر ناظرین ہیں۔

(۱) **تاریخ فرشتہ** مولفہ ۱۰۱۵ھ: (الف) **ذکر سلطان غیاث الدین بلبن** متوفی ۶۸۵ھ مدت سلطنت ۲۲ سال "سلطان غیاث الدین راہمیں دولت و سعادت بس کہ خارج پادشاہ و پادشاہزادگان کہ در زمان سلاطین ماضیہ بہند تشریف آوردہ بودند پانزدہ پادشاہزادہ از ترکستان و ماوراء النہر و خراسان و عراق و آذربائیجان و فارس و روم و شام از آسیب سپاہ چنگیزیہ از مرکز دولت خود پراگندہ شدہ در عہد او بہ دہلی رسیدند و ہر یک بر بساط عزت و امارت متمکن گشتہ در کمال ذوق و شوق دست بستہ پیش تخت می ایستادند مگر دو پادشاہزادہ کہ در پائے تخت می نشستند و آں ہر دو از اولاد خلفائے عباسی بودند و ہر گاہ از پادشاہزادہائے ولایات و بزرگان وقت در عصر او بہند می آمدند اظہار بشاشت نمودہ شکر الٰہی تبقدیم می رسانید و ہر یک را محلہ علیحدہ تعین میکرد چنانچہ در دہلی پانزدہ محلہ از ایشاں بہم رسیدہ بود یکے محلہ عباسی ....."

(ب) **ذکر سلطان محمد تغلق شاہ** متوفی ۷۵۲ھ۔ مدت سلطنت ۲۰ سال "چوں در خاطر عاطر بادشاہ متمکن شدہ بود کہ سلطنت بے اجازت خلیفۂ عباسی جائز نیست پیوستہ دریں اندیشہ بود کہ اجازت حاصل نماید .... در ۷۴۴ھ حاجی سعید حرمزی ہمراہ ایلچی بادشاہ آمدہ منشور حکومت و خلعت خلافت آورد...... درہماں اوان مخدوم زادہ بغدادی

کہ ظاہراً از دودمان عباسی بود بہند آمد۔ بادشاہ تا قصبۂ مالم استقبال کرد و دو لک تنگہ و یک پرگنہ و کوشک سیرے و تمام محصول زمین داخل حصار و باغات بانعام او مقرر فرمود۔ و ہرگاہ کہ مخدوم زادہ عزم ملاقات کردے سلطان از تخت فرود آمدہ گامے چند پیش رفتے و اورا بپہلوے خود بر تخت متمکن ساختے و باادب تمام پیش او نشستے"

(ج) ذکر سلطان فیروز شاہ باربک۔ متوفی ۷۹۰ھ مدت سلطنت ۳۹ سال

"امروز دیگر مخدوم زادہ عباسی و شیخ الشیوخ نصیر الدین محمود اودھی الملقب بہ چراغ دہلی و دیگر علماء و مشائخ و امرائے کبار و ارباب عمل ہمگی اتفاق نمودہ بمنزل ملک فیروز باربک رفتہ گفتند چوں بادشاہ مرحوم ولیعہدی بتو تفویض کردہ و دیگرے شایستہ این امر خطیر عظیم الشان نیست مناسب آنکہ بیش ازیں مہمات سلطنت را معطل نداری و بر تخت سلطنت جلوس نمائی۔ ملک فیروز باربک اظہار سفر حجاز و زیارت حرمین شریفین نمودہ ہرچند عذر آورد سود نہ کرد آخر ناچار شدہ در بست و سوم ماہ محرم سال مذکور بعد از انکہ پنجاہ و چند مرحلہ از عمر شریفش طے شدہ بود بر تخت جہانداری جلوس فرمود۔ .... و در آن عصر ہر کہ از دودمان سلاطین غور بود خطاب خداوند زادہ می یافت و آنکہ از خاندان خلفائے عباسی بود بہ مخدوم زادہ ملقب می گشت ..."

(۲) صبح وطن (مولفہ ۱۲۹۶ھ) "در مکتوب صد و سیوم از مکتوبات حضرت شاہ خوب اللہ الہ آبادی[1] قدس سرہٗ (متوفی ۱۱۴۴ھ) کہ خواجہ عبد العزیز خلیفہ شاہ محمد افضل الہ آبادی (متوفی ۱۱۲۴ھ) کہ دائرۂ ایشاں ہنوز بہ الہ آباد مشہور است جامع مکتوبات تحریر فرمودہ اند آمدن شیخ سراج الدین و تاج الدین در ہندوستان یافتہ می شود۔ و نیز بالاجمال تحریر شیخ فیض بخش مرحوم ہم نشان می دہد و تقریب ملاحظہ مکتوب مذکور این است کہ در ۱۲۵۸ھ یکہزار و دو صد و پنجاہ و ہشت ہجری الینبرا (Ellenborough) گورنر جنرل کہ بر سبیل دورہ بمقام الہ آباد بود قاضی محمد محفوظ علیخاں (متوفی ۱۲۶۶ھ) از پیشگاہ جنت مکان امجد علی شاہ برسم سفارت

---

[1] حضرت شاہ خوب اللہ الہ آبادی حضرت شاہ محمد افضل الہ آبادی کے خلیفہ اور جانشین اور بھتیجے اور داماد تھے

درالہ آباد رفتند شاہ غلام حیدر محمدی برادر زادہ شاہ اجمل کہ از اولاد شیخ محمد افضل الہ آبادی اند خبر ورود جناب ایشاں شنودہ رقعہ نوشتند کہ بزرگان ما را با آبائے خاندانی شما یعنی مظفر الدولہ بخشی الملک ابوالبرکات خان بہادر تہور جنگ و بخشی رفعت اللہ خاں بہادر مراسم اتحاد و خصوصیت درمیان بود خواہم کہ باز از سر نو بملاقات یک دیگر تازہ تر گردد۔ حضرت ایشاں کہ فی الجملہ از بیان بزرگان خود علم آں داشتند بجوابش نوشتند کہ قطع نظر روابط اسلاف خصوصیتے دیگر ہم زائد از اں است کہ عند الملاقات بیان خواہم کرد چنانچہ بر وقت درخور دگر فتند کہ با ما و جناب پیوند جدیت است۔ شاہ صاحب کہ ازاں بیگانہ محض بودند بہ عجب فرو رفتند۔ قاضی محمد محفوظ علی خاں فرمودند کہ اسامی شجرہ اجداد خود از وطن نویسانیدہ خواہم فرستاد با نام اجداد خویش مطابق باید کرد۔ چنانچہ بعد وصول در وطن نقلش فرستادند۔ شاہ صاحب مکتوب مذکور کہ بسیار کہنہ بود برآوردہ مطابق کردند۔ صحیح برآمد۔ و آں اصل مکتوب را پیش قاضی صاحب فرستادند کہ ہنوز در کتب خانہ موجود۔ از شیخ ابوالبرکات میان ایں ہر دو بزرگوار تفریق گردید۔ ازینجا خلاصہ عبارت مکتوب مذکور می نویسیم:۔

"[1] .... بہر حال نسب آں قبلہ اہل کمال بدیں منوال است کہ حضرت ایشاں[2] قدس سرہ پسر شیخ عبد الرحمن بن شیخ عبد النبی بن قاضی یعقوب بن قاضی جیو بن قاضی خوجن بن مخدوم شیخ ابوالبرکات بن مخدوم شیخ طاہر بن مخدوم شیخ علی بن مخدوم شیخ منہاج الدین بن مخدوم

---

[1] بحمد اللہ کہ دوران تالیف میں برادر محترم مولوی مقبول الدین صاحب علوی ملکزادہ کاکوروی (شجرہ نمبر ۱ الف) کی عنایت سے اوراق اصلی مرسلہ شاہ غلام حیدر محمدی الہ آبادی دستیاب ہو گئے۔ اسلئے جو عبارت کہ صحیح وطن میں مرقوم تھی اصل سے مقابلہ کرنیکے بعد مع کچھ زائد اقتباس کے اس کتاب میں لکھی گئی ہے۔ یہ زائد اقتباس کچھ تو ابتدا میں ہے جسمیں حضرت شاہ محمد افضل الہ آبادی کا شجرہ نسب مرقوم ہے اور کچھ آخر میں ہے جسمیں خلفائے عباسیہ اور عباسیان کاکوری کے نسب میں جسطرح پر تفریق ہوئی ہے وہ مذکور ہے۔ ۱۲

[2] یعنی حضرت شاہ محمد افضل الہ آبادی ۱۲

شیخ منظفر بن مخدوم شیخ اعلی بن مخدوم شیخ حسین بن مخدوم شیخ تاج الدین بن مخدوم شیخ محمد بن مخدوم شیخ ضیاء الدین بن مخدوم شیخ میر بن مخدوم شیخ عین الدین بن کمال الدین بن مسعود بن محمود بن صدر بن حامد بن محمد بن قاضی علی عرف خواجگی بن احمد بن قاضی یحیی بن قاضی علی بن قاضی احمد بن قاضی قاسم بن قاضی عبدالملک بن قاضی محمد حاکم قلعہ ٹھٹھہ بن ابراہیم بن موفق بن ابراہیم بن اسمعیل بن محمد بن علی بن عبداللہ رئیس المفسرین بن عباس عم حضرت رسالتمآب صلی اللہ علیہ وسلم۔

شیخ تاج الدین سراج الدین ہر دو برادر از نواحی بغداد برآمدہ بدیار خراسان و ماوراءالنہر عبور کردہ دراں وقت کہ تغلق بادشاہ فتح ٹھٹھہ کردہ بخدمت بادشاہ رسیدند و بحسن معاملات مرتبہ قرب یافتند۔ درآں اثنا شخصے بہ بادشاہ عرض کرد کہ نمدی پرگنہ ایست در صوبہ بھوجپور کہ الحال بہ غازیپور شہرت دارد و درانجا راجہ البست چونک نام خیلے متجبر و متکبر و متمرد و سرکش بادشاہ در فکر تنبیہ و استیصال او افتاد۔ ایں ہر دو برادر کہ حکومت پرگنہ نمدی بنام خود معلوم نمودہ و بداں مشعر بودند بکمال جرأت عرض نمودند کہ آں راجہ چہ خواہد بود ہر کس کہ مامور خواہد شد از عہدہ تخریب او خواہد برآمد۔ پادشاہ داعیہ آں مقابلہ و مقاتلہ از ضمیر ایں ہر دو برادر دریافتہ ایشاں را رخصت انصرام بداں اطراف داد۔ ایں ہر دو کس با پنجاہ سوار متوجہ آں دیار شدند۔ و در اثنا راہ با کفار مقابلہ کناں نزدیک قصبہ نمدی در جنگلے کہ ہانس گڑھ نام دارد و از قصبہ نیم کروہ جانب مغرب است استقامت گرفتند و پیغام اطاعت و انقیاد براجہ دادند و او قبول نکردہ بتہیہ جنگ و قتال پرداخت و تا ہفت روز ہفت جماعت را بر ایشاں فرستاد۔ و ہیچ کسے فتحے نیافتہ۔ آخر راجہ مصلحت در گذاشتن قصبہ دید و در جنگل بھوجپور کہ در آنجا راجہ دیگر بود رفتہ در حمایت او گذرانید ایں ہر دو برادر بفراغ خاطر در قصبہ درآمدند و خطبہ بنام بادشاہ خواندند و حقیقت را معروض پایہ سلطنت ساختند و از آنجا خلعت عنایت شد و آں مقام بایشاں تفویض یافت۔ از اں وقت تا حال فرزندان شیخ تاج الدین درانجا ریاست دارند۔ و شیخ سراج الدین برادر دوئمی آں بقعہ را تسلیم برادر د

فرزندان برادر نمودہ خود در دیار گورکھپور که الحال به بنگاله زبان زد عام و خاص است رحل اقامت افگند و دراں نواحے فرزندانش وقار و اعتبار دارند۔ ملا احسن اللہ نام عزیزے فاضل و درویش و بمکارم اخلاق موصوف را فقیر ملازمت کردہ دراں وقت کہ آں بزرگ برائے دیدن حضرت ایشاں قدس سرہ قدم رنجہ فرمودہ بود و بعد فتح باب سخن از ہر طرف ذکرے از انساب درمیان آمد و سخن منجر بداں شد کہ شجرہ انساب باید دید بعد ملاحظہ ظہور یافت کہ ایشاں از فرزندان شیخ سراج الدین اند و باقی نسب موافق افتاد۔ و ایشاں ہم می دانستند کہ فرزندان شیخ تاج الدین در سید پور اند و ما مردم میدانیم کہ فرزندان شیخ سراج الدین در دیار شرقیہ استقامت دارند۔

الغرض شیخ منہاج الدین کہ جد حضرت ایشاں قدس سرہ بہ ہشت واسطہ اند چہار پسر داشتند شیخ زین الدین و شیخ عین الدین و شیخ معین الدین و شیخ علی۔ ہر سہ پسر اول بعد تحصیل کمالات انسانی بحضور پدر جہاں گزراں را گزاشتند۔ شیخ علی پسر چہارمی در دہ سالگی بعد فوت برادراں ہمراہ طفلاں بازی می کرد و بملاحظہ آزردگی خاطر نازکش کسی مزاحم او نمی شد۔ روزے شیخ منہاج الدین کتب خود را در آفتاب خشک می کرد و می گریست شیخ علی پدر را در گریہ دیدہ پرسید کہ سبب گریہ چیست۔ فرمود کہ پسران رشید کہ عالم این کتب بودند رحلت نمودند و ما پیر شدیم و شما خورد سال و مشغول لہو و لعب با اطفال۔ ایں ہمہ کتب بعد ما در صندوق مقفل خواہد ماند و ہیچکس از نسل خود دریں وقت نمی بینم کہ ایں کتب را بخواند و اسرار آنہا بداند۔ شیخ علی تسلی پدر بزرگوار کرد کہ من می خوانم خاطر مبارک جمع باشد۔ شیخ شہاب خادم سخنان سخت بر زبان راند۔ بداں مضمون کہ پسران قابل مردند کدام کس را از ایشاں امید است کہ ایشاں صلاحیت ندارند شیخ علی را غیرت آمد و ہماں وقت رسالہ صفت ایمان را بدست گرفتہ بطرف ظفر آباد کہ دراں جا اہل علم و درس بود زند رواں گشت۔ پارہ راہ رفتہ بود کہ مرشدے وجیہ صبیح ابیض اللحیہ از پیش پیدا شد و گفت السلام علیک اے خوردک نیکو کار کجا می روی گفت برائے اندوختن علم۔ فرمود برگرد کہ مقصود تو بحصول موصول شد۔ پارۂ شکر بدستش داد کہ بخور۔ چوں در دہاں انداخت چشمش بینا و دلش دانا گشت۔ و ہر گاہ بر گردید

باز طلبید و مہربانیہا ظاہر ساخت و بانواع التفات نواخت و بیڑہ پان از زنبیل برآوردہ بدست او داد و فرمود کہ ایں را بہ پدر خود خواہی داد و سلام ما خواہی ساند و خواہی گفت کہ نفر سلام رسانیدہ و پان گذرانیدہ۔ چوں شیخ علی چند قدم رفت آں پان را نیز خورد و معاودت بخانہ کرد۔

شیخ شہاب آمدن شیخ علی دیدہ بہ بانگ بلند گفت کہ یاراں بہ بینید کہ شیخ علی تحصیل علم کردہ آمدہ اند۔ شیخ علی درون خانہ در آمد و پدر را دید کہ ہنوز از برداشتن کتب فارغ نشدہ کتابے بردا‌شت و بے تکلف خواند و معنی آں بر زبان راند و ہر مطلب را بتوجیہات متعددہ متوجہ ساختن آغاز کرد شیخ منہاج الدین پدر بزرگوارش حیران شد و استفسار فرمود۔ شیخ علی تمامی قصہ را کہ رقم پذیر خامہ تحریر شد بیان نمود۔ و والد ماجد طلب پان خود فرمود۔ گفت آن را نیز خوردم۔ خوش شد فرمود کہ حصۂ ما را ہم تصرف نمودید مبارک باشد۔ روز بروز آثار رشد و کمال از ناصیہ حال او ہمکنا ل ظہور میگرفت و از غیب انواع اعانت میدید و بعد از دارالح مقدسہ میوہ کمال باطن می چید تا رسید بجائے کہ رسید۔ شبے بر رویت جمال انور حضرت خیر البشر صلے اللہ علیہ وسلم سعادت اندوخت۔ از انجناب عالیماں مآب خطاب شد کہ اے علی از پشت تو فرزندان نیکو کار بسیار خواہند شد اما آنہا را دشمنان ہم بسیار خواہند بود۔ شیخ علی ازیں حرف اظہار اضطراب نمود و از آں حضرت صلے اللہ علیہ وسلم جواب صادر شد کہ دشمنان آنہا منکوب و مخذول و مقہور خواہند بود۔ و اثر ایں دعا بفضل ایزدی بے ہمتا ہموارہ آشکارا است۔ و بعد ازاں دعاہائے دیگر ضمیمہ شد کہ باں دعاہا از میان سائر فرزندان شیخ علی حضرت ایشاں را قدس سرہ امتیاز کامل حاصل آمد۔

شیخ ابوالبرکات درس و فتوی را رواج و پوشش کمال باطن ساخت۔ یکے از سلاطین شرقیہ کہ جونپور پائے تخت ایشاں بود بطرفے میرفت و در نماز مغرب قریب مسکن شیخ ابوالبرکات گذرش افتاد و شیخ در نماز بود۔ بادشاہ باوے اقتدا نمود و قرأتش بسیار پسند کرد و موضع بہتولی عملہ پرگنہ ہیستری باو ارزانی داشت و انجا عمارات عالیہ طرح یافت و فقیر در انجا برائے زیارت مقابر آبائے کرام رفتہ۔ آثار عمارات و مساجد و مقابر باقی است و از مضمون این بیت عرفی حاکی کہ

از نقش و نگار در و دیوار شکستہ   آثار پدید است صنادید عجم را

دراں وقت ایں بزرگ با اولاد و اقربا دراں موضع سکونت داشت۔ و از آثار آنجا و از آنچہ از زبان اسلاف معنعن مسموع است مراتب ثروت و جمعیت بسیار ظاہر میگردد۔ و آں موضع قریب سیدپور است۔ و در سیدپور دراں زماں بزرگے بود بیرون از دائرہ تکلیف شرعی شاہ سمن نام قدس سرہ کہ الحال مرقد مطہر آں بزرگ در انجا مطاف سکنۂ آں اطراف است۔ و آں قصبہ با ساکنانش در پناہ حمایت و رعایت و عنایت آں صاحب ولایت است۔ شیخ ابوالبرکات را با آں بزرگ مصاحبت و موانست تمام بود۔ روزے قاضی آنجا پسران خود را مرۃ بعد اخریٰ برائے احتساب براں بزرگ فرستاد و شیخ ابوالبرکات منع می کرد و میگفت کہ قلم تکلیف ازیں عزیز مرفوع است۔ پسران قاضی رفتہ دست جرأت بہ شارب او دراز کردند و سزائے یافتہ از نقد حیات مستعار تہی دست گشتند۔ و قاضی خود آمد و بنفس رائی آں مقبول یزدانی بخسران جاودانی مبتلا گردید۔ شیخ ابوالبرکات باوجود امتناع بہ تکلیف قاضی ہمراہ بود۔ شاہ سمن قدس سرہ فرمود کہ تو چرا آمدی۔ شیخ التماس نمود کہ معلوم مخدوم است کہ من بجبرہ آمدہ ام۔ فرمود بلے میدانم کہ تو بدیں آمدن راضی نبودی۔ ترا خواہ مخواہ آوردہ اند۔ ژندہ[1] من و فرزندان تو تا قیام قیامت خواہند بود۔ دیگر ایں آب برسات اند کہ آمدند و رفتند۔ اثر سخن مبارکش ظاہر شد و منصب قضا بقاضی خورجن پسر شیخ ابوالبرکات تسلیم یافت و او دوازدہ پسر داشت۔ چہار از انہا در سیدپور ماندند و ہشت دیگر از اماہات علیحدہ[2] بودند در اقطار انتشار یافتند (و شیخ ابوالبرکات دوازدہ پسر داشت چہار در سیدپور ماندند و ہشت در اقطار انتشار یافتند)

---

[1] ژندہ بمعنی پرانا کپڑا۔ گدڑی چیتھڑا۔ ہر چیز بزرگ اور عظیم اور بڑی اور خوفناک اور بمعنی مست کے بھی آیا ہے۔ جیسے ژندہ پیل بمعنی بڑا ہاتھی یا مست ہاتھی ۔ (غیاث اللغات و لغات کشوری)

[2] ملفوظ کے اوراق اصلی میں تو متن والی عبارت حاشیہ پر حرف ف بنا کر لکھی ہوئی ہے۔ اس سے "او دوازدہ پسر داشت" کی وضاحت ہو جاتی ہے۔

انساب اکثرے از عزیزان بخلفاے عباسیہ میرسد روزے عزیزے ازاں عزیزاں بیاضے ہمراہ داشت و حضرت ایشان قدس سرہ دراں بیاض نگاہے می فرمودند۔ نسب آں عزیز درانجا مندرج بود حضرت ایشاں قدس سرہ دیدند و بر زبان آوردند کہ نسب شما بخلفامی رسد۔ آں عزیز گفت کہ فخر ما از انست کہ نسب ما بخلفا میرسد حضرت ایشاں قدس سرہ فرمودند کہ فخر ما از نسبت است کہ نسب ما بخلفائی رسد و اشارت بآں نمودند کہ از خلفا بر اہلبیت نبوت سلام اللہ علی نبینا و علیہم چہ قسم ظلم و ستم رفتہ۔ آں عزیز تبسم نمودہ خاموش شد۔

و باید دانست کہ خلافت در اولاد عباس رضی اللہ عنہ اول بر ابو العباس سفاح عبداللہ بن محمد بن علی بن عبداللہ بن عباس قرار گرفت بعد ازاں ابوجعفر منصور برادر سفاح کہ مشہور بود بہ دوانیقی خلیفہ شد و پس از وے مہدی ابن ابوجعفر بعد ازاں ہادی بن مہدی بعد ازاں ہارون رشید بن مہدی خلافت یافت۔ بریں تقدیر جدا شدن نسب حضرت ایشاں قدس سرہٗ از اولاد خلفائے عباس از محمد بن علی بن عبداللہ بن عباس است۔ زیرا کہ حضرت ایشاں قدس سرہ فرزند اسمعیل بن محمد بن علی مذکور اند و ابو العباس سفاح خلیفہ اول برادر اسمعیل بن محمد بن علی مسطور است۔ و نسب اعزہ چریا کوٹ بموجب رسالہ عربیہ میاں شیخ مرتضیٰ مرحوم آنکہ ایشاں بہ ابو العباس سفاح می رسند باین طریق کہ عبدالملک بن ابو العباس الہاشمی بن محمد بن علی با منصور دوانیقی کہ پسر ابوجعفر بن محمد بن علی مذکور است می بود ...... و نسب جمال الدین یونس قدس سرہ کہ صاحب فتوحات رحمت خرقہ معلومہ مرسومہ میان اہل تصوف قدس اللہ تعالیٰ ارواحہم از دست وے پوشیدہ است بموسیٰ بن محمد بن علی بن عبداللہ بن عباس میرسد۔ پس موسیٰ و اسمعیل پسران محمد بن علی بن عبداللہ بن عباس اند رضی اللہ و عبداللہ سفاح خلیفہ نخستیں آل عباس پسر محمد بن علی مذکور است ... ..." انتہی

تفصیل اسامی جملہ اخلاف از نظر نہ گذشتہ مگر شیخ شاہ غلام حیدر محمدی الہ آبادی کہ ذکر ایشان بتقریب تذکرہ بالا التحریر درآمد از اولاد قاضی خوجن و قاضی زادگان اینجا از نسل قاضی نعمت اللہ ابن شیخ ابوالبرکات اند۔ و دیگر پسران شیخ ابوالبرکات معلوم نہ شد کہ کجا کجا طرح

بتیوتت انگندند۔ ہاں در نواح فرخ آباد شیخ پور نام موضعے است کہ آنجا ہم خانقاہے از مشائخ موصوفہ
عباسیان است منشی تفضل حسین[1] خلف شیخ احسان علی مرحوم ہمراہ زوجہ قاضی محمد حافظ علیخاں کہ بتقریبے
کہ وارد آنجا شدند با صاحب سجادہ درخوردند۔ آں بزرگوار باشراق باطن پرسیدند شما عباسی اید۔
منشی صاحب موصوف گفتند ننہال مادرخانوادہ عباسیان است۔ فرمود ازیں است کہ بوے
جزئیت می آید۔ چہ عجب کہ آں بزرگ نیز از اولاد شیخ ابوالبرکات منجملہ دوازدہ پسر بودہ باشند۔

قاضی زادگان اینجا از وقت قاضی شیخ[2] کہ نفصل دہ پشت از قاضی محمد حافظ علی خاں درمیان
است اقامت پذیر کاکوری اند۔ وایناہمہ چہ در ہندوستان وچہ در عربستان از طرف سلاطین وقت
علاوہ خدمات دگر بمنصب بزرگ قضاء افتا مامور بودہ اند۔ راقم الحروف در کتب تواریخ
دیدہ ام کہ چوں از آل ام المومنین خیر النسا حضرت فاطمہ سلام اللہ علیہا و آل عباس رضی اللہ عنہ
کہ بہ ہندوستان آمدند خسروان اینجا بپاس عظمت ونسبت اہلبیت رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم
درتجلیل وتکریم پرداختہ بہ مخدوم زادہ تعبیر می کردند وبخدمت عہدہ قضا کہ در دار الاسلام بزرگترین
درجات وعمدہ ترین خدمات است برمی گماشتند۔ اکنوں ہم اگر دیدہ وشنیدہ شود دریں مملکت
ہند بیشتر عہدہ قضا درہمیں دوخاندان سادات وعباسیہ خواہد یافت وفی الجملہ تصدیق ایں معنی
از روایتے کہ در تاریخ فرشتہ بہ سوانح عہد غیاث الدین بلبن نقل می کنند مشرح است کہ بعد
ہنگامہ چنگیز خاں اولاد شاہان سیزدہ مقامات ولایت عرب وعجم کہ بہ ہند رسید بجز دوکس از　　پانزدہ
عباسیہ کسے را بحضور خودش بار جلسہ نداد۔ کوتاہی سخن باقی حال جداد قاضی زادگان از عظیم الدین
خاں بہادر تا قاضی بایزید مندرج کتاب شیخ فیض بخش مرحوم است۔ حاجت بہ اعادہ ندارد۔
ہر کہ خواہد آنجا بنگرد۔ مرا کہ از بزرگان ما نگاشتہ کتاب مذکور نگاشتنی ست دوست وخامہ
افراشتنی فقط

---

[1] منشی تفضل حسین ابن شیخ احسان علی مخدوم زادہ قاضی عظیم الدین خاں عباسی (شجرہ ۲۱) کے نواسہ تھے "فیض ص۱۲۱" ملاحظہ ہو

[2] قاضی شیخ کلاں ۱۲

(۳۳) مکتوب شیخ اسد اللہ عباسی مورخہ ۱۰ راپریل ۱۹۴۳ء ۱۴ ربیع الآخر ۱۳۶۲ھ مرسلہ
از سید پور ضلع غازیپور بنام قاضی راشد علی خاں عباسی کاکوروی۔

مکرمی ومحترمی۔ السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔

دو تین روز ہوئے اتفاقاً کتابوں کی الٹ پھیر میں جناب کا خط جون ۱۹۳۲ء کا نظروں سے گزرا۔ یہ خط جناب چچا صاحب قبلہ مولوی عبداللطیف صاحب مرحوم سابق منصف کے نام تھا۔ تاریخ کے مقابلہ سے معلوم ہوتا ہے کہ یہ خط چچا مرحوم کے انتقال کے بعد آیا ہے۔ کسی کے ہاتھ میں پڑا ہے اور یوں ہی رکھدیا گیا ہے۔ اسوقت جب میں اسے پڑھ رہا ہوں گوناگوں خیالات سے متاثر ہوں۔ انسانی عروج وزوال کی تاریخ۔ زمانہ کی نیرنگیاں سب پیش نظر ہیں۔ عرصہ ہوا میں اپنے چھوٹے چچا مولوی فضل اللہ صاحب مرحوم سے بچپن میں سنا کرتا تھا کہ ہم لوگوں کے تعلقات خاندانی کاکوری سے ہیں مگر ایک مبہم سا خیال تھا۔ آیا اور نکل گیا۔ مگر جناب نے اپنے خط میں جو مختصر سا شجرہ خاندان عباسیہ کا لکھا ہے اس سے حقیقت معلوم ہوتی ہے۔ آپنے دریافت فرمایا ہے کہ آیا ہم لوگ بھی اسی خاندان عباسیہ سے ہیں۔ اگر ہیں تو بواپسی ڈاک آپ کو مطلع کریں کیونکہ آپ اسوقت خاندان عباسیہ کا شجرہ مرتب کر رہے تھے۔ افسوس صد افسوس کہ اسوقت کسی نے اُس خط کا جواب نہیں دیا اور معلوم نہیں اب تک کیا کیا انقلابات ہو گئے۔

آپ نے جو کچھ شجرہ کے متعلق اور واقعات کے متعلق لکھا ہے ہو بہو ہمارے یہاں کے شجرہ سے ملتا ہے۔ ہمارے یہاں شجرہ زبان فارسی میں ہے جو قدرے بوسیدہ ہے مگر محفوظ ہے۔ جا بجا عبارتیں پڑھی نہیں جاتیں مگر ضروری باتیں پڑھی جاتی ہیں بشروع کی عبارت جو میرے شجرہ میں ہے تحریر کرتا ہوں "...... مخدوم شیخ تاج الدین با برادر خود کہ سراج الدین نام داشتند با تفاق ہمدیگر در عہد خلافت وسلطنت تغلق شاہ بادشاہ دہلی از مقام ساوہ[1] کہ در جہ

---

[1] ساوہ ملک فارس میں ایک قصبہ ہے جو تقریباً اسّی میل شہر قم سے جانب شمال ومغرب واقع ہے اسکے قریب مشرق میں جھیل حوض سلطان ہے۔ ساوہ کے مغرب میں شہر ہمدان اور شمال ومشرق میں طہران اور شمال میں شہر قزوین آباد ہیں۔

کفاف خود داشتند بحکم و خواہش رب المنال و حسب بشارت نبوی صلعم ...... چون تغلق شاہ بتہیہ تسخیر ملک ٹھٹھہ نقبہ بود اتفاق ملاقات با حضرت ایشاں افتاد خیلے اعزاز و اکرام نمود و با خود در دہلی آورد .. .. واز تائیدات غیبی وابستہ ہر چہ شاہ والا جاہ بملازمان ایشاں پیغام داد منظور فرمودہ بتوجہ مقابلہ و مجادلہ کفرہ مقام سید پور نمدی شدند پس از طے منازل ...... داخل ایں دیار شدند" پھر اسکے بعد پورا قصہ راجہ جونک کی افواج کو شکست دینے اور قبضہ کرنے کا ہے۔ ۱۰۷ مواضعات معافی کے ملے تھے جو بموا ضع عباسیان کے نام سے مشہور ہیں۔ اسوقت ان مواضعات میں سے صرف تیرہ مواضعات رہ گئے ہیں باقی کل مواضعات زمانہ بند وبست میں راجہ بنارس کے ساتھ بند وبست کر دئے گئے۔

یقیناً جیسا آپنے لکھا ہے شیخ منہاج الدین رح آٹھویں پشت میں ہوئے۔ ان کے چار لڑکے شیخ عین الدین۔ زین الدین معین الدین و شیخ رکن الدین عرف مخدوم شیخ علی ہوئے۔ مگر آپنے شیخ رکن الدین کے بجائے علی الدین لکھا ہے۔ یقیناً بموجب آپ کی تحریر کے پہلے تین لڑکے لاولد فوت ہوئے اور اولاد کا سلسلہ بقول آپکے علی الدین سے اور مطابق ہمارے شجرہ کے شیخ رکن الدین عرف مخدوم شیخ علی سے چلا۔ انہی شیخ علی کا ایک طولانی قصہ بھی تحریر ہے کہ کس طرح حضرت خضر علیہ السلام نے انھیں تعلیم دی بہرحال شیخ رکن الدین یا علی الدین سے کئی لڑکے طاہر مطہر طیب مطیب ہوئے۔ شیخ طاہر سے شیخ ابو البرکات جو اپنے زمانہ کے بہت بڑے بزرگ گزرے ہیں اور ہمارے مکان سے ایک فرلانگ کی دوری پر انکا مزار ہے انکا زمانہ اور حضرت شیخ ثمن صاحب کا زمانہ جن کا مزار دریائے گنگ سے تھوڑی دوری پر واقع ہے ایک ہی تھا۔ شیخ ابو البرکات کے کئی لڑکے تھے مگر ہم لوگ شیخ احمد عرف قاضی خوجن کی اولاد سے ہیں۔ مخدوم تاج الدین کا مزار ایک موضع حسن پور رہٹولہ میں ہے جو سید پور سے ڈیڑھ میل فاصلہ پر ہے۔

اسمیں کوئی شک نہیں کہ ہم آپ ایک ہیں۔ مگر زمانہ نے ہمکو کسطرح علحدہ کر دیا ہماری

خواہش ہے کہ ہم اپنے خاندانی تعلقات کی تجدید کریں۔ اگر آپ کے خط کا جواب آیا تو انشاءاللہ تعالے قصد ہے کہ آپ لوگوں سے ملوں اور زبانی سنوں اور سناؤں۔ اگر آپ کے یہاں کا شجرہ مرتب ہوگیا ہو تو ایک نقل اس کی ضرور مرحمت فرمائیے۔ خدا کرے آپ موجود ہوں اور یہ خط آپ کے ہاتھ میں پڑے کہ اس کا جواب مجھے مل سکے۔ آپ کے جواب کا بہت بےچینی سے انتظار کرونگا۔ مولوی عبداللطیف صاحب مرحوم کے دو لڑکے محمد یوسف عباسی و شاہ کلیم اللہ عباسی ہیں۔ محمد یوسف کو خصوصیت کے ساتھ آپ لوگوں کے ساتھ غائبانہ محبت ہوگئی ہے۔ مجھے امید ہے کہ آپ ہم لوگوں کو ہرگز ناامید نہ کریں گے اور جواب باصواب سے سرفراز فرمائینگے۔

(۴) چشمۂ فیض مولفہ ۱۲۳۱ھ: (الف) "الغرض از آباد شدن ملک معروف ملا ابوبکر و سنامیان و بھٹنڈہ[1] کہ صدہا خانہ ہا احداث شد گلو گڑھ را تبدیل کردہ مسمی بہ کاکوری کردند و تحصیل ہشتاد موضع از لکھنؤ و سندیلہ و موہان وغیرہ متعلق بہ قلعہ شدیکیکہ گو نہ صورت آبادی قصبہ پذیرفت۔ فرزندان قاضی عنایت اللہ منصب قضائے اینجا از حضور سلاطین تیموریہ حاصل کردہ نیز آباد شدند۔ بعد آں صاحبان مرقوم الصدر دیگر مردم متفرق نیز از اطراف و جوانب آمدہ آباد شدند خصوص حضرت مخدوم بندگی منّ اللہ۔ بزرگان آنجناب ایں قطعہ زمین را پسند فرمودہ مکانہا ساختند"۔

(ب) "بیان تفصیل احوال قاضی و متولی قصبہ کاکوری و حقیقت نسب و حسب ایشاں ایشاں دراصل از اولاد حضرت عباس رضی عم حضرت رسالت پناہ صلے اللہ علیہ وآلہ واصحابہ اند۔ آنچہ تا وقت تحریر ایں رسالہ تحقیق یافتہ بحیز تحریر در می آرد مگر تحقیق دیگر ہم ہست۔ در وقت دریافت آں برحاشیہ نوشتہ خواہد شد۔ جداعلے ایشاں شیخ ابوالبرکات از دیار عرب آمدہ درنغزیں قرار

---

[1] بھٹنڈہ نیز قصبہ از ذراح ملک پنجاب است ۱۲ فیض۔

راقم الحروف کہتا ہے کہ یہ لفظ غالباً بھٹنڈا ہے جو پنجاب میں اب بھی ایک ریلوے جنکشن ہے۔ وہاں کے جو باشندگان یہاں آئے انکی شناخت اسی مقام کے نام سے قرار پاگئی جسطرح قصبہ سنام کے نام سے سنامی کہلائے۔

گرفتند معزالیہ دو پسر داشتند۔ منہاج الدین و فخر الدین۔ فرزندان منہاج الدین از غزنین نقل کردہ در سید پور بہیتری آباد شدند۔ والے الآن ہمانجا موجود اند۔ و شیخ فخر الدین از غزنین حرکت فرمودہ در بلدۂ قنوج مسکن گزیدند۔ یک پسر گزاشتند قاضی عنایت اللہ۔ ہرگاہ کاکوری خوب آباد شد وکسے قاضی آنجا نبود خدمت قضائے اینجا را از حضور بادشاہ وقت حاصل کردہ سکونت اختیار کردند۔ یک پسر گزاشتند قاضی فضل اللہ۔ او یک پسر گزاشت قاضی شیخ کلاں۔ ایشان دو پسر گزاشتند یکے قاضی نظام الدین دوم قاضی بہاڑی۔ خدمت قضا بہ قاضی بہاڑی متعلق شد اگرچہ پسر کوچک بود اما بسبب علم و فضل بر برادر بزرگ شرف داشت لہذا لیاقت این کار اورا بود ۔۔۔۔۔۔ قاضی بہاڑی ابن قاضی شیخ کلاں یک پسر گذاشت کہ او ہم قاضی شیخ نام داشت وبہ کوچک شہرت داشت و این قاضی شیخ سوائے خدمت قضا خدمت تولیت کاکوری ہم پسند شاہی میداشت۔"

(۵) آئینہ اودھ مولفہ ۱۲۸۶ھ مطبوعہ ۱۳۰۵ھ: ۔۔۔۔۔۔ یہاں ایک گروہ عباسیان کا ہے کہ جو بلقب قاضی زادہ نامزد ہیں جنکا شجرۂ انساب یہ ہے ۔۔۔۔۔۔ انکے بیٹے شیخ ابوالبرکات دیار عرب سے پہلے غزنیں تشریف لائے۔ انکے دو پسر اول شیخ منہاج الدین وہ غزنیں سے منتقل ہو کر قصبہ سید پور بہیتری میں آباد ہوئے۔ دوسرے پسر انکے شیخ فخر الدین غزنیں سے نکلکر قصبۂ قنوج میں مسکن گزیں ہوئے۔ انکے پسر قاضی عنایت اللہ نے حضور بادشاہ دہلی سے عہدۂ قضائے قصبۂ کاکوری کا حاصل کرکے سکونت قصبۂ موصوف میں اختیار کی۔۔۔۔"

(۶) تاریخ قصبۂ کاکوری مولفۂ ۱۳۴۳ھ مطبوعہ ۱۳۴۳ء: ۔۔۔ ۱۴۸۸ء میں بہلول نے رحلت کی اور سلطان دین پرور سکندر خاں لودی تخت نشین ہوئے ۔۔۔۔۔۔ اسوقت سے پرگنہ لکھنؤ گدھ براہ راست پٹھان حکام اودھ کے ماتحت ہوا۔ اسی عہد میں ۹۰۶ھ مطابق ۱۵۰۰ء میں قاضی بہاری عباسی بادشاہ کی طرف سے کاکوری کے قاضی مقرر ہوئے۔ انکی اولاد کاکوری میں قاضی زادہ کہلاتے ہیں ۔۔۔۔۔۔ ہمایوں بادشاہ کے نصف عہد میں شیر شاہ نے تخت دہلی پر

قبضہ کرلیا جسکے بعد اسکا بیٹا سلیم[1] شاہ تخت نشین ہوا۔ اس بادشاہ کے عہد میں قاری امیر سیف الدین علوی معہ اپنے نامور فرزند قاری امیر نظام الدین و کل کنبہ و قبیلہ کے کاکوری میں وارد ہوئے اور سکونت مستقل اختیار کی۔ انکی اولاد قصبہ میں مخدوم زادہ کہلاتے ہیں۔"

(۷) "تذکرۂ مشاہیر کاکوری مولفہ ۱۳۴۵ھ مطبوعہ ۱۳۴۶ھ: " سکندر خاں لودی کے وقت میں تلوک چند ولد راجہ ساہتنا مرگیا۔ جب سے پھر سلاطین لودی کے قبضہ میں یہ قصبہ آیا۔ خوانین حکام اودھ کی ماتحتی میں رہا۔ اسی عہد میں یعنی سنہ ۱۵۰۰ء مطابق ۹۰۶ھ میں قاضی زادوں کے مورث قاضی بہاری عباسی بادشاہ کی طرف سے قاضی مقرر ہو کر آئے اور یہیں سکونت اختیار کی جنکی اولاد اب تک قاضی زادہ کہلاتے ہیں"۔

(۸) تحقیق الانساب ص۱۷۵) مولفہ ۱۳۵۱ھ "عباسیان ہند:۔ یہ اسی عقیدت اور ارادت کا نتیجہ تھا کہ خاندان عباسی کے جو بزرگ مختلف وقتوں اور مختلف ماتوں میں وارد ہند ہوئے یہاں کے سلاطین اور عام مسلمانوں نے غیر معمولی اعزاز و اکرام کے ساتھ ان کا خیر مقدم کیا۔ ابتدائی عہد اسلامی میں اکثر یہی حضرات مسلمانان ہند کے مذہبی پیشوا۔ دینی مقتدا۔ قاضی و مفتی، امام و خطیب ہوتے اور ادارات شرعیہ ان ہی کو تفویض ہوتیں۔ امیر المومنین ابو العباس عبداللہ السفاح کے عہد خلافت میں جب صوبہ سندھ گماشتگان عباسی کے زیر تصرف آگیا دیگر حکام کے ساتھ بعض شرفائے عباسی وقتاً فوقتاً یہاں کے قاضی و حاکم مقرر ہوئے۔ خلیفہ مہدی للہ کے زمانہ میں قاضی محمد بن ابراہیم بن موفق بن ابراہیم بن اسمعیل بن محمد بن علی بن حضرت عبداللہ بن عباس رض ٹھٹھہ کے عہدۂ قضا پر مامور تھے۔ ان کی اولاد میں بعد چند واسطوں کے تاج الدین ہوئے جنھوں نے بعہد تغلق راجہ بھوجپور کا علاقہ فتح کیا جو اب ضلع غازی پور سے موسوم ہے یہاں کی ریاست انکو ملی۔ انکے دوسرے بھائی سراج الدین نے گوڑ (بنگال) کا کچھ علاقہ فتح کر کے وہاں اقامت اختیار کی۔ انکی اولاد وہاں موجود ہے (معارف اکتوبر ۱۹۳۱ء)

---

[1] مدت سلطنت ۹۵۲ھ سے ۹۵۹ھ۔

تاج الدین مذکور کی نسل میں حضرت شاہ اجمل الہ آبادی کا دودمان والا شان ہے جس میں نسلاً بعد نسل علما وفضلا وشعرا و مشائخ طریقت وارباب باطن ہوتے رہے ہے۔ صاحب تحفۃ الکرام (جلد ۳ صفحہ ۲۷) نے صوبہ سندھ کے ان اٹھارہ قبیلوں کی تشریح کی ہے جو عہد بنو امیہ و بنو عباس میں یہاں آکر متوطن ہوئے۔ وہ لکھتے ہیں کہ جب سلطان محمود غزنوی نے سندھ پر فوج کشی کی تو واماندگان بنوامیہ و بنوعباس کی قلیل جماعت وہاں موجود تھی۔ جو

"پابند عقالہ عیال و اطفال بودہ کہ حالتے و فضیلتے داشتند بمناصب وادرات شرعیہ ساکن شدند وازاں ہژدہ قبیلہ ارباب انساب تحقیق کردند منجملہ آں ۔۔ ۔۔ ۔۔ عباسیان و صدیقیان وفاروقیان وعثمانیان اند تا ہنوز اسباط ایشاں درتمام سندھ ساکن اند"

سندھ کے طبقۂ قضات قدیم کے متعلق جو نسبًا عباسی تھے لکھتے ہیں کہ "طبقۂ قضات کہ بوفور فضل وکمال اشہر انام مرجع خاص وعام بودند قاضی نعمت اللہ از قبیلہ قضات قدیم کہ نسب شان منتہی بہ آل عباس می شود منجملہ واماندگان عہدِ رفیع گماشتگان عباسیہ است ۔۔ ۔۔ ۔۔ اقدم علما واکرم اتقیا بودہ" ۔۔ ۔۔ ۔۔ ۔۔ ۔۔ ۔۔ ۔۔ ۔۔ ۔۔ ۔۔ ۔۔ ۔۔ ۔۔

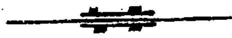
بھاولپور اور سندھ کے علاوہ صوبہ سرحد اور پنجاب کے بعض مقامات میں عباسی خاندان متوطن ہیں۔ مصطفیٰ آباد (ضلع انبالہ) میں مخدوم جبر الدین عباسی خلیفہ شیخ جلال الدین تھانیسری کی اولاد ہے۔ آپ کا مزار بھی وہیں ہے اور آپ وہاں کے شاہ ولایت ہیں۔ اسی طرح کھالیاں (ضلع گجرات)، راہوں (ضلع جالندھر) اور بعض دیگر مقامات پر جن کے حالات زیر تالیف کتاب تذکرۂ عباسیان ہند میں درج کئے گئے ہیں عباسیوں کے خاندان ہیں۔ پنجاب کے علاوہ احمد آباد۔ بڑودہ۔ نوساری۔ جے پور۔ برہان پور میں نیز صوبۂ بہار و بنگال اور صوبہ ممالک متحدہ میں چریاکوٹ (ضلع اعظم گڈھ) کاکوری۔ الہ آباد۔ لہرپور (ضلع سیتاپور)، بریلی۔ بدایوں سنبھل وغیرہ میں سادات عباسی کے خاندان شاد و آباد ہیں (تفصیل کے لئے ملاحظہ ہو تذکرۂ عباسیان ہند)

اقتباسات مندرجۂ بالا میں جو روایتیں بنو عباس کے ہندوستان میں وارد ہونے کے متعلق ہیں انپر تنقید کرنا بے سود ہے۔ کیونکہ قدیم تاریخ کی کتابیں اختلافات سے بھری ہوئی ہیں۔ ان اختلافات کو پاک وصاف کرنا یا اُن سے اصل حقیقت نکالنا اگر ناممکن نہیں تو سخت دشوار ضرور ہے۔ اسلئے ہم صرف عباسیان کاکوری کے مورث اعلیٰ کے کاکوری میں آکر آباد ہونے کے متعلق جو نتیجہ نکلتا ہے اسی پر اکتفا کرینگے۔

چشمۂ فیض اور آئینہ اودھ کے اقتباسات (نمبر ۴ و نمبر ۵) سے واضح ہے کہ آئینہ اودھ کی روایت کا ماخذ چشمۂ فیض ہے۔ اسلئے صرف چشمۂ فیض کی دونوں روایتوں کو دیکھنا ہے۔ روایت اولےٰ (نمبر ۴ الف) میں ہے کہ فرزندان قاضی عنایت اللہ قصبہ کاکوری کے عہدۂ قضا کا فرمان حاصل کرکے کاکوری آئے اور روایت آخر (نمبر ۴ ب) کہتی ہے کہ خود قاضی عنایت اللہ فرمان شاہی لیکر کاکوری آئے۔ اسی کے ساتھ روایت دوم میں یہ بھی مذکور ہے کہ مخدوم شیخ ابو البرکات عرب سے غزنیں آئے اور انکے فرزندان منہاج الدین و فخر الدین غزنیں سے سیدپور و قنوج آئے۔ ان میں سے کوئی روایت بھی قابل وثوق نہیں کیونکہ اقتباس نمبر ۳ سے ثابت ہے کہ مخدوم شیخ ابو البرکات کی قبر خاص سیدپور میں ہے بلکہ ان کے سات پشت اوپر مخدوم شیخ تاج الدین کی قبر سیدپور سے قریب موضع حسن پور میں موجود ہے۔ ان روایات کو مشکوک قرار دینے کے لئے خود صاحب چشمۂ فیض کے یہ الفاظ کافی ہیں کہ "آنچہ تا وقت تحریر ایں رسالہ تحقیق یافتہ بحیز تحریر درمی آید مگر تحقیق دیگر ہم ست در وقت دریافت آں بر حاشیہ نوشتہ خواہد شد"۔ افسوس کہ حضرت مؤلف کو مزید تحقیق کرنے کا موقع نہیں ملا اور وہ ۱۲۳۱ھ کے قریب رحلت کر گئے۔ اس کے متعلق مزید معلومات ۱۲۵۰ھ کے بعد حاصل ہوئے جو صبح وطن کے اقتباس (نمبر ۲) کی ابتدائی عبارت میں مذکور ہیں اور پھر ۱۳۶۲ھ میں ہوئے جو اقتباس نمبر ۳ یعنی مکتوب گرامی شیخ اسد اللہ عباسی میں منقول ہیں۔

تاریخ قصبہ کاکوری اور تذکرۂ مشاہیر کاکوری کی روایتیں (نمبر ۶ و نمبر ۷) بھی

ہم مضمون ہیں یعنی یہ کہ قاضی بہاری ۹۰۰ھ میں قصبہ کاکوری کے قاضی اول مقرر ہو کر یہاں آئے یہ بھی مشکوک ہیں۔ صبح وطن کے اقتباس کی آخری عبارت کہتی ہے کہ "قاضی زادگان اینجا از وقت قاضی شیخ کہ فصل دہ پشت از قاضی محمد حافظ علی خاں درمیان است اقامت پذیر کاکوری اند" اور صفحات آئندہ میں قاضی پیارہ کے حال میں جس فرمان کی نقل درج ہو اس سے بھی مترشح ہے کہ قاضی شیخ کلاں کی وفات ہو جانے پر انکے پسر قاضی پیارہ کو اپنے والد کی جگہ پر کاکوری کا منصب قضا عطا ہوا تھا۔ اسلئے اب کوئی شک کرنے کی گنجائش نہیں کہ قاضی شیخ کلاں ہی پہلے پہل قاضی مقرر ہو کر کاکوری آئے اور یہاں سکونت اختیار کی۔ افسوس کہ قاضی شیخ کلاں عباسی کے نام کا فرمان دستیاب نہیں ہوا۔



شجرہ نمبر ا

۱۔ حضرت عباسؓ بن عبدالمطلب ہاشمی
۲۔ حضرت عبداللہ رضؓ
۳۔ امام علی رضؓ
۴۔ امام محمد رضؓ
۵۔ امام اسمٰعیل رضؓ
۶۔ امام ابراہیم رضؓ
۷۔ امام موفق رضؓ
۸۔ امام ابراہیم رضؓ ثانی
۹۔ قاضی محمدؒ (حاکم قلعہ ٹھٹھہ)
۱۰۔ قاضی عبدالملکؒ
۱۱۔ قاضی قاسمؒ
۱۲۔ قاضی احمدؒ
۱۳۔ قاضی علیؒ
۱۴۔ قاضی یحییٰؒ
۱۵۔ قاضی احمدؒ
۱۶۔ قاضی علی عرف قاضی خواجگیؒ
۱۷۔ قاضی محمدؒ
۱۸۔ قاضی حامدؒ
۱۹۔ قاضی صدرؒ
۲۰۔ قاضی محمودؒ
۲۱۔ قاضی مسعودؒ
۲۲۔ مخدوم شیخ کمال الدینؒ
۲۳۔ مخدوم شیخ عین الدینؒ
۲۴۔ مخدوم شیخ میرؒ
۲۵۔ مخدوم شیخ ضیاء الدینؒ
۲۶۔ مخدوم شیخ محمدؒ
۲۷۔ مخدوم شیخ تاج الدینؒ
۲۸۔ مخدوم شیخ حسینؒ
۲۹۔ مخدوم شیخ اعلیٰؒ
۳۰۔ مخدوم شیخ منظفرؒ
۳۱۔ مخدوم شیخ منہاج الدینؒ
۳۲۔ مخدوم شیخ علی الدین عرف علیؒ
۳۳۔ مخدوم شیخ طاہرؒ
۳۴۔ مخدوم شیخ ابوالبرکاتؒ
۳۵۔ قاضی عنایت اللہؒ (نعمت اللہ)
۳۶۔ قاضی فضل اللہؒ
۳۷۔ قاضی شیخ کلاں عباسیؒ

شجرہ نمبرا

حضرت عباسؓ بن عبدالمطلب ہاشمی

حضرت عباسؓ (ولادت تین سال قبل واقعہ اصحاب فیل واقع ۵۶۶ھ یعنی بچپن سال قبل آغاز سنہ ہجری۔ وفات ۱۲۔ رجب ۳۲ھ) بن عبدالمطلب مکہ معظمہ میں پیدا ہوئے، انکے حقیقی بھائی حضرت عبداللہ حضرت رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے والد ماجد تھے یہ آنحضرت صلعم سے صرف تین سال عمر میں بڑے تھے۔ انکا سلسلہ نسب حضرت آدم علیہ السلام تک اسی طریقہ پر پہونچتا ہے جسطرح آنحضرت صلعم کا ہے۔ انکی کنیت ابوالفضل اور لقب خیرالناس تھا۔ انکو یہ فخر حاصل تھا کہ آنحضرت صلعم کی ولادت شریف ان کے مسکونہ مکان میں واقع ہوئی۔ تقریبًا پانچ سال کی عمر میں یہ ایک مرتبہ کہیں گم ہوگئے تو ان کی والدہ ماجدہ نے جو بہت متمول خاندان سے تھیں منت مانی کہ جب یہ مل جائیں گے تو بیت اللہ شریف پر حریر ودیبا کا غلاف چڑھائیں گی چنانچہ انکے گھر آجانے پر حریر ودیبا کا بیش قیمت غلاف خانہ کعبہ کو پہنایا گیا۔ سن شعور کو پہونچنے پر عرب کے دستور کے موافق انھوں نے علوم انساب وتاریخ وادیان کی تعلیم حاصل کی۔ کم عمری سے ہی نہایت متقی و پرہیزگار و حلیم وشجاع وسخی تھے۔ حضرت عبدالمطلب کی وفات پر انکی عمر صرف گیارہ سال کی تھی اور انکے کئی اور بھائی موجود تھے جو عمر میں ان سے بڑے تھے لیکن قریش نے ان ہی کو بیت اللہ اور حرم محترم کی حفاظت کے منصب کے لئے منتخب کیا۔ انھوں نے بہت فیاضی اور سیر چشمی اور اولوالعزمی سے تمام فرائض انجام دیے اور مقبولیت عامہ حاصل کی۔ زمانۂ جاہلیت میں بھی آنحضرت صلعم کے معاون ومددگار رہے۔ جنگ بدر (۲ھ) کے زمانہ میں مشرف باسلام ہوئے۔ لیکن بمصلحت عرصہ تک اسکا اعلان نہیں ہوا اور آپ مکہ معظمہ سے خفیہ طور پر کفار و منافقین کے حرکات وسکنات کی اطلاع مدینہ منورہ میں آنحضرت صلعم کی خدمت میں بھیجتے رہے

فتح مکہ (سشہ) سے قبل آنحضرت صلعم کی ایما پر ہجرت کر کے مدینہ منورہ گئے۔ آنحضرت صلعم کا ایک ارشاد انکے متعلق یہ بھی ہے کہ "میں خاتم النبیین ہوں اور آپ خاتم المہاجرین ہیں۔" انکے فضائل ومناقب کا حصر کرنا آسان نہیں ہے۔ احادیث وسیر کی کتابوں کے مطالعہ سے انکی قدر ومنزلت کا اندازہ ہو سکتا ہے تبرکاً چند احادیث اور بعض صحابہ کے اقوال کے ترجمے درج ذیل ہیں۔

(۱) حدیث شریف ہے کہ "عباس مجھ سے ہیں اور میں عباس سے ہوں"۔

(۲) حدیث شریف ہے کہ "عباس میرے چچا ہیں اور میرے باپ کے مثل ہیں اور انکی اولاد میرے اہلبیت میں سے ہیں"۔

(۳) ایک روز آنحضرت صلعم کی خدمت میں یہ حاضر ہوئے تو آپ انکی تعظیم کے لیئے اٹھے اور انکی دونوں آنکھوں کے درمیان میں بوسہ دیا اور اپنی داہنی طرف بٹھلایا اور فرمایا کہ "یہ میرے چچا عباس ہیں۔ میں انپر فخر کرتا ہوں۔ اب جو شخص چاہے اپنے چچاؤں پر فخر کرے۔ لیکن مجھ کو کوئی نہیں پہونچیگا میرے چچا قریش کے سردار ہیں صاحب سقایہ وصاحب رفادہ و نہایت عقلمند و صاحب رائے ہیں"۔ انھوں نے عرض کیا کہ "یارسول اللہ آپنے میرے لیئے کیسی اچھی بات فرمائی"۔ ارشاد ہوا کہ "اے چچا میں کیوں نہ کہوں۔ آپ میرے عم بزرگوار ہیں۔ میرے باپ کی جگہ ہیں میرے آبا کی نشانی ہیں میرے وارث ہیں اور بہترین اہلبیت میں سے ہیں جنکو مجھ سے تعلق ہے"۔

(۴) ایک روز آنحضرت صلعم انکے گھر تشریف لے گئے اور سلام کیا۔ انھوں نے اور انکے گھر والوں نے آپ کو سلام کیا۔ آپ نے سب کو ایک جگہ بٹھلایا اور اپنی چادر ان سب پر اڑھادی اور فرمایا کہ "اے اللہ یہ میرے اہلبیت ہیں ان کو دوزخ کی آگ سے محفوظ رکھ اور اپنے احسان سے ان کو ڈھانک لے جسطرح میں نے اپنی چادر سے ان کو ڈھانک لیا ہے"۔

(۵) حضرت فاروق اعظم رض کی خلافت کے زمانہ میں ایک مرتبہ عرب میں سخت قحط پڑا اور

بارش بالکل نہیں ہوئی۔ آپ نے حضرت عباس رض کو ساتھ لے جاکر شہر سے باہر اہل مدینہ کے ساتھ نماز استسقا پڑھی اور انکا ہاتھ پکڑکر ان الفاظ کے ساتھ دعا مانگی کہ "یا اللہ ہم تیری بارگاہ میں تیرے نبی کے چچا اور انکے آبا کی یادگار کو وسیلہ بنا کر لائے ہیں ...... تو اس امت کو رسول اللہ کے چچا کے طفیل میں محفوظ رکھ۔ ہم تیری جناب میں ان کو سفارشی بنا کر مغفرت کے طالب ہیں"۔ اسکے بعد تمام مجمع کو مخاطب کرکے فرمایا "اے لوگو رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم (حضرت) عباس رض کو اپنے والد کی جگہ جانتے اور ویسی ہی انکی تعظیم و تکریم کرتے تھے جیسی اپنے والد کی۔ انکی قسموں کو پورا کرتے تھے۔ اے لوگو پیروی کرو رسول اللہ صلعم کی اُنکے چچا عباس رض کے بارہ میں اور ان کو اپنے پروردگار کی بارگاہ میں وسیلہ بنا کر اس مصیبت کے دفعیہ کی جو تم پر نازل ہے دعا کرو"۔ حضرت عباس رض نے جو اسوقت کافی مُسن ہو چکے تھے۔ روتے اور گڑگڑاتے ہوئے پوری جماعت کے ساتھ دعا مانگی جو مقبول ہوئی اور رحمت باری جوش میں آئی اور خوب بارش ہوئی۔

(۶) جب حضرت فاروق اعظم رض نے بیت المقدس کا محاصرہ کیا اور وہاں کے عیسائی پیشواؤں نے محاصرین سے کہا کہ تم اپنے امیر کو بلاؤ کہ ہم انکو دیکھنا چاہتے ہیں اگر ان میں ویسے ہی اوصاف ہوئے جیسے ہماری کتابوں میں لکھے ہوئے ہیں تو ہم قلعہ کا پھاٹک کھولدیں گے اور جنگ سے باز آئیں گے تو سالار فوج اسلام امین الملۃ حضرت عبیدۃ الجراح نے کل کیفیت حضرت امیر المومنین رض کی خدمت میں لکھ کر بھیجی۔ آپ نے بیت المقدس تشریف لیجانے کا ارادہ کیا اور حضرت علی مرتضیٰ کرم اللہ وجہہ کو اپنا جانشین تجویز فرمایا۔ حضرت جناب امیر ع نے فرمایا کہ آپ خود نہ تشریف لیجائیں وہ لوگ کتوں کے مانند ہیں ممکن ہے کہ حیلہ کرتے ہوں۔ حضرت فاروق اعظم رض نے فرمایا کہ میں جہاد کے لئے حضرت عباس رض کی وفات کے قبل جلدی کرتا ہوں کیونکہ جب تم انکو نہ پاؤ گے تو تم پر ایسے فساد ٹوٹ پڑیں گے جیسے پہاڑ۔ اسکے بعد آپ تشریف لے گئے اور بیت المقدس فتح ہو گیا۔

حضرت عمر فاروق اعظمؓ کی پیشین گوئی کا بالآخر یوں ظہور ہوا کہ حضرت عباسؓ کی وفات کے صرف تین سال بعد ہی مسلمانوں میں فسادات شروع ہوگئے اور حضرت عثمان غنی رضؓ کی شہادت سے اُن فسادات کی ابتدا ہوئی اور ایسے ہی دیگر واقعات تاریخ کی کتابوں میں مذکور ہیں۔

حضرت عباسؓ کے ذاتی اوصاف میں یہ بھی ذکر کرنا ضروری ہے کہ یہ بہت حسین و وجیہ و دراز قد و بلند آواز تھے اور رعب و دبدبہ رکھتے تھے۔ جہاد میں شریک ہوئے جنگ حنین کی فتح کے وقت آنحضرت صلعم کی سواری کے اونٹ کی لگام انکے ہی ہاتھ میں تھی۔ باوجود اسکے کہ آنحضرت صلعم اُنکی بہت بزرگ داشت کرتے یہ جیسا چاہیئے ویسی ہی نبی مرسلؐ کی تعظیم و توقیر و عظمت جان و دل سے اور خفیہ و علانیہ ملحوظ رکھتے۔ ایسے ہی فضائل و مناقب کی بدولت جمیع علمائے متقدمین و متاخرین نے متفقہ طور پر انکی ذات اقدس کو اتنی اہمیت دی ہے کہ جمعہ اور عیدین کی نمازوں کے خطبات میں حضرات خلفائے اربعہ و حضرات پنجتن پاک علیہم السلام کے اسمائے گرامی کے ساتھ انکا اور انکے بھائی حضرت حمزہؓ کا نام بھی شامل کیا ہے اور وہی خطبات اب بھی تمام ممالک اسلام میں پڑھے جاتے ہیں۔

حضرت عثمان غنیؓ کے عہدِ خلافت میں اُنکی وفات ہوئی۔ اور آپ نے ہی نماز جنازہ پڑھائی۔ اٹھاسی سال کی عمر پائی جنت البقیع شہر مدینہ منورہ میں دفن ہوئے۔

انکا عقد حضرت ام الفضل بی بی لبابۃ الکبرےٰ بنت حارث کے ساتھ ہوا حضرت اُم المومنین بی بی خدیجۃ الکبریٰ سب سے اول مشرف باسلام ہوئیں اُنکے بعد یہ پہلی بی بی تھیں جو اسلام لائیں۔ انکی حقیقی بہنوں میں حضرت ام المومنین بی بی میمونہ رضؓ کو آنحضرت صلعم کی زوجیت کا شرف ملا اور بی بی سلمیٰ رضؓ حضرت حمزہ رضؓ ابن عبد المطلب کے عقد میں اور بی بی اسماء رضؓ حضرت جعفرؓ بن ابی طالب کے عقد میں تھیں۔ بی بی اسماء حضرت جعفرؓ کی وفات کے بعد حضرت صدیقِ اکبرؓ کے عقد میں اور انکے بعد حضرت جناب امیر کے عقد میں

آئیں۔ ان چار بہنوں یعنی بی بی لُبابۃ الکبرےٰ و حضرت بی بی میمونہ و بی بی سلمیٰ و بی بی اسماء کے متعلق آنحضرت صلعم نے ارشاد فرمایا کہ یہ چاروں مومنہ ہیں۔ ذات پاک نبوی صلعم سے ان بی بی کو یہ شرف حاصل تھا کہ آنحضرت صلعم صرف ان چچی صاحبہ کی گود میں اپنا سر مبارک رکھ لیتے اور یہ آپ کے بال صاف کرتیں اور کنگھی کرتیں۔ انھوں نے ایک روز آنحضرت صلعم کے حضور میں اپنا ایک خواب عرض کیا کہ میں نے دیکھا کہ حضور کے جسم اطہر کا ایک ٹکڑا میرے گھر میں ہے۔ آپ نے تعبیر فرمائی کہ حضرت سیدۃ النسا فاطمۃ الزہرا رض کے لڑکا پیدا ہوگا اور تم اسکو دودھ پلاؤ گی اور پرورش کروگی۔ چنانچہ جب حضرت امام حسین علیہ السلام پیدا ہوئے تو انھوں نے انکو دودھ پلایا اور انکی پرورش کی۔ یہ بڑی عابدہ و زاہدہ تھیں ہر دوشنبہ و پنجشنبہ کو روزہ رکھتی تھیں۔ آنحضرت صلعم سے انھوں نے تقریباً تیس حدیثیں روایت کیں۔ انکی وفات حضرت عباس رض کی زندگی میں حضرت عثمان غنی رض کے عہد میں ہوئی۔

حضرت عباس رض کی اولاد میں دس فرزند اور تین صاحبزادیاں تھیں۔ حضرت ام الفضل کے بطن سے چھ فرزند فضل و عبداللہ و عبیداللہ و قثم و عبدالرحمن و معبد اور ایک دختر ام حبیبہ اور دیگر ازواج کے بطن سے چار فرزند حارث و کثیر و عون و تمام اور دو دختر آمنہ و صفیہ رضی اللہ عنہم ہوئے۔ ان میں سے اول الذکر چھ صاحبزادے جو حضرت ام الفضل کے بطن سے تھے وہ ہیں جن پر آنحضرت صلعم نے اپنی ردائے مبارک ڈالکر دعائے مغفرت و سلامتی کی اور جن کو اپنے اہلبیت میں شامل کیا جسکا تذکرہ اوپر ہو چکا ہے انکے فرزند اکبر حضرت فضل کے نام سے حضرت عباس رض کی کنیت ابوالفضل اور حضرت لبابۃ الکبریٰ کی کنیت ام الفضل اختیار کیگئی تھی۔

انکی اولاد میں صرف ان بزرگوں کے اسمائے گرامی شجرہ نمبر ا میں درج کئے گئے ہیں جو سلسلہ بسلسلہ عباسیان کاکوری کے اجداد ہیں۔ ان میں سے بعض کا جو خاص اہمیت رکھتے تھے مختصر حال بھی کتاب میں لکھا گیا ہے۔ بقیہ حضرات کے حالات متقدمین کی

کتب تواریخ وغیرہ میں ملاحظہ کئے جا سکتے ہیں۔ تمامی حضرات کے حالات کا تلاش کرنا نہ آسان ہے نہ انکا فراہم ہو جانا مفید مطلب۔ علاوہ بریں اس کتاب کی ضخامت بلا ضرورت بڑھ جائیگی جو ہر لحاظ سے کتاب کے منشا کے خلاف ہوگا۔ حضرت عباسؓ کے صاحبزادگان میں حضرت عبداللہ (مشہور بہ ابن عباس) کی اولاد میں عباسیان کاکوری بھی ہیں۔

حضرت عبداللہؓ ابن حضرت عباسؓ

حضرت عبداللہؓ (ولادت تین سال قبل ہجرت نبوی صلعم۔ وفات ۶۸ھ) پسر دوم حضرت عباس رضؓ مکہ معظمہ میں پیدا ہوئے۔ جب یہ پیدا ہوئے تو انکے والد ماجد انکو ایک کپڑے میں لپیٹ کر آنحضرت صلعم کے حضور میں لائے۔ حضور انور صلعم نے اپنا لعاب دہن انکے تالو میں لگایا اور ایک کان میں اذان اور دوسرے کان میں اقامت کہی اور عبداللہ نام رکھا اور فرمایا "ابو الخلفا کو لیجاؤ"۔ اور ایک روایت یہ بھی ہے کہ آپ نے تین مرتبہ انکے منہ اور سینہ پر ہاتھ پھیر کر ابو الفقہا پھر سینتیس ۳۷ مرتبہ پیٹھ پر ہاتھ پھیر کر ابو الخلفا فرمایا۔ انکی کنیت ابو محمد اور لقب حِبْرُ الامّۃ[1] تھا۔ آنحضرت صلعم کی دعا کی برکت سے علم و فضل میں یگانہ عصر ہوئے۔ مفسر و محدث و فقیہ و مورخ و خطیب و ادیب و مہندس و شاعر ایسی قابلیت کے تھے کہ تمام عرب میں انکی ذکاوت و ذہانت مسلمہ اور مشہور تھی۔ ان سے کئی ہزار حدیثوں کی روایت ہے جن میں سے بخاری اور مسلم بچانوے حدیثوں میں متفق ہیں اور اکثر میں منفرد۔ جمال باطنی کیساتھ جمال ظاہری سے بھی آراستہ تھے۔ ان دونوں صفتوں کے متعلق دو روایتیں نذر ناظرین ہیں

(۱) حضرت علی مرتضیٰ کرم اللہ وجہہ فرماتے تھے کہ "ابن عباس رضؓ تو رموز غیبی گویا اپنی آنکھ سے مشاہدہ کر لیتے ہیں"۔

(۲) مشہور مورخ اعمش کا قول ہے کہ "میں جب ابن عباسؓ کو دیکھتا تو کہتا کہ یہ سب آدمیوں سے زیادہ خوبصورت ہیں جب باتیں کرتے تو کہتا کہ یہ تمام آدمیوں سے زیادہ فصیح ہیں

---

[1] حِبْر یعنی عقلمند۔ نیکوکار ۱۲

اور جب حدیث بیان کرتے تو کہتا کہ یہ تمام آدمیوں سے زیادہ عالم ہیں"۔

حضرت عمر فاروق رضؓ کی خلافت کی ابتدا انکی عمر کے سولہویں یا سترھویں سال میں ہوئی باوجود انکی اتنی کم عمری کے حضرت امیرالمومنین انکی اتنی قدر و منزلت کرتے کہ اپنی علمی مجالس اور مجالس شوریٰ میں کبار صحابہ اور شیوخ بدر کے ساتھ انکو شریک اور انکی رائے طلب فرماتے۔

حضرت فاروق اعظم رضؓ اور حضرت جناب امیر رضؓ کے عہد خلافت میں یہ امیر حج بھی مقرر ہوئے حضرت جناب امیرؑ کے زمانہ میں یمن و بصرہ و کوفہ کے حاکم رہے۔ جنگ جمل و صفین و خوارج میں سپہ سالار و سردار لشکر تھے۔ حضرت جناب امیرؑ کو انپر ایسا وثوق و اعتماد تھا کہ جنگ صفین کے ملتوی ہونے پر جب فریقین کی طرف سے فیصلہ جنگ کے لئے حکم مقرر ہونے کی تجویز ہوئی تو حضرت جناب امیرؑ نے اپنی طرف سے انکو منتخب فرمایا لیکن منافقین اور فریق مخالف یعنی ہمراہیان امیر معاویہ نے اس اندیشہ سے کہ یہ بالکل ایمانداری اور انصاف سے فیصلہ کرینگے جو امیر معاویہ کے خلاف ہوگا۔ اس انتخاب کو قبول نہیں کیا۔

انکی للّٰہیت اور دریا دلی کی ایک مثال یہ ہے کہ ایک مرتبہ حضرت ابو ایوب انصاری رضؓ جنکو یہ شرف حاصل تھا کہ حضور سرور عالم صلعم جب ہجرت فرما کر مکہ معظمہ سے مدینہ منورہ تشریف لیگئے تو انکے ہی مکان میں فروکش ہوئے اور انھوں نے اپنا مکان معہ کل اساس البیت کے آپکی نذر کیا تھا) مقروض ہوگئے اور امیر معاویہ کے پاس دمشق جاکر حالت بیان کی۔ امیر معاویہ نے کچھ اعتنانہ کی تو حضرت ابو ایوب انصاری یہ قسم کھاکر انکے پاس سے چلے آئے کہ آیندہ تم سے کبھی نہ طلب کرونگا۔ بعدہ انکے پاس بصرہ آئے۔ انھوں نے بہت تعظیم و تکریم کی اور اپنا مکان اُنکے قیام کے لئے تجویز کیا اور ان سے کہا کہ " آج میں آپ کی ویسی خدمت کرونگا جیسی آپنے حضرت رسول اللہ صلعم کی خدمت کی تھی" اور حکم فرمایا کہ " ہمارے اہل و عیال دوسرے مکان میں چلے جائیں کیونکہ یہ مکان معہ کل سامان کے حضرت ابو ایوب انصاری کے

نذر کر دیا گیا" علاوہ بریں چالیس ہزار درہم نقد اور بیس غلام بھی پیش کئے۔
انکی وفات اکہتر یا بہتر سال کی عمر میں بمقام طائف ہوئی اور وہیں دفن ہوئے۔
حضرت محمد بن حنفیہ بن جناب امیرؑ نے نماز جنازہ پڑھائی اور فرمایا کہ خدا کی قسم آج دنیا سے اس امت کا بڑا علامہ اٹھ گیا۔

روایت ہے کہ جب یہ دفن کئے گئے تو بلند آواز سے سنا گیا۔ یا ایتھا النفس المطمئنۃ ارجعی الی ربک راضیۃ مرضیہ فادخلی فی عبادی وادخلی جنتی۔ مگر کہنے والا نظر نہیں آیا۔

انکا عقد بی بی زرعہ بنت مشرح الکندیہ کے ساتھ ہوا۔ ان سے چھ فرزند علی و عباس و محمد و فضل و عبدالرحمن و عبیداللہ اور ایک دختر بی بی لبابہ ہوئے اور ایک دختر بی بی اسماء ام ولد کے بطن سے تھیں۔ ان ہی سے امام علی کی اولاد میں عباسیان کاکوری ہیں۔

امام علی (ولادت ۴۰ھ وفات ۱۱۹ھ) بن حضرت عبداللہ ابن عباسؓ کی کنیت ابو محمد اور ابو الحسن تھی۔ کثرت عبادت و سجود کی بدولت انکا لقب سجاد تھا۔ انکی ولادت اسی شب میں ہوئی جسمیں حضرت جناب امیرؑ کی شہادت واقع ہوئی۔ قبل اس واقعہ کے جب یہ پیدا ہوئے تو حضرت ابن عباس انکو لیکر حضرت جناب امیرؑ کی خدمت میں حاضر ہوئے آپنے ان کو اپنی گود میں لیا اور اپنا لعاب دہن انکے منہ میں لگا کر دعا دی اور اپنے نام پر انکا نام علی رکھا اور فرمایا کہ سلاطین کے باپ کو لیجاؤ۔ چنانچہ خلفائے عباسیہ ان کی اولاد میں ہوئے۔ عبدالملک بن مروان خلیفہ اموی نے اس اندیشہ میں کہ یہ خلافت کے مدعی ہیں انپر بڑے بڑے مظالم کئے اور سخت اذیتیں پہونچائیں اور بالآخر مقام حمیمہ ملک شام میں انکو معہ اہل و عیال نظر بند رکھا۔

ابن خلکان نے لکھا ہے کہ "علیؓ بن عبداللہؓ بن عباسؓ سید و شریف و فصیح و بلیغ تھے۔

یہ اپنے والد کے چھوٹے بیٹے تھے اور تمام قریش میں سب سے زیادہ حسین اور خوبصورت اور بہت زیادہ نماز پڑھنے والے تھے۔ اسی وجہ سے سجاد کہے جاتے تھے۔"

انھوں نے اناسی سال کی عمر میں بمقام حمیمہ وفات پائی اور وہیں دفن ہوئے۔

انکا عقد انکے چچا امام عبید اللہ کی دختر بی امۃ العالیہ کے ساتھ ہوا۔ انکے اکیس ۲۱ پسر اور بارہ ۱۲ دختر ہوئے۔ ان میں سے امام محمد کی اولاد میں عباسیان کاکوری ہیں۔

امام محمد (ولادت ۶۲ھ۔ وفات ۱۲۵ھ) خلف اکبر امام علی سجاد عباسی کی کنیت ابوابراہیم تھی۔ یہ اپنے والد ماجد سے صورتاً بھی ایسے مشابہ تھے کہ بعض وقت امتیاز کرنا دشوار ہوتا تھا۔ انکا علم و زہد مشہور عام تھا۔ انکے ہمعصر دو اور بزرگ انکے ہمنام تھے اور سب ایک دوسرے کے بنی عم تھے۔ انکے متعلق صاحب ینابیع المودۃ لکھتے ہیں کہ "ہر ایک ان میں کا سید بزرگ اور عالم و عابد تھا کہ امامت کے لئے شایاں تھا۔" ان تینوں بزرگوں کے اسمائے گرامی یہ ہیں۔

(۱) حضرت امام محمد ملقب بہ باقر ابن علی ابن حسین شہید دشت کربلا رضی اللہ عنہم
(۲) حضرت امام محمد بن علی بن جعفر طیار رضی اللہ عنہم۔
(۳) حضرت امام محمد بن علی بن عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہم۔

یہ زمانہ تھا کہ شاہان بنوامیہ اور انکے مقرر کردہ حکام اور عمال کی زیادتیوں اور ایذا رسانیوں سے تنگ آکر تمام مسلمانان عرب و عجم چشم براہ تھے کہ حضور سرورعالم صلعم کا ارشاد کہ " خلافت بنوعباس میں آئے گی" کب ظہور پذیر ہوتا ہے۔ حالات حاضرہ کو دیکھتے ہوئے انھوں نے اس متعلق تحریک کی ابتدا کی اور ۱۲۳ھ میں ابومسلم خراسانی کو مجاز کیا کہ خراسان وغیرہ کے اطراف میں خلافت عباسیہ کے لئے پروپیگنڈا کریں۔ اس تحریک کو دو سال بھی نہیں پورے ہوئے تھے کہ امام محمد کی وفات ہوگئی۔ انکا عقد بی بی رابطہ بنت عبد المدان کے ساتھ ہوا۔ انکے سات فرزند ابراہیم و عبد اللہ و منصور و عبد الصمد و داؤد و صالح و

اسمٰعیل ہوئے۔ یہ سب صاحبان علم و فضل تھے۔ ان میں سے آخر الذکر فرزند امام اسمٰعیل کی اولاد میں عباسیان کاکوری ہیں۔ یہیں سے عباسیان کاکوری اور خلفائے عباسیہ کے اجداد سے مفارقت ہوئی ہے۔

فائدہ۔ مناسب معلوم ہوتا ہے کہ یہاں پر چند ابتدائی خلفائے عباسیہ کا تذکرہ کر دیا جائے جس سے کچھ مفید معلومات حاصل ہو سکتے ہیں۔ انکے مفصل حالات کے لئے دیگر کتب تواریخ ملاحظہ ہوں۔

امام محمد عباسی کی وفات کے بعد انکے خلف اکبر امام ابراہیم (ولادت ۸۲ھ وفات ۱۳۲ھ) کو عام طور پر اور بالخصوص محبان اہلبیت اطہار نے اپنا امام تسلیم کیا اور انتقال خلافت کی کوشش میں انکے معین و مددگار ہوئے۔ کامیابی رونما تھی کہ آخری خلیفہ بنو امیہ مروان بن محمد اموی نے انکو محبوس کر کے شہید کیا۔ انکی وصیت کے مطابق انکے بھائی امام عبد اللہ انکے جانشین قرار پائے کیونکہ امام عبد اللہ میں جوش و عالی حوصلگی و بلند ہمتی کے آثار نمایاں تھے۔

امیر المومنین ابو العباس عبد اللہ ملقب بہ سفاح (ولادت ۱۰۸ھ وفات ۱۳۶ھ) پسر امام محمد عباسی اپنے برادر معظم امام ابراہیم کی شہادت کے بعد ہی ۱۳۲ھ میں بنو امیہ پر حملہ آور ہوئے اور انکے خلیفہ مروان مذکورہ بالا کو تہ تیغ کیا اور بنو عباس میں خلیفہ اول ہوئے۔ بنو امیہ پر انکی تیغ بیدریغ بہت بیباک رہی اسلئے سفاح کے لقب سے مشہور ہوئے۔ چار سال نو ماہ انکی خلافت کو گذرے تھے کہ صرف اٹھائیس سال کی عمر میں بعارضۂ چیچک انتقال کیا۔

امیر المومنین ابو جعفر منصور مشہور بہ دوانقی (ولادت ۹۵ھ۔ وفات ۱۵۸ھ) پسر امام محمد عباسی اپنے بھائی خلیفۂ اول سے عمر میں بڑے تھے لیکن انکے بعد خلیفہ ہوئے بائیس سال خلافت کی۔ انکے عہد میں ۱۴۹ھ میں شہر بغداد جو ویران پڑا ہوا تھا

از سر نو آباد ہوا ۔ تریسٹھ سال کی عمر میں بقضائے الٰہی فوت ہوئے ۔

امیر المومنین ابو عبداللہ محمد ملقب بہ مہدی باللہ (ولادت ۱۲۶ھ ۔ وفات ۱۶۹ھ) پسر امیر منصور عباسی اپنے والد کے بعد تخت خلافت پر بیٹھے ۔ گیارہ سال کی سلطنت کے بعد اتفاقاً ایک زہر آلود امرود کھا کر وفات پائی ۔ انکے عہد میں انکے بنی اعمام میں سے قاضی محمد (از اولاد امام اسمٰعیل بن امام محمد عباسی) قلعہ ٹھٹھہ صوبہ سندھ کے حاکم مقرر ہو کر ہندوستان آئے ۔ ان قاضی محمد کا نام حضرت عباس رض کی نسل میں نویں پشت پر آتا ہے ۔ یہ عباسیان کاکوری کے اجداد میں ہیں ۔

امیر المومنین ابو موسیٰ محمد ثانی ملقب بہ ہادی باللہ (ولادت ۱۴۷ھ ۔ وفات ۱۷۰ھ) پسر اول امیر مہدی باللہ عباسی اپنے والد کے بعد تخت خلافت پر بیٹھے مگر عمر نے وفا نہ کی اور صرف ایک سال بعد وفات پائی ۔

امیر المومنین ابو الفضل ہارون رشید (ولادت ۱۴۸ھ ۔ وفات ۱۹۳ھ) پسر دوم امیر مہدی باللہ عباسی اپنے بھائی کے بعد خلیفہ ہوئے اور تیئیس ۲۳ سال بہت آن بان سے سلطنت کی ۔ انھوں نے حضرت مولا مشکلکشا علی کرم اللہ وجہہ کے مزار اقدس کا صحیح موقع دریافت کرکے مقبرہ بنوایا اور شہر نجف اشرف آباد کیا اور بغداد سے مکہ معظمہ و مدینہ منورہ کے راستہ میں مہمانسرائے وغیرہ تعمیر کئے ۔ صرف چوالیس سال کی عمر میں بقضائے الٰہی فوت ہوئے ۔ انکے تین مختلف ازواج کے بطن سے تین پسر ماموں و امین و اسحاق ہوئے یہ سب یکے بعد دیگرے بخلاف ترتیب عمر خلیفہ ہوئے ۔

امیر المومنین محمد امین رشید (ولادت ۱۷۱ھ ۔ وفات ۱۹۸ھ) پسر دوم امیر ہارون رشید عباسی اپنے والد کے بعد خلیفہ ہوئے ۔ انکے بڑے بھائی ماموں معترض ہوئے اور جنگ درپیش ہوئی مگر قبل فیصلہ جنگ یہ ایک غلام کے ہاتھ سے مقتول ہوئے ۔ پانچ سال سے کم سلطنت کی اور ستائیس سال کی عمر پائی ۔ انکی اولاد میں قصبہ مہونہ ضلع لکھنؤ

قاضی معین الدین معروف بہ حضرت شاہ مینا قلندرؒ اور حضرت شاہ محمد تقی قلندرؒ تھے (ملاحظہ ہو ابرار صفحہ ۱۷۱) اسی خاندان کے ایک رکن مکرم محترم شیخ محمد تاج الدین عباسی بی، اے، آئی سی ایس ہیں جو کلکٹری کے عہدہ پر فائز اور فی الوقت گورنمنٹ سکریٹریٹ لکھنؤ میں محکمہ معلومات عامہ کے افسر اعلیٰ ہیں۔

امیر المومنین مامون رشید (ولادت ۱۷۰ھ۔ وفات ۲۱۸ھ) پسر اول امیر ہارون رشید عباسی اپنے بھائی امیر ابن رشید کے بعد خلیفہ ہوئے بیس سال کی سلطنت کے بعد اڑتالیس سال کی عمر میں وفات پائی۔

امیر المومنین اسحاق ملقب بہ معتصم باللہ (ولادت ۱۸۰ھ۔ وفات ۲۲۷ھ) پسر سوم امیر ہارون رشید عباسی اپنے بھائی امیر مامون رشید کے نامزد کردہ ولیعہد تھے۔ چنانچہ انکے بعد خلیفہ ہوئے۔ نو سال سلطنت کرنے کے بعد بقضائے الٰہی انچاس سال کی عمر میں وفات پائی۔ انکی اولاد میں حضرت شاہ مجتبیٰ معروف بہ شاہ مجا قلندرؒ لاہر پوری (ضلع سیتاپور) تھے (ملاحظہ ہو ابرار صفحہ ۱۴۱) حضرت قلندر صاحبؒ کے کوئی اولاد نہیں ہوئی البتہ آپکے برادر حقیقی شاہ محمد یسین قلندرؒ کے اولاد ہوئی مگر اب انکی بھی پسری اولاد باقی نہیں ہے۔

امام اسمٰعیل ابن امام محمد عباسی کے وقت سے مخدوم شیخ تاج الدین تک کے حالات بالکل پردۂ خفا میں ہیں۔ باوجود تلاش و تفحص کوئی قابل اطمینان تفصیل نہیں معلوم ہو سکی۔ مجبوراً انکی اولاد میں نسلاً بعد نسلٍ ان افراد کے ناموں ہی پر اکتفا کی جاتی ہے جو اس کتاب سے تعلق رکھتے ہیں۔ تاہم جن بزرگوں کے متعلق جو کچھ معلومات بھی دستیاب ہوئے ہیں وہ اپنی اپنی جگہ پر لکھے جائیں گے۔

امام اسمٰعیل کے پسر امام ابراہیم اور انکے پسر امام موفق اور انکے پسر امام ابراہیم ثانی اور انکے پسر قاضی محمد ثانی ہوئے۔

قاضی محمد ثانی ابن امام ابراہیم ثانی خلیفہ عباسیہ امیر المومنین مہدی باللہ متوفی ۱۶۹ھ کے

عہد سلطنت میں قلعہ ٹھٹھہ صوبہ سندھ کی حکومت کے عہدہ پر مامور تھے۔ اسطرح بنو عباس خو
میں قاضی محمد ہی پہلے بزرگ ہیں جو دوسری صدی ہجری کے وسط میں ہندوستان میں تشریف لائے۔

قاضی محمد حاکم قلعہ ٹھٹھہ کے پسر قاضی عبد الملک اور انکے پسر قاضی قاسم اور انکے
پسر قاضی احمد اور انکے پسر قاضی علی ثانی اور انکے پسر قاضی یحییٰ اور انکے پسر قاضی احمد ثانی اور
انکے پسر قاضی علی ثالث ہوئے جو قاضی خواجگی کے لقب سے مشہور تھے۔ قاضی عبد الملک
کے وقت سے قاضی علی خواجگی تک بنو عباس سلاطین دہلی کے قاضی لشکر اور درباری اور امرا
ہوتے رہے۔

قاضی علی خواجگی کے پسر قاضی محمد ثالث اور انکے پسر قاضی حامد اور انکے پسر قاضی
صدر (صدر الدین) اور انکے پسر قاضی محمود اور انکے پسر قاضی مسعود اور انکے پسر قاضی
کمال الدین اور انکے پسر قاضی عین الدین اور انکے پسر قاضی میر اور انکے پسر قاضی ضیاء الدین
اور انکے پسر قاضی محمد رابع اور انکے پسر مخدوم تاج الدین ہوئے۔

مخدوم شیخ تاج الدین ابن مخدوم شیخ محمد عباسی (جیسا کہ مقدمہ کتاب میں مذکور ہو چکا
ہے) مع اپنے بھائی شیخ سراج الدین کے بادشاہ دہلی کی طرف سے راجہ جوتک حاکم صوبہ
بھوجپور (جواب ضلع غازیپور مشہور ہے) کی سرکوبی کے لیے سید پور بھتیری آئے اور راجہ کو
شکست دیکر پرگنہ نندی کی حکومت کا فرمان حاصل کیا۔ کچھ عرصہ بعد انکے بھائی شیخ سراج الدین
صوبہ گوڑ بنگال جاکر وہاں آباد ہو گئے اور یہ خود یہیں سید پور میں رہے۔ انکی اولاد اب بھی
وہاں موجود ہے اور شاہی معافی کے مواضعات پر قابض و متصرف ہے۔ انکی قبر سید پور سے
ڈیڑھ میل کے فاصلہ پر موضع حسن پور بھٹولا میں ہے۔

مخدوم شیخ تاج الدین عباسی کے پسر شیخ حسین اور انکے پسر شیخ اعلے اور انکے پسر
شیخ مظفر اور انکے پسر شیخ منہاج الدین ہوئے۔

مخدوم شیخ منہاج الدین ابن مخدوم شیخ مظفر عباسی کے چار پسر علی الدین و زین الدین

ومعین الدین وعلی الدین ہوئے۔ ان میں سے اول الذکر تینوں فرزندان تحصیل علوم کرنے کے بعد نوجوانی میں اپنے والد ماجد کے سامنے ہی لا ولد فوت ہوئے۔

مخدوم شیخ علی الدین عباسی معروف بہ مخدوم شیخ علی پسر چہارم مخدوم شیخ منہاج الدین عباسی کا نام ایک روایت میں رکن الدین بھی آیا ہے۔ انکی عمر صرف دس سال کی تھی جب انکے پڑھے لکھے بھائیوں کی وفات ہوگئی۔ انکے والد ماجد کو عالم وقابل فرزندوں کی وفات کا صدمہ تو تھا ہی اسکے ساتھ یہ غم بھی تھا کہ انکے بعد خاندان سے علم وفضل کا شرف جاتا رہا کیونکہ شیخ علی اسوقت کم سنی کے ساتھ ساتھ کھیل کود کی طرف رغبت رکھتے تھے۔ ایک روز انکے والد اپنی کتابوں کو دیکھ کر جو دھوپ میں پھیلی ہوئی تھیں آبدیدہ ہوئے انھوں نے آنکو روتا ہوا دیکھا تو پوچھا کہ رونے کی کیا وجہ ہے۔ وہ بولے کہ ان کتابوں کے قدر دان جو تھے وہ تو رخصت ہوگئے اور میں بوڑھا ہوا اور تم کم عمر اور کھیل کود میں پڑے ہو میرے بعد یہ کتابیں بند پڑی رہینگی اور میری نسل میں اور کوئی نظر نہیں آتا کہ ان کو پڑھے اور ان سے فائدہ اُٹھائے۔ بس تائید الٰہی شامل حال ہوئی۔ انکے قلب نادان نے پلٹا کھایا۔ اور انھوں نے باپ سے عرض کیا کہ آپ پریشان نہ ہوں میں تحصیل علم کرونگا۔ یہ کہہ کر رسالہ صفت ایمان ہاتھ میں لیکر اسی وقت چل کھڑے ہوئے کہ ظفر آباد (جو اہل علم وعمل کا مسکن تھا) جاکر علم حاصل کریں۔ آبادی سے تھوڑی ہی دور گئے تھے کہ ایک پیر مرد بزرگ صورت کا سامنا ہوا۔ انھوں نے بعد سلام علیک کے پوچھا "اے ہونہار بچے کہاں چلے" انھوں نے جواب دیا کہ علم حاصل کرنے جاتا ہوں۔ اُنھوں نے ان کو ذرا سی شکر عنایت کی اور فرمایا کہ "اسکو کھا لو۔ تمہارا مقصد حاصل ہوگیا۔ اب واپس جاؤ"۔ تعمیل کرتے ہی انکی آنکھیں کھل گئیں اور دل جاگ پڑا اور علوم ظاہری و باطنی کے دروازے کھل گئے۔ یہ واپس چلے تو انھوں نے پھر بلایا اور بزرگانہ شفقت و مہربانی کے ساتھ اپنی زنبیل سے ایک پان کا بیڑا نکالکر ان کو دیا اور فرمایا کہ یہ اپنے والد کو دیدینا اور

کہنا کہ حضرت خضرؑ نے سلام کہا ہے۔ تب یہ واپس ہوئے اور چند قدم چلکر وہ پان بھی خود ہی کھالیا۔ چونکہ گھر سے نکلے ہوئے انکو تھوڑی ہی دیر ہوئی تھی اسلئے ان کو واپس آتا دیکھکر انکے والد کے قدیم خادم شیخ شہاب نے پکار کر کہا "یارو دیکھو شیخ علی عالم و فاضل ہوکر آبھی گئے"۔ یہ سیدھے اپنے والد کے حضور میں گئے جو اب تک وہ دھوپ میں پھیلی ہوئی کتابیں بھی نہیں اُٹھا چکے تھے اور دست بردا شتہ ایک کتاب لیکر اسکو پڑھنے لگے اور اسکی عبارت کے معانی اور مطالب عقلی اور نقلی طریقہ پر بیان کرنا شروع کردئے۔ انکے والد یہ رنگ دیکھکر حیران اور ششدر رہوئے اور ماجرا دریافت کیا۔ انھوں نے تمام سرگذشت سنائی۔ وہ بہت محظوظ اور مسرور ہوئے اور سجدۂ شکر بجا لائے اور ان سے حضرت خضرؑ کا فرستادہ پان مانگا۔ انھوں نے عرض کیا کہ وہ تو میں نے کھالیا۔ اسپر وہ اور بھی خوش ہوئے اور فرمایا کہ "تم نے ہمارا حصہ بھی لے لیا۔ اللہ تعالےٰ مبارک کرے"۔ اس تائید غیبی اور بخشش الٰہی کی بدولت انکے علم و فضل میں دن دونی رات چوگنی ترقی ہوتی رہی اور یہ بڑے صاحب رشد و ہدایت ہوئے۔

مخدوم شیخ علی عباسی کے چار پسر شیخ طاہر و شیخ مطہر و شیخ طیب و شیخ مطیب ہوئے۔ انمیں سے شیخ طاہر عباسیان کاکوری کے اجداد میں تھے لہذا صرف انکی اولاد لکھی جائیگی۔ انکے ایک پسر ابو البرکات ہوئے۔

مخدوم شیخ ابو البرکات پسر مخدوم شیخ طاہر عباسی اپنے زمانہ کے ایک صاحب باطن و عالم و قاری بزرگ تھے۔ اپنے کمال کے چھپانے کی غرض سے درس و تدریس مشغلہ بنالیا تھا۔ سلاطین شرقیہ میں سے ایک بادشاہ نے ایک مرتبہ انکی اقتدا میں نماز پڑھی۔ انکی قرأت سنکر اتنا مسرور ہوا کہ موضع بھٹولی پرگنہ بہتری، جاگیر میں نذر کیا۔ وہاں شاندار عمارتیں تعمیر ہوئیں اور یہ بفراغت اپنے علمی اور عملی مشاغل میں مصروف رہے۔ وہاں سے تھوڑی دور پر قصبہ سید پور میں اسی زمانہ میں ایک مجذوب بزرگ شاہ سمن رح رہتے تھے۔ یہ انکی

خدمت میں اکثر جاتے اور وہ انپر بہت عنایت فرماتے تھے۔ ایک مرتبہ انھوں نے ان سے فرمایا کہ ”میری گدڑی اور تیری اولاد قیامت تک رہیگی اور سب برساتی پانی ہیں کہ آیا اور گیا“۔ اس ارشاد کا یہ اثر ہوا کہ انکے پسر قاضی خواجہ احمد کو سید پور کی قضات کا منصب ملا اور وہاں انکی اولاد اب بھی موجود ہے جن میں بہت سے افراد صاحب وجاہت و اہل کمال ہوتے آئے ہیں۔ انکا مزار سید پور میں زیارت گاہ ہے۔ انکے مختلف ازواج کے بطن سے بارہ پسر ہوئے۔ ان میں سے آٹھ پسر متفرق اطراف ملک میں جاکر آباد ہوگئے اور چار پسر سید پور میں رہے۔ افسوس ہے کہ انکے کل پسران کے نام نہیں دریافت ہو سکے۔ اول الذکر میں قاضی عنایت اللہ اور آخر الذکر میں قاضی خواجہ احمد تھے۔

قاضی خواجہ احمد عرف قاضی خوجن پسر مخدوم شیخ ابوالبرکات عباسی سید پور میں رہے اور انکی اولاد اب بھی وہاں موجود ہے۔ ان کی اولاد میں حضرت شاہ محمد افضل الہ آبادی (متوفی ۱۱۲۴ھ) اور انکے برادر زادہ و داماد و جانشین حضرت شاہ محمد یحییٰ معروف شاہ خوب اللہ الہ آبادی (متوفی ۱۱۴۴ھ) بھی تھے جن کا دائرہ شہر الہ آباد میں اب بھی موجود اور دائرہ شاہ اجمل کے نام سے مشہور ہے۔ اور سلسلہ سجادگی برقرار و قائم ہے۔ قاضی خوجن کی اولاد کا مختصر شجرہ جو مکرمی شیخ اسد اللہ عباسی سید پوری کی عنایت سے دستیاب ہوا ہے بطور شجرہ نمبر ا (الف) شامل کتاب ہذا ہے۔

قاضی عنایت اللہ ابن مخدوم شیخ ابوالبرکات عباسی سید پور سے منتقل ہو کر قنوج آئے منشی فیض بخش علوی اور قاضی القضاۃ مولوی نجم الدین علی خاں بہادر علوی ملکزادگان نے اپنے اپنے تصانیف میں انکا نام قاضی عنایت اللہ لکھا ہے مگر قاضی عابد علیخاں عباسی نے انکا نام قاضی نعمت اللہ لکھا ہے۔ چونکہ وہ دونوں صاحبان ہمعصر تھے اور قاضی صاحب سے پہلے گزرے ہیں اور انکا زمانہ بیشتر واجداد سے قریب تر تھا اسلئے ان کی روایت کہ قاضی عنایت اللہ نام تھا صحیح ماننا چاہئے۔ البتہ اس بارہ میں کہ کاکوری کا منصب قضا

سب سے پہلے قاضی عنایت اللہ کو حاصل ہوا یا انکے پوتے قاضی شیخ کلاں کو تفویض ہوا قاضی عابد علیخاں عباسی کی روایت صحیح مانی جائے گی کیونکہ ضمیمہ فیض کے ابتدائی صفحات میں مرقوم ہے کہ "فرزندان قاضی عنایت اللہ منصب قضائے اینجا از حضور سلاطین تیموریہ حاصل کردہ نیز آباد شدند" اور صفحات مابعد میں مذکور ہے کہ "قاضی عنایت اللہ ہرگاہ کاکوری خوب آباد شد رکسے قاضی آنجا نبود خدمت قضائے اینجا را از حضور بادشاہ وقت حاصل کردہ سکونت اختیار کردند"۔ معلوم ہوتا ہے کہ عبارت دوم میں کتابت کی غلطی ہوئی اور قاضی عنایت اللہ کے الفاظ کے قبل فرزندان کا لفظ لکھنے سے رہ گیا۔

قاضی شیخ عنایت اللہ کے پسر شیخ فضل اللہ ہوئے اور انکے پسر قاضی شیخ کلاں عباسی ہوئے۔ انکا حال شجرہ نمبر۲ میں ملاحظہ ہو۔



شجرہ نمبر ۲

قاضی شیخ کلاں نبیرۂ قاضی عنایت اللہ (نعمت اللہ عباسی شجرہ ۱)

قاضی شیخ کلاں عباسی (وفات قبل ۹۰۸ھ) نے بادشاہ دہلی سے قضاۃ کا فرمان حاصل کیا اور قاضی اول قصبۂ کاکوری ہو کر یہاں تشریف لائے چنانچہ قاضی عابد علی خاں عباسی صبح وطن میں لکھتے ہیں "مسودۂ ایں اوراق از والد مرحوم و از دیگر بزرگاں می شنود کہ راجہ ساتنا بوجہ تمرد و بغی در عہد سلطان شرقی بدست یکے از آبائے من قاضی شیخ نام مقتول و مقہور شد بعد ازاں برائے معموری ایں معمورہ مامور شدند و بہ گلزار پور موسوم گردانیدند کہ ازاں ہنگام تا ایندم بلا فصل نقل اینجا آباد و مرجع داد بیداد یم بلکہ میفر مود ند کہ بارہا اندریں بارہ با شیخ صاحب[1] موصوف مباحثہ ظریفانہ ماند و از ہر دو سو توجیہات و تاویلات پسندیدہ عقلاً و نقلاً بمیاں آمد و گاہے یکسو نہ شد"۔ انکے فرزند رشید قاضی بیارہ کے نام کا فرمان (جسکی نقل صفحات مابعد میں ملے گی) بھی ظاہر کرتا ہے کہ انکی وفات کے بعد وہ فرمان قاضی بیارہ کو عطا ہوا تھا یعنی انکے نام کا بھی کوئی فرمان تھا جو دست برد زمانہ سے تلف ہو گیا۔ انھوں نے کاکوری میں سکونت اختیار کی اور قصبہ کا نام گلزار پور رکھا۔ یہ نام اس زمانہ میں کاغذات میں درج ہوتا رہا لیکن زبان زد خاص و عام نہیں ہوا اور پرانا نام گکور گڈھ بھی نہ رہا بلکہ کاکوری مشہور ہوا جو اب صرف ہندوستان ہی میں نہیں بلکہ دنیا بھر میں مشہور ہے۔

افسوس ہے کہ صحت کے ساتھ نشان نہیں ملتا کہ کس جگہ پر انکا مسکونہ مکان تھا لیکن جیسا مولوی مقبول الدین علوی فرماتے ہیں قرین قیاس ہے کہ جو قطعہ اب احاطہ کرامت اللہ خاں کے نام سے موسوم ہے اسی میں یہ آکر آباد ہوئے تھے۔ اسی گزشتہ آبادی کے جوار میں مندرجۂ ذیل آثار قدیمہ موجود ہیں جو اسکے شاہد ہیں کہ یہی تختہ انکے تحت تصرف میں آیا تھا۔

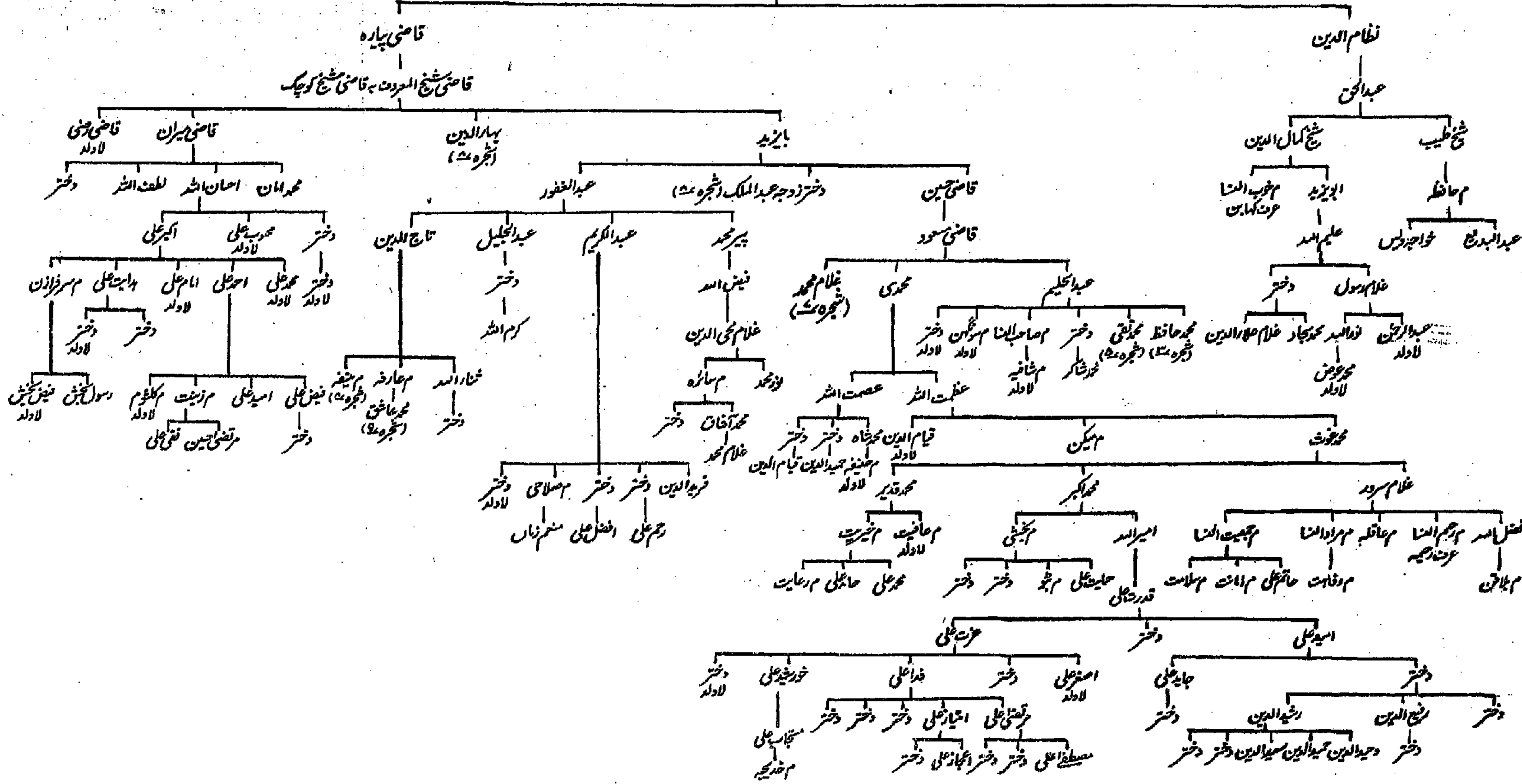
---

[1] یعنی منشی فیض بخش علوی مصنف چشمۂ فیض ۱۲

شجرہ نمبر ۲ (صفحہ ۴۸-۷۲)

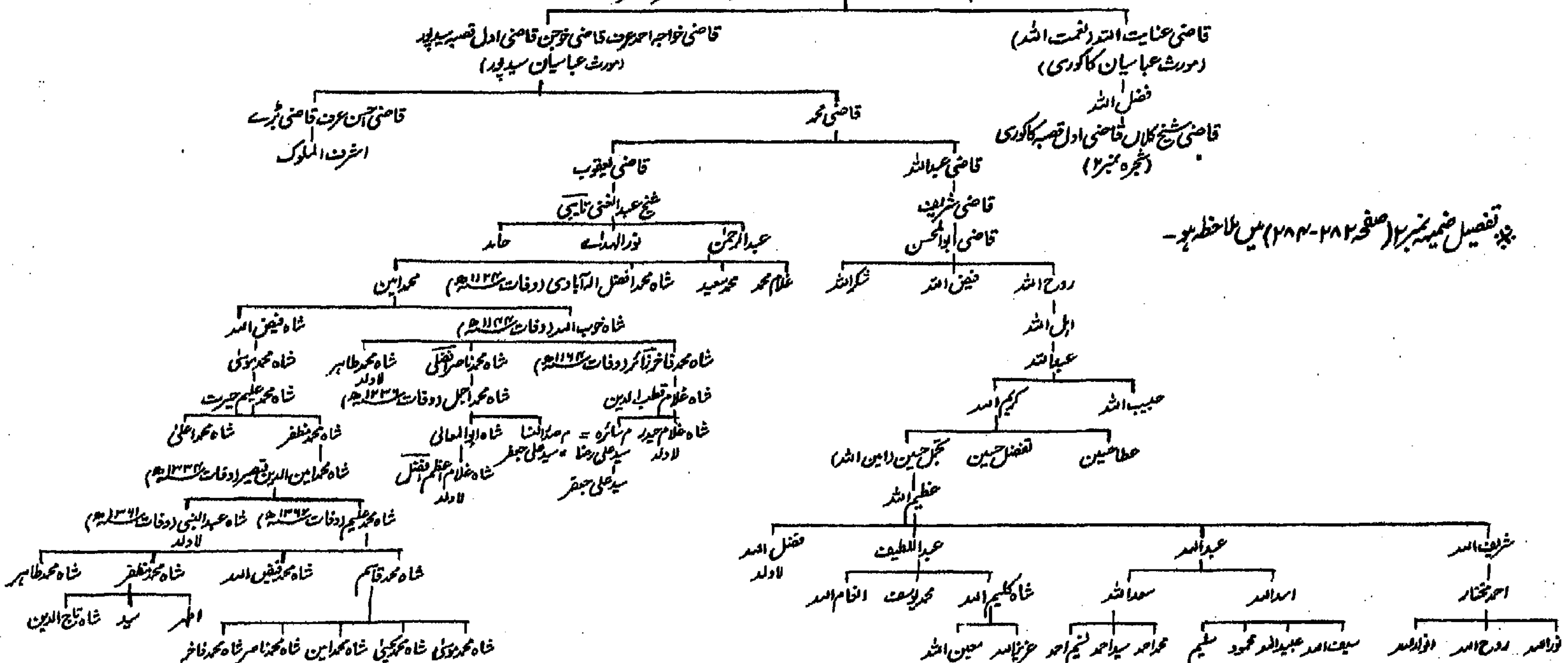
قاضی شیخ المعروف بہ قاضی شیخ کلاں عباسی

نبیرہ قاضی شیخ عنایت اللہ (نعمت اللہ) عباسی (شجرہ ۱)



شجرہ نمبر۱ (الف) متعلقہ صفحہ ۴۸

٭مختصر شجرہ عباسیان سیدپور بھتری ضلع غازیپور



٭تفصیل ضمیمہ نمبر۱ (صفحہ ۲۸۲-۲۸۴) میں ملاحظہ ہو۔

(۱) اسی جانب آبادی کے کنارہ پر سالاری تالاب واقع ہے جسکے مشرقی کنارہ پر حضرت سید سالار مسعود غازی رحمۃ اللہ علیہ کا مزار ہے۔ اس مزار کے متعلق قاضی عابد علیخاں عباسی نے صبح وطن میں لکھا ہے "دہم قاضی محمد حافظ مرحوم ومغفور کہ در زمانہ خود از عمدہ ترین اہل ورع وتقوی بودند حضرت سید سالار را بخواب دیدند و پرسیدند کہ مزار تقدس مدار در بہرائچ مشہور وہم قبرے در قصبہ من است. فرمودند ہاں انگشتے از دست من آنجا دفن است" اس مزار کی نگرانی وغیرہ کے سلسلہ میں ساری تالاب اور اسکے جوار کی زمین کی معافی کے فرامین جنکی نقل آیندہ صفحات میں ملے گی انکی اولاد کے پاس موجود ہیں۔

(۲) حضرت سید سالارؒ کے مزار کے شمال میں تقریباً چار سو قدم کے فاصلہ پر قاضی شیخ کلاں کے پرپوتے حضرت قاضی رضی عباسی (شجرہ ہذا) کی قبر ہے۔

(۳) احاطہ کرامت اللہ خاں میں ساگر تالاب کے کنارہ پر ایک قدیم عمارت کی ایک پختہ سہ دری کی دیوار بوسیدہ حالت میں اب بھی موجود ہے جو متولیوں کے مسکونہ مکانات کی یادگار ہے۔ اسکے متعلق چشمہ فیض میں بایں الفاظ اشارہ ہے کہ "وایں تالاب ساگر کہ پائین خانہ شیخ خیراللہ وشکراللہ اجداد شیخ غلام قادر واقع است"۔ یہ حضرات قاضی رضی عباسی کے حقیقی بھائی قاضی بہاءالدین عباسی کی اولاد میں تھے اور قاضی بہاءالدین اپنے والد قاضی شیخ کوچک کے بعد متولی قصبہ مقرر ہوئے تھے۔

قاضی شیخ کلاں کے دو فرزند شیخ نظام الدین و شیخ پیارہ ہوئے۔

شیخ نظام الدین پسر اول قاضی شیخ کلاں عباسی کی پسری اولاد اب باقی نہیں ہے دختری اولاد کاکوری اور بجنور اور سندیلہ میں موجود ہے۔ کاکوری میں اسطرح ہے کہ انکے پوتے شیخ کمال الدین کی دختر کا عقد انکے بھائی قاضی پیارہ کے نبیرہ[1] میں قاضی مسعود بن قاضی حسین کے ساتھ ہوا جن کی اولادیں موجودہ وقت کل عباسیانِ کاکوری ہیں۔ اور

---

[1] ملاحظہ ہو شجرہ نمبر ۸

دختری اولاد جو دیگر قصبات میں ہے اب کاکوری سے تعلقات نہیں رکھتی۔ کئی کئی پشتیں گزر چکی ہیں اور ان لوگوں کی سکونت اپنے اپنے داد ہیالی مقامات پر ہے۔ اسلئے صرف اتنے پر اکتفا کی جاتی ہے کہ اولاد دختری میں صرف ایک نسل کے نام شجرہ میں آجائیں تاکہ عندالضرورت تلاش میں مدد مل سکے۔ شیخ نظام الدین کے ایک پسر عبدالحق ہوئے جو ۹۹۳ھ میں بقید حیات تھے۔

شیخ عبدالحق کے دو پسر شیخ طیب اور شیخ کمال الدین ہوئے۔ شیخ طیب پسر اول شیخ عبدالحق عباسی کے زوجہ منکوحہ سے صرف ایک دختر بی بی حافظہ ہوئیں اور غیر کفو اولاد میں ایک پسر محمد جعفر اور ایک دختر مسماۃ راجی ہوئے۔ اس غیر کفو اولاد کی نسل کا اب پتہ نہیں ہے کہ کہیں باقی بھی ہے یا نہیں۔

بی بی حافظہ بنت شیخ طیب عباسی کا عقد اہل برادری میں مخدوم شیخ قیام الدین[1] برادر مخدوم شیخ سعدی صدیقی کاکوروی کے خاندان میں ہوا۔ انکے دو پسر عبدالبدیع و خواجہ ولیس ہوئے یہ دونوں صاحب اولاد ہوئے۔ مزید حالات کے لیے ان کے داد ہیالی شجرے ملاحظہ ہوں۔

شیخ کمال الدین پسر دوم شیخ عبدالحق عباسی کے ایک پسر ابویزید اور ایک دختر خوب النسا ہوئے۔ ان بی بی خوب النساء عرف کھابن بی بی کا عقد جیسا کہ اوپر ذکر ہو چکا ہے قاضی مسعود از نبائر قاضی پیارہ عباسی (شجرہ ہذا) کے ساتھ ہوا۔ انکی اولاد کی تفصیل آیندہ صفحات میں ملے گی۔

شیخ ابویزید پسر شیخ کمال الدین عباسی کے ایک پسر علیم اللہ ہوئے۔ انکے ایک پسر غلام رسول اور ایک دختر ہوئے۔

ان دختر کا عقد سندیلہ میں شاہ روح اللہ از فرزندان شاہ علاء الدین سندیلی[2] کے ساتھ ہوا

---

[1] مشاہیر صہ ۲۳۰ [2] مشاہیر صہ ۱۰۷

انکے دو پسر محمد سجاد اور غلام علاءالدین ہوئے۔ انکی اولاد سندیلہ میں موجود ہے۔ اپنے جدامجد کی درگاہ کی جانشینی و سجادگی انسے متعلق ہے۔

شیخ غلام رسول پسر شیخ علیم اللہ عباسی کے دو پسر عبدالرحمن و نوراللہ ہوئے۔

شیخ عبدالرحمن پسر اول شیخ غلام رسول عباسی بنگ خور مشہور تھے یہ لاولد فوت ہوئے

شیخ نوراللہ پسر دوم شیخ غلام رسول عباسی کے ایک پسر محمد عوض عرف اگھاون ہوئے جنکا عقد شیخ بدیع الدوراں کی دختر کے ساتھ ہوا۔ ۱۲۱۲ھ میں لاولد فوت ہوئے۔ انکی وفات پر شیخ نظام الدین عباسی کی پسری اولاد کا خاتمہ ہوگیا۔

قاضی شیخ پیارہ پسر دوم قاضی شیخ کلاں عباسی

قاضی شیخ پیارہ (وفات ۲۵ ربیع الاول ۹۰۸ھ) پسر دوم قاضی شیخ کلاں عباسی کے نام کے متعلق صاحب تذکرہ مشاہیر کاکوری (صفحہ ۶۰) میں لکھتے ہیں کہ "انکے نام میں اختلاف ہے۔ منشی فیض بخش کاکوروی اپنے نسب نامہ موسومہ بہ چشمۂ فیض میں انکو بجائے بہاری کے پہاڑی بہ لرائے ہندی لکھتے ہیں اور قاضی عابد علیخاں اپنے رسالہ صبح وطن میں قاضی پیارے لکھتے ہیں۔ قاضی خادم حسن علوی کاکوروی تاریخ قصبہ کاکوری میں انکا نام قاضی بہاری اس دلیل سے لکھتے ہیں کہ سلطان سکندر لودی کا فرمان عہدۂ قضا انکے نام کا مجلد حقیت بستہ بند و ضلع لکھنؤ میں موجود ہے جسکا سنہ تحریر ۹۰۴ھ ہے"۔

تاریخ فرشتہ مقالہ دوم ذکر سلطان سکندر لودی (صفحہ ۱۰۲) میں مرقوم ہے کہ "چون خواص خاں حسب الحکم بجانب دہلی متوجہ شد صغر آں خبر شنیدہ قبل از رسیدن خواص خاں در شب شنبہ ماہ صفر ۹۰۷ھ سبع و تسع مأتہ از قلعہ برآمدہ پیش سلطان سنبل رفت و مقید گشت و خواص خاں دہلی را متصرف شدہ بحکومت مشغول گشت و نقل ست کہ زنار دارے بودہن نام در موضع کاتھن سکونت داشت روزے در حضور مسلماناں اقرار کرد کہ اسلام حق است و دین من نیز درست است

این سخن ازو شائع شدہ بگوش علما رسید قاضی پیارہ و شیخ بدر کہ در لکھنوتی[1] بودند و بہ نقیض یکدیگر فتوے میدادند اعظم ہمایوں بن خواجہ بایزید حاکم آں ولایت زنار دار را مع قاضی و شیخ مذکور بخدمت بادشاہ بسنبل فرستاد ۔"

سلطان سکندر لودی بادشاہ دہلی کے عہد (۸۹۴ھ تا ۹۲۳ھ) کا ایک فرمان قاضی ولی حیدر خاں ابن قاضی سمی علی خاں (شجرہ نمبر ۲) کے پاس موجود ہے جو اگرچہ بہت کہنہ اور بوسیدہ ہے اور ایسے خط میں لکھا ہوا ہے کہ تمام و کمال صحیح طور پر پڑھا نہیں جاتا نقطے بھی بہت کم دئے ہیں اور بعض حروف بھی مٹے ہوئے ہیں تاہم اسمیں قاضی پیارہ کے حروف و الفاظ بہت اچھی طرح پڑھے جاتے ہیں۔ اس فرمان کی نقل درج ذیل ہے۔ جو الفاظ پڑھے نہیں جا سکے انکی جگہ خالی چھوڑی گئی ہے:-

عبارت بخطِ طُغریٰ

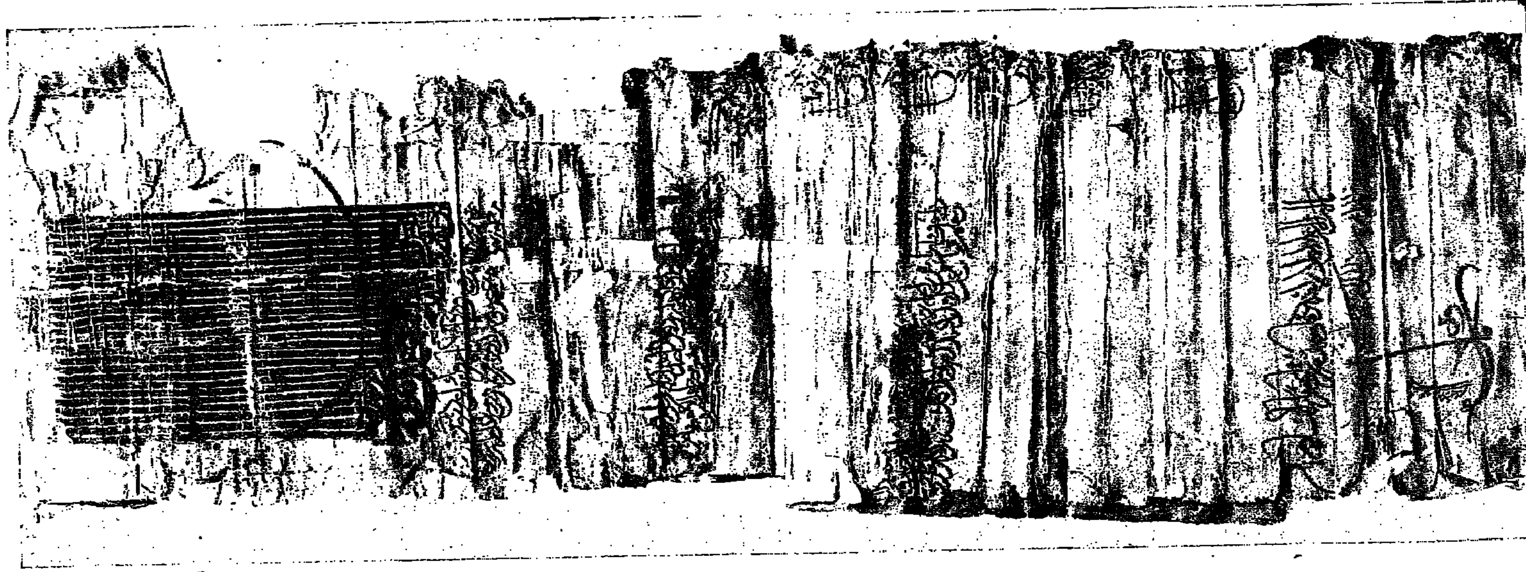
چوں بحضرت شریعت رفعت و درگاہ عالم پناہ خسروانہ ما عرضہ داد کہ بر طبق سند .. .. .. مسطور شدے .... .. عرضہ بنوشت ازو فور مرحمت و فرط عاطفت

---

[1] بعضے گویند لکھنوتی عبارت است از گوڑ و بنگالہ تا کنار دریائے بزرگ و بعضے گویند از گوڑ تا سرحد بہار لکھنوتی است واز آنطرف گوڑ تا بنارس و تا کنار دریائے بزرگ بنگالہ باشد و او را بتحقیق عزیز بیگ گویند (تاریخ فرشتہ مقالہ ہفتم صفحہ ۲۹۲)

انسائیکلوپیڈیا برٹنیکا میں ہے کہ شہر گوڑ دریائے گنگا کے پورب کے کنارے پر شہر مالدہ کے جنوب میں آباد تھا۔ مسلمان سلاطین کی آمد کے قبل گیارھویں صدی عیسوی میں گوڑ کے بادشاہ لکشمن سینا نے اپنے فتوحات قنوج اور نیپال اور اڑیسہ کے کنارے تک پہونچائے اور گوڑ کا نام بدل کر اپنے نام پر لکشمنوتی رکھا جو لکھنوتی مشہور ہوا ۱۲

راقم الحروف عرض کرتا ہے کہ نقشہ صوبۂ بنگال سے معلوم ہوتا ہے کہ کلکتہ سے شمال میں تقریباً دو سو میل کے فاصلہ پر گوڑ آباد تھا اور اسکے مقابل میں دریائے گنگا کے پچھم کے کنارہ پر راج محل آباد ہے۔



عکس فرمان سلطان سکندر لودی بنام قاضی پیارہ (صفحہ ۵۲)



عکس فرمان سلطان جلال‌الدین محمد اکبر بادشاه غازی
بنام قاضی حسین و عبدالغفور (صفحه ۵۴)

فرمودہ... با اصحاب مناصب دولت .. . دائمی غالباً صد ہزار سگیہ مع فراخی دربارہ وجہ معاش منصب قضا و تولیت در سواد قصبہ کاکوری سبق مصطفےٰ آباد .. .. قاضی شیخ کلاں داشت وفات یافت مر آں جملہ .. .. .. بامناصب مطہرہ بر قاضی پیارہ پسر او مقرر و مستقیم دارد برحکم فرمان الاعلیٰ .. .. .. ماپسندیدہ افتد بمشیت اللہ تعالیٰ وبالامر الاعلیٰ اعلاہ اللہ کریما و تعدہ شرقا و غربا ..... فی العاشر من الشہر .. .. محمدہ و نصلی

یہی فرمان ہے جسکا عکس مجلد حقیت بندوبست میں شامل ہے اور جس میں اچھی طرح نہ پڑھے جانے کی وجہ سے قاضی خادم حسن نے قاضی بہاری سمجھا ہے۔ چونکہ اصلی فرمان میں قاضی پیارہ ہائے ہوز کے ساتھ پڑھ لیا گیا ہے اور یہی املا تاریخ فرشتہ میں بھی ہے لہذا اب کوئی شک باقی نہیں رہتا کہ صحیح نام قاضی پیارہ ہے۔

صاحب چشمۂ فیض انکے متعلق لکھتے ہیں: "خدمت قضا بقاضی بہاڑی متعلق شد۔ اگرچہ پسر کوچک بود اما بسبب علم و فضل بر برادر بزرگ شرف داشت لہذا لیاقت ایں کار اورا بود۔" اسکی تصدیق تاریخ فرشتہ کے مذکورہ بالا اقتباس سے بھی ہوتی ہے کہ انکی قابلیت ایسی تھی کہ دربار شاہی میں ایک مسئلہ شرعی کی بحث کے سلسلہ میں پیش ہوئے۔ اسی مباحثہ کے بعد جو ۹۰۰ھ میں بادشاہ کے روبرو بمقام سنبل ہوا تھا فرمان مندرجہ صدر قاضی پیارہ کو عطا ہوا جسکا سنہ تحریر ۹۰۰ھ ہے۔

قاضی شیخ پیارہ کے ایک پسر قاضی شیخ ہوئے جو اپنے دادا کے ہمنام تھے۔

قاضی شیخ المعروف بہ قاضی شیخ کوچک وفات یکم ربیع الاول سـ ۱ ـہ پسر قاضی پیارہ عباسی کا لقب شیخ دانشمند تھا۔ چونکہ یہ اپنے دادا کے ہمنام تھے اسلئے یہ قاضی شیخ کوچک اور وہ قاضی شیخ کلاں کے نام سے مشہور ہوئے۔ صاحب چشمۂ فیض لکھتے ہیں۔

" او ہم قاضی شیخ نام داشت وبہ کوچک شہرت داشت و ایں قاضی سوائے خدمت قضا خدمت تولیت کاکوری ہم بسند بادشاہی میداشت"۔ انکے چار پسر قاضی بایزید و قاضی بہاء الدین و قاضی میران و قاضی رضی ہوئے ۔

قاضی بایزید (وفات قبل ۹۷۹ھ) پسر اول قاضی شیخ کوچک عباسی اپنے والد کے بعد قاضی قصبہ رہے چشمہ فیض میں ہے "قاضی بایزید کہ فرزندان او رشد و اعتبار پیدا کردند"۔ ذاتی شخصیت ووجاہت میں ممتاز تھے ۔ انکی اولاد نسلاً بعد نسل کاکوری میں موجود اور آباد ہے ۔ انکے بھائیوں کی پسری اولاد اب یہاں نہیں ہے البتہ قاضی بہاء الدین کی اولاد پسری سندیلہ میں موجود ہے جسکی تفصیل شجرہ نمبر۹ میں ملاحظہ ہو ۔ انکے دو پسر شیخ حسین و شیخ عبد الغفور اور ایک دختر ہوئے ان دختر کا عقد ان کے چچا قاضی بہاء الدین کے پسر شیخ عبد الملک کے ساتھ ہوا انکی اولاد شجرہ نمبر ۸ میں ملاحظہ ہو ۔

قاضی حسین پسر اول قاضی بایزید عباسی اپنے والد کے بعد قاضی قصبہ ہوئے ۔ سلطان جلال الدین محمد اکبر شہنشاہ ہند کا عطیہ فرمان جو انکے اور انکے بھائی شیخ عبدالغفور کے نام ہے قاضی ولی حیدر خان (شجرہ نمبر ۴) کے پاس موجود ہے ۔ یہ بھی بہت بوسیدہ حالت میں ہے اور اسمیں بھی آخری سطر کے اکثر الفاظ نہیں پڑھے جا سکتے ہیں ۔ اسکی نقل درج کیجاتی ہے وھو ھذا

"ھوالغنی

فرمان جلال الدین محمد اکبر بادشاہ غازی   مہر (جلال الدین محمد اکبر بادشاہ غازی)

دریں وقت حکم فرمودیم کہ چوں مواجبی پانصد و پنجاہ و پنج بیگہ زمین بموجب فرمان عالی شان باسم شریعت مآب فضیلت آیات قاضی بایزید قاضی پرگنہ کاکوری از سرکار لکھنؤ وجماعہ بتاریخ ۲ شہر ربیع الثانی ۹۷۹ھ گزشتہ واز جملہ اراضی مذکورہ مواجبی یک صد و ہفتاد و سہ بیگہ زمین از سواد قصبہ موضع دلیہ

بازرع سیدپور از پرگنہ مذکورہ بموجب ضمن در وجہ مدد معاش قاضی مشارالیہ ابناء او مقرر بودہ مشارالیہ ودیعت حیات سپردہ و پرگنہ مذکورہ بخالصہ شریفہ انتقال یافتہ دریں ولا شیخت مآب فضیلت اکتساب شریعت آیات قاضی حسین وعبدالغفور فرزندان متوفی مذکور بدرگاہ خلائق پناہ آمدند بوضوح رسید کہ بحلیہ علم آراستہ اند واز ممر دیگر وجہ معیشتی ندارند حسب استحقاق مشارالیہم از ابتدائے خریف ایں سال اراضی مذبورہ از محال ضمن در وجہ مدد معاش مشارالیہم معین ومقرر شد وامر جلیل القدر قضائے پرگنہ مذکورہ را باشریعت مآب فضیلت آیات قاضی حسین مذکور تفویض فرمودیم چنانچہ از کمال دیانت و پرہیزگاری او متصور است بلوازم ومراسم امر مذکور قیام نمایند وحاصل اراضی مذکورہ را سال بسال صرف معیشت خود نمودہ بامر مذکور ودعائے دوام دولت قاہرہ مشغول باشند قدغن باید کہ عمال ومتصدیان مہمات سرکار مذکور تخصیص کروری وصاحب اہتمام وصیغہ دار وکارکن حال واستقبال آں پرگنہ بریں موجب مقدمان زمین مذبورہ را بتصرف ایشاں گذارند ودر استمرار واستقرار ایں حکم کوشیدہ تغیر وتبدیل بداں راہ ندہند وتغلب بالوجہات واخراجات وعوارضات چوں قلغہ وپیشکش وساوی وجرانہ وضابطانہ وازنیم وصدجوی قانون گوئی وتکرار زراعہ خود کاشتہ وباغات ومحترفہ وکل تکالیف دیوانی مزاحمت نہ رسانند وہر سالہ فرمان مجدد نہ طلبند واگر از محال دیگر مدی ...... یا بازیافت نمایند ......

بملاحظہ عالیجناب صدارت پناہ افادت دستگاہ واقف مواقف العلوم والحکم کاشف غوامض المسائل علی الوجہ الاتم سلالہ اعاظم المشائخ فی الارضین زائر الحرمین الشریفین مربی العلما والفضلا مقوی الصلحا والاتقیا معین الدین شیخ عبدالنبی صدر

اس عبارت کے نیچے چند مہریں ثبت کی ہوئی ہیں۔ افسوس کہ انکے پڑھ لینے میں

ییں قاصر ہا ہر مہر کے ملحق اطلاع یابی کی تاریخیں محرم ۹۸۳ھ کی لکھی ہوئی ہیں۔
قاضی حسین کے صرف ایک پسر قاضی مسعود ہوئے۔

قاضی مسعود پسر قاضی حسین عباسی اپنے والد کے بعد عہدۂ قضا پر ممتاز رہے انکا عقد بی بی خوب النساء عرف کھابن بی بی بنت شیخ کمال الدین نبیرۂ شیخ نظام الدین عباسی (شجرۂ ہذا) کے ساتھ ہوا۔ انکے تین پسر **قاضی عبدالحلیم و قاضی محمدی و قاضی غلام محمد** ہوئے۔

قاضی عبدالحلیم (وفات ۲۹ ربیع الاول سنہ ھ) پسر اول قاضی مسعود عباسی اپنے والد کے بعد قاضی قصبہ ہوئے۔ اب کاکوری میں عباسیوں کی چھ سات پشت گزر چکی تھیں افراد خاندانی میں کافی اضافہ ہو چکا تھا اور آبائی مکانات میں گنجائش نہیں رہی تھی لہذا انہوں نے سالاری تالاب کے جنوب میں اپنے لئے مکان بنایا جسکی طرف ذیل کے فرمان میں بھی اشارہ ہے یہ مکان غالباً قاضی صاحب کی موجودہ محلسرا و دیوانخانہ کے مشرق میں تھا جو بعد کو مسمار ہو گیا۔ اسی وقت سے یہ خطہ محلہ قاضی گڈھی کے نام سے موسوم ہوا اور انکی اولاد نے وقتاً فوقتاً اسی جوار میں اپنے اپنے واسطے علیحدہ علیحدہ مکانات تعمیر کئے۔ انکو سلطان بہادر شاہ بادشاہ دہلی کے دربار سے جو فرمان عطا ہوا تھا اسکی نقل درج ذیل ہے:۔

"متصدیان مہمات حال و مستقبل پرگنہ کاکوری سرکار صوبہ اودھ بدانند درینولا ظاہر شد کہ تالاب سالاری واقع قصبہ مذکور بنام درگاہ شہدا رفقائے سلطان الشہدا است و اہتمام درگاہ مذکور از قدیم شریعت و فضیلت پناہ قاضی محمد عبدالحلیم تعلق دارد و تالاب مذکور کہ متصل آبادی سرائے قاضی مشارالیہ است آب آں بمردم سرائے مذکور احتیاج می شود اکثر سواد تالاب مذکور قابل آبادی و نشاندن درختان است لہذا زمین سواد تالاب مذکور تا لب حوض کہ واقع بلافصل از سرائے مذکور است بہ قاضی مسطور دادہ شد تا بخاطر ہمواری رقبہ آباد

سازد و درختان نشاند و قدغن بلیغ نماید کہ احدے بدون اجازت و رضائے قاضی مذکور مداخلت نہ نماید و تالاب و سواد زمین آں را اختیار و تصرف مشارالیہ درین باب تاکید تمام دانند۔ تحریر فی التاریخ دہم شہر ربیع الاول ۱۱۰۱ھ

مہر بہادر شاہ

انکے دو عقد یکے بعد دیگرے ہوئے۔ پہلا عقد چودھری شجاعت خاں از نبائر چودھری مبارک خاں صدیقی کاکوروی کی دختر کے ساتھ اور دوسرا عقد قصبہ ستر کھ میں ہوا۔ زوجہ اولے سے صرف ایک دختر اور زوجۂ ثانیہ سے دو پسر محمد حافظ و محمد تقی اور تین دختر صاحب النسا اور بی بی سونگھن اور ایک اور ہوئے۔

دختر اول۔ قاضی عبدالحلیم عباسی کا نام نہیں معلوم ہوا۔ انکا عقد شیخ ضیاء اللہ ابن شیخ امر از فرزندان مخدوم شیخ سعدی صدیقی کاکوروی کے ساتھ ہوا۔ انکے ایک پسر شیخ محمد شاکر ہوئے جنکی اولاد میں چار پشت بعد شیخ روشن علی ہوئے جو لا ولد ہے۔

بی بی صاحب النسا عرف صاحبنی دختر دوم قاضی عبدالحلیم عباسی کا عقد شیخ محمد خرم ابن شیخ محمد اکرم مخدوم زادہ (تفہ ص ۱۴۰) کے ساتھ ہوا۔ انکے ایک دختر بی بی شافیہ ہوئیں جن کا عقد اپنے ماموں قاضی محمد حافظ کے پسر شیخ محمد اکابر عباسی (شجرہ ۱۳) کے ساتھ ہوا مگر لا ولد فوت ہوئیں۔

بی بی سونگھن دختر سوم قاضی عبدالحلیم عباسی کا عقد سندیلہ میں ہوا مگر کوئی اولاد نہیں ہوئی۔ انھوں نے ایک لڑکی پرورش کر لی تھی جسکے دو پسر خیرالدین و عین الدین ہوئے۔ ان دونوں بھائیوں کے مزید حالات نہیں معلوم ہوئے۔

دختر چہارم قاضی عبدالحلیم عباسی کا بھی نام نہیں معلوم ہوا۔ انکا دماغ خراب ہو گیا تھا نا کتخدا فوت ہوئیں۔

قاضی محمد حافظ پسر اول قاضی عبدالحلیم عباسی کے متعلق شجرہ نمبر۲ ملاحظہ ہو۔
شیخ محمد تقی۔ پسر دوم قاضی عبدالحلیم عباسی کے متعلق شجرہ نمبر۵ ملاحظہ ہو۔
قاضی محمدی پسر دوم قاضی مسعود عباسی کی پسری اولاد اب کاکوری میں نہیں ہے البتہ جے پور میں موجود ہے۔ جیسا کہ آئندہ سطور میں واضح ہوگا۔ انکے دو پسر عظمت اللہ و عصمت اللہ ہوئے۔
شیخ عظمت اللہ پسر اول قاضی محمدی کے دو پسر محمد غوث و قیام الدین اور ایک دختر بی بی مسکین ہوئے۔
بی بی مسکین کا کچھ حال نہیں معلوم ہوا۔
شیخ قیام الدین پسر دوم شیخ عظمت اللہ عباسی کے ایک غیر کفو عورت کے بطن سے ایک پسر محمد واعظ ہوئے جنکا عقد مسماۃ جانی بنت (غیر کفو) قاضی عبدالاحد عباسی (شجرہ نمبر۱۳) کے ساتھ ہوا۔ انکے ایک دختر مسماۃ خربوزیا ہوئیں۔ یہ دونوں ماں اور بیٹی محرم ۱۱۸۲ھ میں فوت ہوگئیں اور شیخ قیام الدین کی اولاد کا خاتمہ ہوگیا۔
شیخ محمد غوث پسر اول شیخ عظمت اللہ عباسی کے تین پسر غلام سرور و محمد اکبر و محمد قادر ہوئے۔
شیخ غلام سرور پسر اول شیخ محمد غوث عباسی کے دو عقد یکے بعد دیگرے ہوئے پہلا عقد بی بی رابعہ بنت شیخ محمد قائم ابن شیخ اسداللہ مخدوم زادہ (تفحہ صـ۶۹) کے ساتھ ہوا۔ یہ بی بی رابعہ قاضی راجو عباسی (شجرہ نمبر۹) کی پوتی کی بیٹی تھیں۔ اور دوسرا عقد بی بی حمیدہ بنت شیخ محمد مشرف از بنائر شیخ عبدالملک عباسی (شجرہ نمبر۸) کے ساتھ ہوا۔ زوجۂ اولے سے صرف ایک پسر فضل اللہ اور زوجۂ ثانیہ سے چار دختر رحم النساء و عاقلہ و مراد النساء و جمعیت النساء ہوئے۔
شیخ فضل اللہ پسر شیخ غلام سرور عباسی کے دو عقد یکے بعد دیگرے اپنے ماموں

شیخ محمد عزیز از احفاد شیخ محمد عادل ابن قاضی راجو عباسی (شجرہ نمبر۹) کی دو دختروں کے ساتھ بیاہ ہوئے۔ زوجۂ اولے لاولد فوت ہوئیں اور زوجۂ ثانیہ بی بی نادرہ سے ایک دختر بلاقن ہوئیں۔

بی بی بلاقن بنت شیخ فضل اللہ عباسی کا عقد شیخ حسین علی ابن شیخ احمد اسد از نبائر قاضی راجو عباسی کے ساتھ ہوا۔ انکی اولاد شجرہ نمبر۹ میں ملاحظہ ہو۔

بی بی رحم النسا دختر اول شیخ غلام سرور عباسی کا عقد شیخ کرامت اللہ خاں از نبائر قاضی غلام محمد عباسی کے ساتھ ہوا۔ انکی اولاد شجرہ نمبر۷ میں ملاحظہ ہو۔

بی بی عاقلہ دختر دوم شیخ غلام سرور عباسی کا عقد اپنے چچا شیخ محمد اکبر کے پسر شیخ امیر اللہ (شجرۂ ہذا) کے ساتھ ہوا۔ انکی اولاد کا تذکرہ اپنی جگہ پر آئیگا۔

بی بی مراد النسا عرف مراد بی بی دختر سوم شیخ غلام سرور عباسی کا عقد شیخ محمد تقی[۱] ابن شیخ غلام[۲] مینا ملک زادہ کے ساتھ ہوا۔ انکے ایک دختر بی بی رفاہت ہوئیں جنکا عقد اپنے چچا شیخ محمد نقی[۳] کے پسر شیخ ہدایت اللہ عرف ہدامیاں ملک زادہ کے ساتھ ہوا انکی اولاد شجرۃ الانساب میں ملاحظہ ہو۔

بی بی جمعیت النسا عرف جمعیت بی بی دختر چہارم شیخ غلام سرور عباسی کا عقد شیخ ہدایت اللہ ابن شیخ غلام سرور ملکزادہ (یعنی برادر کلاں منشی فیض بخش مورخ) کے ساتھ ہوا۔ انکے ایک پسر حاتم علی اور دو دختر امانت النسا و سلامت النسا ہوئے۔

شیخ حاتم علی ملک زادہ کا عقد بی بی رعایت النسا بنت شیخ عبد الواحد عباسی (شجرہ ۳) کے ساتھ ہوا۔ انکی اولاد اس شجرہ میں ملاحظہ ہو۔

بی بی امانت النسا دختر اول جمعیت بی بی کا عقد شیخ نبی بخش ابن شیخ جمال اللہ از نبائر ملک عبد الصمد کے ساتھ ہوا۔ انکی اولاد شجرۃ الانساب میں ملاحظہ ہو۔

بی بی سلامت النسا دختر دوم جمعیت بی بی کا عقد حافظ غلام مرتضیٰ ابن حافظ عزیز اللہ[۵]

---

[۱] مشاہیر ص۲۳۳ [۲] مشاہیر ص۳۸۳ [۳] مشاہیر ص۳۰۸ [۴] مشاہیر ص۳۸۲ [۵] مشاہیر ص۲۷۲

مخدوم زادہ کے ساتھ ہوا! انکی اولاد کے لئے نفحہ ۹۶ ملاحظہ ہو۔ انکی اولاد میں اہلیہ نواب جنگ بہادر (ضمیمہ نمبر۱) اور زوجہ ثانیہ مولوی وسیم الدین علوی (ضمیمہ نمبر۱) بھی ہیں۔

شیخ محمد اکبر پسر دوم شیخ محمد غوث عباسی کے ایک پسر امیر اللہ اور ایک دختر بی بی بخشی ہوئے۔

بی بی بخشی کا عقد شیخ محمد یار ابن شیخ اللہ یار از نبائر شیخ محمود پسر دوم حضرت مخدوم بندگی من اللہ صدیقی کاکوروی کے ساتھ ہوا۔ ایک پسر حیات علی اور تین دختر ہوئے جن میں سے ایک کا نام بی بی بٹو تھا۔ بی بی بٹو کا عقد شیخ قلندر علی ابن شیخ محمد وزیر مخدوم زادہ (فیض ۶۶) کے ساتھ ہوا۔ انکی اولاد دادھیالی نسب نامہ میں ملاحظہ ہو۔ بی بی بخشی کی بقیہ اولاد کا حال نہیں دریافت ہوا۔

شیخ امیر اللہ پسر شیخ محمد اکبر عباسی کا عقد اپنے چچا شیخ غلام سرور کی دختر دوم بی بی عاقلہ (شجرۂ ہذا) کے ساتھ ہوا اور صرف ایک پسر قدرت علی ہوئے۔

گزارش ضروری

شیخ غلام سرور اور شیخ محمد اکبر موصوف الصدر کی اولاد مذکورۂ بالا حسب تحریر منشی فیض بخش ملک زادہ مورخ لکھی گئی چنانچہ انکی مولفہ کتاب چشمۂ فیض غیر مطبوعہ ص ۲۸۵ کا اقتباس یہ ہے:

"غلام سرور ... نکاح دوم با مسماۃ حمیدہ بنت شیخ محمد مشرف ابن محمد غوث کرد از بطن او چہار دختر متولد شدند ... ... چہارم عاقلہ کہ بہ امیر اللہ بنی عم خود کد خدا بود۔ ... و محمد اکبر یک پسر و یک دختر گذاشت امیر اللہ و مسماۃ بخشی۔ امیر اللہ بدختر عم خود مسماۃ عاقلہ کد خدا بود۔ ہر دو پسر گذاشتہ فوت کردند و مسماۃ بخشی بہ محمد یار پسر شیخ اللہ یار کد خدا است ... ... قدرت علی ابن عاقلہ بنت غلام سرور"۔

قصبۂ کاکوری کے مخدوم زادوں اور عباسیوں کی نسل سے ایک ایک خاندان خاص شہر

جیسپور (راجپوتانہ) میں عرصۂ دراز سے آباد ہیں۔ ان حضرات نے وطن اصلی کی یاد تازہ رکھنے کے لئے وہاں اپنے مکانات ایک ہی خطہ میں بنائے ہیں اور اس محلہ کا نام کاکوری رکھا ہے۔ انکی موروثی جائداد اب بھی یہاں موجود ہے اور کبھی کبھی ان میں سے بعض صاحبان یہاں آتے بھی ہیں۔ ایک مدت سے ان سے بیاہ دری ترسیب قریب منقطع تھی لیکن تقریباً بیس سال ہوئے یہاں کے دو عباسیوں نے انکے خاندان میں رشتہ بندی کی تجدید کی ہے جیسا آیندہ صفحات میں واضح ہوگا (شجرہ نمبر۴ و شجرہ نمبر۶ ملاحظہ ہوں) عزیزی شیخ حسین احمد عباسی (شجرۂ ۱) کو اپنے زمانہ قیام اودیپور میں ان لوگوں سے ملنے جلنے کا زیادہ موقع ملا تھا۔ انکے طلب کرنے پر شیخ رشید الدین مخدوم زادہ نے جیسپور سے ایک یادداشت لکھ کر اُن کے پاس بھیجی تھی جسکی نقل بجنسہ درج ذیل ہے۔

"شجرہ نسب رشید الدین ولد امام الدین اولاد شیخ عالم پسر کلاں حضرت شیخ نظام الدین مخدوم بھیکہ کاکوروی رح۔ (۱) مخدوم شیخ نظام الدین مخدوم بھیکہ رحمۃ اللہ علیہ (۲) شیخ عالم (۳) حیات اللہ عرف عبدالحیٔ (۴) محمد جعفر (۵) بالو میاں۔ یہ نام اس وجہ سے ہے کہ بالی میاں کی منت مانی گئی تھی۔ پیدا ہونے پر بالو میاں نام مشہور ہوگیا (۶) محمد عارف (۷) محمد منیر (۸) غلام عزیز (۹) محمد شاہ (۱۰) قطب علی (۱۱) محمد واسع (۱۲) امام الدین و روح اللہ (۱۳) امام الدین کے پسران رشید الدین و رفیع الدین (۱۴) رشید الدین کے تین پسر وحید الدین و حمید الدین و سعید الدین اور دو دختر۔

نمبر ۱ حضرت مخدوم شیخ نظام الدین بھیکہ رحمۃ اللہ علیہ کی شادی قصبہ بڑہ گاؤں علاقہ خیرآباد میں ہوئی تھی۔ نمبر۲ موضع کٹولی میں کدخدا ہوئے۔ نمبر۳ نمبر۴ کے کدخدا ہونے کا حال معلوم نہیں ہے۔ نمبر۵ بدختر محمد عارف پسر محمد اعظم نبیرۂ مخدوم صاحب کدخدا ہوئے نمبر۶ نمبر۷ نمبر۸ کی شادی اپنے خاندان میں ہوئی ہیں۔ نمبر۹ کی شادی نواسی حبیب اللہ منصبدار مخدوم زادہ کاکوری سے ہوئی۔ دختر حبیب اللہ کی شادی فضل عظیم ساکن امیٹھی سے ہوئی تھی

دختر نضل عظیم کی شادی ہمراہ مولوی اسد علی پسر مولوی حمد اسد صاحب سندیلوی ہوئی۔ دختر مولوی اسد علی کی شادی ہمراہ قطب علی نمبر۱ ہوئی ہے نمبر۱۱ کا عقد ہمراہ دختر اطہر علی پسر مولوی اصغر علی بن مولوی حمد اللہ صاحب سندیلوی ہوا ہے۔ نمبر۱۲۔ امام الدین کی شادی ہمراہ دختر کلاں شیخ امید علی بن قدرت علی بن امیر اللہ ابن محمد اکبر قاضی زادہ کاکوروی ہوئی۔

شیخ امید علی صاحب کی شادی ہمراہ دختر کاظم علی بن سراج الدین بن اطہر علی بن مولوی محمد اکبر بن مولوی حمد اسد صاحب سندیلوی ہوئی۔ نمبر۱۳ رشید الدین کا عقد ہمراہ دختر خورد شیخ عزت علی صاحب برادر شیخ امید علی صاحب مذکور الصدر رہوا۔ عزت علی صاحب کی شادی بدختر خادم حسین صاحب پیرزادہ از فرزندان حضرت مخدوم بندگی امیٹھوی ہوئی ہو وحید الدین پسر رشید الدین کی شادی دختر فدا علی صاحب بن شیخ عزت علی صاحب سے ہوئی ہے۔ دختر کلاں رشید الدین کی شادی ہمراہ مرتضی علی بن فدا علی بن شیخ عزت علی و دختر خورد کی شادی ہمراہ شفیق احمد عباسی مولوی زادہ[1] کاکوروی ہوئی ہے

نوٹ:۔ شجرہ نسب عزت علی صاحب خسر رشید الدین و شجرہ نسب اعزائے سندیلہ دیکھنے سے عقد کا پتہ چل سکتا ہے فقط

شجرہ شیخ عزت علی صاحب قاضی زادہ کاکوروی

محمد اعظم ابن شیخ عبد اسد پسر پنجم شیخ مخدوم نظام الدین بھیکہ رحمۃ اللہ علیہ کے تین پسر پیدا ہوئے۔ محمد باقر۔ عبد الہادی۔ محمد عارف۔ عبد الہادی کی دختر کا عقد ہمراہ حبیب اللہ منصب دار کاکوروی ہوا۔ دختر حبیب اللہ کی شادی محمد اکبر قاضی زادہ کاکوروی سے ہوئی۔ محمد اکبر کے بیٹے امیر اللہ کی شادی ہمراہ دختر اللہ یار اولاد خوب اللہ برادر حبیب اللہ منصبدار کاکوروی ہوئی۔ امیر اللہ کے قدرت علی پیدا ہوئے۔

قدرت علی کی شادی ہمراہ دختر محمد یار اولاد عبد الکریم بن حضرت شیخ مخدوم بھیکہ

---

[1] شجرہ نمبر۶۔ مولوی زادہ سہوًا لکھا ہے قاضی زادہ ہونا چاہئے۔

ہوئی ہے۔ قدرت علی کے دو پسر شیخ امید علی صاحب و شیخ عزت علی صاحب ہوئے
شیخ امید علی صاحب کی شادی دختر مولوی کاظم علی بن سراج الدین بن اظہر علی بن مولوی
اکبر علی بن مولوی حمد اللہ صاحب سندیلوی ہوئی ہے۔ شیخ امید علی صاحب کی دختر کلاں
کی شادی شیخ امام الدین صاحب کے ہمراہ ہوئی۔ شیخ امام الدین صاحب کے پسر رشید الدین
کی شادی ہمراہ دختر عزت علی صاحب مذکور الصدر ہوئی ہے۔

عزت علی صاحب کی شادی بدختر خادم حسین صاحب پیرزادہ از فرزندان حضرت
مخدوم بندگی امیٹھوی ہوئی ہے۔ شیخ عزت علی صاحب کے تین لڑکے دو لڑکی پیدا ہوئیں
فدا علی۔ اصغر علی۔ خورشید علی۔

فدا علی صاحب کی شادی ہمراہ دختر امید علی صاحب برادر شیخ عزت علی صاحب ہوئی۔
فدا علی صاحب کے دو لڑکے تین لڑکی پیدا ہوئیں مرتضیٰ علی کی شادی ہمراہ دختر شیخ
رشید الدین ہوئی ہے! متیاز علی پسر دوم کی شادی ہمراہ دختر رفیع الدین برادر رشید الدین
ہوئی ہے۔ دختر کلاں کی شادی ہمراہ مستجاب علی پسر خورشید علی مندرجہ بالا ہوئی۔ دختر
دوم کی شادی ہمراہ قاضی نگار احمد خاں صاحب خلف قاضی رضی علی خاں صاحب و
دختر سوم کی شادی ہمراہ وحید الدین خلف رشید الدین ہوئی ہے۔

اصغر علی صاحب کی شادی ہمراہ دختر جاوید علی پسر شیخ امید علی مندرجہ بالا ہوئی ہے،
کوئی اولاد نہیں ہے۔

خورشید علی کی شادی ہمراہ ہمشیرہ رشید الدین ہوئی۔ ایک پسر مستجاب علی
صاحب اولاد ہیں"۔

اس تحریر سے یہ ایک بات معلوم ہوئی کہ شیخ محمد اکبر ابن شیخ محمد غوث عباسی کی زوجہ
شیخ حبیب اللہ منصب دار کی دختر تھیں (چشمۂ فیض ص ۲۲۴ غیر مطبوعہ) میں ہے کہ شیخ حبیب اللہ
منصبدار و شیخ خوب اللہ کی والدہ حضرت مخدوم شیخ بھیکھہ رح کے پسر پنجم شیخ ثمن کی دختر ی

لہ شجرہ نمبر ۱۴

اولاد ہیں تھیں) مگر یہ اختلاف پیدا ہوا کہ حسب تحریر چشمہ فیض شیخ محمد اکبر کے پسر شیخ امیر اللہ کا عقد اپنے چچا شیخ غلام سرور کی دختر بی بی عاقلہ کے ساتھ ہوا اور تحریر منقولہ بالا کہتی ہے کہ شیخ امیر اللہ ابن شیخ محمد اکبر کا عقد شیخ اللہ یار کی دختر کے ساتھ ہوا۔ اور ان دونوں تحریروں میں شیخ امیر اللہ کے ایک ہی پسر شیخ قدرت علی لکھے ہیں۔

چشمہ فیض اور شجرۃ الانساب میں شیخ اللہ یار ابن شیخ ولی محمد صدیقی کی اولاد میں کوئی دختر لکھی نہیں ہے معلوم ہوتا ہے کہ شیخ رشید الدین صاحب کی یادداشت کسی غلطی پر مبنی ہے۔ یہ کوئی تعجب کی بات نہیں کیونکہ قدیم واقعات کے متعلق ایسے اختلافات ہونا کچھ بعید نہیں ہے۔

شیخ رشید الدین مخدوم زادہ کی تحریر منقولہ بالا سے عباسیان جیپور کا سلسلہ نسب تو واضح ہو گیا۔ اب انکا مختصر حال اور مابعد کی نسل کی تفصیل جو منشی شفیق احمد عباسی (شجرہ نمبر ۱۶) داماد شیخ رشید الدین مذکور سے معلوم ہوئے لکھے جاتے ہیں:-

شیخ فدا علی عباسی (وفات ۱۰ جمادی الاولیٰ ۱۳۴۲ھ) پسر اول شیخ عزت علی عباسی خاص جیپور میں سربرآوردہ وکیل تھے۔

شیخ مرتضےٰ علی پسر اول شیخ فدا علی عباسی سانبھر میں ذی عزت وکیل ہیں۔ اکثر وہاں کی مینو سپلٹی کے چیرمین رہے اور درگاہ حضرت شاہ حسام الدین سوختہ رہ کے مہتمم ہیں۔ تقریباً ساٹھ سال کی عمر ہے۔ انکے ایک پسر مصطفےٰ علی اور دو دختر موجود ہیں۔

شیخ مصطفےٰ علی پسر شیخ مرتضےٰ علی عباسی کی عمر تقریباً بائیس سال ہے۔ کالج میں زیر تعلیم ہیں ابھی عقد نہیں ہوا ہے۔

دختر اول شیخ مرتضیٰ علی عباسی کا عقد سندیلہ میں منشی عبد الفتاح بی۔ اے۔ ابن منشی عبد الرؤف صدّیقی کے ساتھ ہوا ہے۔ ایک صغیر السن دختر موجود ہے۔ دختر دوم شیخ مرتضیٰ علی عباسی ہنوز ناکتخدا ہیں۔

شیخ امتیاز علی پسر دوم شیخ فدا علی عباسی ریاست جیپور میں سب انسپکٹر پولیس ہیں۔ تقریباً پچپن سال کی عمر ہے۔ انکے ایک پسر اعجاز علی اور ایک دختر ہر دو ناکتخدا موجود ہیں
شیخ اصغر علی پسر دوم شیخ عزت علی عباسی ریاست جیپور میں انسپکٹر پولیس رہے پنشن لینے کے بعد فوت ہوئے۔ پابند صوم وصلوٰۃ اور تہجد گزار تھے۔ انکے کوئی اولاد نہیں ہوئی
شیخ اعجاز علی پسر شیخ امتیاز علی عباسی کی عمر تقریباً چوبیس سال ہے۔ کالج میں زیر تعلیم ہیں۔
شیخ خورشید علی (وفات ۱۰ صفر ۱۳۴۵ھ) پسر سوم شیخ عزت علی عباسی ریاست پٹیالہ میں تعمیرات وغیرہ کی ٹھیکہ داری کرتے تھے۔
شیخ مستجاب علی پسر شیخ خورشید علی عباسی ریاست جیپور میں محکمہ کورٹ آف وارڈس میں اسسٹنٹ منیجر رہے۔ اب خانہ نشین ہیں۔ انکے صرف ایک دختر خدیجہ ہیں جو ہنوز ناکتخدا ہیں
شیخ محمد قدیر پسر سوم شیخ محمد غوث عباسی کے دو دختر بی بی عافیت و بی بی خیریت ہوئیں۔

بی بی عافیت دختر اول شیخ محمد قدیر کا عقد شیخ محمد ماہ ابن شیخ محمد آرام مخدوم زادہ از نبائر شیخ عالم پسر اول مخدوم شیخ بھیکہ ؒ کے ساتھ ہوا اور لا ولد فوت ہوئیں۔
بی بی خیریت دختر دوم شیخ محمد قدیر کا عقد اپنے بہنوئی کے بھائی شیخ ولی اللہ (وفات ۱۲۲۹ھ) ابن شیخ محمد آرام مخدوم زادہ کے ساتھ ہوا۔ انکے دو پسر محمد علی و حامد علی اور ایک دختر بی بی رعایت ہوئے۔ انکے حالات نسب نامہ مخدوم زادگان میں تلاش کئے جائیں۔

شیخ عصمت اللہ پسر قاضی محمدی عباسی کے ایک پسر محمد شاہ اور دو دختر ہوئے
شیخ محمد شاہ پسر شیخ عصمت اللہ عباسی کا عقد بی بی مسکین بنت شیخ انور از نبائر شیخ

عبدالقادر مخدوم زادہ کے ساتھ ہوا۔ ایک دختر بی بی حنیفہ ہوئیں جنکا عقد شیخ غلام اولیا ابن قاضی محمد حافظ عباسی (شجرہ نمبر۳) کے ساتھ ہوا۔ یہ بی بی لاولد فوت ہوئیں۔ انھوں نے ایک لڑکا محمد عنایت لبطور متبنیٰ پرورش کیا تھا وہ بھی لاولد فوت ہوا۔ شیخ محمد شاہ سے ایک غیر کفو عورت سے ایک اور دختر مسماۃ نجیبہ ہوئیں جنکا عقد شیخ حبیب اللہ مخدوم زادہ کے پسر غیر کفو شیخ نظام الدین کے ساتھ ہوا۔ انکے اولاد ہوئی مگر اب لاپتہ ہے۔

شیخ عصمت اللہ عباسی کی دختر اول کا عقد قصبہ دیوہ میں ہوا۔ انکے ایک پسر شیخ حمید الدین ہوئے جو ہمیشہ بنگال میں رہے۔ وہیں جمعدار تھے عقد نہیں کیا۔ انکے ایک غیر کفو عورت سے ایک پسر ہوئے۔ وہ اسی جوار میں رہ گئے۔

شیخ عصمت اللہ کی دختر دوم کا عقد لکھنؤ میں ایک شیخزادہ بجنوری کے ساتھ ہوا۔ انکے ایک پسر قیام الدین ہوئے انکا حال اس سے زائد نہیں معلوم ہوا۔

شیخ غلام محمد پسر سوم قاضی مسعود عباسی کے متعلق شجرہ نمبر۷ ملاحظہ ہو۔

شیخ عبدالغفور (وفات ۱۰ رجب ۱۲۰۳ھ) پسر دوم قاضی بایزید عباسی کا عقد شیخ محمد صالح از نبائر شیخ عبدالرحیم پسر دوم قاضی بہاء الدین عباسی (شجرہ نمبر۸) کی دختر کے ساتھ ہوا۔ چار پسر پیر محمد و عبدالکریم و عبدالجلیل و تاج الدین ہوئے ان میں سے کسی کی پسری اولاد اب باقی نہیں ہے۔

شیخ پیر محمد پسر اول شیخ عبدالغفور عباسی کے ایک پسر شیخ فیض اللہ ہوئے۔ انکے ایک پسر شیخ غلام محی الدین ہوئے۔ انکے ایک پسر شیخ نور محمد اور ایک دختر سائرہ ہوئے۔

شیخ نور محمد کا حال کچھ نہیں معلوم ہوا۔ غالبًا لاولد فوت ہوئے۔

بی بی سائرہ بنت شیخ غلام محی الدین عباسی کا عقد شیخ محمد صادق از خاندان مخدوم

شیخ سعدی کاکوروی کے ساتھ ہوا۔ ایک پسر محمد آفاق اور ایک دختر ہوئے۔ شیخ محمد آفاق کے پسر غلام محمد ہوئے جنکے مزید حالات نہیں معلوم ہوسکے۔ بی بی سائرہ کی دختر کا عقد شیخ عبدالغنی ابن شیخ غلام محمد عباسی کے ساتھ ہوا۔ انکی اولاد شجرہ نمبر ۶ میں ملاحظہ ہو۔

شیخ عبدالکریم پسر دوم شیخ عبدالغفور عباسی کے ایک پسر فریدالدین اور چار دختر ہوئے جن میں سے ایک کا نام بی بی صلاحی تھا۔

شیخ فریدالدین پسر شیخ عبدالکریم عباسی کا حال کچھ نہ دریافت ہوسکا۔

شیخ عبدالکریم عباسی کی دختر اول کا عقد خواجہ ویس صدیقی نواسہ شیخ طیب عباسی (شجرۂ ہذا) کے پسر دوم (جنکا نام نہیں معلوم ہوا) کے ساتھ ہوا۔ انکے ایک پسر رحم علی ہوئے جو صاحب اولاد تھے۔ شیخ عبدالکریم عباسی کی دختر دوم کا عقد سندیلہ میں ہوا۔ انکے ایک پسر افضل علی ہوئے۔ شیخ عبدالکریم عباسی کی دختر سوم بی بی صلاحی کا عقد شہر لکھنؤ محلہ اٹیلی پورہ میں ہوا۔ انکے ایک پسر شیخ منعم زماں ہوئے۔ ان تینوں دختران کی اولاد کے لئے انکے پسران کے داد ھیالی نسب نامے ملاحظہ ہوں۔ شیخ عبدالکریم عباسی کی دختر چہارم لاولد فوت ہوئیں۔

شیخ عبدالجلیل پسر سوم شیخ عبدالغفور عباسی کے صرف ایک دختر ہوئیں۔ یہ نہیں معلوم ہوا کہ انکا عقد کس خاندان میں ہوا۔ انکے ایک پسر شیخ کرم اللہ عرف مہنگے ہوئے۔ انکا بھی کچھ حال نہیں دریافت ہوا۔

شیخ تاج الدین پسر چہارم شیخ عبدالغفور عباسی کے ایک پسر ثناء اللہ اور دو دختر عارفہ و منیفہ ہوئے۔

شیخ ثناء اللہ پسر شیخ تاج الدین عباسی کے صرف ایک دختر ہوئیں جنکا عقد اپنی پھوپھی بی بی عارفہ کے پسر شیخ محمد عاشق ابن شیخ عتیق اللہ عباسی از نبائر قاضی راجو عباسی کے ساتھ ہوا۔ انکی اولاد کے لئے شجرۂ نمبر ۹ ملاحظہ ہو۔

بی بی عارفہ دختر اول شیخ تاج الدین عباسی کا عقد شیخ عتیق اللہ عباسی مذکورۂ بالا کے ساتھ ہوا۔ انکی اولاد کیلئے شجرہ نمبر ۹ ملاحظہ ہو۔ بی بی منیفہ دختر دوم شیخ تاج الدین عباسی کا عقد شیخ محمد غوث ابن شیخ اجیالے از نبائر قاضی بہاء الدین عباسی کے ساتھ ہوا۔ انکی اولاد کے لئے شجرۂ نمبر ۸ ملاحظہ ہو۔

قاضی شیخ بہاء الدین پسر دوم قاضی شیخ کوچک عباسی کے متعلق شجرہ نمبر ۸ ملاحظہ ہو

قاضی میران پسر سوم قاضی شیخ کوچک عباسی کی اولاد کے متعلق صاحب شجرۂ فیض لکھتے ہیں

"احوال فرزندان ایشاں بلا فاصلہ تحقیق نیافتہ۔ انشاء اللہ تعالےٰ بعد دریافت نوشتہ خواہد شد باجمال این قدر است کہ شیخ احسان اللہ و قاضی لطف اللہ و محمد اماں در نبائر اویند۔ شیخ احسان اللہ از نبائر قاضی میران در محلہ مخدوم شیخ سعدی بعلت ارث والدۂ خود سکونت میداشت۔ جوان وجیہ خوش ظاہر سنجیدہ در شاہجہاں آباد تربیت یافتہ۔ نشست و برخاست و تقریر معقول داشت۔ دستار و رفتار قدیم کہ پسند دربار سلاطین گردد اختیار کردہ بود۔ با فرزندان شیخ کرم اللہ کہ عبارت از خلیل اللہ خاں و شیخ ثناء اللہ باشد بدوستی و محبت گذرانید۔ ہفتاد سال عمر یافت پسر گذاشتہ فوت کرد۔ احوال قاضی لطف اللہ مرقوم شد۔ وراثت شیخ محمد اماں ہم نوشتہ خواہد شد"۔

اس عبارت سے یہ پتہ نہیں لگتا کہ خود قاضی میران کے کتنے پسر یا دختر تھے بلکہ اتنا معلوم ہوتا ہے کہ شیخ محمد اماں و قاضی لطف اللہ[۱] و شیخ احسان اللہ[۱] قاضی میران کے احفاد تھے۔ یہ بھی نہیں کھلتا کہ یہ تینوں صاحبان پسری اولاد میں تھے یا کیا صورت تھی۔

شیخ محمد اماں از احفاد قاضی میران عباسی کے متعلق کچھ بھی مزید حالات نہیں معلوم ہوئے

---

[۱] یہ دونوں صاحبان مخدوم زادہ تھے (نغم صفحہ ۸۲)

قاضی لطف اللہ۔ از احفاد قاضی میران عباسی کے متعلق چشمۂ فیض کی ورق گردانی سے یہ تحقیق ہوا کہ وہ قاضی میران کی دختری اولاد میں اور قاضی میران کے بھائی قاضی بہاءالدین کی پسری اولاد میں تھے۔ انکے متعلق شجرہ نمبر ۵ اولاد شیخ عبدالرحیم پسر شیخ بہاءالدین ملاحظہ ہو

شیخ احسان اللہ از احفاد قاضی میران عباسی کے ذاتی اوصاف مذکورہ بالا فارسی عبارت میں بیان ہو گئے۔ اسی عبارت میں انکی اولاد کے متعلق لکھا ہے کہ "پسر گزاشتہ نوت کرد" لیکن شجرۃ الانساب میں ہے کہ انکے ایک دختر دانی بی بی اور دو پسر محبوب علی و اکبر علی ہوئے اور دانی بی بی کا عقد شیخ محمد نواز ابن ملک عباداللہ از نبائر ملک بڑے ملک زادہ کے ساتھ ہوا۔ شیخ محمد نواز کے شجرہ میں مرقوم ہے:" محمد نواز بمسماۃ دانی بی بی دختر شیخ احسان اللہ قاضی زادہ بجنور کہ بالفعل بہ محلہ مخدوم شیخ سعدی سکونت دارد کدخدا بود" چشمۂ فیض میں انہی شیخ محمد نواز کے متعلق لکھا ہے"۔ ملک عباداللہ عرف باوی یک پسر گزاشت محمد نواز نام داشت۔ اودر قصبہ بجنور بدختر عمہ شیخ احسان اللہ قاضی زادہ کہ بالفعل در محلہ مخدوم شیخ سعدی سکونت داشتند کدخدا بود وآں منکوحہ دان بی بی نام داشت۔ از بطن او دختر متولد شد مادر و دختر ہر دو لاولد نوت شدند"۔ ان اقتباسات سے یہ نتیجہ نکلتا ہے کہ شیخ احسان اللہ کا قاضی میران کی پسری اولاد میں ہونا اور دانی بی بی کا شیخ احسان اللہ کی دختر ہونا قابل یقین نہیں ہے۔ اس متعلق زیادہ کھوج کرنے کی ضرورت بھی نہیں کیونکہ دانی بی بی کی دختر کے لاولد نوت ہونے سے اس نسل ہی کا خاتمہ ہو گیا۔

شیخ محبوب علی پسر اول شیخ احسان اللہ لاولد نوت ہوئے۔

شیخ اکبر علی پسر دوم شیخ احسان اللہ کا عقد قصبہ بجنور میں ہوا۔ انکے چار پسر محمد علی و احمد علی و امام علی و ہدایت علی اور ایک دختر سرفراز ن ہوئے۔

شیخ محمد علی و شیخ امام علی پسران اول و سوم شیخ اکبر علی لاولد نوت ہوئے۔

شیخ احمد علی پسر دوم شیخ اکبر علی کے دو پسر فیض علی و امید علی اور دو دختر زینت

اور کلثوم ہوئے۔

شیخ فیض علی پسر اول شیخ احمد علی کا عقد قصبہ صفی پور محلہ سلیم میں ہوا۔ انکے ایک دختر ہوئیں جنکا عقد انکے بھانجہ شیخ مرتضی حسین (شجرہ ہذا) کے ساتھ ہوا۔

شیخ امید علی پسر دوم شیخ احمد علی کہیں باہر جاکر مفقود الخبر ہو گئے۔

بی بی زینت دختر اول شیخ احمد علی کا عقد سندیلہ میں چودھری محمد بخش ابن منصب علی (جن سے یک جدی ہونے کا واسطہ تھا) کے ساتھ ہوا۔ انکے دو پسر مرتضی حسین و نقی علی ہوئے۔ چودھری مرتضی حسین پسر اول زینت بی بی کا عقد اپنے ماموں شیخ فیض علی کی دختر (شجرہ ہذا) کے ساتھ ہوا۔ جیسا مذکور ہو چکا۔ چودھری نقی علی پسر دوم زینت بی بی کا عقد اپنے نانا شیخ احمد علی کی بھتیجی دختر شیخ ہدایت علی (شجرہ ہذا) کے ساتھ ہوا۔ ان دونوں بھائیوں کی اولاد کے لئے انکے وادھیالی نسب نامے تلاش کئے جائیں۔

بی بی کلثوم دختر دوم شیخ احمد علی کا عقد اپنی پھوپھی بی بی سرفراز کے پسر شیخ فیض بخش (شجرہ ہذا) کے ساتھ ہوا۔ لاولد فوت ہوئیں۔

شیخ ہدایت علی پسر چہارم شیخ اکبر علی کا عقد قصبہ دیوہ میں حافظ حسین بخش مفتی کی دختر کے ساتھ ہوا۔ انکے دو دختر ہوئیں۔ دختر اول کا عقد اپنے چچا شیخ احمد علی کے نواسہ شیخ نقی علی پسر زینت بی بی (شجرہ ہذا) کے ساتھ ہوا جو اوپر مذکور ہو چکا۔ دختر دوم کا عقد شیخ منظفر علی اسیر کے خاندان میں ہوا۔ یہ بی بی لاولد فوت ہوئیں۔

بی بی سرفراز بنت شیخ اکبر علی کا عقد شیخ حیدر بخش مینائی کے ساتھ ہوا اور دو پسر رسول بخش و فیض بخش ہوئے۔ شیخ رسول بخش کا کچھ حال دریافت نہیں ہوا۔ شیخ فیض بخش کا عقد اپنے ماموں شیخ احمد علی کی دختر بی بی کلثوم (شجرہ ہذا) کے ساتھ ہوا جو مذکور ہو چکا ہے۔ یہ لاولد فوت ہوئے۔

قاضی میران کی دختر کا عقد شیخ جلال الدین نبیرہ شیخ عبدالرحیم ابن قاضی بہار الدین

عباسی کے ساتھ ہوا۔ انکی اولاد کے لئے شجرہ نمبر۸ ملاحظہ ہو۔
مذکورہ بالا تفصیل سے واضح ہوگیا کہ قاضی میران کی پسری یا دختری اولاد کاکوری میں نہیں ہے۔ پسری اولاد باقی ہی نہیں۔ البتہ دختری اولاد ممکن ہے کہ اپنے اپنے دادھیالی مقامات میں موجود ہو۔

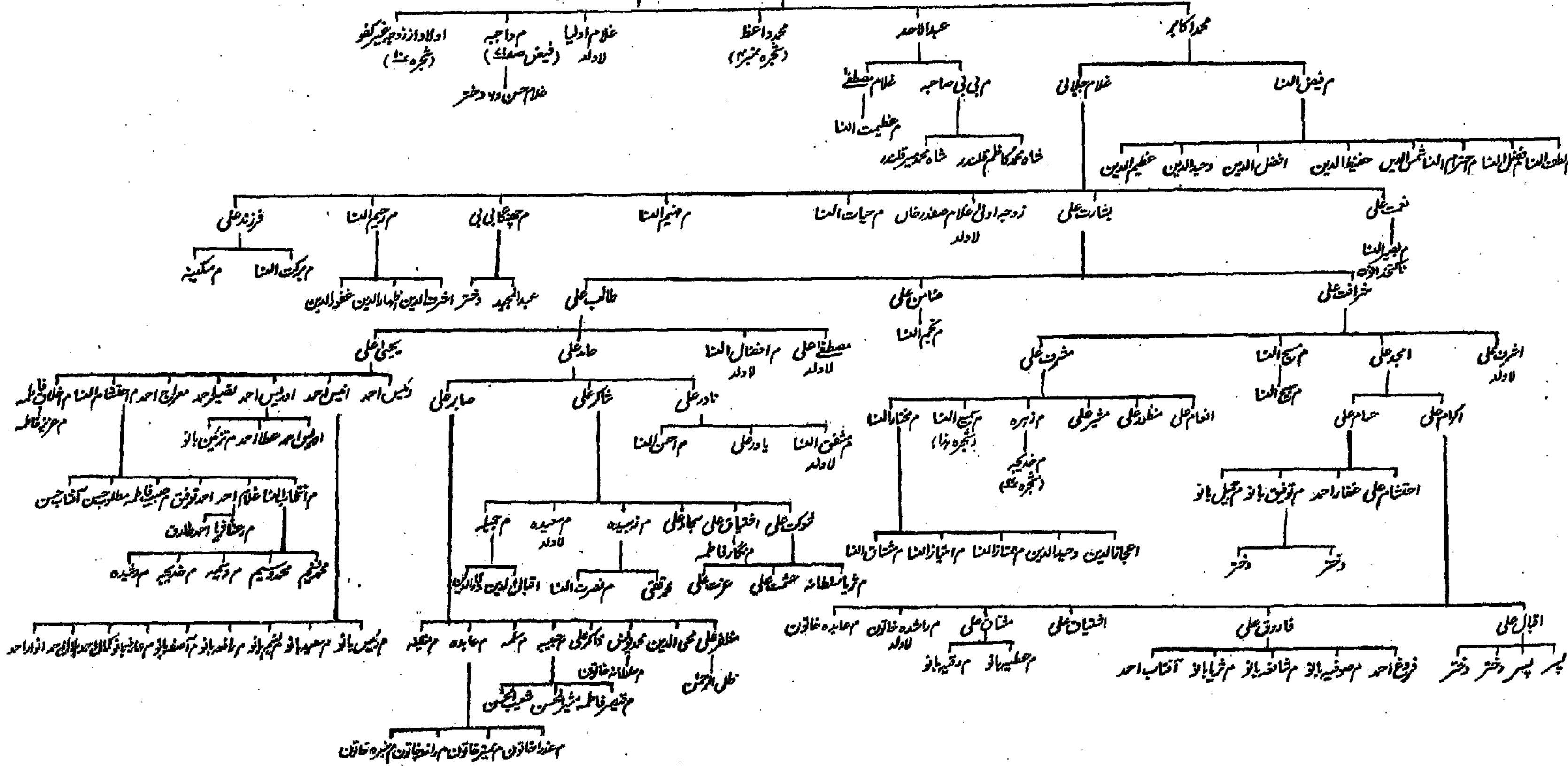
قاضی رضی پسر چہارم قاضی شیخ کوچک عباسی کامل اولیاء اللہ میں تھے۔ انکی ایک کرامت زباں زد خاص وعام ہے کہ انکے مزار کے اوپر جو نیم کا درخت ہے اسکی پتی میں جمعرات کے روز تلخی نہیں رہتی۔ کتاب مستطاب اصول المقصود میں ہے کہ حضرت مرشدنا شاہ محمد کاظم قلندر کاکوری سے اویسی فیض حاصل تھا اور آپ کے خلیفہ شاہ قدرت اللہ بلگرامی اکثر انکے مزار پر حاضر ہوکر مراقبہ کیا کرتے تھے۔ انکا مزار خام ہے اور قصبہ کی آبادی سے تقریباً نصف میل کے فاصلہ پر جانب شمال واقع ہے اور نیمیا پیر بابا کے نام سے مشہور رہے۔ انکے اہل وعیال کا کہیں پتہ نہیں لگا اور نہ کسی نسب نامہ میں مذکور رہے۔ غالباً مجرد رہے۔ تاریخ اور سال وفات بھی نہیں دریافت ہوا۔

سلہ مشاہیر ص ۱۷۵ ۱۲

۴۲/۳

شجرہ نمبر ۳ (صفحہ ۴۳-۹۴)

قاضی محمد حافظ پسر اول قاضی عبدالحلیم عباسی (شجرہ ۲)



۷۲/۷۳

شجرہ نمبر ۳ (الف) متعلقہ صفحہ ۹۲

جناب بی بی صاحبہ دختر قاضی عبدالاحد عباسی ابن قاضی محمد حافظ عباسی (شجرہ نمبر ۳) زوجہ شاہ محمد کاشف چشتی ابن حافظ خلیل الرحمٰن علوی (نفحہ صفحہ ۹۹)

حضرت مرشدنا شاہ محمد کاظم قلندر علوی رحمۃ اللہ علیہ (نفحہ صفحہ ۱۱۰)

حضرت مرشدنا شاہ تراب علی قلندر علوی رحمۃ اللہ علیہ (نفحہ صفحہ ۱۱۶)

حضرت مرشدنا شاہ حیدر علی قلندر علوی رحمۃ اللہ علیہ (نفحہ صفحہ ۱۲۰) — حضرت مرشدنا شاہ تقی علی قلندر علوی رحمۃ اللہ علیہ (نفحہ صفحہ ۱۱۸)

- حضرت مرشدنا شاہ حیدر علی قلندر علوی کی اولاد:
  - حضرت مرشدنا شاہ علی اکبر قلندر علوی رحمۃ اللہ علیہ (نفحہ صفحہ ۱۲۱) — زوجہ شاہ واجد علی قلندر علوی (شجرہ ہذا)
- حضرت مرشدنا شاہ تقی علی قلندر علوی کی اولاد:
  - شاہ واجد علی قلندر علوی (نفحہ صفحہ ۱۱۹)
  - مولانا حامد علی علوی (نفحہ صفحہ ۱۱۹) — زوجہ حضرت حافظ شاہ علی انور قلندر (شجرہ ہذا)

حضرت مرشدنا شاہ علی اکبر قلندر علوی کی اولاد:

- حضرت مرشدنا و مولانا حافظ شاہ علی انور قلندر علوی رحمۃ اللہ علیہ (نفحہ صفحہ ۱۲۲)
- زوجہ منشی نورالدین احمد علوی کیفی (نفحہ صفحہ ۲۰) — زوجہ حضرت شاہ حبیب حیدر قلندر (شجرہ ہذا)

حضرت مرشدنا و مولانا حافظ شاہ علی انور قلندر کی اولاد:

- حضرت مرشدنا شاہ حبیب حیدر قلندر علوی (نفحہ صفحہ ۱۲۴)
  - زوجہ منشی معین احمد علوی ابن منشی مشکور علی (نفحہ صفحہ ۵۴)
- حضرت مولانا شاہ تقی حیدر قلندر (نفحہ صفحہ ۱۲۳)
  - مولوی مصطفےٰ حیدر
  - مولوی حافظ مجتبیٰ حیدر
  - زوجہ منشی معزالدین حسین علوی (نفحہ صفحہ ۹۵)
    - محب الدین حسین
    - محی الدین حسین
    - منیرالدین حسین
    - دختر
    - دختر
    - دختر
  - زوجہ مولوی کلیم الدین علوی (نفحہ صفحہ ۱۳۱)
  - دختر
  - دختر
- حضرت مولانا حافظ شاہ علی حیدر قلندر مدظلہ (نفحہ صفحہ ۱۲۶)
- زوجہ مولوی محمد الیاس علوی (نفحہ صفحہ ۱۰)
  - زوجہ منشی عبدالعزیز علوی (نفحہ صفحہ ۳۹)
    - عبدالواسع
    - زوجہ سید ولی الدین کرانی بن سید علی الدین دیوی
    - دختر
- زوجہ منشی محمد خلیل علوی (نفحہ صفحہ ۳۶)
  - منشی غلام حسنین حیدی
    - انوارالحسنین
    - نورالحسنین
    - دختر

فائدہ - یہ شجرہ نمبر ۳ (الف) محض تبرکاً و تیمناً شامل کیا گیا ہے۔ اس میں کوئی نسب نامہ نہیں دکھلایا ہے کہ جناب بی بی صاحبہ کی کل اولاد لکھی جاتی۔ راقم الحروف نے اپنے پیر و مرشد برحق حضرت مولانا حافظ شاہ علی انور قلندر رحمۃ اللہ علیہ کا عباسیان کاکوری سے آبائی سلسلہ دکھلانے کے ساتھ صرف آپکی اولاد بالتفصیل لکھدی ہے۔ مزید تفصیلات کیلئے کتاب نفحات العنبریہ کا حوالہ درج کردیا ہے

شجرہ نمبر۳

قاضی محمد حافظ ابن قاضی عبدالحلیم عباسی (شجرہ ۲)
(مشاہیر ص ۲۴۲)

قاضی محمد حافظ (ولادت ۱۰۸۰ھ وفات ۳ صفر ۱۱۶۴ھ) پسر اول قاضی شیخ عبدالحلیم عباسی کی ولادت شہنشاہ عالمگیر اورنگ زیب غازی کے جلوس کے بارھویں سال ہوئی۔ یہ شہنشاہ موصوف سے صورتاً بہت مشابہ تھے ایسا کہ اگر انکی عدم موجودگی میں تخت شاہی پر بٹھادئے جاتے تو پہچان لینا مشکل تھا۔ فاضل متند و خوش تقریر و ذہین و متقی و پرہیزگار و فیاض تھے۔ کنبہ پروری و غربا پروری صفت خاص تھی۔ قاضی قصبہ ہونے کی حیثیت سے اعزہ اور اہل برادری کے معاملات کا فیصلہ کمال دیانت داری اور غیر جانبداری سے کرتے تھے۔ قرب وجوار میں بہت عزت کی نظروں سے دیکھے جاتے اور انصاف و تدبر کا ڈنکا بجتا تھا۔ آبائی زمینداری قصبہ کاکوری معہ دیہات پرگنہ پر قابض و متصرف تھے جس کے متعلق سلاطین دہلی و شاہان جونپور کے متعدد فرامین حاصل تھے جو کا غذات بندوبست سرکار انگریزی میں شامل ہیں چنانچہ گزیٹیر ضلع لکھنؤ مرتبہ ۱۸۰۴ء میں مذکور ہے کہ پرگنہ کاکوری جسکا رقبہ ساٹھ میل ہے مسلمان شیوخ قاضی زادگان کاکوری کی ملکیت میں تھا۔ سلطان محمد شاہ بادشاہ دہلی کا فرمان جو انکے نام حضرت سید سالار مسعود غازیؒ کی درگاہ کے اہتمام کے متعلق ہے قاضی راشد علیخاں عباسی (شجرہ نمبر۴) کے پاس موجود ہے اسکی نقل درج ذیل ہے۔

حضرت سلطان الشہدا سالار مسعود غازی

مہر ۱۱۴۴ھ

ابوالمنصور خاں بہادر صفدر جنگ فدوی محمد شاہ بادشاہ غازی

متصدیان حال و استقبال پرگنہ کاکوری سرکار لکھنؤ مضاف صوبہ اختر نگر

اودھ بداند دریں ولا بظہور پیوست کہ تالاب سالاری واقع قصبہ مذکور با نام درگاہ شہدا ار نقاے متصل سرائے شریعت وفضیلت پناہ قاضی محمد حافظ اہتمام واہتمام درگاہ مذکور از قاضی مشار الیہ تعلق دار دو موجب سند جاگیر داران عالان پیشین کہ بنام شریعت وغفران پناہ قاضی عبد الحلیم والد قاضی مذکور بر آب تالاب مسطور وزمین سواد آں کہ قابل آبادی ونشانیدن درختان است قبض و تصرف مالکانہ دار دالحال نیز بدستور معمول آب تالاب وآراضی سواد آں بقاضی مشار الیہ بخشیدیم ومعاف نمودیم تا بخاطر جمع سواد ش را ہموار ساختہ آبا د سازند و درختہا نشانند وقدغن بلیغ دانند کہ احدے بدون اجازت و رضائے قاضی مذکور واولادش در تالاب مسطور مداخلت ننماید تالاب وزمین سواد آں در اختیار وتصرف قاضی مشار الیہ واولادش گذارند دریں باب تاکید تمام دانستہ حسب المسطور بعمل آرند۔ تحریر فی التاریخ پانزدہم رمضان المبارک ۲۲ سنہ مطابق ۱۱۵۲ھ"

چنانچہ حضرت سید سالار کی یادگار میں بہرائچ کے میلہ کے بعد ہی یہاں محلہ قاضی گڈھی میں ہر سال ماہ جیٹھ کے دوسرے اتوار کو میلہ لگتا ہے جو لونڈیا ئی صحبت کے لقب سے مشہور ہے۔ اب سے پندرہ بیس سال قبل تک ایک شبانہ روز مجمع رہتا تھا اور کافی دوکانیں آتی تھیں لیکن اب چند گھنٹوں کے لئے دس پانچ مقامی دوکاندار آجاتے ہیں اور ہا ہا ہو ہو ہو جاتا ہے۔

قاضی صاحب کی اقبالمندی اور خوش نصیبی یہ بھی تھی کہ انکے فرزندان ونبیرگان بھی دولتمند وخوش طالع وصاحب علم و وجاہت ہوئے۔

فی زماننا جو محلسرا اور دیوانخانہ قاضی صاحب کے مکان کے نام سے مشہور ہے اسکی بنیاد انکے وقت میں پڑی۔ پھر انکے اخلاف حسب ضرورت مکان میں ترمیم وتوسیع کرتے

رہے۔ ان کو حضرت شاہ اشرفؒ سلونوی سے بیعت تھی۔ جو اسی سال کی عمر پائی۔ اپنے لائق اور جوانمرد پوتے شیخ غلام مصطفےٰ کی شہادت کا صدمہ ایسا سخت ہوا کہ انکے بعد صرف چھ ماہ زندہ رہے۔ انکی تاریخ وفات ع "حافظ دین محمد بود او" ہے۔ قبر حضرت سید سالارؒ کے قبرستان میں ہے جو سالاری تالاب کے مشرقی کنارے پر واقع ہے۔

انکا عقد قصبہ جرواس ضلع بارہ بنکی میں حضرت شاہ نصیر الدین چراغ دہلی کے اولاد میں بی بی ملوکن (وفات ۱۷ رمضان ۱۲۰۵ھ) کے ساتھ ہوا جن سے چار پسر محمد اکابر و عبدالاحد و محمد واعظ و غلام اولیا اور ایک دختر بی بی واجبہ ہوئے۔ انہوں نے دوسرا عقد ایک غیر کفو عورت مساۃ ماریہ سکنہ بنارس کے ساتھ کیا تھا ان زوجہ کی اولاد کیلئے شجرہ نمبر ملاحظہ ہو

بی بی واجبہ دختر قاضی محمد حافظ عباسی کا عقد شیخ محمد مسیح بن ملا بدیع الزماں مخدوم زادہ کے ساتھ ہوا۔ انکی اولاد فیض الجاری ص۷ میں ملاحظہ ہو۔

شیخ محمد اکابرؒ ولادت ۱۱۷۰ھ۔ وفات ۱۳ صفر ۱۲۴۸ھ پسر اول قاضی محمد حافظ عباسی کا تاریخی نام شیخ مقیم تھا۔ حافظ قرآن اور فارغ التحصیل تھے۔ حافظہ ایسا قوی تھا کہ شرح وقایہ اور بعض اور کتابیں زبانی یاد تھیں صحت ایسی اچھی تھی کہ آخر وقت تک نہ بال سفید ہوئے نہ دانت گرے۔ بسلسلہ ملازمت بنارس وغازیپور و گورکھپور واٹاوہ وغیرہ میں اکثر قیام رہا اور بہت آن بان وشوکت وشان سے عمر بسر کی اعزہ و احباب و ارباب وطن کی خدمت کرنے میں شغف تھا۔ صاحب حشیۂ فیض لکھتے ہیں "شیخ محمد اکابر بہ فوجداری زمانیہ مامور بودند و پنجاہ سوار در رسالہ ایشاں نوکر شد۔ بیشتر برادران کاکوری بودند۔ در بنارس خاص حویلی و دیوانخانہ سنگین سہ منزلہ احداث فرمودند و خویشاں خود را معہ مستورات طلب فرمودند چنانچہ قاضی محمد حافظ والد خود را معہ والدہ نیز مکلف شدند۔ والد و والدہ معہ اہلیہ شیخ صاحب و قاضی محمد واعظ برادر سیوم با زن و فرزندان کہ عبارت از ابو البرکات خاں و رفعت اللہ خاں و شیخ عبدالباسط است و شیخ عبدالاحد برادر دویم با فرزند خود شیخ غلام مصطفےٰ و مولوی

۱؎ مشاہیر ص۳۴۱

حمید الدین کہ ہمشیرہ زادہ بی بی شافیہ بودند و دیگر اطفال صغیر ہمراہ رفتند و مدتہا آنجا بودند وبرائے تعلیم ایشایان معلم عالم نگاہداشتند۔ و بنی اعمام چنانچہ شیخ محمد مسلم و شیخ محمد نوح و برادران متوفی محمد ماہ و محمد پناہ و شیخ حبیب اللہ از فرزندان شیخ عالم من ابنائے مخدوم شیخ بھیکہؒ و میاں غلام شاہ ابن شیخ محمد غلام ہمہ صاحبان در بنارس بودند وسوائے درماہہ حضور یک روپیہ و دو و و نیم و دوازدہ آنہ یومیہ از شیخ محمد اکابر می یافتند و ازانی غلہ نیز لبوفور بود۔ ہمہ بایحال خود ہا خوش بودند۔ ہر روز عید و شب شب برات بود۔ وطن میں محلہ قاضی گڈھی کے جنوب میں تین قطعات اراضی خرید کرکے ایک محلہ اپنے فرزند رشید کے نام غلام جیلانی کا احاطہ آباد کیا اور اسی احاطہ میں پختہ حویلی تعمیر کی جو اب بھی موجود ہے۔ آخر میں ملازمت ترک کرکے وطن میں خانہ نشین رہے۔ چوراسی سال کی عمر میں بمرض استسقا انتقال کیا اور اپنی حویلی کے سامنے کشادہ اراضی میں دفن ہوئے اسی زمین میں ۱۳۳۶ھ میں شیخ اکرام علی عباسی نے (جو انکے نبیرگان میں ہیں) قلمی آم کا باغ لگایا ہے۔ انکا سال وفات شیخ ہمہ اکابر سے ملتا ہے۔

انکے دو عقد ہوئے۔ عقد اول انکی پھوپھی کی دختر بی بی شافیہ (وفات ۱۱۶۰ھ) بنت شیخ محمد خرم بن شیخ محمد اکرم مخدوم زادہ (دفن ۱۱۴۱ھ) کے ساتھ ہوا مگر ان سے کوئی اولاد نہوئی تو بوجہ خاص ان بی بی نے اپنے شوہر کو یہ کہہ کر کہ میں تمہاری اولاد کو دیکھنا چاہتی ہوں، دوسرا عقد کرنے پر مجبور کیا۔ چنانچہ شیخ صاحب کا دوسرا عقد ساٹھ سال کی عمر میں قصبۂ بجنور میں بی بی کافیہ بنت شیخ محمد روشن قانون گو کے ساتھ ہوا۔ لیکن افسوس ہے کہ اس عقد دوم کے صرف چھ ماہ بعد زوجۂ اولیٰ بی بی شافیہ کا انتقال ہوگیا اور انکی آرزو کہ اپنے شوہر کی اولاد دیکھیں پوری نہوئی۔ ان زوجۂ ثانیہ سے شیخ محمد اکابر کے ایک دختر فیض النسا اور ایک پسر غلام جیلانی ہوئے۔

لہ فیض الجاری صفحہ ۱۲

شیخ صاحب کی خرید کردہ تین باندیاں مسماتان گلبدن و دلدست و گلاب سے بھی اولاد ہوئی جنکی نسل دوایک پشت بعد مفقود ہوگئی۔

بی بی فیض النسا بنت شیخ محمد اکابر کا عقد مولوی امام الدین بن مولانا حمید الدین ملکزادہ محدث (نفحہ ۱۶۶) کے ساتھ ہوا۔ انکے پانچ پسر شمس الدین و حفیظ الدین و افضل الدین و وحید الدین و عظیم الدین اور تین دختر لطف النسا و فضل النسا و احترام النسا ہوئے۔ انمیں سے مولوی افضل الدین علوی کی اولاد کی تفصیل شجرہ نمبر۶۔ الف میں درج ہے۔ اسی نسل میں مولوی مقبول الدین علوی (شجرہ نمبر۴۔ الف) اور مولوی نظام الدین حیدر علوی (شجرہ نمبر۶) اور ان دونوں صاحبان کے اعزائے قریب موجود ہیں۔ مزید تفصیل کے لئے تجرۃ الانساب ملاحظہ ہو۔

شیخ غلام جیلانی (ولادت ۱۱۷۰ھ وفات ۱۲۳۰ھ) پسر شیخ محمد اکابر عباسی ہمیشہ خانہ نشین رہے اور اپنے دادھیالی اور نانہالی متروکہ پر بہت فراغت و امارت سے عمر بسر کی۔ انکی قبر اپنے والد کی قبر کے برابر میں ہے۔ انکا عقد انکے چچازاد بھائی بخشی ابو البرکات خاں کی دختر بی بی طیبہ (شجرہ نمبر۴) کے ساتھ ہوا۔ تین پسر نعمت علی و بشارت علی و فرزند علی اور پانچ دختر حیات النسا و فہیم النسا و رحیم النسا و چھنگا بی بی اور ایک اور ہوئے۔

دختر اول (جنکا نام نہیں معلوم ہوا) شیخ غلام جیلانی عباسی کا عقد شیخ غلام صفدر خاں بن بخشی رفعت اللہ خاں عباسی کے ساتھ ہوا۔ یہ بی بی لاولد فوت ہوئیں۔

بی بی حیات النسا (وفات ۱۳ ربیع الآخر ۱۲۶۰ھ) دختر دوم شیخ غلام جیلانی عباسی کا عقد بڑی بہن کے بعد شیخ غلام صفدر خاں بن بخشی رفعت اللہ خاں عباسی کیساتھ ہوا۔ انکی اولاد کے لئے شجرہ نمبر۴ ملاحظہ ہو۔

بی بی فہیم النسا، عرف ٹبا بی بی دختر سوم شیخ غلام جیلانی عباسی کا عقد شیخ اعظم علی

لہ مشاہیر ص ۱۳۰۔

بن شیخ معز الدین عباسی کے ساتھ ہوا۔ انکی اولاد کے لئے شجرہ نمبر۵ ملاحظہ ہو۔

بی بی رحیم النساء (وفات ۵ ربیع صفر ۱۲۹۶ھ) دختر چہارم شیخ غلام جیلانی عباسی کا عقد انکی پھوپھی کے پسر مولوی وحید الدین بن مولوی امام الدین ملک زادہ (تعم ص۱۶۶) کے ساتھ ہوا۔ یہ اپنے شوہر کی زوجۂ ثانیہ تھیں۔ ان سے تین پسر اشرف الدین و اظہار الدین و غفور الدین[1] ہوئے۔ انکی اولاد کے لئے شجرۃ الانساب ملاحظہ ہو۔

چھنگا بی بی (وفات ۵ جمادی الآخر ۱۳۱۱ھ) دختر پنجم شیخ غلام جیلانی عباسی کا عقد شیخ غلام[2] مینا ساحر بن شیخ فضل امام مخدوم زادہ کے ساتھ ہوا۔ ان کی اولاد نفحہ ص۷۱ میں ملاحظہ ہو۔

شیخ نعمت علی (وفات ۲۶ شعبان ۱۲۵۰ھ) پسر اول شیخ غلام جیلانی عباسی کا انتقال کلکتہ میں ہوا۔ انکا عقد انکی پھوپھی کی دختر بی بی لطیف النسا بنت مولوی امام الدین ملکزادہ کے ساتھ ہوا انکے ایک دختر بصیر النسا ہوئیں جو ناکدخدا فوت ہوئیں۔ اور کوئی اولاد نہیں ہوئی۔

شیخ بشارت علی (وفات ۲ رمضان ۱۲۷۹ھ) پسر دوم شیخ غلام جیلانی عباسی لکھنؤ میں نواب معتمد الدولہ بہادر کے پیشکار رہے اور اعزاز و اکرام سے زندگی بسر کی۔ اچھے ادیب اور انشاپرداز تھے۔ انکی قبر انکے والد کی قبر کے پہلو میں ہے۔ انکا عقد شیخ جلال الدین حیدر عباسی (شجرہ نمبر۴) کی دختر بی بی صدیق النساء عرف جھبو بی بی کے ساتھ ہوا۔ انکے تین پسر شرافت علی و طالب علی و ضامن علی ہوئے۔

شیخ شرافت علی پسر اول شیخ بشارت علی عباسی کو حضرت شاہ تراب علی قلندرؒ سے بیعت تھی۔ انکا عقد شیخ اعظم علی عباسی (شجرہ نمبر۵) کی دختر بی بی رفیع النساء (وفات ۱۱ محرم ۱۲۹۶ھ) کے ساتھ ہوا۔ تین پسر اشرف علی و امجد علی و مشرف علی اور ایک دختر مسیح النسا ہوئے۔

لہ مولوی غفور الدین علوی کی اولاد (شجرہ نمبر۱۴) میں بھی مذکور ہے۔

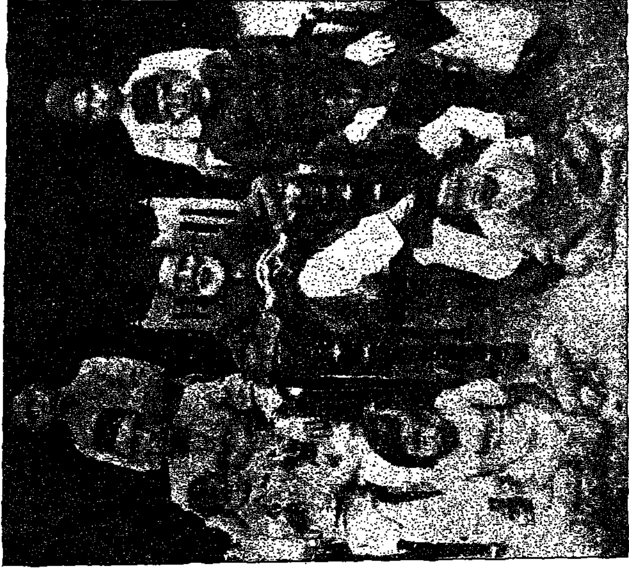
سلہ مشاہیر ص۲۰۷



شیخ محمد مشتاق علی عباسی اورسیر
مع اپنی دونوں خوردسال بچیوں کے



شیخ فاروق علی عباسی (اعلیٰ قابل)
انجینئر ڈسٹرکٹ بورڈ بارہ بنکی



کرسی پر درمیان میں – شیخ محمد اکرام علی عباسی صاحب

کھڑے ہوئے – شیخ فروغ احمد عباسی خلف شیخ محمد فاروق علی عباسی
کرسی پر – شیخ اشتیاق احمد عباسی گود میں خوردسال بچی
شیخ محمد فاروق علی عباسی کی

کھڑے ہوئے – شیخ آفتاب احمد عباسی خلف شیخ اقبال علی عباسی
اُن کے مقابل کرسی پر شیخ محمد حسام علی عباسی اور اُن کے مقابل
فرش پر دو بچیاں شیخ محمد فاروق علی عباسی کی

بی بی مسیح النسا بنت شیخ شرافت علی عباسی کا عقد قصبہ دریاباد میں شیخ ہادی حسن ابن شیخ بہادر علی کے ساتھ ہوا۔ انکے ایک دختر صبیح النسا (ولادت ۱۲۹۶ھ) ہوئیں جنکا عقد انکے ماموں شیخ امجد علی کے پسر شیخ اکرام علی (شجرۂ ہذا) کے ساتھ ہوا۔ ان کی اولاد اپنی جگہ پر آئیگی۔

شیخ اشرف علی عرف ملکو میاں (وفات ۰۰ ربیع الاول ۱۳۱۲ھ) پسر اول شیخ شرافت علی عباسی کا تخلص اعجاز تھا۔ یہ عین جوانی میں فوت ہوئے۔ انکا عقد بی بی نیاز النسا بنت شیخ مومن علی ابن قاضی ذوالفقار علی خاں مخدوم زادہ (فیض ۵۱) کے ساتھ ہوا۔ یہ بی بی شیخ فرزند علی عباسی (شجرہ ہذا) کی نواسی تھیں۔ کوئی اولاد نہیں ہوئی۔

شیخ امجد علی عرف رمضانی میاں پسر دوم شیخ شرافت علی عباسی تحصیل راٹھ ضلع ہمیر پور میں قرق امین رہے۔ پنشن لینے کے بعد ستر سال کی عمر میں وفات پائی۔ انکو حضرت شاہ تقی علی قلندر رح سے بیعت تھی۔ انکا عقد انکے چچا شیخ ضامن علی کی دختر بی بی نجم النسا عرف جھبڑی بی بی (شجرہ ہذا) کے ساتھ ہوا۔ انکے دو پسر اکرام علی و حسام علی ہوئے۔

شیخ اکرام علی (ولادت ۱۲۹۵ھ) پسر اول شیخ امجد علی عباسی عرصہ دراز تک ضلع ہمیر پور میں قرق امین رہے۔ بعدہ ضلع مراد آباد تبدیل ہوکر گئے اور وہیں سے ۱۹۳۵ء میں پنشن پائی فی الحال اپنے فرزند دوم شیخ فاروق علی عباسی کے پاس معہ قبائل خاص بارہ بنکی میں قیام ہے کبھی کبھی کاکوری آتے ہیں اور اپنے مخصوصین سے ملاقات اور اپنے نصب کردہ باغ کا جسکا تذکرہ اوپر ہو چکا ہے معائنہ کرکے واپس ہو جاتے ہیں۔ انکا عقد انکی پھوپھی کی دختر بی بی صبیح النسا بنت شیخ ہادی حسن دریابادی کے ساتھ ہوا۔ چار پسر اقبال علی و فاروق علی و اشتیاق علی و مشتاق علی اور دو دختر راشدہ و عابدہ موجود ہیں۔

بی بی راشدہ (ولادت ۱۳۲۰ھ) دختر اول شیخ اکرام علی عباسی بیچاری مفلوج و معذور اور ناکتخدا ہیں۔

بی بی عابدہ (ولادت ۱۳۲۳ھ) دختر دوم شیخ اکرام علی عباسی کا عقد ان کے بنی اعمام میں شیخ نصیر احمد بن شیخ یحییٰ علی عباسی (شجرہ ہذا) کے ساتھ ہوا۔ ابھی کوئی اولاد نہیں ہے

شیخ اقبال علی (ولادت ۱۳۱۷ھ) پسر اول شیخ اکرام علی عباسی بھوپال میں محکمہ سائر میں ملازم ہیں۔ انکا عقد بھوپال میں غیر برادری میں ہوا۔ دو پسر اور دو دختر کم عمر اور ناکتخدا موجود ہیں۔ اولاد اکبر ایک دختر ہیں جنکی عمر تقریباً چودہ سال ہے۔

شیخ فاروق علی (ولادت ۱۳۲۰ھ) پسر دوم شیخ اکرام علی عباسی بارہ بنکی ڈسٹرکٹ بورڈ میں انجنیر ہیں۔ انکا عقد قصبہ امیٹھی میں شیخ امین الدین کی دختر بی بی چھبٹن کے ساتھ ہوا۔ ایک پسر فروغ احمد (ولادت ۱۳۴۹ھ) اور چار دختر صوفیہ بانو (ولادت ۱۳۵۱ھ) وشافعہ بانو (ولادت ۱۳۵۳ھ) وثریا بانو (ولادت ۱۳۵۸ھ) و دختر چہارم (ولادت صفر ۱۳۶۲ھ) موجود ہیں جو سب کم عمر اور ہنوز ناکتخدا ہیں۔

شیخ اشتیاق علی (ولادت ۱۳۲۴ھ) پسر سوم شیخ اکرام علی عباسی مین پوری میں اورسیر ہیں

شیخ مشتاق علی (ولادت ۱۳۲۶ھ) پسر چہارم شیخ اکرام علی عباسی نے سب اورسیری کا امتحان پاس کیا۔ ریاست رام نگر دھمیڑی ضلع بارہ بنکی میں ضلعدار ہیں۔ انکا عقد غیر برادری میں شاہجہاں پور میں ہوا۔ انکی زوجہ موجودہ انکی زوجہ اولے متوفیہ کی بہن ہیں۔ یہ بی بی شیعہ مذہب اور سادات میں ہیں۔ دو دختر عطیۃ بانو (ولادت ۱۳۵۸ھ) ورقیۃ بانو (ولادت ۱۳۶۰ھ) موجود ہیں۔

شیخ حسام علی (ولادت ۱۳۰۴ھ) پسر دوم شیخ امجد علی عباسی قصبہ دیوہ ضلع بارہ بنکی میں مویشی خانہ کے محرر ہیں۔ انکا عقد انکے چچا شیخ مشرف علی کی دختر بی بی سمیع النسا کے ساتھ ہوا دو پسر احتشام علی (ولادت ۱۳۳۵ھ) وغفار احمد (ولادت ۱۳۴۴ھ) اور دو دختر توفیق بانو (ولادت ۱۳۳۲ھ) وجمیل بانو (ولادت ۱۳۵۰ھ) موجود ہیں اور ایک دختر ناکتخدا فوت ہوگئیں احتشام علی وغفار احمد وجمیل بانو ہنوز ناکتخدا ہیں۔



ISHTIAQ AHMAD ABBASI
OVERSEER

اشتياق علي عرف اشتياق احمد عباسي
(صفحه ٨٠)



Khan Bahadur
HAJI. M. INAM ALI ABBASI
(Kakorvi)

انعام علی عباسی (صفحہ ۱۸)

بی بی توفیق بانو کا عقد مولوی حکیم الدین بن مولوی لطیف الدین ملک زادہ کے ساتھ
ہوا۔ دو خورد سال دختر موجود ہیں۔

شیخ مشرف علی عرف ناتی میاں (وفات ۱۳۳۶ھ) پسر سوم شیخ شرافت علی عباسی
ضلع ہمیرپور میں محکمہ ڈسٹرکٹ بورڈ میں ملازم تھے ضعیفی آنے پر ترک ملازمت کرکے وطن چلے
آئے۔ آخر عمر میں اپنے فرزند اکبر کے پاس آگرہ میں قیام رہا۔ وہیں وفات ہوئی اور دفن ہوئے
انکا عقد بی بی طاہرہ (وفات ۹ رجب ۱۳۰۶ھ) بنت مولوی بشیر الدین بن مولوی قطب الدین
ملک زادہ کے ساتھ ہوا تین پسر انعام علی و منظور علی و مشیر علی اور تین دختر زہرہ و
سمیع النسا و مختار النسا ہوئے۔

شیخ انعام علی عباسی (ولادت ۱۴ شعبان ۱۳۰۱ھ) پسر اول شیخ مشرف علی عباسی اولاً خطاب
خاں صاحب سے ۱ جنوری ۱۹۴۴ء میں خطاب خان بہادر سے ممتاز ہوئے۔ محکمہ
ڈسٹرکٹ بورڈ ضلع آگرہ میں عرصہ دراز تک انجینیر رہ کر پنشن حاصل کی حسن کارگزاری کے
صلہ میں خطابات مذکور اور دیگر اسناد و انعامات پائے۔ حکام و افسران بالا میں ایسی مقبولیت
و وقعت حاصل کی کہ پنشن لینے کے بعد بھی اعزازی طور پر بہت سے سرکاری انتظامی معاملات
وغیرہ انسے متعلق ہیں جنکی وجہ سے قیام آگرہ میں رہتا ہے آنریری مجسٹریٹ بھی ہیں۔ یہاں ذاتی مکان بھی بنا ہے
بہت نیک طبیعت و خوش اخلاق و مسلمان دوست اور کنبہ پرور ہیں۔ اعزہ و احباب کی
خدمتگذاری کا شوق ہے۔ دو مرتبہ حج بیت اللہ شریف کی سعادت پائی ہے حضرت مولانا شاہ
حبیب حیدر قلندر کے مرید ہیں۔ انکے دو عقد یکے بعد دیگرے ہوئے۔ پہلا عقد انکے ماموں حاجی
مولوی وقار الدین کی پوتی بی بی خدیجہ عرف عاقلہ عرف منن (وفات ۱۳ ذی حجہ ۱۳۳۶ھ)
بنت مولوی لطیف الدین ملک زادہ کے ساتھ ہوا۔ یہ بی بی لاولد فوت ہوئیں۔ دوسرا عقد
انکے دوسرے ماموں مولوی اصلح الدین کی پوتی بی بی زبیدہ عرف منا (ولادت ۱۳۱۷ھ) بنت
مولوی معین الدین ملک زادہ کے ساتھ ہوا۔ ہنوز کوئی اولاد نہیں ہے۔

لہ مشاہیر ص ۶۶

شیخ منظور علی عباسی (ولادت ۱۳۰۲ھ) پسر دوم شیخ مشرف علی عباسی ضلع آگرہ میں مویشی خانہ کے محرر ہیں۔ انکا عقد اسی ضلع میں غیر برادری میں ہوا۔ صاحب اولاد ہیں۔

شیخ مشیر علی عباسی (ولادت ۱۳۱۰ھ) پسر سوم شیخ مشرف علی عباسی ضلع آگرہ کے محکمہ ڈسٹرکٹ بورڈ میں اوورسیر ہیں۔ وہاں شہر میں انکا بھی ذاتی مکان ہے۔ انکا عقد بی بی ناظمہ عرف عائشہ (ولادت ۲۱ جمادی الاولیٰ ۱۳۲۲ھ) بنت مولوی حافظ حمید الدین ابن مولوی علی الدین ملکزادہ کے ساتھ ہوا۔ ہنوز کوئی اولاد نہیں ہے۔

بی بی زہرہ دختر اول شیخ مشرف علی عباسی کا عقد انکے ماموں مولوی دبیر الدین ملکزادہ کے پسر مولوی حبیب الدین عرف اقبال الدین (شجرہ نمبر۴) کے ساتھ ہوا۔ یہ بی بی عین شباب میں بیوہ ہوگئیں اور چند سال بعد قضا کر گئیں۔ انکے ایک دختر خدیجہ عرف مسجد النسا ہوئیں جنکا عقد مولوی منصف الدین بن مولوی اطہر الدین ملک زادہ (شجرہ نمبر۵) کے ساتھ ہوا۔ انکی اولاد کی تفصیل شجرہ نمبر۵ میں ملاحظہ ہو۔

بی بی سمیع النسا دختر دوم شیخ مشرف علی عباسی کا عقد انکے چچا کے پسر شیخ حسام علی ابن شیخ امجد علی عباسی (شجرہ ہذا) کے ساتھ ہوا۔ انکی اولاد مذکور ہو چکی۔

بی بی مختار النسا دختر سوم شیخ مشرف علی عباسی کا عقد انکے ماموں حاجی مولوی وقار الدین کے پوتے مولوی رئیس الدین (ولادت یکم رجب ۱۳۲۳ھ) ابن مولوی لطیف الدین ملک زادہ کے ساتھ ہوا۔ دو پسر اعجاز الدین و وحید الدین اور ایک دختر انتیاز النسا موجود ہیں۔ اور دو دختران مشتاق النسا و ممتاز النسا صغر سنی میں فوت ہوئیں۔ مرحومہ کی اولاد ابھی کم عمر اور ناکدخدا ہے۔

شیخ طالب علی عباسی وفات ۱۷ ربیع الآخر ۱۳۰۰ھ) پسر دوم شیخ بشارت علی عباسی کو حضرت شاہ تراب علی قلندرؒ سے بیعت تھی۔ عہد شاہی میں سرکار میواڑہ کے اخبار نویس رہے۔ بعد غدر ۱۸۵۷ء بانس بریلی میں ناظر عدالت ہو گئے تھے۔ وہیں سے پنشن لیکر وطن آگئے۔ نیکنامی اور



مشیر علی عباسی
(صفحہ ۸۲)

Mr. Mushir Ali Abbasi
Overseer
District Board, Agra.



احتشام علی عباسی
(صفحہ ۸۰)

Mr. Ehtisham Ali Abbasi
Agra.

فراغت سے عمر بسر کی بستر سال کی عمر میں وفات پائی اور خاندانی گورستان جدید میں دفن ہوئے جو غلام صفدر خاں کے احاطہ کے پورب طرف واقع ہے۔ انکا عقد بی بی اقبال النسا (وفات ۱۱ ذیقعدہ ۱۲۸۶ھ) بنت شیخ غلام صفدر خاں عباسی (شجرہ نمبر۴) کے ساتھ ہوا۔ انکے ایک دختر افضال النسا اور تین پسر مصطفےٰ علی و حامد علی و یحییٰ علی ہوئے۔

بی بی افضال النسا دختر شیخ طالب علی عباسی کا عقد قاضی سمی علی خاں ابن قاضی وصی علی خاں عباسی (شجرہ نمبر۴) کے ساتھ ہوا۔ ان کی اولاد کوئی زندہ نہیں رہی تفصیل اپنی جگہ پر مذکور ہوگی۔

شیخ مصطفےٰ علی (وفات ۱۲ صفر ۱۲۸۶ھ) پسر اول شیخ طالب علی عباسی کم عمری ہی میں بعمر آٹھ سال ناکدخدا فوت ہوئے۔

شیخ حامد علی (وفات ۲۴ صفر ۱۳۲۴ھ) پسر دوم شیخ طالب علی عباسی کو حضرت شاہ تقی علی قلندرؒ سے بیعت تھی۔ یہ جونپور میں دفتر کلکٹری میں ملازم رہے۔ پنشن لیکر وطن میں قیام کیا۔ اپنے پسر سوم شیخ صابر علی کی سسرال موضع بابو پور ضلع سیتاپور گئے ہوئے تھے کہ وہیں انتقال کیا اور دفن ہوئے انکا عقد انکے ماموں شیخ غلام احمد خاں ابن شیخ غلام صفدر خاں (شجرہ نمبر۴) کی دختر بی بی رفیق النسا کے ساتھ ہوا۔ انکے تین پسر نادر علی و شاکر علی و صابر علی ہوئے۔

شیخ نادر علی عباسیؔ (وفات ۹ ذیقعدہ ۱۳۳۰ھ) پسر اول شیخ حامد علی عباسی ذہین و طباع و ادیب تھے۔ شعر و شاعری و مضمون نگاری کا شوق تھا۔ نادرؔ تخلص کرتے تھے۔ اپنے زمانہ کے مشہور شعرا میں شمار ہوئے۔ چند تصنیفات موسومہ جذبات نادر حصہ اول و دوم اور ناول دولہن ڈاکو طبع ہوئے اور اکثر رسالہ جات وغیرہ میں انکا کلام شائع ہوتا رہا۔ عالم جوانی میں صرف چالیس سال کی عمر میں وفات پائی اور اپنے دادا کی قبر کے پاس دفن ہوئے۔ ان کا عقد بی بی شریف النسا عرف بندہ بی بی بنت منشی نقی علی ابن شیخ مومن علی مخدوم زادہ (فیض ص۱)

---

[1] مشاہیر ص۴۲۰

کے ساتھ ہوا۔ انکے ایک پسر یاور علی اور دو دختر مشفق النسا و احسن النسا ہوئے۔
بی بی مشفق النسا جو اولاد اکبر تھی صرف اٹھارہ سال کی عمر میں ناکتخدا فوت ہوئیں
بی بی احسن النساء عرف متنابی بی (ولادت ۱۳۱۳ھ) دختر دوم شیخ نادر علی عباسی کا
عقد انکے چچا شیخ صابر علی کے پسر شیخ مظفر علی عباسی (شجرہ ہذا) کے ساتھ ہوا۔ اولاد
کا ذکر اپنی جگہ پر آئیگا۔
شیخ یاور علی عباسی (ولادت ۱۳۱۰ھ) پسر شیخ نادر علی عباسی پابند صوم و صلوٰۃ اور وظائف
کے شوقین ہیں۔ ہنوز ناکتخدا ہیں۔
شیخ شاکر علی عباسی (وفات ۴ر شعبان ۱۳۶۰ھ) پسر دوم شیخ حامد علی عباسی نے سرکاری ملازمت
دفتر کلکٹری میں کی۔ ملازمت کا زیادہ زمانہ مرادآباد میں گزرا۔ وہیں سے ملازمت پوری کرکے
پنشن پائی اور پانچ سات سال لکھنؤ میں قیام رہا اور وہیں انتقال کیا۔ نعش کاکوری آئی اور اپنے
آبائی قبرستان میں اپنی زوجہ کی قبر کے برابر جو چند ماہ قبل فوت ہو چکی تھیں دفن ہوئے۔ انکو مولانا شاہ
وارث حسین صاحب سے بیعت تھی۔ انکا عقد بی بی محمود النساء عرف حبیب النسا (ولادت ۲۹
شعبان ۱۲۸۰ھ۔ وفات ۱۷ر محرم ۱۳۶۰ھ) بنت مولوی اظہار الدین ملک زادہ کے ساتھ ہوا تین
دختر زبیدہ و سعیدہ و جمیلہ اور چار پسر ہاشم علی و شوکت علی و اشتیاق علی و سجاد علی
ہوئے۔ ان میں سے ہاشم علی صغر سنی میں فوت ہو گئے۔
بی بی عشرت النساء عرف زبیدہ خاتون (ولادت ۱۳۰۲ھ) دختر اول شیخ
شاکر علی عباسی کا عقد منشی محمد جواد علوی پنشن کاکوروی (متوفی ۱۴ر رمضان ۱۳۶۲ھ) (اکسائز
آبکاری) ابن منشی ارتضا علی شرر کاکوروی مخدوم زادہ (تفحہ صـ ۱۱۲) کے ساتھ ہوا۔ ایک دختر
نصرت النساء عرف کشور (ولادت ۵ر رجب ۱۳۴۵ھ) اور ایک پسر محمد تقی (ولادت ۱۷ر رجب ۱۳۴۷ھ)
موجود ہیں جو ہنوز ناکتخدا ہیں۔
بی بی سعیدہ خاتون (وفات ۳۰ر جمادی الآخر ۱۳۵۲ھ) دختر دوم شیخ شاکر علی عباسی

کا عقد مولوی غیاث الدین ابن مولوی منعم الدین عرف عبد القیوم ملک زادہ (نواسہ شیخ نہال الدین عباسی (شجرہ نمبر۶) کے ساتھ ہوا۔ انکی اولاد میں کئی بچے ہوئے مگر سب صغرسنی میں فوت ہوگئے اور یہ بی بی عین جوانی میں تضا کر گئیں۔

بی بی جمیلہ خاتون (ولادت) دختر سوم شیخ شاکر علی عباسی کا عقد مولوی قمر الدین ابن مولوی سدید الدین ملک زادہ (نواسہ قاضی محفوظ علی خاں عباسی شجرہ نمبر۱۲) کے ساتھ ہوا۔ دو خورد سال پسر اقبال الدین و وقار الدین موجود ہیں۔

شیخ شوکت علی عباسی (ولادت ۸ ذیحجہ ۱۳۲۶ھ) پسر اول شیخ شاکر علی عباسی انگریزی تعلیم حاصل کرنے کے بعد سے دفتر سنی وقف بورڈ لکھنؤ میں ملازم ہیں انکو حاجی مولانا عبد الکریم صاحب فیض آبادی خلیفہ حضرت مولانا فضل الرحمٰن گنج مرادآبادی سے بیعت ہے۔ انکا عقد بی بی معین النساء عرف چھبٹن (ولادت ۱۳۳۷ھ) بنت منشی امیر احمد علوی بی اے (پنشنر ڈپٹی کلکٹر) (شجرہ نمبر۴۴) کے ساتھ ہوا۔ انکو بھی جناب حاجی صاحب موصوف سے بیعت ہے۔ ایک دختر ثریا سلطانہ (ولادت ۲ شوال ۱۳۵۵ھ) اور دو پسر حشمت علی عرف فرحت میاں (ولادت ۱۵ شوال ۱۳۶۰ھ) اور عزت علی (ولادت رجب ۱۳۶۳ھ) موجود ہیں جو سب ابھی خورد سال ہیں۔ ایک پسر جمال اشرف اور ایک دختر قدسیہ بانو اور بھی ہوئے تھے جو بحالت شیرخوارگی فوت ہوگئے۔

شیخ اشتیاق علی عباسی (ولادت ۱۳۳۲ھ) پسر دوم شیخ شاکر علی عباسی نے ایم اے کی ڈگری حاصل کی۔ اینگلو عربی کالج دہلی میں پروفیسر ہیں۔ ان کو حضرت حافظ شاہ علی حیدر قلندر مدظلہ سے بیعت ہے۔ انکا عقد ۱۳۶۰ھ میں بی بی نگہت فاطمہ بنت شیخ نصرت علی قدوائی جگوری (ڈپٹی کلکٹر) کے ساتھ ہوا۔ ایک دختر نگار فاطمہ (ولادت یوم عید الفطر ۱۳۶۲ھ) موجود ہے۔

شیخ سجاد علی عباسی (ولادت ۱۳۳۵ھ) پسر سوم شیخ شاکر علی عباسی نے بی اے کی ڈگری حاصل کی۔ محکمہ ڈاکخانہ جات لکھنؤ کے دفتر میں ملازم ہیں۔ انکو حضرت شاہ علی حیدر قلندر

مدظلہ سے بیعت ہے۔ ہنوز ناکدخدا ہیں۔

شیخ صابر علی عباسی[۵۱] (وفات ۲۴ ذی حجہ ۱۳۲۹ھ) پسر سوم شیخ حامد علی عباسی بہت نیک طبیعت اور سادہ مزاج تھے تقریباً ۴۰ سال کی عمر میں ہمت کرکے صرف دو سال میں قرآن شریف حفظ کیا۔ حضرت مولانا حافظ شاہ علی انور قلندرؒ کے مرید تھے۔ انکا انتقال بعمر ۴۸ سال اپنی سسرال واقع موضع بابوپور میں ہوا اور وہیں دفن ہوئے۔ انکا عقد بابوپور ضلع سیتاپور میں ۲۷ رجب ۱۳۱۸ھ کو بی بی آمنہ بنت شیخ واجد علیؒ صدیقی کے ساتھ ہوا۔ یہ پیوند غیر برادری میں شمار کیا گیا۔ لیکن کوئی وجہ نہیں معلوم ہوتی کہ جب شیخ واجد علی بابوپوری شیخزادگان صدیقی میں تھے تو انکے نسب میں کوئی سقم سمجھا جائے۔ انکے چار پسر مظفر علی و محی الدین و محمد یونس و ذاکر علی اور چار دختر حبیبہ عرف بڑا و عابدہ و سلمہ و سکینہ موجود ہیں۔ اپنی والدہ کے ساتھ یہ سب بابوپور میں رہتے ہیں۔

بی بی حبیبہ خاتون عرف بڑا بی بی (ولادت ۱۲ ربیع الاول ۱۳۲۰ھ) دختر اول شیخ صابر علی عباسی کا عقد بابوپور میں شیخ محمد احسن مرحوم (تحصیلدار) کے ساتھ ہوا تھا۔ انکے ایک دختر قیصر فاطمہ (ولادت ۲۲ رمضان ۱۳۴۷ھ) اور دو پسر مشیر الحسن (ولادت ۱۳۴۹ھ) و محمد شعیب الحسن عرف مشو میاں (ولادت ۱۳۵۱ھ) موجود ہیں۔ یہ سب کم عمر اور ناکدخدا ہیں۔

بی بی عابدہ خاتون (ولادت ۴ محرم ۱۳۲۲ھ) دختر دوم شیخ صابر علی عباسی کا عقد بابوپور میں شیخ زاہد حسین کے ساتھ ہوا۔ چار دختر۔ عذرا خاتون (ولادت ۴ ذی حجہ ۱۳۵۴ھ) و حمیرہ خاتون (ولادت ۲۷ شوال ۱۳۵۵ھ) و رافعہ خاتون

---

۵۱ شیخ مظفر علی ابن شیخ صابر علی عباسی لکھتے ہیں کہ انکے نانا شیخ واجد علی قاضی نصرت اللہ قاضی القضاۃ قصبہ امروہہ کی اولاد میں تھے اور وہ حضرت صدیق اکبرؓ کی نسل میں تھے (ملاحظہ ہو مرآۃ الانساب مصنفہ عبدالواجد خاں رئیس بڈہانسی ضلع علیگڈھ اور آثار یادگار مصنفہ راجہ امام علیخاں تعلقدار بھٹولی مسولی ضلع بارہ بنکی)۔

(ولادت ۲۷ ربیع الآخر ۱۳۵۵ھ) وبیرہ خاتون (ولادت ۷ ذیقعدہ ۱۳۶۰ھ) موجود ہیں۔
یہ سب ابھی کم عمر اور ناکد خدا ہیں۔

بی بی سلمہ خاتون (ولادت ۱۳۳۵ھ) و بی بی تینہ خاتون (ولادت ۸ شعبان ۱۳۳۹ھ) دختران سوم وچہارم شیخ صابر علی عباسی ہنوز ناکد خدا ہیں۔

شیخ مظفر علی عباسی عرف پیارے میاں (ولادت ۱۱ رمضان ۱۳۱۹ھ) پسر اول شیخ صابر علی عباسی کا قیام بوجہ اپنی نانہالی جائداد کے اپنی والدہ صاحبہ کے ساتھ معہ اپنے بھائی بہنوں کے بابر پور میں رہتا ہے۔ کبھی کبھی کاکوری بھی آجاتے ہیں۔ انکا عقد انکے چچا شیخ نادر علی عباسی کی دختر بی بی احسن النساء عرف منا بی بی کے ساتھ ہوا۔ جیسا مذکور ہو چکا ہے۔ ایک پسر محمد ظل الرحمن عرف احمد میاں (ولادت ۲۷ رجب ۱۳۵۱ھ) موجود ہیں جو زیر تعلیم اور ناکتخدا ہیں۔

شیخ محی الدین عباسی عرف جانی میاں (ولادت ۱۲ ربیع الاول ۱۳۲۵ھ) پسر دوم شیخ صابر علی عباسی کا عقد قصبہ لاہر پور ضلع سیتاپور میں شیخ احسان الحق کی دختر کے ساتھ ہوا۔ ابھی کوئی اولاد نہیں ہے۔

شیخ یونس علی عباسی (ولادت ۵ جمادی الآخر ۱۳۲۷ھ) پسر سوم شیخ صابر علی عباسی کا عقد موضع بادن ضلع ہردوئی میں مولانا سجاد حسین کی دختر کے ساتھ ہوا۔ ایک صغیر السن دختر سلطانہ خاتون عرف غوثیہ (ولادت ۹ ذی حجہ ۱۳۶۱ھ) موجود ہیں۔

شیخ ذاکر علی عباسی (ولادت ربیع الاول ۱۳۳۲ھ) پسر چہارم شیخ صابر علی عباسی ہنوز ناکد خدا ہیں۔

شیخ یحییٰ علی عباسی عرف مٹھن میاں (وفات ربیع الآخر ۱۳۳۳ھ) پسر سوم شیخ طالب علی عباسی حضرت شاہ تقی علی قلندر رح کے مرید تھے۔ بہت نیک وخوش اخلاق ومنکسر مزاج تھے۔ شاعری کا ذوق تھا چنانچہ مکمل دیوان مرتب ہے مگر غیر مطبوعہ ہے۔ اکثر رسالہ جات میں

انکا کلام شائع ہوتا رہا۔ دفتر عدالت دیوانی میں پیشکاری اور منصرمی کے خدمات پر مامور رہے۔ ملازمت کا زیادہ زمانہ اضلاع بجنور و مراد آباد میں گزرا جہاں یہ ممدوح رہے۔ پنشن نہیں لینے پائے تھے کہ چند روز کی علالت کے بعد مراد آباد میں جہاں اسوقت متعین تھے انتقال کیا اور وہیں دفن ہوئے۔ انکے دو عقد یکے بعد دیگرے ہوئے۔ پہلا عقد بی بی افتخار النسا بنت مولوی نعیم الدین ملک زادہ کے ساتھ ہوا۔ یہ بی بی شیخ نہال الدین عباسی (شجرہ نمبر۶) کی نواسی تھیں۔ ان سے ایک پسر ہوا تھا۔ جو چند ماہ زندہ رہ کر فوت ہوگیا اور اسکے بعد ہی یہ بی بی بھی قضا کر گئیں۔ دوسرا عقد بی بی نادرہ عرف ننھن بی بی (ولادت ۱۳۰۲ھ) بنت شیخ عبد المجید ابن شیخ غلام مینا ساحر[1] مخدوم زادہ (نفحہ صـ۶۳) کے ساتھ ہوا۔ یہ بی بی ابھی بقید حیات ہیں انسے دو دختر احتشام النسا و اخلاق فاطمہ اور پانچ پسر رئیس احمد و انیس احمد و ادریس احمد و نصیر احمد و معراج احمد ہوئے۔

بی بی احتشام النسا (ولادت ۱۳۰۶ھ) دختر اول شیخ یحیی علی عباسی کے یکے بعد دیگرے دو عقد ہوئے پہلا عقد شیخ شوکت[2] ابن حکیم اصغر علی مخدوم زادہ (نفحہ صـ۳۳) کے ساتھ ہوا۔ ایک دختر انتخاب النسا اور دو پسر غلام احمد اور احمد توفیق ہوئے تھے کہ یہ بی بی ۹ رجب ۱۳۳۱ھ کو بیوہ ہوگئیں۔ تب انکا دوسرا عقد انکے مرحوم شوہر کے بھانجہ شیخ مسرور الحسن ابن شیخ معشوق حسن مخدوم زادہ (نفحہ صـ۹۵) کے ساتھ ہوا۔ ان سے دو پسر مطلوب حسن و آفتاب حسن اور ایک دختر حبیب فاطمہ ہوئے۔ انکی دختر اول بی بی انتخاب النسا (وفات ۱۳۵۰ھ) کا عقد مولوی محمد شفیع حجت اللہ ابن مولوی سلامت اللہ انصاری فرنگی محلی لکھنوی کے ساتھ ہوا۔ دو پسر محمد وسیم و محمد نسیم اور تین دختر وسیمہ و خدیجہ و رشیدہ کو چھوڑ کر عین جوانی میں قضا کر گئیں۔ یہ سب بچے ابھی کم عمر اور زیر تعلیم ہیں۔ اور اپنے والد کے پاس رہتے ہیں۔ بی بی احتشام النسا کے پسر اول شیخ غلام احمد فرقت عرف جانی میاں

---

[1] مشاہیر صـ۳۰ [2] علما صـ۱۷ [3] علما صـ۹۵

(ولادت ۲۹ ۱۳۳۱ھ) ابن شیخ شوکت علی مخدوم زادہ نے بی اے کی ڈگری حاصل کی اور دفتر سکریٹریٹ لکھنؤ میں ملازم ہیں۔ علم ادب کا ذوق ہے۔ نظم و نثر کلام اکثر اخبارات وغیرہ میں شائع ہوا کرتا ہے۔ انکا عقد انکے ماموں شیخ انیس احمد عباسی کی دختر اول کے ساتھ ہوا۔ ایک صغیر السن دختر رعنا ثریا اور ایک پسر (ولادت ۸ رجب ۱۳۶۳ھ) موجود ہیں

بی بی اخلاق فاطمہ عرف چھمی (ولادت ۱۳۲۲ھ) دختر دوم شیخ یحیے علی عباسی کا عقد مولوی حافظ محمد ادریس ابن مولوی محمد یوسف معروف بہ مفتی صاحب مرحوم انصاری فرنگی محلی (علما صفحہ ۲۰۹،۳۹) کے ساتھ ہوا۔ ایک دختر عزیز فاطمہ (ولادت ۱۳۴۲ھ) موجود ہیں جو ابھی ناکتخدا ہیں۔ بی بی احتشام النسا کی بقیہ اولاد بھی ابھی ناکتخدا ہے۔

شیخ رئیس احمد عباسی (وفات ۱۱ محرم ۱۳۴۵ھ) پسر اول شیخ یحیی علی عباسی کم عمری ہی میں یتیم ہوئے مگر پھر بھی خداداد ذہانت کی بدولت انگریزی تعلیم قابلیت کے ساتھ حاصل کی اور عدالت دیوانی میں ملازمت کی حسن کارگزاری نے منصرمی اور پیشکاری کی خدمات پر ترقیاں دلوائیں۔ اعزہ واقربا میں ہر دلعزیز تھے۔ جہاں رہے نیکنام اور ممدوح رہے، بہت توجہ سے اپنے چھوٹے بھائیوں کی تعلیم و تربیت میں مصروف رہے۔ افسوس کہ عمر نے وفا نہ کی اور عین جوانی میں تقریباً پینتیس سال کی عمر میں عرصہ تک بواسیری امراض و تپ مزمن میں علیل رہ کر انتقال کیا اور حسب وصیت خود حضرت شاہ صبغت اللہ قلندر کی درگاہ میں مسجد کے بائیں دفن ہوئے۔ انکا عقد بی بی ادیب النسا بنت شیخ جمیل الدین عباسی (شجرہ نمبر ۶) کے ساتھ ہوا۔ صرف ایک دختر **عفت بانو** (ولادت ۲۹ ربیع الاول ۱۳۴۳ھ) انکی یادگار ہے جو ہنوز ناکدخدا ہیں۔ یہ حضرت حافظ شاہ علی حیدر قلندر مدظلہ کی مریدہ ہیں۔

شیخ انیس احمد عباسی (ولادت ۱۳۰۱ھ) پسر دوم شیخ یحیی علی عباسی انگریزی تعلیم میں بی اے کی ڈگری حاصل کرنے کے بعد دفتر سکریٹریٹ میں ملازم ہوئے۔ تھوڑے دن بعد ملازمت سرکاری ترک کر کے اخبار ہمدم لکھنؤ کے اڈیٹر رہے۔ پھر انگریزی اخبار اسٹیٹسمین کلکتہ کے ورنا کلر

ایڈیٹر رہے۔ اسکے بعد اپنا ذاتی اخبار حقیقت لکھنؤ سے جاری کیا جسنے روزنامہ ہونے کی وجہ سے عام مقبولیت حاصل کی ہے۔ اسی اخبار کی وجہ سے لکھنؤ میں قیام ہے۔ شہر میں میونسپل کمشنر ہیں اور سرکاری پریس ایڈوائزری کمیٹی صوبہ متحدہ کے یہی واحد مسلمان ممبر ہیں بہت منکسر اور نیک طبیعت اور سلامت روی پسند ہیں۔ ادبی خدمات کا شوق ہے۔ انکا عقد بی بی شاکرہ (ولادت ۱۳۱۲ھ) بنت شیخ مصطفے احمد (تحصیلدار) ساکن قصبہ نیوتنی کے ساتھ ہوا۔ چھ دختر سرور النساء عرف رئیس بانو وسعید بانو ونسیم بانو (ولادت ۱۳۴۵ھ) و رافعہ بانو (ولادت ۱۳۵۰ھ) و آصفہ بانو (ولادت ۱۳۵۲ھ) و عارفہ بانو (ولادت ۱۳۵۶ھ) اور تین پسر کمال احمد (ولادت ۱۳۵۴ھ) وہلال احمد (ولادت ۱۳۵۸ھ) و انوار احمد (ولادت ۱۳۶۰ھ) موجود ہیں۔

بی بی سرور النساء عرف رئیس بانو (ولادت ۱۳۴۰ھ) دختر اول شیخ انیس احمد عباسی کا عقد انکی پھوپھی بی بی احتشام النساء کے پسر اول شیخ غلام احمد فرقت بی، اے۔ (شجرۂ ہذا) ابن شیخ شوکت علی مخدوم زادہ کے ساتھ ہوا جو اوپر مذکور ہوا۔ انکے ایک صغیر السن دختر رعنا ثریا (ولادت ۱۳۶۱ھ) اور ایک شیرخوار پسر احمد طارق موجود ہیں۔

بی بی سعید بانو (ولادت ۱۳۴۲ھ) دختر دوم شیخ انیس احمد عباسی لکھنؤ یونیورسٹی میں بی، اے، کے درجہ میں تعلیم پارہی ہیں۔ انکا عقد ۱۹ر ذیحجہ ۱۳۶۲ھ کو منشی آصف علی علوی ابن منشی منظور علی مخدوم زادہ (صفحہ ۵۳) کے ساتھ ہوا منشی آصف علی علوی محکمہ جہازرانی میں لفٹنٹ کے عہدہ پر ممتاز ہیں اور ہونہار ہیں۔

شیخ انیس آحمد عباسی کی بقیہ اولاد زیر تعلیم اور ناکتخدا ہے۔

شیخ ادریس احمد (ولادت ۱۳۱۱ھ) پسر سوم شیخ یحیٰے علی عباسی نے انگریزی تعلیم ایف اے تک حاصل کی۔ محکمۂ آبکاری ممالک متوسط میں ملازم ہیں اور آج کل بمقام کٹنی ضلع جبلپور متعین ہیں۔ انکا عقد غیر برادری میں بی بی سلمہ (وفات ۸ر رجب ۱۳۶۲ھ) بنت شیخ معظم علی

ساکن محمود آباد ضلع سیتاپور کے ساتھ ہوا۔ یہ بی بی تین کمسن بچے چھوڑ کر قضا کر گئیں اور محمود آباد ہی میں دفن ہوئیں۔ انکے دو پسر اویس احمد (ولادت ۱۳۵۵ھ) وعطا احمد (ولادت ۱۳۵۸ھ) اور ایک دختر تزئین بانو (ولادت ۱۳۶۰ھ) موجود ہیں۔

شیخ نصیر احمد (ولادت ۱۳۱۱ھ) پسر چہارم شیخ یحییٰ علی عباسی نے انگریزی تعلیم ایف، اے، تک حاصل کی محکمۂ ریلوے میں ملازم اور کانپور میں متعین ہیں۔ انکا عقد بی بی عابدہ بنت شیخ اکرام علی عباسی (شجرہ ہذا) کے ساتھ ہوا۔ ابھی کوئی اولاد نہیں ہے۔

شیخ معراج احمد (ولادت ۱۳۲۴ھ) پسر پنجم شیخ یحییٰ علی عباسی نے انگریزی تعلیم حاصل کی شہر بہرائچ سے اخبار غازی جاری کیا ہے۔ انکا عقد بی بی اقبال النسا ولادت تقریباً ۱۳۴۲ھ دختر منشی علی حسن مرحوم کاکوروی کے ساتھ ذیحجہ ۱۳۶۲ھ میں باندہ میں ہوا ابھی کوئی اولاد نہیں ہے

شیخ ضامن علی پسر سوم شیخ بشارت علی عباسی کو حضرت شاہ تقی علی قلندرؒ سے بیعت تھی۔ انکا عقد انکے چچا شیخ فرزند علی عباسی کی دختر اول بی بی برکت النسا (شجرہ ہذا) کے ساتھ ہوا۔ صرف ایک دختر بی بی نجم النساء عرف جھٹری بی بی ہوئیں جنکا عقد جیسا مذکور ہو چکا ہے اُنکے چچا شیخ شرافت علی کے پسر شیخ امجد علی عباسی (شجرہ ہذا) کے ساتھ ہوا۔ انکی اولاد اپنی جگہ پر مذکور ہو چکی۔

شیخ فرزند علی (وفات ۲۹ رجب ۱۲۸۳ھ) پسر سوم شیخ غلام جیلانی عباسی کا عقد بی بی حمیت بنت شیخ علی بخش مخدوم زادہ (نقوم ۶۰) کے ساتھ ہوا یہ بی بی شیخ معز الدین حیدرؔ عباسی (شجرہ نمبر ۵) کی نواسی تھیں۔ انکے دو دختر برکت النسا وسکینہ ہوئیں۔

بی بی برکت النسا۔ دختر اول شیخ فرزند علی عباسی کا عقد انکے چچا شیخ بشارت علی کے پسر شیخ ضامن علی عباسی (شجرہ ہذا) کے ساتھ ہوا انکی اولاد اوپر مذکور ہو چکی۔

بی بی سکینہ دختر دوم شیخ فرزند علی عباسی کو حضرت شاہ تراب علی قلندرؒ سے

بیعت تھی۔ انکا عقد شیخ مومن علی ابن قاضی ذوالفقار علی مخدوم زادہ کے ساتھ ہوا۔ انکی اولاد کیلئے فیض ص۱۶ ملاحظہ ہو



شیخ عبدالاحد (وفات ۱۰ ر صفر ۱۲۰۲ھ) پسر دوم قاضی محمد حافظ عباسی کا عقد بی بی منجی بنت بی بی ندیدی (شجرہ نمبر۸) زوجہ شیخ محمد منتخب[1] ملک زادہ کے ساتھ ہوا۔ یہ بی بی شیخ اُجیالے از نبائر قاضی بہار الدین عباسی (شجرہ نمبر۸) کی نواسی تھیں۔ انکے ایک دختر اور ایک پسر غلام مصطفٰے ہوئے۔ شیخ عبدالاحد نے زوجۂ مذکورہ کے انتقال کے بعد اپنے والد ماجد کی حیات ہی میں دو کنیزیں مسماۃ بختانی و شیام کنور خرید کی تھیں جو انکے تصرف میں رہیں ان دونوں کے بطن سے بھی اولاد ہوئی لیکن دو ایک پشت بعد لاولد یا مفقود الخبر ہو کر ختم ہو گئی اسلئے تفصیل لکھنے کی ضرورت نہیں۔

شیخ عبدالاحد عباسی کی دختر معروف بہ بی بی صاحب کا عقد شیخ شاہ محمد[2] کاشف علوی چشتی ابن شیخ خلیل الرحمٰن[3] مخدوم زادہ کے ساتھ ہوا۔ انکے دو صاحبزادہ حضرت عارف باللہ شاہ محمد کاظم قلندر رح بانی خانقاہ کاظمیہ کاکوری و شاہ میر محمد قلندر عرف میراں میاں ہوئے۔ انکی اولاد کے لئے نغم ص۱۱۱ و ص۹۹ ملاحظہ ہوں۔ ان بزرگوں کے حالات کے لئے اصول المقصود و روض الازہر و انتصاح و اذکار الابرار و تذکرہ مشاہیر کاکوری ملاحظہ ہوں۔ قاضی محمد حافظ نے اپنی نشست کا دیوانخانہ اپنی بہو زوجہ شیخ عبدالاحد کے نام تملیک کر دیا تھا۔ اسی مکان میں شیخ عبدالاحد کا قیام رہا اور اس کے مشرقی دالان میں حضرت شاہ محمد کاظم قلندر رح کی ولادت ہوئی۔ اب یہ مکان قاضی راشد علی خاں کے قبضہ میں ہے۔ اس کا بہت سا حصہ گر گیا تھا۔ کچھ مرمت ہو گیا ہے۔

---

[1] مشاہیر ص۲۷۹ [2] مشاہیر ص۳۶ [3] مشاہیر ص۱۵۱

شیخ غلام مصطفیٰ[1] (ولادت ۱۱۳۶ھ وفات ۱۱۶۴ھ) پسر شیخ عبدالاحد عباسی بہت حسین وجمیل و فرشتہ سیرت و خوش اوقات تھے۔ صاحب چشمہ فیض لکھتے ہیں "شیخ غلام مصطفیٰ از ابتدائے ولادت تا حین وفات از حینیکہ پا در عالم وجود نہادہ مقبول خاص و عام بل کافہ انام بود۔ ...... صباحت با ملاحت ہم آغوشہا داشت تمکین و وقار حیا و علم عفت با شجاعت و سخاوت از ابتدائے خلقت از روئے جلوہ ظہور گرفتہ ...... عصمت واتقا بایں مرتبہ کہ ہمیشہ نگاہش بر پشت پا مید وخت و پیوستہ با تسبیح و تہلیل سروکار داشت، پدر وجد و اعمامش را ہماں نسبت کہ یعقوب را با یوسف ...... لباس نفیس مدام در بر داشت ...... با عطریات و دیگر خوشبو شوق مفرط بود۔ از راہے کہ می گذشت تا دیر ہوائے آنجا تکیف بہ بوی خوش میشد۔ مردم میدانستند کہ فلانے ازیں راہ گزشتہ است"۔

اپنے عم معظم شیخ محمد اکابر کی ہمراہی میں راجہ نول رائے کی فوج میں نوکر رہے۔ ایک مرتبہ فوج ایسے مقام پر پہونچی کہ گھوڑوں کے لئے دانہ و چارہ نہ فراہم ہو سکا۔ سپاہیوں نے آس پاس کے کھیتوں میں گھوڑے چھوڑ دئے اور وہ چرتے رہے۔ ہمراہیوں نے ان سے بھی کہا کہ اپنے گھوڑے کو بھی کھول دیں کہ وہ بھی جا کر کھائے۔ یہ بولے کہ میرا گھوڑا غیروں کی کھیتی پر منھ نہ ڈالیگا۔ ان لوگوں کو یقین نہ آیا اور گھوڑا کھولدیا۔ فصل سرسبز و شاداب تھی لیکن گھوڑا اسکے کھانے پر متوجہ بھی نہوا۔ سب لوگ حیران رہ گئے۔

ان کو شہادت کا مرتبہ نصیب ہوا جسکا واقعہ یہ ہے کہ انکے عم معظم موصوف الصدر نے سکندرہ سے انکو ایک سو سوار سپاہیوں کے ساتھ خزانہ شاہی لیکر لکھنؤ روانہ کیا۔ راستہ میں بمقام ڈیرہ پور ڈاکوؤں سے مقابلہ ہو گیا۔ ڈاکو تعداد میں زیادہ تھے۔ انکے سپاہی بھاگ کھڑے ہوئے۔ یہ تن تنہا لڑتے رہے۔ آخر سینہ پر ایک نیزہ لگا اور پار ہو گیا۔ انھوں نے گرتے ہوئے پکار کر کہا کہ "گواہ رہنا میں نے نیزہ سینہ پر کھایا ہے نہ کہ پیٹھ پر" اور کلمہ شہادت پڑھتے ہوئے جام شہادت پیا۔ صرف اٹھائیس سال کی عمر ہوئی۔ انکا عقد بی بی مصری (وفات ۱۱۸۰ھ)

---

[1] مشاہیر ص ۳۰

بنت شیخ محمد کبیر ملک زادہ از نبائر ملک عبدالصمد کے ساتھ ہوا۔ ایک دختر بی بی عظیمت (وفات ۱۲۲۶ھ بعمر ترانوے سال) ہوئیں جنکا عقد شیخ غلام حسین ابن شیخ غلام حسن مخدوم زادہ کے ساتھ ہوا۔ انکی اولاد کیلئے نفر ص ۱۳۷ ملاحظہ ہو۔

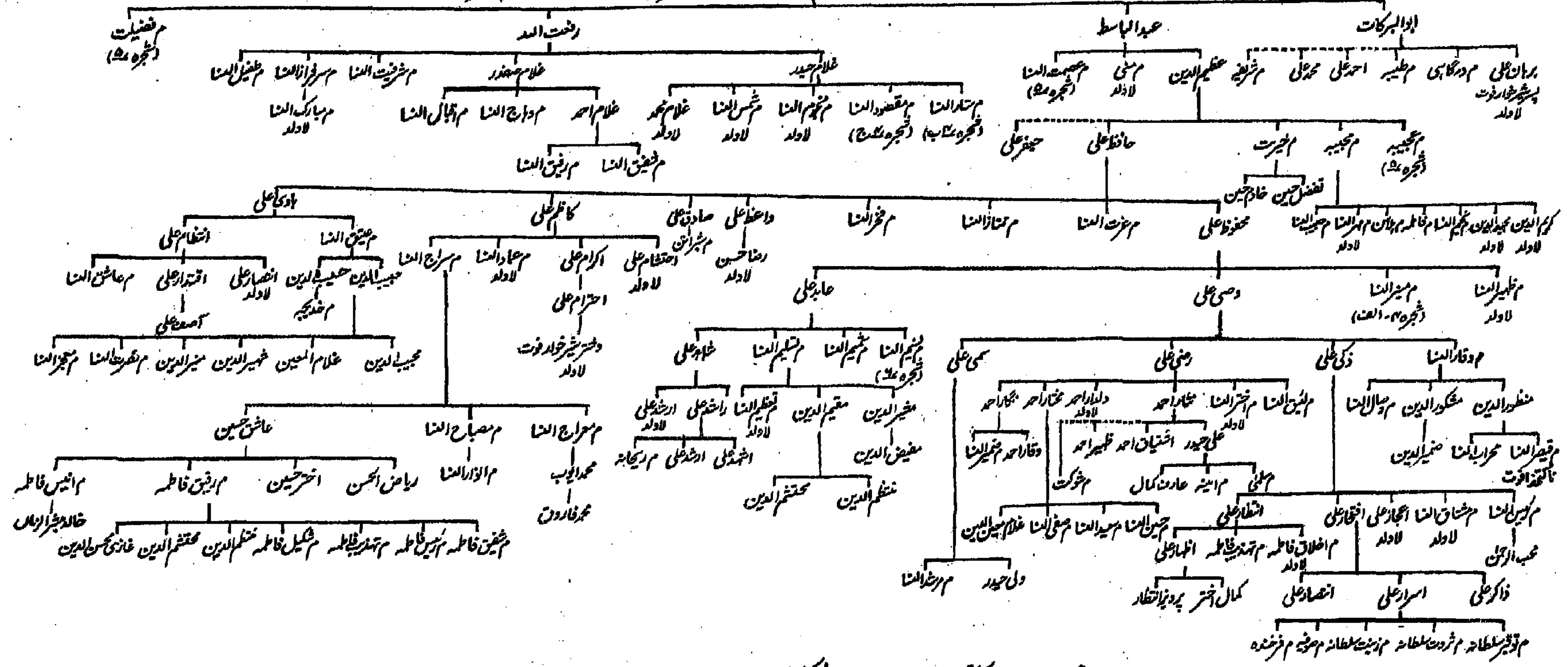
قاضی محمد واعظ پسر سوم قاضی محمد حافظ عباسی کے متعلق شجرہ نمبر۴ ملاحظہ ہو۔

شیخ غلام اولیا (وفات ۲۱ شعبان ۱۱۹۵ھ) پسر چہارم قاضی محمد حافظ عباسی کا عقد بی بی حنیفہ بنت شیخ محمد شاہ نبیرۂ قاضی محمدی عباسی (شجرہ نمبر۲) کے ساتھ ہوا۔ کوئی اولاد نہیں ہوئی اور یہ بے نام ونشان فوت ہوئے۔

قاضی محمد حافظ عباسی کی غیر کفو اولاد کے متعلق شجرہ نمبر۱۰ ملاحظہ ہو

شجرہ نمبر۴ (صفحہ ۹۵-۱۳۶)

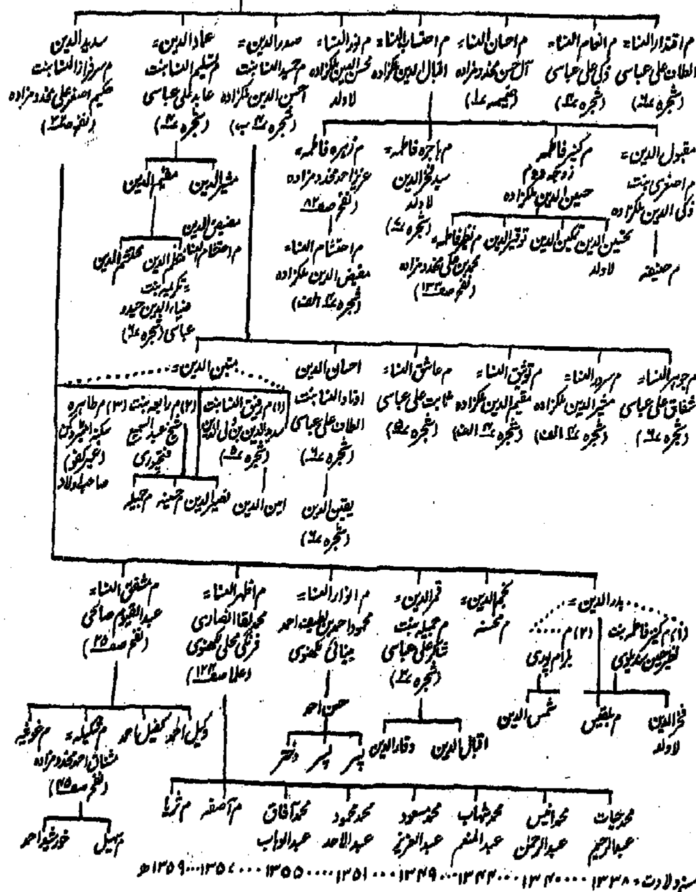
قاضی محمد واعظ عباسی پسر سوم قاضی محمد حافظ (شجرہ نمبر۳)



نوٹ: منقوطہ خط کے تحت جو اولاد درج ہے وہ غیر کفو بطن سے ہے۔

شجرہ نمبر ۹ الف

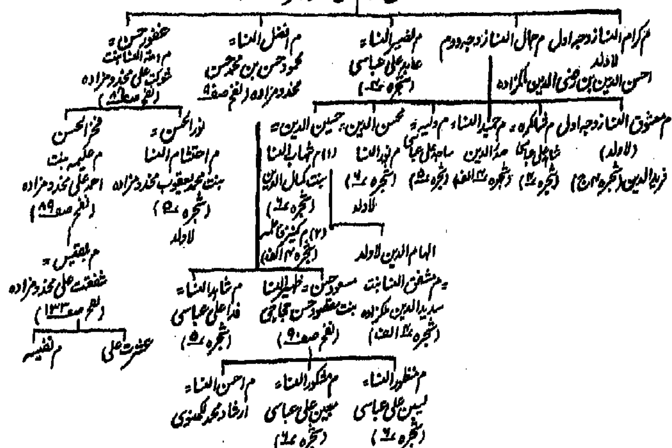
بی بی منیر النساء دختر قاضی محفوظ علی خاں بہادر عباسی (شجرہ نمبر ۱) زوجہ مولوی رشید الدین علوی بن مفتی خلیل الدین خاں بہادر ملکزادہ



شجرہ نمبر۱۴

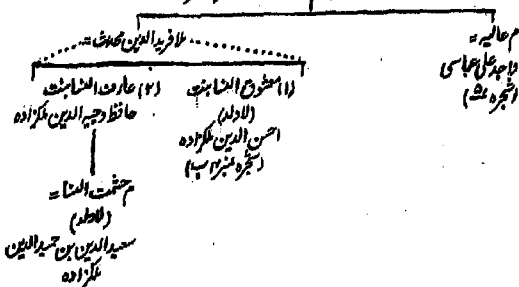
شجرہ نمبر۱۴ ب

بی بی ستار النساء دختر اول شیخ غلام حیدر خاں عباسی (شجرہ نمبر۱۴) زوجہ شیخ فضل حسن علوی (نواسہ شیخ معز الدین حیدر عباسی (شجرہ نمبر۵)
ابن شیخ ثابت علی مخدوم زادہ (لغم صفہ ۸۴)



شجرہ نمبر۱۴ ج

بی بی مقصود النساء دختر دوم شیخ غلام حیدر خاں عباسی (شجرہ نمبر۱۴) زوجہ خان بہادر مولوی مسیح الدین خاں ملکزادہ
(نواسہ شیخ غریب اللہ عباسی (شجرہ نمبر۵)



شجرہ نمبر۴

قاضی محمد واعظ عباسی بن قاضی محمد حافظ عباسی (شجرہ ۳)

قاضی محمد[۱] واعظ عباسی (ولادت ۱۱۴۱ھ ۔ وفات یکم جمادی الاولی ۱۱۹۹ھ) پسر سوم قاضی محمد حافظ نے اپنے والد ماجد سے علوم درسیہ پڑھ کر فراغ حاصل کیا ۔ بہت ذہین اور قوی الحافظہ تھے ۔ فن سپہ گری میں استاد کامل اور بہت نڈر اور بہادر تھے ۔ شاہی فوج کے ساتھ بہت سی لڑائیوں میں شریک ہوئے اور داد شجاعت دی تیر و تفنگ وغیرہ کے اتنے زخم کھائے تھے کہ ایک گھٹنا ایسا بیکار ہوگیا تھا کہ بغیر پیر پھیلائے بیٹھ نہیں سکتے تھے، سخاوت اور غربا پروری میں ممتاز درجہ تھا ۔ خوش اوقات و عابد و زاہد ایسے تھے کہ ہر وقت باوضو رہتے اور خلوت و جلوت میں کلام اللہ شریف کو اپنے پاس رکھتے اور تلاوت کیا کرتے تھے ۔ ذاتی اوصاف مثل علمی قابلیت و شجاعت و تدبر کی بدولت سرکار شاہ اودھ میں بہت عزت حاصل تھی ۔ اور اہم و پیچیدہ معاملات میں مشیر کار بنائے جاتے تھے، اپنے والد کے بعد عہدۂ قضا پر مامور رہے ۔ پچاسی سال کی عمر میں انتقال کیا اور آبائی قبرستان میں دفن ہوئے ۔ انکا عقد بی بی سعیدہ (وفات ۲۶ ذی حجہ ۱۱۹۶ھ) بنت ملا محمد[۲] غوث ابن ملک ابوالخیر ملک زادہ کے ساتھ ہوا تین فرزند ابوالبرکات، عبدالباسط و رفعت اللہ اور ایک دختر فضیلت النسا ہوئے ۔

بی بی فضیلت النسا دختر قاضی محمد واعظ عباسی بہت خوش نصیب و پرہیزگار و بامروت بی بی تھیں ۔ انکے والد اپنی تمام اولاد میں ان کو سب سے زیادہ عزیز رکھتے تھے ۔ انکا عقد انکے بنی اعمام میں شیخ محمد عالم ابن شیخ محمد اسلم عباسی کے

---

[۱] مشاہیر صفحہ ۳۵۵ [۲] مشاہیر صفحہ ۳۵۴

ساتھ ہوا۔ انکی اولاد کے لئے شجرہ نمبر ۵ ملاحظہ ہو۔

شیخ ابو البرکات خاں عباسی (ولادت ۱۱۳۲ھ۔ وفات ۲۳ ذیقعدہ ۱۲۰۲ھ)

پسر اول قاضی محمد واعظ کو دربار بادشاہ دہلی سے خطابات طالب جنگ خاں بہادر اور سرکار اودھ سے نواب مظفر الدولہ بخشی الممالک تہور جنگ خاں بہادر عطا ہوئے۔ انھوں نے علوم مروجہ وقت یعنی فارسی اور عربی کی تحصیل اپنے جد امجد قاضی محمد حافظ عباسی سے کی۔ بعدہ الہ آباد میں نواب صفدر جنگ ناظم صوبہ الہ آباد کی رفاقت میں ایرانیوں کی صحبت کا موقع ملا تو فارسی زبان میں ایسا ملکہ حاصل کیا کہ یہ خود اہل زبان مانے گئے اور شیخ محمد علی حزیں جیسے مشہور شاعر نے اپنا کلام بغرض اصلاح انکے سامنے پیش کیا۔ عربی زبان پر بھی انتہائی عبور تھا۔ اکثر ایسا اتفاق ہوا کہ اہل عرب سے تمام دن صرف زبان عربی میں اہل زبان کے لب ولہجہ کے ساتھ گفتگو کرتے رہے۔ ذہانت و طلاقت لسانی کا یہ عالم تھا کہ مخاطب کو اپنی شکست مان لینا پڑتی تھی۔ حافظہ ایسا قوی تھا کہ جس کتاب یا مضمون کو ایک مرتبہ پڑھا یا جو عبارت سنی از بر یاد ہو گئی۔ شاعری میں برکت اور بینا اور کلیم تخلص کرتے تھے جن میں سے آخر میں صرف بینا رہ گیا تھا۔ شیخ عبد الرضا متین اور سراج الدین علیخاں آرزو اور قزلباش خاں امید دہلوی کے شاگرد تھے۔ فارسی کلام کا دیوان مرتب ہو گیا تھا لیکن افسوس ہے کہ تلف ہو گیا تلاش معاش کے سلسلہ میں اولاً راجہ نبنی بہادر صوبہ دار اٹاوہ کے یہاں ملازم ہوئے۔ کچھ عرصہ بعد نواب وزیر الممالک شجاع الدولہ بہادر کے رفقا میں رہے جو اس زمانہ میں سلطنت دہلی کی طرف سے صوبۂ اودھ کے صوبہ دار تھے۔ وہاں اپنی قابلیت اور تدبّر کا ایسا سکہ جمایا کہ نواب احمد خاں بنگش فرمانروائے فرخ آباد نے ان کو طلب کر کے اپنا مشیر کار بنایا۔ اسکے بعد گورکھپور کے فوجدار مقرر ہوئے اور وہاں بڑے بڑے کارہائے نمایاں کئے صاحب اصول المقصود (ص ۲۳۵) تحریر فرماتے ہیں "بخشی صاحب در آں دیار اہل اقتدار و صاحب فوج پیادہ و سوار شدند

لہ مشاہیر ص ۱۴

وادگورکھپور تا سرکار بانگ ہمہ بتصرف خود آوردند۔ درآں زماں دولت وثروت ایشاں بے اندازہ شد ونقارہ حکومت وامارت بلند آوازہ گردید۔ ہر سردار وقلعہ دار کہ جنگ کنید بیدریغ تہ تیغ گردند تا ہمگی قلعہ جات آنجا بزور شجاعت ودبدبہ اقبال مفتوح گردید۔ آخر کار با انگریزان جنگ روبکار شد۔ سہ بار بر اں ظفر یافتند و شکست دادند"۔ ان کامیابیوں کے صلہ میں سلطان شاہ عالم بادشاہ دہلی کے دربار سے خطاب مذکورہ بالا عطا ہوا۔ یہ وہ زمانہ تھا کہ نواب شجاع الدولہ بہادر نے اپنا دارالسلطنت لکھنؤ سے فیض آباد منتقل کیا کیونکہ فیض آباد حدود سلطنت کے لحاظ سے قریب قریب وسط میں واقع تھا۔ نواب صاحب ممدوح ان کو اپنے ساتھ فیض آباد لے گئے اور تمام فوج کا بخشی (وزیر فوج یا سپہ سالار) مقرر کیا اور خطابات مذکورہ بالا اور خلعت اور چار سو سواروں کا رسالہ اور دو ہزار روپیہ کی تنخواہ اور دیگر عطیات سے سرفراز کیا۔ اور انکے اعزہ واقربا وغیرہ کی کارگزاریاں جو انکی معیت میں مختلف لڑائیوں میں واقع ہوئیں انسے معلوم کیں اور خود انکے ہی تجویز کردہ انعامات اور عہدوں سے انکو ممتاز کیا۔ اس سب کے علاوہ خاص کاکوری کی حکومت بھی انکو عطا کی تاکہ ان کے برادران وطن پر کوئی غیر عہدہ دار حکمرانی نہ کرے۔ جب نواب یمین الدولہ سعادت علی خاں (خلف وولیعہد نواب شجاع الدولہ بہادر) اور مرزا جنگ علی جن کی عمر اسوقت چودہ اور پندرہ سال کی تھی سرکار خیرآباد کی حکومت پر متعین ہوئے تو بخشی صاحب انکے اتالیق مقرر ہوئے کہ حکومت کرنے اور رعایا پروری اور ملک کی قدر ومنزلت بڑھانے کے طور اور طریقے سکھاتے رہیں چنانچہ انھوں نے اپنے چھوٹے بھائی بخشی رفعت اللہ خاں کو عہدہ بخشی گری کا جائزہ دیا اور خود خیرآباد چلے گئے۔ غرضکہ دولت وثروت اور اقبال ووجاہت اور ذہانت اور قابلیت اور شجاعت وسخاوت میں تمام قصبہ کے لئے مایۂ فخر اور یادگار زمانہ ہوئے۔ اپنی علمی قابلیت کے پندار اور اہل فارس کی صحبت اور حکومت وقت کے تاثرات سے ایسے متشکک ہوئے کہ مذہب تبدیل کر دیا اور شیعہ ہو گئے۔

خیر آباد سے واپسی پر اٹاوہ میں میاں الماس علی خاں چکلہ دار کی رفاقت میں رہے'
وہ انسے بہت خلوص وعقیدت رکھتے اور غیر معمولی طور پر انکی خدمت کرتے تھے۔ ان ہدایا سے
وطن میں بخشی صاحب کے دیوانخانہ کی تعمیر ہوئی اور مسجد کی بنیاد پڑی۔ یہ مسجد اب بھی میاں
الماس کی مسجد کے لقب سے کاکوری میں موجود ہے بخشی صاحب اس دیوان خانہ میں تعزیہ داری کرتے
اور حضرت شہید دشت کربلا علیہ السلام کی یادگار میں ایک چھپرکھٹ رکھتے تھے جسکو محلہ کے
اور تعزیوں کے ساتھ عاشورا کے روز کربلا تک لیجاتے تھے۔ اس تعزیہ داری کی وجہ سے
دیوانخانہ امام باڑہ کے نام سے مشہور ہوگیا۔ اب مکین نہ ہونے کی وجہ سے کھنڈر ہوگیا ہے'
بخشی صاحب نے اکہتر سال کی عمر میں وطن ہی میں وفات پائی اور آبائی قبرستان میں دفن ہوئے
جو محلہ قاضی گڈھی کی آبادی کے متصل مشرق جانب واقع ہے۔ انکا عقد بی بی امتہ الزہرا
(ہمشیرہ شاہ صبغت اللہ قلندر رح) بنت شیخ اسد اللہ از نبائر مخدوم شیخ سعدی صدیقی کاکوروی
کے ساتھ ہوا۔ ایک پسر برہان علی اور دو دختر درگاہی اور طیبہ ہوئے۔ اور ایک غیر کفو
عورت کے بطن سے دو پسر احمد علی و محمد علی اور ایک دختر شریفہ نام ہوئے۔ یہ دونوں پسران
یعنی احمد علی و محمد علی لاولد فوت ہوئے اور انکی بہن مسماۃ شریفہ کا عقد محمد قاسم لکھنوی کے
ساتھ ہوا۔ انکی اولاد کا حال کچھ نہیں معلوم ہوا۔

بی بی درگاہی دختر اول بخشی ابوالبرکات خاں عباسی کا عقد شیخ محمد عوض ابن شیخ
محب الرحمن مخدوم زادہ کے ساتھ ہوا۔ انکی اولاد کیلئے نقم ص ملاحظہ ہو منجملہ دیگر افراد کے
انکی اولاد میں بی بی نادرہ والدہ شیخ انیس احمد عباسی (شجرہ نمبر۳) بھی ہیں۔

بی بی طیبہ دختر دوم بخشی ابوالبرکات عباسی کا عقد شیخ غلام جیلانی ابن شیخ محمد اکابر
عباسی کے ساتھ ہوا۔ انکی اولاد کیلئے شجرہ نمبر۳ ملاحظہ ہو۔

شیخ برہان علی عباسی (ولادت ۱۱۶۲ھ۔ وفات ۱۹۔ ربیع الاول ۱۱۹۰ھ) پسر بخشی

سلہ مشاہیر ص۲۱۱ سلہ مشاہیر ص۶۵

ابوالبرکات خاں نے کتب درسیہ عربی و فارسی کی تحصیل ملا حمید الدین ملک زادہ محدث سے کی بہت صالح اور بہادر اور بامنش جوان تھے۔ جب انکے والد اتالیق شاہزادگان مقرر ہوکر خیرآباد گئے تو کاکوری کی حکومت کا عہدہ انکو تفویض ہوا۔ بخشی صاحب کے ڈیرہ پورگل پور (ضلع کانپور) کے زمانہ قیام میں یہ اور انکے چچا زاد بھائی قاضی عظیم الدین خاں بھی وہاں گئے ہوئے تھے کہ ایک قضیہ میں گنواروں کے ہاتھوں یہ شہید ہوئے۔ ایسے بالیاقت اور ہوشمند پسر کی وفات سے جنکی عمر اسوقت صرف اٹھائیس سال تھی بخشی صاحب بالکل ٹوٹ گئے اور گویا دنیا ترک کرکے وطن چلے آئے۔ انکا عقد انکے چچا قاضی عبدالباسط کی دختر بی بی منی (شجرہ ہذا) کے ساتھ ہوا۔ صرف ایک پسر ہوا تھا جو اپنی پیدائش کے دو چار روز بعد ہی فوت ہوگیا اور بخشی جی کی پسری اولاد ختم ہوگئی۔

قاضی عبدالباسط عباسی (وفات ۱۲ ربیع الاول ۱۲۰۵ھ) پسر دوم قاضی محمد اعظم اپنے والد کے بعد قاضی قصبہ رہے بہت قابل و دانشمند و نیک بخت تھے۔ تمام عمر کبھی لونڈی اور غلام سے بھی نا ملائم گفتگو نہیں کی۔ نواب آصف الدولہ بہادر کے عہد حکومت میں لہ آباد کے چکلہ دار رہے۔ بہت شان و شوکت سے حکومت کی اور باغی راجگان و زمینداران کی خوب سرکوبی کرتے رہے۔ اسی سلسلہ میں راجہ ہنڈیا سے مقابلہ ہوا اور اسی جنگ میں یہ شہید ہوئے اور وہیں ہنڈیا میں دفن ہوئے۔ انکا عقد انکی پھوپھی بی بی واجبہ کی دختر خیر النسا عرف بیدہ بنت شیخ محمد مسیح مخدوم زادہ (فیض ص۱) کے ساتھ ہوا۔ دو دختر عصمت النسا اور منی اور ایک پسر عظیم الدین ہوئے۔

بی بی عصمت النسا دختر اول قاضی عبدالباسط عباسی کا عقد شیخ معز الدین ابن شیخ محمد عالم عباسی کے ساتھ ہوا۔ انکی اولاد شجرہ نمبر ۵ میں ملاحظہ ہو۔

بی بی منی (وفات ۱۲ صفر ۱۲۵۱ھ) دختر دوم قاضی عبدالباسط عباسی کا عقد ان کے

ا؎ مشاہیر ص۱۳۱ ۱۲ ۲؎ مشاہیر ص۳۷۲ ۱۲

پچا بخشی ابوالبرکات خاں کے پسر شیخ برہان علی (شجرہ ہذا) کے ساتھ ہوا جو اوپر مذکور ہوا۔
یہ بہت کم عمری میں بیوہ ہوئیں اور طویل العمر ہو کر لا ولد فوت ہوئیں۔

قاضی عظیم الدین خان بہادر عباسی (وفات ۱۱ جمادی الاخرٰی ۱۲۱۶ھ) پسر قاضی عبدالباسط بہت وجیہ اور دلیر اور غیور تھے خلقتاً بایاں ہاتھ کسی قدر کمزور تھا پھر بھی مقابلہ ہونے پر حریف پیش نہیں پاتا تھا۔ اپنے عم نامدار بخشی ابوالبرکات خاں کے ساتھ گورکھپور میں رہے اور لڑائیوں میں شریک ہو کر ایسے کارہائے نمایاں کئے کہ دربار دہلی سے خطاب خان بہادر سے سرفراز ہوئے۔ نواب آصف الدولہ بہادر اور وزیر الممالک نواب سعادت علیخاں بہادر انکی بہت قدر و منزلت کرتے تھے۔ کسی معاملہ میں دربار اودھ سے کبیدہ خاطر ہو کر ریاست جھنا وتیا (بندیلکھنڈ) چلے گئے۔ وہاں مہاراجہ بہادر نے انکو ہاتھوں ہاتھ لیا اور چالیس ہزار روپیہ سالانہ کی معافی دینے کے علاوہ ایک معاہدہ کیا کہ جس قدر ملک مہاراجہ کی فوج کی مدد سے فتح کریں گے اسمیں سے نصف ریاست میں شامل ہوگا اور دوسرا نصف انکی ملکیت قرار پائے گا۔ مگر مشیت آلٰہی نہ تھی۔ یہ اپنے انتظامات میں مصروف تھے کہ بمقام کالپی مرض ہیضہ میں مبتلا ہوئے اور دفعتاً وہیں وفات ہوئی۔ لاش کاکوری لائی گئی اور آبائی قبرستان میں دفن ہوئے۔ انکا عقد بی بی امتہ الرسول (وفات ۲۳ صفر ۱۲۰۴ھ) ہمشیرہ شیخ کرامت اللہ خاں عباسی (شجرہ نمبر ۷) کے ساتھ ہوا تین دختر عجیبہ و مجیبہ و خیرت النسا اور ایک پسر حافظ علی ہوئے۔ ایک غیر کفو عورت کے بطن سے بھی ایک پسر جعفر علی ہوئے جنکا انتقال ۲۳ ذیقعدہ ۱۲۲۶ھ کو ہوا۔ انکی اولاد کا حال نہیں دریافت ہوا۔

بی بی عجیبہ (وفات ۱۳ رمضان ۱۲۳۹ھ) دختر اول قاضی عظیم الدین عباسی کا عقد شیخ اوصاف علی پسر شیخ محمد عالم عباسی کے ساتھ ہوا انکی اولاد شجرہ نمبر ۵ میں ملاحظہ ہو

بی بی مجیبہ دختر دوم قاضی عظیم الدین عباسی کا عقد مولوی حفیظ الدین بن مولوی امام الدین[1]

---

[1] مشاہیر صفحہ ۱۲

ملک زادہ (نفو صفحہ ۱۶۶) کے ساتھ ہوا۔ انکی پسری اولاد اب باقی نہیں ہے۔ مزید تفصیل شجرۃ الانساب میں ملاحظہ ہو۔

بی بی خیریت النسا (وفات ۱۵ رشوال ۱۲۵۰ھ) دختر سوم قاضی عظیم الدین عباسی کا عقد شیخ احسان علی ابن شیخ غلام حسین مخدوم زادہ (فیض صفحہ ۴۲) کے ساتھ ہوا۔ انکے دو پسر تفضل حسین و خادم حسین ہوئے یہی منشی تفضل حسین تھے جنکا تذکرہ مقدمہ کتاب میں صبح وطن کے اقتباس میں آیا ہے۔ انکی اولاد میں حاجی صدیق حسن علوی بن منشی صفدر حسن مخدوم زادہ اور منشی احسان حسین علوی بی اے ابن منشی عرفان حسین مخدوم زادہ وغیرہ موجود ہیں

قاضی حافظ علی عباسی خاں بہادر (ولادت ۱۱۶۵ھ۔ وفات ۱۶ ر رجب ۱۲۴۵ھ) پسر قاضی عظیم الدین خاں بہادر کو دربار دہلی سے خطابات عالیجاہ احتشام الدولہ ممتاز الملک اور سرکار اودھ سے خطاب خان بہادر عطا ہوئے تھے۔ تعلیم و تربیت اپنے خاندان کے بزرگوں سے پائی۔ فضائل علمی میں ممتاز اور آبائی منصب قضا پر سرفراز رہے۔ بہت خوش تقریر اور اولوالعزم اور فیض رساں تھے۔ اولاً وزیر الممالک نواب سعادت علی خاں بہادر کی مصاحبت میں رہے اور اپنی استعداد و قابلیت کا سکہ جمایا۔ چنانچہ خطاب خاں بہادر ہی کے ساتھ چکلہ داری کا عہدہ ملا اور رائے بریلی و خیرآباد وغیرہ میں متعین رہے۔ بدنظمی کو دفع اور رعایا کی اصلاح کرنے کے لئے اکثر مقامات پر بکار خاص مامور رہے۔ انکے تدبر اور حکمرانی کا رنگ دیکھ کر اور انکی ہی تحریک پر نواب وزیر الممالک بہادر نے انکو شہنشاہ دہلی کے دربار میں اس اہم خدمت پر بھیجا کہ ملک ہندوستان کا ٹھیکہ ایسٹ انڈیا کمپنی سے نکالکر نواب وزیر الممالک کو دیدیا جائے چنانچہ دربار شاہی میں انکے معروضات سننے کے بعد سلطنت برطانیہ سے معاملت کئے جانے کی تجویز ہوئی مگر نواب وزیر الممالک بہادر کی ناگہانی موت نے معاملہ درہم برہم کر دیا۔ دربار دہلی سے اپنی حسن تقریر و وجاہت ذاتی سیاسیدانی کے صلہ میں خطابات مذکورہ بالا مع خلعت فاخرہ کے

۱؎ مشاہیر صفحہ ۱۰۳

انعامات لیکر یہ واپس ہوئے۔ نواب غازی الدین حیدر بادشاہ اودھ کے دربار میں بھی انکی ویسی ہی قدر ومنزلت رہی جیسی نواب وزیر الممالک بہادر کے عہد وزارت میں تھی۔ اہم ملکی معاملات کے تصفیہ کے لئے دربار اودھ سے بحیثیت سفیر نواب گورنر جنرل بہادر کے پاس یہی جاتے تھے چنانچہ لارڈ امہرسٹ گورنر جنرل ہند نے ایک مرتبہ خلعت اور ہاتھی اور گھوڑے اور جھالردار پالکی اور سواروں کا ایک دستہ معہ توپخانہ کے ان کو عطا فرمایا تھا۔ دربار اودھ سے ایک کوٹھی اور محلسرا بھی معافی میں ملی تھی جو محلہ خیالی گنج لکھنؤ میں واقع تھے یہ عمارت بعد کو جب قیصر باغ کی تعمیر ہوئی ہے تو اسمیں شامل ہو گئی۔ اعزہ و احباب کے صدہا افراد کو برسرکار کیا اور یگانہ و بیگانہ کی کما حقہٗ خدمت کرتے رہے۔ خوش اخلاقی اور مقبولیت ایسی حاصل کی کہ اپنے ایک فرزند ارجمند شیخ کاظم علی کے نکاح کی تقریب میں خاندان شاہی اور امرائے دربار اودھ کو مدعو کیا تھا۔ یہ تقریب سعید انکی تعمیر کردہ کوٹھی موسوم بہ بارہ دری میں منعقد ہوئی تھی۔ یہ کوٹھی اب گر رہی ہے۔ اسکے ہر چہار طرف پائیں باغ تھا جس کو برسہا برس اجڑا رہنے کے بعد اب قاضی راشد علی خاں عباسی نے پھر گلزار بنایا ہے۔ ان کو حضرت عارف باللہ شاہ محمد کاظم قلندرؒ سے بیعت تھی۔ انکی قبر بارہ دری مذکورہ کے متصل آبائی قبرستان میں ایک خطیرہ کے اندر ہے۔

انکے دو عقد یکے بعد دیگرے ہوئے۔ پہلا نکاح بی بی خیر النسا (وفات ۱۳ شعبان ۱۲۱۳ھ) بنت قاضی القضاۃ مولوی نجم الدینؒ علی خاں بہادر ملک زادہ کے ساتھ اور دوسرا عقد بی بی فہیم النسا (وفات ۱۹ شوال ۱۲۲۹ھ) بنت حاجی مولوی امین الدینؒ ملک زادہ کے ساتھ ہوا۔ زوجہ اولےٰ سے دو پسر محفوظ علی و واعظ علی اور ایک دختر عزت النسا اور زوجہ ثانیہ سے تین پسر صادق علی و کاظم علی و ہادی علی اور دو دختر ممتاز النسا و فخر النسا ہوئے۔

له مشاہیر ص۲۶۲ ۱۲ ؎۲ مشاہیر ص۲۳۱ ۱۲ ؎۳ مشاہیر ص۵۵ ۱۲

نوٹ:- خان بہادر قاضی حافظ علی خاں کی تمام اولاد ذکور کے نام کے ساتھ یہاں قصبہ میں قاضی اور خاں کے الفاظ استعمال ہوتے آئے ہیں۔ جہاں تک راقم الحروف کا علم ہے قاضی صاحب موصوف یا دیگر صاحبان کو جو خطابات یا انعامات عطا ہوئے وہ سب شخصی اور ذاتی تھے نہ کہ پشتینی۔ علاوہ بریں عہدۂ قضا تو صرف ایک فرد کے لئے مخصوص تھا اسلئے قاضی اور خاں کے الفاظ کا استعمال ہر نام کے ساتھ صحیح نہیں کہا جاسکتا۔ چنانچہ راقم نے قاضی کا لفظ صرف اس فرد کے لئے مخصوص رکھا ہے جو اس عہدۂ جلیلہ پر ممتاز رہا اور دیگر افراد کیلئے شیخ کا لفظ استعمال کیا ہے البتہ رسمی امتیاز کیلئے خاں کا لفظ ترک نہیں کیا ہے اگرچہ موجودہ وقت قاضی زادگان میں بیشتر افراد نے خود ہی ان دونوں الفاظ کو ترک کردیا ہے اور متفق الرائے ہیں کہ حکومت وقت کے عطا کردہ خطابات معمولاً ذاتی ہوتے ہیں نہ کہ پشتینی کہ تمام نسل مابعد ان خطابات سے ملقب ہوتی رہے۔ لہٰذا ایسے افراد کے نام کے ساتھ خاں کا لفظ بھی نہیں لکھا گیا ہے۔ اسی کے ساتھ یہ بات بھی یاد رکھنے کی ہے کہ حکومت وقت کے عطا کردہ خطابات اگر پشتینی بھی ہوتے تھے تو اسکے جاری کردہ احکام و فرامین کا نفاذ اس حکومت کے بقا تک رہتا تھا اور حکومت کے انتقال کے ساتھ تا وقتیکہ جدید حکومت کیطرف سے تجدید نہو حکومت سابقہ کے احکام بھی فنا ہو جاتے تھے۔

بی بی عزت النسا (وفات ۱۷ ربیع الآخر سنہ ۱۲۷۴ھ) دختر اول قاضی حافظ علیخاں عباسی کا عقد شیخ محمد بخش بن شیخ علی بخش مخدوم زادہ کے ساتھ ہوا۔ ان کی اولاد کیلئے نفحہ صفحہ ۹۰ ملاحظہ ہو۔

بی بی ممتاز النسا (وفات ۱۱ شعبان سنہ ۱۲۹۱ھ) دختر دوم قاضی حافظ علیخاں عباسی کا عقد انکے پھوپھی زاد بھائی شیخ تفضل حسین علوی کے پسر شیخ کاظم حسین مخدوم زادہ کے ساتھ ہوا۔ انکی اولاد کیلئے فیض صفحہ ۶۷ ملاحظہ ہو۔

بی بی فخر النسا دختر سوم قاضی حافظ علی خاں عباسی کا عقد حافظ حبیب اللہ ابن حافظ غوث علی مخدوم زادہ کے ساتھ ہوا۔ انکی اولاد کے لئے نفحہ صفحہ ۹۲ ملاحظہ ہو۔[۱]

---

[۱] مشاہیر صفحہ ۳۱۶

تینوں بہنوں کو حضرت شاہ تراب علی قلندرؒ سے بیعت تھی۔

قاضی محفوظ علی خاں عباسی (ولادت ۱۹ جمادی الاولیٰ ۱۲۰۱ھ وفات ۱۷ شوال ۱۲۶۷ھ) پسر اول قاضی حافظ علی خاں کو دربار اودھ سے والا جاہ وقار الدولہ کے خطابات عطا ہوئے تھے۔ بہت ذی لیاقت و مدبر و سیر چشم تھے۔ شاہی انعامات کی بدولت نہایت فارغ البالی اور آن بان سے عمر بسر کی اور اعزہ و اقربا کے ساتھ سلوک و مراعات کرتے رہے۔ ابتدائے ملازمت میں پہلے مبیواڑہ کے چکلہ دار رہے پھر اپنے حسن انتظام اور دبدبہ کی بدولت متفرق علاقہ جات مثل گونڈہ و بانگرمئو و بہرائچ وغیرہ میں بدنظمی کی اصلاح کے لئے کارخاص پر جایا کئے۔ سفارت کے اہم فرائض کئی مرتبہ انجام دئے۔ ایک ایسی ہی سفارت کے سلسلہ میں ۱۲۵۵ھ میں نواب گورنر جنرل بہادر کے پاس الہ آباد جانیکا اتفاق ہوا اور وہاں حضرت شاہ غلام حیدر محمدی عباسی سے ملاقات کا موقع ملا جو اس کتاب کے مقدمہ میں مذکور ہو چکا ہے۔ شاہی دربار میں شاہزادگان عالی مرتبت کے علاوہ نواب گورنر جنرل بہادر اور صاحب رزیڈنٹ بہادر اور دیوان اعظم یعنی وزیر سلطنت اور خان بہادر مولوی مفتی خلیل الدین خاں ملک زادہ کاکوروی سفیر سلطنت اور انکو (قاضی محفوظ علی خاں) کرسی نشین ہونے کا شرف حاصل تھا ورنہ اور بڑے بڑے عہدہ دار سب ہی کھڑے رہتے تھے۔ دربار میں کسی کو چاہے کیسا ہی معذور کیوں نہو کسی سواری پر جانے کی اجازت نہ تھی لیکن انکے لئے بحالت علالت و ضعف جسمانی تا لب بارگاہ سلطانی ہوا دار پر جانا معاف تھا۔ پرگنہ کاکوری اور منسلکہ مواضعات کی تعلقداری کا عطیہ ملا تھا۔ جسکی مالگذاری اس زمانہ میں چوراسی ہزار روپیہ تھی۔ انکی ذاتی کوٹھی اور محلسرا شہر لکھنؤ میں بھی تھی جو زمانہ غدر ۱۸۵۷ء میں بیلی گارڈ (لکھنؤ رزیڈنسی) کی زد میں تباہ و مسمار ہوگئی۔ بعدہٗ اراضی متعلقہ بیلی گارڈ اور سیول اسپتال کے حدود میں شامل ہوگئی۔ باوجود دولت و

لہ مشاہیر صفحہ ۳۹ ۱۲　　سه مشاہیر صفحہ ۱۴۶ ۱۲

وثروت کے بہت متقی و پرہیزگار و دیانتدار اور نماز روزہ کے شائق اور اوراد و وظائف کے پابند اور شب بیدار تھے۔ حضرت شاہ تراب علی قلندر رح سے بیعت تھی۔ انکی قبر بارہ دری کے متصل آبائی قبرستان میں ہے۔ قبر کے گرد خشتی خطیرہ بنا ہوا ہے۔ انکی وفات کی دو تاریخیں خوب ہیں وہو ہذا　اولیاءاللہ حفیظ علیہم　یدخل جنۃ نعیم
۱۲۶۷ھ　۱۲۶۷ھ

انکا عقد بی بی طفیل النسا (وفات غرہ شوال ۱۲۹۵ھ) بمرض فالج بنت بخشی رفعت اللہ خاں عباسی (شجرہ ہذا) کے ساتھ ہوا۔ دو دختر ظہیر النسا و منیر النسا اور دو پسر وصی علی و عابد علی ہوئے۔

بی بی ظہیر النسا (وفات ۴ جمادی الاخری ۱۲۵۰ھ) دختر اول قاضی محفوظ علیخاں عباسی عین شباب میں ناکتخدا فوت ہوئیں۔

بی بی منیر النسا (وفات ۷ ذیقعدہ ۱۳۰۵ھ) دختر دوم قاضی محفوظ علیخاں عباسی کا عقد مولوی رشید الدین خاں ابن مفتی خلیل الدین خاں ملک زادہ کے ساتھ ہوا۔ انکی اولاد شجرہ نمبر ۴ (الف) میں ملاحظہ ہو۔

قاضی وصی علی خاں عباسی (ولادت ۷ رجب ۱۲۴۳ھ وفات ۲۵ جمادی الاخری ۱۳۱۱ھ) پسر اول قاضی محفوظ علی خاں نے فارسی و عربی کی تعلیم کی تکمیل مختلف اساتذہ سے کی حضرت شاہ تراب علی قلندر رح سے بیعت کی اور انکے صاحبزادہ حضرت شاہ تقی علی قلندر رح اور پوتے حضرت حافظ شاہ علی انور قلندر رح سے بہت عقیدت و خلوص و ارادت رکھتے تھے ان حضرات کے فیض صحبت سے علمی قابلیت میں خوب ترقی ہوئی اور فن ادب سے خاص ذوق پیدا ہو گیا انکا تحریر کردہ روزنامچہ بزبان فارسی ایک بیش قیمت تاریخ ہے جو غیر مطبوعہ انکی اولاد کے پاس موجود ہے۔ اسمیں بعض اہل برادری کے ایسے معاملات بھی مذکور ہیں جن کا ظاہر ہونا

---

[1] مشاہیر ص۸۱　[2] مشاہیر ص۶۶　[3] مشاہیر ص۲۴　[4] مشاہیر ص۸۵　[5] مشاہیر ص۲۷

مناسب نہیں ہے۔ لہذا قاضی صاحب کی وصیت ہے کہ اس روزنامچہ کا مطالعہ نظر اغیار سے محفوظ رکھا جائے۔ اسی روزنامچہ میں ایک یادداشت سے واضح ہوتا ہے کہ محلہ قاضی گلی کی مسجد جسکا تذکرہ بخشی ابرالبرکات خاں کے حال میں آیا ہے در اصل بخشی صاحب کے والد ماجد قاضی محمد واعظ کی تحریک اور تجویز پر میاں الماس علی خاں نے تعمیر کرائی تھی اور ساٹھ ستر سال بعد انکی نگرانی میں شیخ صلاح الدین احمد عباسی نے اپنے والد شیخ عزیز الدین حیدر (شجرہ نمبر۱) کی خواہش کی تعمیل میں عمارت مسجد پر استرکاری بنوائی اور حجرہ وغیرہ مکمل کرائے۔ انکی دوسری تصنیف شاہان اودھ کی تاریخ بزبان فارسی ہے جو بھی غیر مطبوعہ ہے۔ یہ نہایت وجیہ و نفیس مزاج وخوش بیان و شجاع و مہذب اوقات تھے۔ سرکار اودھ میں اپنے والد کے بعد انکے جانشین اور قاضی قصبہ تسلیم کیے گئے اور حسب دستور قدیم مراعات وغیرہ قائم رہے۔ لارڈ ہارڈنگ وایسرائے و گورنر جنرل ہند نے جب یہ منجانب سرکار اودھ انسے ملاقات کے لئے کانپور گئے انکو خلعت سے سرفراز کیا۔ ہنگامہ غدر ۱۸۵۷ء کے بعد باغیوں کے شریک کار ہونے کے شبہ میں یہ اور مولوی صلاح الدین احمد (شجرہ نمبر۶) اور شیخ طالب علی (شجرہ نمبر۳) پچیس روز انگریزی فوج کے تحت لکھنؤ میں نظر بند رہے۔ بالآخر مولوی صلاح الدین احمد کے ماموں زاد بھائی مولوی اکرام اللہ خاں نواب یار جنگ بہادر (ضمیمہ نمبر۱) کی سعی و کوشش سے بعزت تمام بری ہوئے۔ بعدہٗ خود انھوں نے حکام سرکار سے ملکر بہت سے اہل وطن کو بغاوت کے الزام سے بری کرایا۔ سرکار بہادر نے انکے کارہائے نمایاں جو انھوں نے دوران ہنگامہ غدر میں چند یوروپین افراد کو پناہ دینے کے سلسلہ میں کئے تھے معلوم ہونے پر انکا عہدۂ قضا برقرار رکھا اور قصبہ کا نمبردار و جاگیردار بنایا۔ چنانچہ انھوں نے تمام اہل برادری کے لئے انکی مقبوضہ اراضیات کو بھی مالگذاری سے معاف کرایا۔ یہ ایسا سلوک کر گئے کہ اہل قصبہ ہمیشہ انکے مداح اور ممنون رہیں گے۔ قرب وجوار میں انکے انصاف اور رعب اور دبدبہ کا چرچا رہتا تھا۔ پرانی وضع اور قدیم لباس کے پابند تھے۔ راقم الحروف کو اپنے لڑکپن میں

بزرگان وطن میں سے انکو اور شیخ سعید الدین عثمانی کو جو گوشیہ ٹوپی اور کلی دار اچکن کے اوپر چھوٹا کوٹ اور زر دمخمل کا گھیتلا جوتا پہنے ہوئے دیکھنا یاد ہے۔ انھوں نے بعارضہ فالج سرسٹھ سال کی عمر میں وفات پائی اور اپنے آبائی قبرستان متصل بارہ دری میں دفن ہوئے۔

انکا عقد بی بی دہاج النسا بنت شیخ غلام صفدر خاں عباسی (شجرۂ ہذا) کے ساتھ ہوا۔ ایک دختر وقار النسا اور تین پسر ذکی علی و رضی علی و سمی علی ہوئے۔

بی بی وقار النسا (وفات ۵ رجمادی الاولے ۱۳۴۶ھ) دختر قاضی وصی علیخاں عباسی کا عقد مولوی غفور الدین (وفات ۵ رجب ۱۳۰۱ھ) ابن مولوی قاضی وحید الدین خاں ملک زادہ (نفحہ ص۱۵۸) کے ساتھ ہوا۔ انکے دو پسر منظور الدین و مشکور الدین اور ایک دختر وصال النسا ہوئے۔

بی بی وصال النسا عرف تنکا بی بی کا عقد شیخ جمیل الدین عباسی کے ساتھ ہوا۔ انکی اولاد کے لئے شجرہ نمبر۶ ملاحظہ ہو۔

مولوی منظور الدین[1] علوی (ولادت ۱۰ رشعبان ۱۲۷۵ھ۔ وفات ۲ ررمضان ۱۳۴۵ھ) پسر اول بی بی وقار النسا حضرت حافظ شاہ علی انور قلندرؒ[2] کے شاگرد اور مرید تھے۔ فارسی زبان پر اچھا عبور تھا۔ شاعری کا مذاق رکھتے تھے اور عربی و فارسی و اردو تینوں زبان میں شعر کہتے تھے۔ سرور تخلص تھا۔ اسی صوبہ متحدہ میں تحصیلداری کے عہدہ پر رہے۔ بعد ختم ملازمت وطن میں قیام کیا۔ بعارضہ فالج انتقال کیا اور اپنے آبائی قبرستان واقع جھالا باغ میں دفن ہوئے۔ انکا عقد انکے ماموں قاضی رضی علیخاں عباسی (شجرۂ ہذا) کی دختر بی بی لئیق النسا (وفات ۲۰ رجمادی الاولے ۱۳۳۰ھ) کے ساتھ ہوا۔ دو دختر قیصر النسا و محراب النسا اور ایک پسر ہوئے۔ یہ پسر صغر سنی ہی میں فوت ہو گئے اور دختر اول بی بی قیصر النسا نے سترہ سال کی عمر میں بعارضۂ طاعون ناگہانی انتقال کیا اور اپنے والدین کے ہاتھوں سپرد خاک ہوئیں۔ انکی دختر دوم بی بی

---

[1] مشاہیر ص۲۰۲ [2] مشاہیر ص۲۱۹

محراب النساء عرف بگن (ولادت یکم محرم ۱۳۱۲ھ) کا عقد مولوی نظم الدین حیدر ملک زادہ نواسہ شیخ الطاف علی عباسی (شجرہ نمبر ۶) کے ساتھ ہوا۔ اولاد شجرہ نمبر ۶ میں ملاحظہ ہو

مولوی مشکور الدین علوی (ولادت ۱۲ صفر ۱۲۸۳ھ۔ وفات ۵ شعبان ۱۳۴۶ھ)

پسر دوم بی بی وقار النسا حضرت حافظ شاہ علی انور قلندرؒ کے شاگرد اور حضرت شاہ حبیب حیدر قلندرؒ کے مرید تھے۔ اسی صوبہ متحدہ میں محکمۂ پولیس میں سب انسپکٹر رہ کر پنشن پائی اور بمرض استسقا وطن میں وفات پائی اور اپنے بڑے بھائی کی قبر کے برابر اپنے آبائی قبرستان میں دفن ہوئے۔ انکا عقد بی بی رابعہ (ولادت ۴ شوال ۱۳۰۰ھ) بنت منشی سلطان حسین مخدوم زادہ (فیض ص۴۲) کے ساتھ ہوا۔ یہ بی بی بقید حیات ہیں انکو حضرت شاہ حبیب حیدر قلندرؒ سے بیعت ہے۔ انکے ایک پسر ضمیر الدین عرف شبتی (ولادت غرہ شوال ۱۳۲۲ھ) موجود ہیں۔ ہنوز نا کتخدا ہیں۔ انکے والد اور چچا کا تمام عمر قیام اپنے ننہال یعنی جناب قاضی صاحب کے مسکونہ مکان میں رہا چنانچہ یہ بھی وہیں رہتے ہیں۔ نیک طبیعت اور ملنسار ہیں۔

شیخ ذکی علی خاں عباسی (ولادت ۱۵ جمادی الاولیٰ ۱۲۶۰ھ۔ وفات ، شعبان ۱۳۲۸ھ)

پسر اول قاضی وصی علی خاں کو عربی اور فارسی میں کافی دستگاہ تھی۔ شعر گوئی میں فرہاد تخلص تھا اور مولوی محی الدین خاں ذوقؔ ملک زادہ سے تلمذ تھا۔ انکا ایک اردو شعر نذر ناظرین ہے[۱]

باغ میں وہ سرو قد محو خود آرائی ہے آج ہر ستارہ چرخ پر چشم تماشائی ہے آج

حافظہ بہت قوی تھا۔ مثنوی مولانا رومؒ کے دلدادہ تھے۔ ملازمت سرکار انگریزی میں انسپکٹر رجسٹریشن کے عہدہ پر عرصہ تک کام کیا تھا کہ جنون کے مرض میں مبتلا ہوئے جو باوجود علاج و معالجہ کے نہ گیا اور مجبوراً ترک ملازمت کرکے خانہ نشین ہوگئے۔ حضرت شاہ تراب علی قلندرؒ سے بیعت تھی۔ عمر طبعی کو پہونچکر انتقال کیا اور اپنے جدی قبرستان میں

---

[۱] مشاہیر ص۳۹۲

دفن ہوئے۔ انکا عقد انکی پھوپھی بی بی منیر النسا کی دختر بی بی انعام النسا (وفات ۲۳۔ شعبان ۱۳۲۴ھ) بنت مولوی رشید الدین خاں ملک زادہ (شجرہ ۴۔ الف) کے ساتھ ہوا دو دختر رئیس النسا و مشتاق النسا اور تین پسر اعجاز علی و افتخار علی و انتظار علی ہوئے۔

بی بی رئیس النسا (وفات ۲۲ر جمادی الاخرے ۱۳۵۶ھ) دختر اول شیخ ذکی علی عباسی کو حضرت شاہ علی اکبر قلندرؒ سے بیعت تھی۔ انکا عقد شیخ عبدالوحید نیرنگ (تفصیل صـ۹۳) کے ساتھ ہوا۔ انکے ایک پسر محب الرحمن عرف توصیف احمد (ولادت ۱۳۱۹ھ) موجود ہیں۔ یہ کلکتہ میں محکمہ فراہمی سامان جنگ (سپلائی ڈیپارٹمنٹ) میں ملازم ہیں انکے دو عقد یکے بعد دیگرے ہوئے۔ پہلا نکاح بی بی قریشیہ خاتون بنت شیخ عزیز الحسن بجنوری (تفصیل صـ۱۰۲) کے ساتھ ہوا جو صرف دو سال بعد ایک شیر خوار دختر چھوڑ کر فوت ہوئیں۔ یہ دختر بھی چار سال بعد قضا کر گئی۔ دوسرا عقد بی بی انیق فاطمہ (ولادت تقریباً ۱۳۲۹ھ) بنت سید فخر الحسن (از نبائر مخدوم شاہ سید الہدیہ المعروف بہ چھوٹے مخدوم صاحبؒ) خیر آبادی کے ساتھ ۲۴ر ذی الحجہ ۱۳۶۱ھ کو ہوا۔ ہنوز کوئی اولاد نہیں ہے۔

بی بی مشتاق النسا (ولادت ۱۵ر رجب ۱۲۸۹ھ۔ وفات ۱۵ر رمضان ۱۳۶۲ھ) دختر دوم شیخ ذکی علی خاں عباسی کو حضرت حافظ شاہ علی انور قلندرؒ سے بیعت تھی۔[۱] انکا عقد انکی خالہ کے پسر شیخ تلطف علی ابن شیخ الطاف علی کے ساتھ ہوا (ملاحظہ ہو شجرہ نمبر۶) یہ بی بی لاولد بمرض ہیضہ صرف ۲۴ گھنٹہ بیمار رہ کر فوت ہوئیں اور اپنے شوہر کی قبر کے قریب دفن ہوئیں۔

شیخ اعجاز علی خاں عباسی (ولادت یکم ذیقعدہ ۱۲۷۹ھ۔ وفات ۸ جمادی الاخرے ۱۳۴۲ھ) پسر اول شیخ ذکی علی خاں کو حضرت حافظ شاہ علی انور قلندرؒ سے بیعت تھی۔[۲]

---

۱ مشاہیر صـ۲۷۶ ۲ مشاہیر صـ۲۷۰

بہت نیک اور صلح پسند تھے۔ اپنے چھوٹے بھائی شیخ انتظار علی عباسی کے ساتھ بھوپال میں قیام تھا کہ بعارضہ نمونیا بمقام رائسین انتقال کیا اور وہیں دفن ہوئے۔ انکا عقد بی بی مشتاق النسا (ولادت تقریباً ۱۲۹۹ھ) دختر دوم منشی عبدالعلی ابن شیخ سعادت علی مخدوم زادہ (فیض ص۲۵) کے ساتھ ہوا مگر کوئی اولاد نہیں ہوئی۔ یہ بی بی ابھی بقید حیات ہیں

شیخ اعزاز علی عرف افتخار علی خاں عباسی (ولادت ۳ شعبان ۱۲۸۵ھ۔ وفات ۱۲ شوال ۱۳۳۵ھ) پسر دوم شیخ ذکی علی خاں کو اوراد و ظائف و عملیات کا بہت شوق تھا۔ وطن ہی میں مرض ہیضہ انتقال ہوا اور آبائی قبرستان میں دفن ہوئے۔ انکا نکاح غیر برادری میں موضع کوپا ضلع چھپرا صوبہ بہار میں بی بی کلثوم بنت محی الدین خاں کے ساتھ ہوا۔ یہ بی بی کاکوری میں مستقل طور پر رہتی ہیں۔ تین پسر ذاکر علی و اسرار علی و انتصار علی موجود ہیں۔

شیخ ذاکر علی عباسی (ولادت ۱۳۲۳ھ) و شیخ انتصار علی عباسی (ولادت ۱۳۳۱ھ) پسران اول و سوم شیخ افتخار علی فاتر العقل اور ناکتخدا ہیں۔

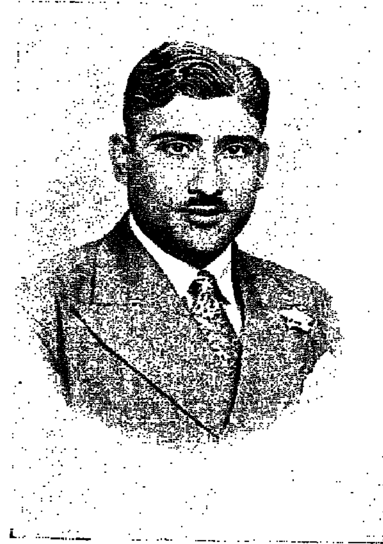
شیخ اسرار علی عباسی (ولادت ۱۳۲۸ھ) پسر دوم شیخ افتخار علی نے انگریزی تعلیم حاصل کی اور محکمہ تعلیمات کی سرکاری ملازمت میں ڈرائنگ ماسٹر ہیں۔ آج کل لکھنؤ میں متعین ہیں۔ انکا عقد قصبہ نگرام ضلع لکھنؤ میں خان بہادر میر سید حسین ڈپٹی کلکٹر مرحوم کی نواسی بی بی شافعہ ریحانہ خاتون بنت شیخ مکرم احمد کے ساتھ ہوا۔ ان بی بی نے عین جوانی میں بعلالت زچگی ۲۶ محرم ۱۳۶۲ھ کو اناؤ میں انتقال کیا اور نگرام میں دفن ہوئیں۔ انکے پانچ دختر توقیر سلطانہ عرف شاہانہ (ولادت ۱۱ محرم ۱۳۵۵ھ) و ثروت سلطانہ (ولادت ۲۶ ربیع الآخر ۱۳۵۶ھ) و زینت سلطانہ (ولادت ۱۰ جمادی الاخر ۱۳۵۸ھ) و صوفیہ سلطانہ (ولادت ۱۰ جمادی الاولے ۱۳۵۹ھ) و فرخندہ سلطانہ (ولادت ۵ ذیقعدہ ۱۳۶۱ھ) ہوئیں ان میں سے آخر الذکر دو بچیاں بحالت شیر خوارگی فوت ہوئیں۔ بقیہ تینوں بچیاں پرورش پا رہی ہیں

شیخ انتظار علی عباسی (ولادت یکم رمضان ۱۲۹۴ھ۔ وفات یکم ذی الحجہ ۱۳۶۰ھ)



KAZI INTIZAR ALI KHAN ABBASI

انتظار علي عباسي (صفحه ١١٠)



IZHAR ALI ABBASI

اظهار علي عباسي (صفحه ١١٢)



اسزاز علي عباسي

(صفحة ۱۱۰)

پسر سوم شیخ ذکی علی خاں نے اپنے چھوٹے چچا شیخ سمی علی عباسی کے سایۂ عاطفت میں ابتدائی تعلیم حاصل کی اور بعدہ علیگڈھ کالج سے بی اے کی ڈگری لی اور اسی صوبۂ متحدہ میں سرکاری ملازمت میں داخل ہوئے۔ شروع میں کچھ عرصہ تک ڈائرکٹر زراعت و کاغذات دیہی کے دفتر میں رہے پھر محکمہ آبکاری میں انسپکٹر مقرر ہوئے اور ترقی کرتے ہوئے اسسٹنٹ کمشنر آبکاری کے عہدہ سے ۱۳۵۶ھ میں پنشن پائی۔ دوران ملازمت میں ریاست بھوپال میں ڈیپوٹیشن پر کئی سال محکمہ آبکاری کے افسر اعلیٰ رہے۔ بہت نیک خصلت و مرنجاں مرنج و کنبہ پرور تھے۔ اپنے فرزند رشید شیخ اظہار علی عباسی کے پاس کلکتہ میں مقیم تھے کہ مرض فالج میں مبتلا ہوئے اور چند ماہ کی علالت کے بعد وہیں وفات پائی اور دفن ہوئے۔ انکا عقد انکی بڑی بھاوج کی بڑی ہمشیر بی بی اشتیاق النسا (وفات ۲ محرم ۱۳۳۴ھ) بنت منشی عبدالعلی مخدوم زادہ (فیض ص۲۵) کے ساتھ ہوا۔ یہ بی بی عین جوانی میں عرصہ تک علیل رہکر بمقام لکھنؤ فوت ہوئیں اور کاکوری میں قاضی صاحبان کے قبرستان میں دفن ہوئیں۔ انکے دو دختر اخلاق فاطمہ و تہذیب فاطمہ اور ایک پسر اظہار علی ہوئے جو سب اپنی والدہ کی وفات کے وقت صغیر السن تھے۔ ان بچوں کی پرورش ان کی بڑی چچی نے کی جو ان کی خالہ بھی ہیں۔

بی بی اخلاق فاطمہ (ولادت ۸ شوال ۱۳۲۱ھ۔ وفات ۱۳ جمادی الاولی ۱۳۵۲ھ) دختر اول شیخ انتظار علی عباسی کا عقد مولوی کلیم الدین بی۔ اے۔ ایل ایل بی (ہمشیر زادہ منشی احتشام علی مخدوم زادہ فیض ص۴۲) ابن مولوی سدید الدین ملکزادہ (شجرہ نمبر ۵) کے ساتھ ہوا۔ یہ بی بی عین شباب میں لاولد فوت ہوئیں۔

بی بی تہذیب فاطمہ (ولادت ۱۳۲۷ھ) دختر دوم شیخ انتظار علی عباسی کا عقد منشی مظہر علی ایم اے۔ ایل ایل بی (ہمشیر زادہ منشی احتشام علی مخدوم زادہ۔ فیض ص۴۲) ابن منشی اظہر علی مخدوم زادہ کے ساتھ ہوا۔ انکا قیام اپنے شوہر کے ساتھ کلکتہ میں

رہتا ہے وہ وہاں وکالت کرتے ہیں۔ ہنوز کوئی اولاد نہیں ہے۔

شیخ اظہار علی عباسی (ولادت ۱۱ جمادی الاخری ۱۳۲۲ھ) پسر شیخ انتظار علی عباسی انگریزی تعلیم میں رُڑکی کالج سے انجینیری کی ڈگری حاصل کی اور تقریباً پندرہ سال سے آسام بنگال ریلوے میں ڈسٹرکٹ ٹریفک سپرنٹنڈنٹ کے عہدہ پر ممتاز ہیں حال ہیں یعنی ۱۳۶۲ھ میں فوجی خدمات کے سلسلہ میں سرکار بہادر سے میجر کا اعزازی عہدہ عطا ہوا ہے۔ نیک مزاجی اور کنبہ پروری میں اپنے والد ماجد کے قدم بقدم ہیں انکا عقد بی بی ثریا خاتون بنت خاں صاحب منشی شفیق الحسن ابن منشی حافظ مقبول حسن مخدوم زادہ (فیض آباد) کے ساتھ ہوا۔ دو پسر کمال اختر (ولادت ۲۵ رجب ۱۳۵۵ھ مطابق ۱۲ اکتوبر ۱۹۳۶ء) اور پرویز انتظار (ولادت ۱۵ رمضان ۱۳۵۸ھ) مطابق ۲۹ اکتوبر ۱۹۳۹ء) موجود ہیں جو ابھی کم عمر اور زیر تعلیم ہیں۔

قاضی رضی علی خاں عباسی (وفات ۲ جمادی الاولے ۱۳۲۰ھ) پسر دوم قاضی وصی علی خاں اپنے والد کے بعد قاضی قصبہ ہوئے۔ عرصہ تک پرگنہ کاکوری کے سب رجسٹرار اعزازی طور پر رہے۔ سرکار بہادر کے درباری ہونے کا شرف حاصل تھا۔ سسرال جانے کی وجہ سے اپنی اہلیہ کے موروثی مکان میں سکونت اختیار کی لیکن کچہری کرنے کے لئے اکثر اپنے آبائی مکان میں اجلاس کرتے تھے۔ حضرت شاہ تقی علی قلندر کے مرید تھے۔ تقریباً ستر سال کی عمر میں وفات پائی اور اپنے آبائی قبرستان میں دفن ہوئے۔ ان کی وفات کے بعد کاکوری کے عہدۂ قضا کا خاتمہ ہوگیا۔ انکا عقد انکے ماموں شیخ غلام احمد کی دختر دوم بی بی شفیق النساء (شجرہ ہذا) کے ساتھ ہوا۔ دو دختر لئیق النساء و اختر النساء اور پانچ پسر نثار احمد و دلدار احمد و مختار احمد و سردار احمد و نگار احمد ہوئے۔

بی بی لئیق النساء دختر اول قاضی رضی علی عباسی کا عقد انکے پھوپھی کے پسر مولوی منظور الدین (شجرۂ ہذا) ابن مولوی غفور الدین ملک زادہ کے ساتھ ہوا۔ انکی



WAQAR INTIZAR ABBASI
URF
KAMAL AKHTER ABBASI

INTIZAR SHAFIQ ABBASI
URF
PERVEZ ABBASI

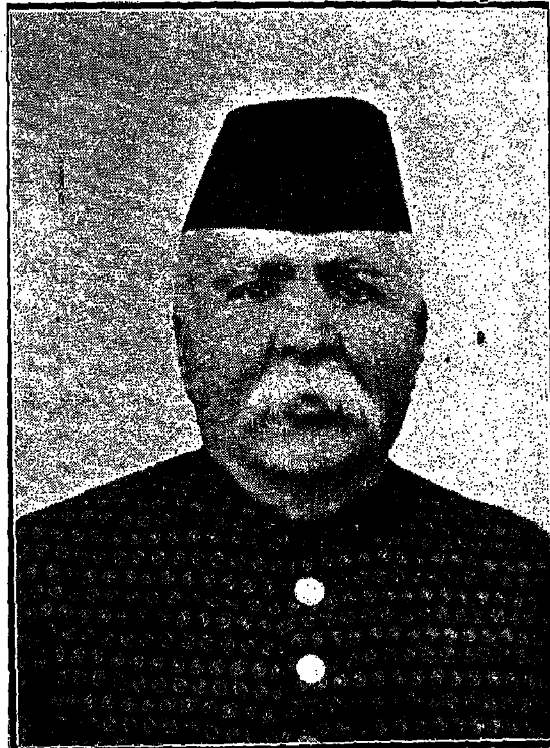
انتظار شفیق عباسی
عرف پرویز

— صفحہ ۱۱۲ —

وقار انتظار عباسی
عرف کمال اختر



قاضی رضی علی خان عبّاسی



قاضی نثار احمد خان عبّاسی

اولاد کا ذکر آچکا ہے۔

بی بی اختر النسا (وفات ۲۷ شوال ۱۲۹۶ھ) نوجوانی میں ناکتخدا فوت ہوئیں۔

شیخ نثار احمد خاں عباسی (ولادت ۱۲۸۴ھ۔ وفات یکشنبہ ۲۱ رجب ۱۳۶۲ھ)

پسر اول قاضی رضی علی خان کو حضرت حافظ شاہ علی انور قلندرؒ سے بیعت تھی۔ یہ بہت غریب پرور اور رعایا و متوسلین کے ہمدرد تھے۔ ہمیشہ خانہ نشین رہے۔ خاص اعزہ کے سوا کہیں آنے جانے کی عادت نہیں رکھی۔ بہت محنت و جانفشانی سے ایک نسب نامہ موسوم بہ گلشن عباس لکھا جسمیں اپنے خاندانی حالات کے علاوہ خلفائے عباسیہ کی مختصر تاریخ بھی لکھی۔ اس کتاب کے چھپنے کی نوبت نہیں آئی۔ مرض الموت کے دوران میں انکے پسر دوم انکو بغرض علاج لکھنؤ لے گئے لیکن چند روز بعد ہی لکھنؤ میں انتقال ہوا اور کاکوری میں گورستان جدید میں دفن ہوئے جو آبائی قبرستان کے قریب ہی واقع ہے۔ انکے دو عقد ہوئے عقد اول قصبہ گدھی بھلول ضلع بارہ بنکی میں بی بی منظور النسا (وفات ۷ جمادی الاولےٰ ۱۳۲۶ھ) بنت شیخ امتیاز الزماں صدیقی کے ساتھ ہوا۔ انکے دو پسر علی حیدر و اشتیاق احمد ہوئے۔ عقد دوم غیر کفو میں ہوا مگر ان بی بی سے کوئی اولاد نہیں ہوئی یہ بی بی بقید حیات ہیں۔ ایک باندی کے بطن سے بھی انکے ایک پسر ظہیر احمد (ولادت ۸ صفر ۱۳۴۲ھ) اور ایک دختر شوکت النسا عرف بانو موجود ہیں۔ ظہیر احمد کا قیام کاکوری میں ہے اور شوکت النسا کا عقد کانپور میں ہو گیا ہے۔

شیخ علی حیدر عباسی (ولادت ۱۳۰۱ھ) پسر اول شیخ نثار احمد خاں عالی مرتبت مشیر الملک عالی قدر بہادر کے خطابات سے سرفراز ہیں۔ انھوں نے ہندوستان میں تعلیم پانے کے بعد ولایت میں اعلےٰ تعلیم حاصل کی۔ وہاں سے واپسی پر چند سے سیتاپور اور بلیا کے اضلاع میں اعزازی حیثیت سے صیغۂ مال کا کام سیکھتے رہے۔ طبیعت کی جودت اور عروج کی طلب کی بدولت اس اعزازی ملازمت سے مستعفی ہو کر ریاست بھوپال پہونچے

وہاں اس زمانہ میں انکے ماموں عالی مرتبت معین الملک خان بہادر شیخ
متین الزماں خاں (ڈپٹی کلکٹر صوبۂ متحدہ) مشیر المہام کے معزز عہدہ پر ممتاز تھے۔
انکی مدد سے ان کو ریاست عالیہ میں پولیٹکل سکریٹری کا عہدہ ملا۔ اس سیاسی خدمت
پر انکے جوہر نمایاں ہوئے اور ۱۳۵۵ھ (۱۹۳۶ء) سے مشیر المہام[1] کے عہدہ پر فائز ہیں۔
حسن خدمات کے صلہ میں دربار بھوپال سے مذکورۂ بالا خطابات اور دیگر انعامات کے عطا ہوئے
اسی دوران میں ایک مرتبہ بکار خاص منجانب ایوان والیان ہند ڈائرکٹر مقرر ہو کر بٹلر کمیشن
کے ساتھ کام کیا۔ بعدہٗ اسی ایوان کی طرف سے مشیر کار مقرر ہو کر گول میز کانفرنس کی شرکت
کے لئے اعلیحضرت فرمانروائے بھوپال کے ساتھ ولایت گئے۔ بسنہ ۱۳۶۱ھ (۱۹۴۲ء) میں
ہز ہائنس مہاراجہ صاحب بہادر ریوا (بگھیلکھنڈ) نے انکے خدمات مستعار لے کر اپنا
چیف ایڈوائزر[2] مقرر کیا اور ریوا کمیشن آف انکوائری ۱۹۴۲ء[3] کے اجلاسوں میں اپنے تمام
معاملات کی پیروی انکے سپرد کی اور اپنے بعض دیگر سیاسی معاملات بھی جو سرکار برطانیہ
سے الجھے ہوئے تھے انکے سپرد کئے۔ انہوں نے بہت خوش اسلوبی اور کامیابی کے ساتھ
تمام معاملات طے کئے والیان ہند میں نیک نامی حاصل کی۔ حق یہ ہے کہ انہوں نے اپنی
دیانت اور قابلیت سے اپنے بزرگان سلف کا نام روشن کیا اور فی زماننا ظاہری وجاہت
و شخصیت میں اہل قصبہ کے ممتاز ارکان میں ہیں۔ باوجودیکہ ابتدائے عمر سے اسوقت تک
ہمیشہ کاکوری سے باہر رہے۔ لیکن انکو آبائی وطن سے انس اور محبت ہے اور قصبہ میں
اپنی یادگار چھوڑنا چاہتے ہیں۔ اللہ تعالےٰ انکے حب وطن سے اہل وطن کو مستفیض اور
مستفید کرے۔ انکے دو عقد ہوئے ہیں۔ پہلا نکاح انکی خالہ کی دختر بی بی رضی النساء بنت

---

۱ مشیر المہام — Political Member of the Executive council

۲ ...... Chief Adviser

۳ ..... Rewa Commission of Enquiry of 1942



عالیمرتبت مشیر الملک عالیقدر قاضی علیحیدر خاں عباسی
مشیر المہام صیغہ سیاسیہ بھوپال



محمد عارف عباسی



قاضی اشتیاق احمد خان عباسی بیرسٹرایٹ لا

چودھری فدا حسین تعلقدار سیحہ ضلع بارہ بنکی کے ساتھ اور دوسرا عقد بی بی زبیدہ بیگم بنت مولوی سلام الدین خاں چیف جج عدالت العالیہ ہائی کورٹ بھوپال کے ساتھ ہوا۔ عقد دوم کا شمار غیر برادری میں ہے۔ زوجۂ اول کا قیام بیشتر لکھنؤ میں اور زوجۂ دوم کا قیام بھوپال میں رہتا ہے۔ خوش اخلاقی اور ملنساری میں زوجۂ دوم نمایاں حیثیت رکھتی ہیں۔ زوجۂ اول سے دو دختر سلمٰی (ولادت ۱۳۴۳ھ بہ ۱۹۲۴ء) و امینہ (ولادت ۱۳۴۶ھ بہ ۱۹۲۷ء) اور زوجۂ دوم سے ایک پسر عارف کمال (ولادت ۱۳۵۰ھ بہ ۱۹۲۹ء) موجود ہیں۔

شیخ اشتیاق احمد عباسی (ولادت ۱۳۱۱ھ) پسر دوم شیخ نثار احمد خاں نے ہندوستان میں بی اے کی سند لینے کے بعد ولایت جاکر بیرسٹری کی ڈگری حاصل کی۔ خاص لکھنؤ میں وکالت کرتے ہیں۔ اپنے برادر معظم کے ساتھ ریاست ریوا کے سیاسی معاملات کی پیروی بہت کامیابی کے ساتھ کی اور انعامات حاصل کئے۔ انکا عقد انکے ماموں کی دختر بی بی عائشہ بنت شیخ تین الزماں خاں کے ساتھ ہوا جو عرصہ دراز تک مرض دق میں علیل رہنے کے بعد عین جوانی میں ۱۳۶۰ھ میں فوت ہوئیں۔ ان سے کوئی اولاد نہیں ہے۔ دوسرا عقد ۱۳۶۲ھ میں مشہور فلم اسٹار بی اختری بائی فیض آبادی کے ساتھ ہوا۔ اس پیوند کا شمار غیر کفو میں ہے۔ ابھی کوئی اولاد نہیں ہے۔

شیخ دلدار احمد خاں عباسی (وفات ۲۰ ربیع الآخر ۱۳۰۲ھ) پسر دوم قاضی رضی علیخاں کو جناب مولانا فضل الرحمٰن گنج مراد آبادی سے بیعت تھی۔ یہ ہمیشہ خانہ نشین رہے۔ ان کے دو عقد یکے بعد دیگرے ہوئے۔ پہلا عقد بی بی بندہ بنت منشی نظیر حسن وکیل ساکن قصبہ دیوہ ضلع بارہ بنکی کے ساتھ اور دوسرا عقد غیر برادری میں موضع بہن پور ضلع کھیری میں بی بی جعفری بیگم

لہ شیخ سلام الدین خاں حضرت شیخ درویش رحمۃ اللہ علیہ کی اولاد سے ہیں۔ انکا وطن بستی شیخ ضلع جالندھر (پنجاب) ہے۔ ریاست بھوپال میں بعہدۂ جلیلہ نصیر المہام وچیف جج عدالت العالیہ ہائیکورٹ فائز ہیں۔ عالیجناب والا قدر امین الملک کے خطابات سے ممتاز ہیں ۱۲

کے ساتھ ہوا۔ یہ سب لا ولد فوت ہوئے۔

شیخ مختار احمد خاں عباسی (ولادت ۱۲۹۲ھ) پسر سوم قاضی رضی علی خاں کو جناب مولانا فضل الرحمن گنج مرادآبادی سے بعیت ہے۔ یہ ہمیشہ خانہ نشین رہے۔ عقد ہونے کے قبل کاکوری میں رہتے تھے اور عقد کے بعد سے سسرالی جائداد کی بدولت مع قبائل بابوپور میں رہتے ہیں۔ انکا عقد بی بی آمنہ بنت شیخ واجد علی خاں رئیس بابوپور ضلع سیتاپور کے ساتھ ہوا۔ یہ بی بی اہلیہ شیخ صابر علی عباسی (شجرہ نمبر۳) کی حقیقی بہن ہیں۔ انکے تین دختر حسین النسا وسعید النسا وصفی النسا اور ایک پسر غلام معین الدین عرف اجمیری موجود ہیں۔

بی بی حسین النسا دختر اول شیخ مختار احمد عباسی کا عقد شیخ محمد حسین ابن شیخ احمد حسین مینائی رامپوری کے ساتھ ۱۳۵۵ھ میں ہوا۔ شیخ محمد حسین مولوی احترام الدین خلف مولوی قیام الدین ملک زادہ کاکوروی کے برادر نسبتی ہیں۔ ہنوز کوئی اولاد نہیں ہے شیخ مختار احمد خاں کی بقیہ اولاد اب تک ناکتخدا ہے۔

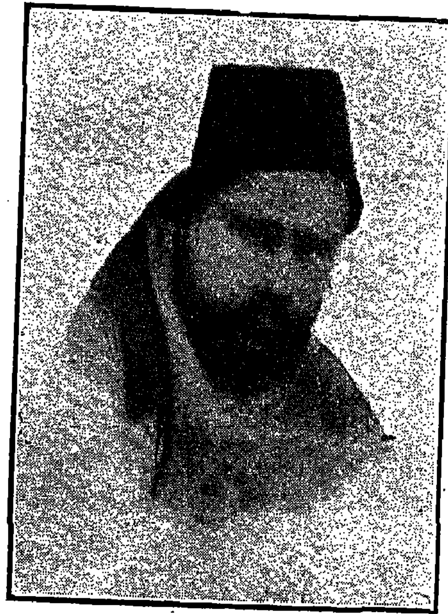
شیخ سردار احمد خاں عباسی (وفات ۵؍ شوال ۱۲۹۶ھ) پسر چہارم قاضی رضی علیخاں کم عمری میں لاولد فوت ہوئے۔

شیخ نگار احمد خاں عباسی (ولادت ۱۳۰۰ھ) پسر پنجم قاضی رضی علی خاں کو حضرت حافظ شاہ علی انور قلندرؒ سے بعیت ہے۔ انکے دو عقد یکے بعد دیگرے ہوئے۔ پہلا عقد بی بی مختار النسا (وفات ۱۰؍ محرم ۱۳۳۳ھ) بنت شیخ ممتاز علی مخدوم زادہ (نفحہ ص۳۲) کے ساتھ ہوا۔ یہ بی بی عین جوانی میں لاولد فوت ہوئیں۔ دوسرا عقد بی بی صغیر فاطمہ (ولادت ۱۳۲۰ھ) بنت شیخ فدا علی عباسی (کاکوروی الاصل) جیبوری (شجرہ نمبر۲) کے ساتھ ہوا اور یہ جیبوپرہی میں رہنے لگے۔ انکے ایک دختر شمیم النسا (ولادت ۱۳۴۲ھ) اور ایک پسر وقار احمد (ولادت ۱۳۴۵ھ) موجود ہیں۔ یہ دونوں ناکتخدا ہیں۔

شیخ سمیع علی خاں عباسی (وفات ۱۴؍ ذیقعدہ ۱۳۴۲ھ) پسر سوم قاضی وصی علیخاں کو



قاضی معین الدین خان عباسی



قاضی سمیع علی خان عبّاسی

حضرت حافظ شاہ علی انور قلندرؒ سے سلسلہ چشتیہ میں بیعت تھی۔ بانمش منتظم و آن بان والے شخص تھے۔ سرکاری ملازمت میں عرصہ دراز تک تحصیلداری کے عہدہ پر رہنے کے بعد وطن آکر خانہ نشین ہو گئے۔ جب یہ بہرائچ میں تحصیلدار تھے اسی زمانہ میں جناب مرزا خداداد بیگ لکھنوی وہاں اکسٹرا اسسٹنٹ کمشنر تھے۔ وہ اپنی مصنفہ کتاب ترنم خداداد در ذکر مسعود مطبوعہ ۱۳۰۴ھ میں انکی اس خوش انتظامی و قابلیت کی بہت تعریف لکھتے ہیں جو انھوں نے حضرت سید سالار مسعود غازیؒ کی درگاہ کے خدمات کے متعلق کی تھی۔
اوائل عمر میں قرآن مجید حفظ کیا تھا۔ اسکا دور دوران ملازمت میں تقریباً پچیس سال منقطع رہا بعد ترک ملازمت جب مستقل طور پر وطن واپس آئے تو از سر نو کلام پاک کو یاد کیا اور آخر عمر تک ہر سال ماہ رمضان المبارک میں اپنے محلہ کی مسجد میں محراب سنایا کئے۔ عطر بنانے اور باغ لگانے کا شوق تھا۔ تقریباً پچہتر سال کی عمر میں بعارضۂ فالج انتقال کیا اور اپنے والد ماجد کی قبر کے پہلو میں دفن ہوئے۔ انکے دو عقد یکے بعد دیگرے ہوئے۔ پہلا نکاح بی بی افضال النسا (وفات ۱۳ ر جمادی الاول ۱۲۹۹ھ) بنت شیخ طالب علی عباسی (شجرہ نمبر ۳) کے ساتھ ہوا۔ ان زوجہ سے تین پسر ذوالفقار احمد اور دو اور ہوئے جو سب ہی صغر سنی میں فوت ہو گئے اور یہ بی بی لاولد قضا کر گئیں۔ دوسرا عقد بی بی مبین النسا بنت منشی سلطان حسین مخدوم زادہ (فیض ص۳۱) کے ساتھ ہوا۔ ان بی بی کو حضرت حافظ شاہ علی انور قلندرؒ سے بیعت تھی۔ ان سے دو دختر مرشد النسا و معز النسا اور ایک پسر ولی حیدر ہوئے۔ انمیں سے دختر دوم ناکد خدا فوت ہوئیں۔
بی بی مرشد النساء عرف بیگم (ولادت ۱۳۰۸ھ وفات ۱۲ ر ربیع الاول ۱۳۴۴ھ) دختر اول شیخ سمی علی خاں عباسی کا عقد انکے بنی عم شیخ راشد علی ابن شیخ شاہد علی عباسی (شجرہ ہذا) کے ساتھ ہوا۔ اولاد کا ذکر اپنی جگہ پر آئیگا۔
شیخ ولی حیدر خاں عباسی (ولادت محرم ۱۳۱۲ھ) پسر شیخ سمی علی خاں کو حضرت

شاہ حبیب حیدر قلندرؒ سے بیعت ہے۔ یہ ہمیشہ خانہ نشین رہے۔ قصبہ کی آبادی سے باہر ایک باغ میں انکے والد نے ایک بنگلہ بنوایا تھا اسی میں انکا مستقل قیام رہتا ہے یہاں نماز اور با اخلاق ہیں۔ انکے دو عقد یکے بعد دیگرے ہوئے۔ پہلا عقد بی بی متین النساء سیدہ (وفات ۱۴ر صفر ۱۳۴۴ھ) بنت خان بہادر مولوی سید نہال الدین دیوی ضلع بارہ بنکی کے ساتھ ہوا۔ ان بی بی نے عرصہ دراز تک مرض دق میں مبتلا رہ کر اپنی جوانی میں کوہ منصوری پر لاولد انتقال کیا اور وہیں دفن ہوئیں۔ دوسرا عقد بی بی شوکت النساء (ولادت ۱۳۲۲ھ) بنت شیخ نظیر حسین قدوائی تعلقدار گدیہ ضلع بارہ بنکی کے ساتھ ہوا۔ ان بی بی کو جناب احمد میاں صاحب خلیفہ حضرت مولانا شاہ فضل الرحمن صاحبؒ گنج مراد آبادی سے بیعت ہے ملنسار اور خوش اخلاق بی بی ہیں۔ ہنوز کوئی اولاد نہیں ہے۔

شیخ عابد علی خاں عباسی (وفات ۲۵ر شوال ۱۲۹۶ھ) پسر دوم قاضی محفوظ علیخاں کو عربی و فارسی میں کافی دستگاہ تھی اور علمی مشاغل کا ذوق تھا۔ فارسی میں مرزا غالب دہلوی کے ایسے شاگرد تھے کہ انشا پردازی میں استاد مانے گئے۔ کتاب پنج آہنگ (تصنیف مرزا غالب دہلوی) میں انکے نام کا بھی ایک رقعہ شامل ہے۔ اردو شاعری میں رند لکھنوی سے اصلاح لی۔ فرہاد تخلص تھا۔ انکی دو نظمیں نالہ عارفانہ و نالہ عاشقانہ طبع ہو چکی ہیں قصبہ کاکوری کی ایک تاریخ بنام صبح وطن فارسی میں لکھنا شروع کی تھی مگر افسوس کہ عمر نے وفا نہ کی اور کتاب نامکمل رہ گئی۔ ان کی قابلیت اور حسن کلام کی تعریف سنکر سلطان عالم واجد علی شاہ بادشاہ اودھ نے اپنے دربار میں بار یابی عطا کی اور سات پارچہ کے خلعت سے سرفراز کیا۔ ہمیشہ وطن میں رہے اور اپنے برادر معظم قاضی وصی علی خاں کے ساتھ کامل یک جہتی و اتحاد قائم رکھا۔ حضرت شاہ تراب علی قلندرؒ سے بیعت تھی۔ تپ و لرزہ میں چند روز علیل رہ کر تقریباً پچاس سال کی عمر میں وفات پائی اور اپنے آبائی قبرستان میں دفن ہوئے۔ انکا عقد بی بی بصیر النساء (وفات ۵ر ذیقعدہ ۱۲۹۶ھ) بنت شیخ



قاضی ولی حیدر خان عباسی

فضل حسن مخدوم زادہ (شجرہ نمبر۴ ب) کے ساتھ ہوا۔ تین دختر نسیم النسا و شمیم النسا و تسلیم النسا اور ایک پسر شاہد علی ہوئے۔

بی بی نسیم النسا (وفات ۲۹ رصفر ۱۳۵۳ھ) دختر اول شیخ عابد علی خاں عباسی کا عقد شیخ علاء الدین احمد ابن شیخ صلاح الدین احمد عباسی (شجرہ نمبر۶) کے ساتھ ہوا۔ انکو حضرت شاہ تقی علی قلندرؒ سے بیعت تھی اور بہت خوش عقیدہ اور خوش اوقات بی بی تھیں۔ اہل برادری میں انکا رعب وداب مانا جاتا تھا۔ تقریباً بچاسی سال کی عمر میں وفات پائی اور اپنے خسر کی قبر کے پائیں دفن ہوئیں۔ اولاد کیلئے شجرہ نمبر۶ ملاحظہ ہو۔

بی بی شمیم النسا (وفات ۱۰ر ذیحجہ ۱۳۲۱ھ) دختر دوم شیخ عابد علیخاں عباسی کا عقد انکے بنی اعمام میں شیخ اکرام علی خاں عباسی (شجرہ ہذا) کے ساتھ ہوا۔ بہت نیک خصلت و صلح پسند و خوش اوقات بی بی تھیں۔ تقریباً چالیس سال کی عمر پائی انکی قبر جدید قبرستان خاندانی میں ہے۔ انکی اولاد کا ذکر اپنی جگہ پر آئیگا۔

بی بی تسلیم النسا (وفات ۲۵ رصفر ۱۳۰۴ھ) دختر سوم شیخ عابد علی خاں عباسی کو حضرت حافظ شاہ علی انور قلندرؒ سے بیعت تھی عین جوانی میں بحالت زچگی وفات ہوئی۔ انکی قبر انکی منجھلی بہن کی قبر کے پاس ہے۔ انکا عقد انکی پھوپھی کے پسر مولوی عماد الدین (ولادت ۱۶ر صفر ۱۲۷۶ھ وفات ۲۵ر رمضان ۱۳۱۱ھ) ابن مولوی رشید الدین ملک زادہ (شجرہ نمبر۴ الف) کے ساتھ ہوا۔ بعد عقد صرف سات سال زندہ رہیں۔ چار پسر امین الدین و نسیم الدین و مشیر الدین و مقیم الدین اور ایک دختر تعظیم النسا ہوئے۔ ان میں سے پسران اول و دوم صرف دو دو سال کی عمر میں اور دختر بارہ سال کی عمر میں فوت ہوئے۔

مولوی مشیر الدین علوی (ولادت ۲۰ر جمادی الاولےٰ ۱۳۰۰ھ) پسر اول بی بی

تسلیم النسا کو اردو ادب سے ذوق ہے۔ عرصہ تک اخبار ہمدم لکھنؤ کے جنرل منیجر رہے اور اب اپنی ایڈیٹری میں کاکوری اخبار شائع کرتے ہیں۔ قومی کاموں سے بھی خاص دلچسپی ہے انکا عقد انکے چچا مولوی صدر الدین خاں ملک زادہ کی دختر دوم بی بی سرور النسا (ولادت ۲۵ر ذیقعدہ ۱۳۱۰ھ وفات ۱۱ر ذیحجہ ۱۳۴۲ھ) کے ساتھ ہوا۔ ایک پسر مفیض الدین موجود ہیں۔

مولوی مفیض الدین علوی (ولادت ۲۵ر ربیع الاول ۱۳۴۳ھ) پسر مولوی مشیر الدین علوی نے تعلیم انگریزی میں انٹرنس اور فارسی میں دبیر ماہر (لکھنؤ) ومنشی (الہ آباد) اور اردو میں اعلیٰ قابلیت کے امتحانات پاس کئے ہیں۔ علم ادب سے دلچسپی ہے۔ سرکاری فوجی دفتر لکھنؤ میں ملازم ہیں۔ ہنوز ناکتخدا ہیں۔

مولوی مقیم الدین علوی (ولادت ۲۷ر ذیحجہ ۱۳۰۲ھ) پسر دوم بی بی تسلیم النسا کو حضرت حافظ شاہ علی انور قلندرؒ سے بیعت ہے عرصہ دراز تک لکھنؤ میں وثیقہ اور کورٹ آف وارڈس کے دفتر میں ملازم رہے۔ اب خانہ نشین ہیں۔ انکا عقد بھی انکے چچا مولوی صدر الدین خاں ملک زادہ کی دختر سوم بی بی توشیق النساء عرف بیگم (ولادت ۱۳۰۴ھ وفات ۲۰ر ذیقعدہ ۱۳۳۶ھ) کے ساتھ ہوا۔ دوکمسن پسر منتظم الدین ومحتشم الدین چھوڑ کر عین جوانی میں یہ بی بی قضا کر گئیں۔

مولوی منتظم الدین علوی (ولادت ۱۱ر شوال ۱۳۳۳ھ) پسر اول مولوی مقیم الدین ملکزادہ نے انگریزی تعلیم میں انٹرنس پاس کیا اور کلکتہ میں آسام بنگال ریلوے میں گارڈ ہیں انکا عقد ۵ر شعبان ۱۳۶۳ھ کو بی بی مکرمہ عرف تکن دختر شیخ محمد ضیاء الدین حیدر عباسی (شجرہ نمبر۲) کے ساتھ ہوا۔

مولوی محتشم الدین علوی (ولادت ۱۶ر جمادی الاولےٰ ۱۳۳۴ھ) پسر دوم مولوی مقیم الدین ملک زادہ نے انگریزی تعلیم میں ایف۔ اے پاس کیا اور ڈرائنگ میں خاص مہارت حاصل کی



خانصاحب راشد علي عباسي (صفحه ۱۲۱)

سندیلہ کے مدرسہ میں معلم ہیں۔ ہنوز ناکدخدا ہیں۔

شیخ شاہد علی خاں عباسی (ولادت ۴ ربیع الاول ۱۲۷۹ھ۔ وفات ۱۷ صفر ۱۳۰۹ھ) پسر شیخ عابد علی خاں بہت سعید وجیہ وخوش پوشاک و ہردلعزیز تھے۔ حضرت حافظ شاہ علی انور قلندرؒ کے شاگرد اور حضرت شاہ تقی علی قلندرؒ کے مرید تھے۔ عین شباب میں صرف تیس سال کی عمر میں مرض تخمہ میں مبتلا ہو کر وفات پائی اور آبائی قبرستان میں دفن ہوئے۔ انکا عقد بی بی شاکرہ (ولادت ۱۵ رجب ۱۲۷۹ھ۔ وفات ۹ ربیع الآخر ۱۳۰۸ھ شجرہ نمبر ۴ ب) بنت مولوی احسن الدین ملک زادہ از نبائر قاضی القضاۃ مولوی نجم الدین علیخاں بہادر کے ساتھ ہوا۔ ان کے دو پسر راشد علی وارشد علی ہوئے۔ ان میں سے پسر دوم یعنی ارشد علی صرف سولہ ماہ زندہ رہکر رخصت ہو گئے۔

شیخ راشد علی عباسی (ولادت ۱۰ ذیحجہ ۱۳۰۲ھ) پسر شیخ شاہد علی خاں نے تعلیم و تربیت اپنے خسر اول شیخ سمی علی خاں عباسی (جو انکے والد کے چچازاد بھائی تھے) اور اپنے پھوپھی زاد بھائی شیخ احترام علی خاں عباسی (شجرۂ ہذا) کی نگرانی میں پائی اور کیننگ کالج لکھنؤ سے بی اے کی ڈگری لینے کے بعد کانپور زراعتی کالج اور لائلپور زراعتی کالج میں اعلیٰ تعلیم حاصل کی، قصبہ کے نمبردار اور ٹاؤن ایریا کمیٹی کے چیرمین ہیں۔ حسن خلق و شخصیت ذاتی و انصاف پسندی کی بدولت قرب وجوار اور سرکاری حکام میں کافی وقعت رکھتے ہیں۔ اپنی جائداد و علاقہ کی نگرانی اور دیگر قومی کاموں میں مصروف رہتے ہیں۔ اپنی انتظامی قابلیت اور دور اندیشی سے اپنے علاقہ میں اضافہ کیا۔ آبائی و مسکونہ مردانہ وزنانہ مکان کا بہت بڑا حصہ گویا از سر نو تعمیر کیا کیونکہ وہ بالکل بوسیدہ اور خراب ہو گیا تھا۔ ایک زراعتی فارم کاکوری کے ریلوے اسٹیشن اور آبادی کے درمیان میں پختہ سڑک کے کنارہ پر قائم کیا۔ محلہ کی مسجد میں ایک برآمدہ بنایا اور صحن کو وسیع کردیا ہے۔ مذہب کے پابند اور خوش اوقات ہیں۔ انکے دو عقد یکے بعد دیگرے ہوئے۔ پہلا عقد جیسا مذکور ہو چکا ہے بی بی مرشد النساء عرف بیگم بنت شیخ سمی علی عباسی (شجرہ ہذا) کے ساتھ محرم ۱۳۲۱ھ میں ہوا اور دوسرا عقد رجب ۱۳۴۶ھ میں بی بی میمونہ خاتون بنت سید

نقی احمد سندیلوی (شجرہ نمبر۵) از بنائر قاضی راجو عباسی (شجرہ نمبر ۹) کے ساتھ ہوا۔

زوجۂ اولے یعنی بی بی مرشد النسا کو حضرت حافظ شاہ علی انور قلندرؒ سے بیعت تھی بہت نیک اور صلح پسند تھیں عین جوانی میں فوت ہوئیں اور خاندانی قبرستان جدید میں دفن ہوئیں ان سے دو پسر اشہد علی و اشہر علی اور ایک دختر ہوئے اشہر علی اور دختر صغر سنی میں فوت ہو گئے۔

زوجۂ ثانیہ یعنی بی بی میمونہ خاتون بہت سلیقہ شعار و خوش اخلاق و ذہین و ہمدرد طبیعت ہیں۔ قومی خدمات سے دلچسپی ہے اور زنانہ مسلم لیگ کی سرگرم ممبر ہیں۔ ان سے دو دختر ریحانہ و فرزانہ اور ایک پسر ارشد علی ہوئے۔ دختر دوم صرف تین ماہ زندہ رہکر ربیع الآخر ۱۳۶۳ھ میں فوت ہوئیں۔

شیخ اشہد علی عباسی عرف شدن (ولادت ۱۴ ر شعبان ۱۳۳۲ھ) پسر اول شیخ راشد علی نے فارسی میں دبیر کامل اور انگریزی میں ایف، اے کے امتحانات آگرہ یونیورسٹی میں پاس کئے۔ لائلپور پنجاب میں باغبانی کی تعلیم حاصل کی۔ اپنے والد کی نگرانی میں علاقہ کا کام دیکھتے ہیں۔ نیک طبیعت اور جوان صالح ہیں۔ انکا عقد بی بی عدیل فاطمہ بنت منشی محمد ایوب مخدوم زادہ (شجرہ نمبر۵) کے ساتھ ۲۹ ر ربیع الاول ۱۳۶۳ھ کو ہوا۔

شیخ ارشد علی عباسی (ولادت ۱۹ ر رمضان ۱۳۵۲ھ) پسر دوم شیخ راشد علی زیر تعلیم ہیں۔

بی بی ریحانہ خاتون (ولادت ۲۸ ر رجب ۱۳۵۰ھ) دختر شیخ راشد علی عباسی بھی زیر تعلیم ہیں۔

شیخ واعظ علی خاں عباسی (وفات ۱۲ ر شعبان یا غرہ جمادی الاولے ۱۲۴۳ھ) پسر دوم قاضی حافظ علی خاں کو جملہ علوم درسیہ فارسی و عربی میں کافی دستگاہ تھی۔ ذہین

---

[1] مشاہیر ص ۱۷۴



ارشد علي عباسي بن راشد علي (صفحه ۱۲۲)



اشهد علي عباسي (صفحه ۱۲۲)

وطباع وبلند خیال وعالی دماغ تھے۔ دربار اودھ سے ملکی معاملات طے کرنے کے لئے کئی مرتبہ نواب وائسرائے وگورنر جنرل بہادر کی خدمت میں بحیثیت سفیر بھیجے گئے جو جرائد سرکاری میں بھی مذکور رہے۔ دربار ٹونک نے جب انکے برادر بزرگ قاضی محفوظ علی خاں کو اپنی طرف سے سفیر بناکر نواب وائسرائے بہادر کی خدمت میں بھیجنا چاہا اور انھوں نے اپنی معذوری ظاہر کی تو انکی تجویز پر فرمانروائے ریاست عمدۃ الامرا نواب امیر خاں بہادر والی ٹونک نے انکو اپنا سفیر بناکر کلکتہ بھیجا۔ انھوں نے تمام معاملات نہایت خوش اسلوبی سے طے کئے جسکے صلہ میں نواب عمدۃ الامرا نے خلعت کے ساتھ اپنے دستخط ثبت کرکے ایک مطلا ومذہب قرآن مجید اور ایک بیش قیمت جواہر دار تلوار اور ہاتھی اور گھوڑا مع سامان طلائی ونقرئی عطا فرمایا۔ ان انعامات کے علاوہ جاگیر کی معافی کی تجویز پیش تھی کہ مرض ہیضہ میں کلکتہ میں دفعتًا وفات پائی اور وہیں دفن ہوئے۔ صرف بتیس ۳۲ سال کی عمر میں اپنے والد ماجد کی حیات میں اس دنیا سے رخصت ہوگئے۔ انکا عقد بی بی عظیم النسا (وفات ۲۰ رشوال ۱۲۹۶ھ) بنت مولوی علیم الدین ملک زادہ (نفحہ ص۱۶۷) کے ساتھ ہوا۔ صرف ایک پسر رضا حسن انکی یادگار رہے۔

شیخ رضا حسن خاں عباسی (وفات ۳۰ رذیقعدہ ۱۲۵۸ھ) پسر شیخ واعظ علی خاں حافظ قرآن مجید تھے۔ عین شباب میں بعمر تقریبًا تیس سال مرض ہیضہ میں مبتلا ہوکر ناکدخدا انتقال کیا اور اپنے آبائی قبرستان میں دفن ہوئے۔

شیخ صادق علی خاں عباسی (وفات ۲۱ رمحرم ۱۲۵۵ھ) پسر سوم قاضی حافظ علیخاں بہت سعادت مند اور معاملہ فہم تھے۔ بسلسلۂ ملازمت اپنے خسر مولوی تقی الدین ابن حاجی مولوی امین الدین ملک زادہ کے ساتھ فتحپور سیکری میں رہے۔ وہیں ضعف معدہ واسہال کبدی کے امراض میں چند ماہ علیل رہ کر وفات پائی اور دفن ہوئے۔ انکا عقد بی بی فرحت النسا بنت مولوی تقی الدین ملک زادہ مذکور کے ساتھ ہوا۔ صرف ایک دختر شبراتن انکی یادگار رہوئیں۔

لہ مشاہیر ص۲۰۶ ۱۲

جنکا عقد شیخ کمال الدین ابن شیخ نہال الدین عباسی (شجرہ نمبر۶) کے ساتھ ہوا۔ اولاد اپنی جگہ پر مذکور ہوگی۔

شیخ کاظم علی خاں عباسی (وفات ۹ شوال ۱۲۹۶ھ) پسر چہارم قاضی حافظ علی خاں ریاست حیدرآباد دکن میں سوم تعلقدار تھے۔ عمر طبعی کو پہونچکر وہیں دفعتاً انتقال کیا اور دفن ہوئے۔ انکے دو عقد یکے بعد دیگرے ہوئے۔ عقد اول بی بی جہاں النسا بنت مولوی مفتی حکیم الدین خاں ملک زادہ کے ساتھ اور عقد دوم بی بی ریاض النسا بنت شیخ امانت علی شیخزادہ لکھنؤ کے ساتھ ہوا۔ زوجۂ اولٰے سے صرف ایک دختر عمادالنسا اور زوجۂ ثانیہ سے ایک دختر سراج النسا اور دو پسر احتشام علی و اکرام علی ہوئے۔

بی بی عمادالنسا (وفات ۱۴ جمادی الاخری ۱۲۷۳ھ) دختر اول شیخ کاظم علی خاں عباسی کا عقد لکھنؤ میں شیخ امین علی بن شیخ امانت علی کے ساتھ ہوا۔ یہ جوانی میں لاولد فوت ہوئیں لکھنؤ میں دفن ہوئیں۔

بی بی سراج النسا (وفات ۱۰ شوال ۱۳۰۵ھ) دختر دوم شیخ کاظم علی خاں عباسی کا عقد سید حامد حسین (بن سید طالب حسین بجنوری ثم الکاکوروی) نواسۂ شیخ عبدالواجد عباسی (شجرہ نمبر۷) کے ساتھ ہوا۔ انکے دو دختر معراج النسا و مصباح النسا اور ایک پسر عاشق حسین ہوئے۔ بی بی معراج النسا (ولادت تقریباً ۱۲۹۲ھ) دختر اول بی بی سراج النسا کا عقد انکی پھوپھی کے پسر شیخ محمد یعقوب ابن شیخ محمد یوسف بجنوری (شجرہ نمبر۷) کے ساتھ ہوا۔ انکے ایک پسر شیخ محمد ایوب (ولادت تقریباً ۱۳۲۲ھ) موجود ہیں جو ریاست بھوپال میں محکمۂ غذات دیہی میں ملازم ہیں۔ انکا عقد بدایوں میں شاہ مرزا احمد علی بیگ کی دختر کے ساتھ ہوا۔ یہ پیوند غیر برادری میں شمار کیا گیا ہے انکے ایک پسر محمد فاروق (ولادت ۱۳۵۴ھ) موجود ہیں جو زیر تعلیم ہیں۔

بی بی مصباح النسا (وفات ۱۳۲۲ھ) دختر دوم بی بی سراج النسا کا عقد شیخ محمود حسن ابن شیخ مظہر علی

ملک زادہ (محلہ جزیہ گڈھی) کے ساتھ ہوا۔ یہ بی بی صرف بیس بائیس سال کی عمر میں ایک دختر انوار النسا کو چھوڑ کر فوت ہوئیں۔ بی بی انوار النسا (ولادت ۱۰ محرم ۱۳۱۹ھ) دختر بی بی مصباح النسا کا عقد مولوی شمیم الدین ابن مولوی وسیم الدین ملک زادہ کے ساتھ ہوا۔ انکی اولاد کے لئے ضمیمہ نمبر ۱ ملاحظہ ہو۔

سید عاشق حسین (وفات ۲۷ جمادی الاخری ۱۳۴۲ھ) پسر بی بی سراج النسا بہت ملنسار اور خوش مذاق اور منکسر مزاج تھے۔ ریاست بھوپال میں محکمہ عدالت فوجداری میں ملازم رہے۔ تقریباً پینتالیس کی عمر میں بعارضہ سرسام بھوپال میں انتقال کیا اور وہیں دفن ہوئے۔ انکا عقد بی بی حسین النسا عرف مناجان (ولادت ۱۳۰۹ھ) بنت مولوی حافظ حمید الدین ملک زادہ کے ساتھ ہوا۔ یہ بی بی بقید حیات ہیں۔ انکے دو دختر رفیق فاطمہ و انیس فاطمہ اور پانچ پسر ریاض الحسن و اختر حسین و اطہر حسین و اظہر حسین و مشتاق حسین ہوئے۔ ان میں سے آخر الذکر تینوں پسر صغر سنی میں فوت ہوئے۔

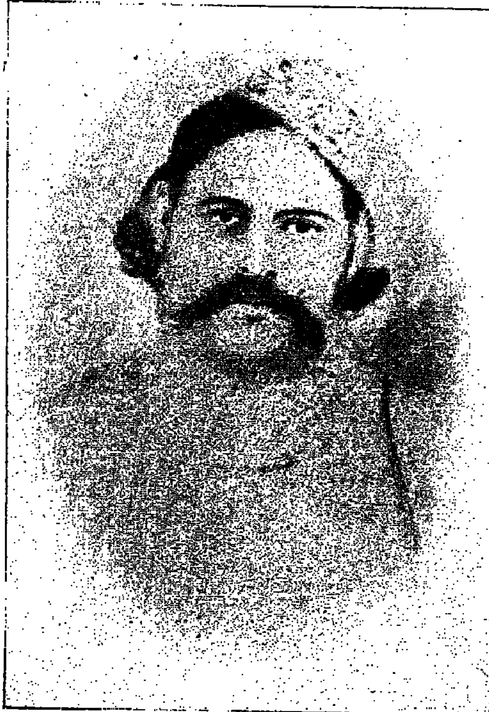
بی بی رفیق فاطمہ (ولادت ۱۴ شوال ۱۳۳۵ھ) دختر اول سید عاشق حسین کا عقد مولوی معز الدین حیدر عرف مسجدی (ولادت ۱۲ رمضان ۱۳۱۱ھ) ابن مولوی اظہر الدین حیدر ملک زادہ (شجرہ نمبر ۱۔ الف) کے ساتھ ہوا۔ مولوی معز الدین حیدر ریاست حیدرآباد دکن میں محکمہ تعلیمات میں ملازم ہیں۔ انکے چار دختر شفیق فاطمہ (ولادت ۱۳۵۰ھ) و رئیس فاطمہ (ولادت ۲۲ ربیع الاخر ۱۳۵۲ھ) و تہذیب فاطمہ (ولادت ۱۳ صفر ۱۳۵۸ھ) و شکیل فاطمہ (ولادت ۱۳۵۹ھ) اور تین پسر منتظم الدین حیدر (ولادت یکم محرم ۱۳۵۴ھ) و محتشم الدین حیدر (ولادت ۷ ربیع الاول ۱۳۵۶ھ) و غازی محسن الدین (ولادت ۱۰ شوال ۱۳۶۲ھ) سب کم عمر و ناکدخدا موجود ہیں۔ اور کئی بچے صغر سنی میں فوت ہو گئے۔

بی بی انیس فاطمہ (ولادت ۲۹ رمضان ۱۳۲۳ھ) دختر دوم سید عاشق حسین کا عقد منشی مشیر الزمان رامپوری کے ساتھ ہوا۔ جو حیدرآباد دکن میں ملازم رہ کر عہدہ منصفی سے

وظیفہ یاب ہوئے اور وہیں قیام کئے ہوئے ہیں۔ انکے ایک پسر خالد مشیر الزماں (ولادت ۱۱ ذی حجہ ۱۳۵۶ھ) موجود ہیں جو ابھی زیر تعلیم اور ناکدخدا ہیں۔ سید ریاض احسن (ولادت ۲۲ ربیع الآخر ۱۳۲۷ھ) پسر اول سید عاشق حسین نے عثمانیہ یونیورسٹی حیدر آباد دکن سے بی اے اور ایل ایل بی کی ڈگریاں حاصل کیں اور خاص حیدر آباد میں وکالت کرتے ہیں۔ ان کو حضرت حافظ شاہ علی حیدر قلندر مدظلہ سے بیعت ہے۔ انکا عقد انکی پھوپھی بی بی مصباح النسا کی نواسی بی بی اشفاق النسا بنت مولوی شمیم الدین ملک زادہ (ضمیمہ نمبر۱) کے ساتھ ہوا۔ ابھی کوئی اولاد نہیں ہے۔ سید اختر حسین (ولادت ستر رمضان ۱۳۳۲ھ) پسر دوم سید عاشق حسین نے اپنے خالو شیخ مشیر علی عباسی (شجرہ نمبر۱) کے سایۂ عاطفت میں آگرہ یونیورسٹی سے ایم اے کی ڈگری حاصل کی۔ ان کو حضرت حافظ شاہ علی حیدر قلندر مدظلہ سے بیعت ہے۔ بنگال میں محکمۂ آبکاری میں ملازم ہو گئے تھے لیکن ناموافقت آب و ہوا کی وجہ سے وہاں سے ترک ملازمت کر کے چلے آئے اب آگرہ میں فوجی دفتر میں ملازم ہیں۔ ہنوز ناکدخدا ہیں۔

شیخ احتشام علی خاں عباسی عرف نواب علی خاں (وفات ۱۲ محرم ۱۲۹۳ھ) پسر اول شیخ کاظم علی خاں اپنے والد کے ساتھ حیدر آباد دکن میں تھے۔ عین شباب میں اپنے والد کے سامنے بعارضۂ اسہال کبدی وہیں وفات پائی اور مدفون ہوئے۔ انکا عقد نہیں ہوا۔

شیخ اکرام علی خاں عباسی (وفات ۱۰ شوال ۱۳۰۲ھ) پسر دوم شیخ کاظم علی خاں نے حیدر آباد دکن میں وکالت کا امتحان پاس کیا۔ وہیں تحصیلدار مقرر ہوئے۔ وطن آئے ہوئے تھے کہ کسی نے جادو کیا اور ایک موٹھ آکر گری جس کے صدمہ سے وجع الصدر میں مبتلا ہوئے اور جوان عمری میں وفات پائی۔ خاندانی قبرستان جدید میں دفن ہوئے۔ انکا عقد انکے بنی عم شیخ عابد علی خاں کی دختر دوم بی بی شمیم النسا کے ساتھ ہوا۔ صرف ایک پسر احترام علی یادگار چھوڑے



اکرام علي عباسي (صفحه ۱۲۶)



احترام علي عباسي (صفحه ۱۲۷)

شیخ احترام علی خاں عباسی (ولادت ۱۲ رجادی الاخری ۱۲۸۹ھ۔ وفات ۲۱ ذیقعدہ ۱۳۵۴ھ) پسر شیخ اکرام علی خاں بہت شوقین مزاج یار باش. خوش اخلاق. ملنسار اور نیک طبیعت تھے انتظامی قابلیت بہت اچھی تھی۔ پخت طعام کے فن میں خاص درک تھا۔ اعزہ واقربا کے یہاں اکثر تقریبات میں پخت طعام کے منتظم ہوتے تھے۔ اعزہ کی امداد خفیہ طور پر کرتے تھے۔ باغات نصب کرنے کا شوق تھا۔ راقم الحروف اور اسکے بھائیوں پر خاص شفقت کرتے تھے، چنانچہ ہم لوگوں کا قلمی آم کا ایک باغ انکی یادگار ہے۔ قرب وجوار میں بہت وقعت اور عزت رکھتے تھے۔ انکی ذات سے خاندان کا بھرم قائم تھا۔ اپنے صغیر السن یتیم و یسیر ماموں زاد بھائی قاضی راشد علی خاں عباسی کی تعلیم و تربیت اور انکی جائداد و علاقہ کی نگرانی و حفاظت ایسی خوبی اور توجہ سے کی کہ باید وشاید۔ انکے موضع عین میں ایک میلہ قائم کیا جو اب بھی ہر سال کاتک کے مہینہ میں ہوتا ہے اور صدہا مویشیوں کی خرید و فروخت ہوتی ہے۔ انکا انتقال بعارضہ زہرباد ہوا اور اپنے والدین کے پائیں قبرستان خاندانی میں دفن ہوئے۔

انکا عقد بی بی سینب النسا (وفات ۲۹ ربیع الاول ۱۳۵۵ھ) بنت منشی سلطان حسین مخدوم زادہ (فیض ص۲۷) کے ساتھ ہوا۔ یہ بی بی بہت مخیر اور کنبہ پرور تھیں۔ حج بیت اللہ شریف کی سعادت حاصل کی۔ حضرت حافظ شاہ علی انور قلندر رح سے بیعت تھی۔ انکی قبر انکے شوہر کی قبر کے پہلو میں ہے۔ اولاد میں صرف ایک دختر ہوئی تھی جو شیر خوارگی ہی کی مدت میں قضا کر گئی اور کوئی یادگار نہ رہی۔

شیخ ہادی علی خاں عباسی (وفات ۲۹ جمادی الاولے ۱۲۹۸ھ) پسر پنجم قاضی حافظ علی خاں ہمیشہ خانہ نشین رہے۔ انکو ننہالی ورثہ میں ایک محلسرا ملی جسمیں انکی سکونت رہی۔ یہ محلسرا کبھی خوبصورت عمارت تھی اب مسمار ہو رہی ہے۔ انکو حضرت شاہ تراب علی قلندر رح سے بیعت تھی۔ بخار کے مرض میں انکا انتقال ہوا اور خاندانی قبرستان میں دفن ہوئے۔ انکا عقد بی بی مبارک النسا (وفات ۱۵ ذی حجہ ۱۳۲۱ھ) بنت مولوی محمد یحیی ملک زادہ کیساتھ

ہوا۔ ایک دختر عتیق النسا اور ایک پسر انتظام علی ہوئے۔
بی بی عتیق النسا (وفات ۱۶ محرم ۱۳۴۱ھ) دختر شیخ ہادی علی خاں عباسی کا عقد مولوی دبیر الدین بن مولوی بشیر الدین ملک زادہ کے ساتھ ہوا۔ دو پسر حبیب الدین و حسیب الدین ہوئے۔ مولوی حبیب الدین (ولادت ۱۵ ربیع الاول ۱۲۹۸ھ) پسر اول بی بی عتیق النسا نے انگریزی تعلیم حاصل کی اور چیف کورٹ لکھنؤ کے دفتر میں ملازمت کر کے پنشن یاب ہوئے۔ فی الحال لکھنؤ کے فوجی دفتر میں پھر ملازم ہو گئے ہیں۔ اور وہیں قیام ہے۔ انکو حضرت حافظ شاہ علی انور قلندرؒ سے بیعت ہے۔ انکے دو عقد ہوئے۔ پہلا عقد بی بی عصمت النسا بنت منشی میر محمود علی مخدوم زادہ (فیض ص۶) کے ساتھ اور دوسرا عقد بی بی انیس النسا عرف چھٹن (جو انکے برادر نسبتی کی زوجہ مطلقہ تھیں) کے ساتھ ہوا۔ یہ دونوں بیبیاں بھی لکھنؤ ہی میں رہتی ہیں۔ زوجۂ اولی سے ایک پسر مجیب الدین (ولادت ۱۳۲۰ھ) اور ایک دختر نصرت النسا (ولادت رمضان ۱۳۲۷ھ) اور زوجۂ ثانیہ سے ایک دختر معجز النسا (ولادت ۲۲ رجب ۱۳۴۱ھ) اور تین پسر غلام المعین عرف اجمیری (ولادت ۲۴ رمضان ۱۳۴۲ھ) و شمیر الدین (ولادت ۱۹ صفر ۱۳۴۶ھ) و منیر الدین (ولادت شوال ۱۳۴۹ھ) موجود ہیں۔ ان میں سے بی بی نصرت النسا دختر اول مولوی حبیب الدین ملک زادہ کا عقد مولوی احتشام الدین ابن مولوی قیام الدین ملک زادہ کے ساتھ ہوا۔ صاحب اولاد ہیں۔ اور بی بی معجز النسا دختر دوم مولوی حبیب الدین ملک زادہ کا عقد ۱۳۶۲ھ میں مولوی محمد حامد بن مولوی عنایت اللہ انصاری فرنگی محلی (علما ص۱۵۲) کے ساتھ ہوا۔ بقیہ اولاد ہنوز ناکتخدا ہیں۔ مولوی حسیب الدین عرف اقبال الدین (ولادت ۲۱ ذی حجہ ۱۳۰۳ھ وفات ۲۰ ذیقعدہ ۱۳۲۶ھ) پسر دوم بی بی عتیق النسا کو حضرت حافظ شاہ علی انور قلندرؒ سے بیعت تھی۔ انگریزی تعلیم حاصل کرنے کے بعد محکمۂ زراعت میں پوسہ صوبۂ بہار میں ملازم رہے۔ وہاں سے مرض دق میں مبتلا

ہو کر وطن آئے اور عین جوانی میں وفات پائی۔ انکا عقد بی بی زہرہ بنت شیخ مشرف علی عباسی (شجرہ نمبر۳) کے ساتھ ہوا۔ انکی اولاد اُس شجرہ میں مذکور ہو چکی۔

شیخ انتظام علی خاں عباسی (وفات ۱۹ شوال ۱۳۰۵ھ) پسر شیخ ہادی علی خاں۔ ہمیشہ خانہ نشین رہے۔ حضرت حافظ شاہ علی انور قلندرؒ کے مُرید تھے۔ بڑے پیر پرست اور خادم مخلص تھے۔ اپنے پیر و مرشد اور مرشد زادہ برحق حضرت شاہ حبیب حیدر قلندرؒ کے خطوط وغیرہ کی کتابت کی خدمت بیشتر انکے سپرد رہی۔ خوشنویس اور تیز لکھنے والے تھے۔ بہت منکسر مزاج و نیک خصلت و مرنجاں مرنج شخص تھے۔ عمر طبعی کو پہونچکر کئی ماہ کی علالت کے بعد انتقال کیا اور اپنی خواہش کے موافق حضرت پیر و مرشد کے روضہ کے باہر چبوترہ پر دفن ہوئے۔ انکی قبر انکے عزیز دوست اور پیر بھائی حکیم عبد الرحیم خاں رامپوری کی قبر کے پہلو میں جانب مشرق ہے۔ انکے دو عقد یکے بعد دیگرے ہوئے۔ پہلا عقد انکے ماموں مولوی رکن الدین بن مولوی محمد یحییٰ ملک زادہ کی دختر بی بی غنی النسا کے ساتھ اور دوسرا عقد بی بی عزیز النسا بنت شیخ نواب علی قدوائی ساکن موضع بھیارہ ضلع بارہ بنکی کے ساتھ ہوا۔ یہ دونوں بیبیاں اپنی جوانی ہی میں فوت ہو گئیں۔ زوجہ اولےٰ سے دو پسر انتصار علی و اقتدار علی اور زوجہ ثانیہ سے دو پسر ذو الفقار علی اور ایک اور اور ایک دختر عاشق النسا ہوئے۔ ان میں سے تین پسر انتصار علی و ذو الفقار علی اور تیسرے وہ جنکا نام نہیں دریافت ہوا صغر سنی میں فوت ہوئے۔

بی بی عاشق النسا بنت شیخ انتظام علی خاں عباسی کا عقد غیر برادری میں ڈاکٹر غیاث الدین بدایونی کے ساتھ ہوا۔ یہ معہ اپنی اولاد کے اپنے شوہر کے ساتھ ہیں۔

شیخ اقتدار علی عباسی (وفات ذی الحجہ ۱۳۰۵ھ) پسر شیخ انتظام علی خاں انگریزی تعلیم حاصل کی۔ محکمہ ریلوے میں ملازمت کی اور الہ آباد اور کانپور میں متعین رہے۔ تقریباً ۲۰ سال کی عمر تھی کہ سرسام میں مبتلا ہو کر جان بحق ہوئے۔ لکھنؤ سے لاش کاکوری آئی اور خاندانی قبرستان

قاضی زادگان میں دفن ہوئے۔ انکا عقد بی بی کنیزہ خاتون بنت شیخ اقتدا علی عباسی (شجرہ نمبر۵) کے ساتھ ہوا۔ صرف ایک پسر آصف علی عرف کمال (ولادت ۴ رمضان ۱۳۰۵ھ) انکی یادگار ہے جو زیر تعلیم ہے۔

شیخ رفعت اللہ[1] خاں عباسی (ولادت ۱۱۷۰ھ۔ وفات ۱۲۴۴ھ) پسر سوم قاضی محمد واعظ دربار بادشاہ اودھ سے رفعت الدولہ نصرت جنگ خان بہادر کے خطابات سے سرفراز ہوئے۔ فارغ التحصیل وخوش اوقات اور پکے دیندار تھے۔ صاحب اصول المقصود تحریر فرماتے ہیں" رفعت اللہ خاں برادر اوسط بخشی[2] صاحب کہ در گروہ خود بہ اہلیت وصلاحیت ممتاز وبخدا پرستی ومحبت فقرا سرفراز بودند" حضرت شاہ سید باسط[3] علی قلندر الہ آبادی سے بیعت تھی حضرت شاہ محمد کاظم قلندر (جنکی والدہ ماجدہ انکی چچا زاد بہن تھیں) عرصہ دراز تک انکے اور انکے برادر بزرگ بخشی صاحب موصوف الصدر کے ساتھ فوج میں ملازم رہے تھے۔ انسے ہی حضرت شاہ سید باسط علی قلندر کے اوصاف وکمالات سنکر آپ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور بیعت واجازت وخلافت سے سرفراز ہوئے۔ صاحب چشمۂ فیض (جو انکے ہمعصر تھے) انکے متعلق لکھتے ہیں:" ہم رئیس وہم سپاہی وہم درویش بودند وہمیشہ بعزت گزرانیدند وتمام عمر با برادر بزرگ رفیق وشریک ماندند. خوش نصیب وخوش اوقات بود۔ با فقرا صحبت می داشت، کمخواب وپلاس نزد او یکساں بود. نخوت وغرور در خاطرش نہ گردید۔ با وصف ثروت با ادنیٰ واعلےٰ یکساں سلوک می فرمودند وبیشتر مثنوی مولانا روم مطالعہ می کردہ ہمیشہ در بغل میداشت خط نسخ خوب می نوشت. با برادر بزرگ از طرفین عالم معاشقہ بود کہ مفارقت یک لمحہ گوارا نیکرد و در عالم سپاہ گری رستم وقت باید گفت فیلان واسپان خاصہ وسواری ودیگر لوازم ہمہ میداشت" سرکار اودھ کی ملازمت کے زمانہ میں کئی جنگی معرکوں میں شریک ہوئے اور داد شجاعت دی اور دلیرانہ کارہائے نمایاں کئے۔ جب انکے برادر بزرگ نواب سعادت علی خاں

---

[1] مشاہیر ص۱۱۰ [2] یعنی بخشی ابوالبرکات خاں [3] ابرار ص۲۸۳

ولیعہد و شاہزادہ اودھ کے اتالیق مقرر ہو کر فیض آباد سے خیر آباد گئے تو یہی انکی جگہ پر بخشی فوج مقرر ہوئے اور خطابات مذکورہ بالا سے سرفراز ہوئے۔ دربار اودھ میں انکی قدر و منزلت ایسی تھی کہ صاحب قیصر التواریخ اودھ لکھتے ہیں "جب جنت آرام گاہ (نواب آصف الدولہ بہادر) نے مسند وزارت پر جلوس فرمایا ایک دن وقت صبح بر سبیل تفریح تشریف فرمائے قصبۂ مذکور (کاکوری) ہوئے۔ غلام حیدر خاں و غلام صفدر خاں ولد نعمت اللہ خاں کے بیٹوں کو طلب فرمایا اور خلعت سے سرفراز کر کے دونوں کا دو دو سو یعنی چار سو روپیہ ماہوار وظیفہ مقرر فرمایا۔ از راہ قدردانی و قدامت خدمات انکی قدر افزائی فرماتے رہے"۔ دوران ملازمت میں بخشی گری سے پہلے الہ آباد اور کوڑیا کا سگنج اور گورکھپور میں چکلہ دار اور بانس بریلی میں صوبہ دار رہے۔ وسیع الاخلاق و سیر چشم و مخیر تھے۔ دسترخوان بہت وسیع تھا ہمیشہ دس بیس مسلمان بھائیوں کے ساتھ کھانا کھاتے اور مسافرین و اہل حاجت کی خدمت کرتے تھے جہاں رہے نیکنام و مقبول خاص و عام رہے۔ آبائی محلسرا وغیرہ کی پشت پر دکھن طرف ایک وسیع قطعہ اراضی کو پختہ دیوار سے محاط کر کے پختہ مکانات مسکونہ تعمیر کئے اور بہت سے خام مکانات میں شاگرد پیشہ لوگوں کو آباد کیا۔ یہ محلہ انکے پسر دوم شیخ غلام صفدر خاں کے نام سے اب بھی غلام صفدر خاں کا احاطہ کہا جاتا ہے۔ افسوس کہ پختہ عمارتیں قریب قریب سب ختم اور منہدم ہو گئی ہیں، یہ بھی اہل قصبہ کے لئے مایۂ فخر تھے۔ چہراسی سال کی عمر میں وفات پائی اور آبائی قبرستان قدیم میں اپنے برادر بزرگ کی قبر کے برابر دفن ہوئے۔ انکے دو عقد یکے بعد دیگرے ہوئے۔ پہلا عقد انکی خالہ کی دختر بی بی ہدایت النسا بنت شیخ حفیظ اللہ مخدوم زادہ (نقشہ منہ ۹) کے ساتھ اور دوسرا عقد بی بی زینت النسا عرف مونا بی بی بنت شیخ موعظت اللہ مخدوم زادہ (نقشہ ۵) کے ساتھ ہوا۔ زوجۂ اولیٰ سے ایک دختر شرفیت النسا اور زوجۂ ثانیہ سے دو دختر سرفراز النسا و طفیل النسا اور دو پسر غلام حیدر و غلام صفدر ہوئے۔ زوجۂ اولیٰ سے ایک پسر اور ایک دختر اور بھی ہوئے تھے جو صغر سنی میں فوت ہو گئے۔

بی بی شرفیت النسا دختر اول شیخ رفعت اللہ خاں عباسی کا عقد شیخ غریب اللہ بن شیخ محمد نوح عباسی کے ساتھ ہوا۔ انکی اولاد کے لئے شجرہ نمبر ۹ ملاحظہ ہو۔

بی بی سرفراز النسا (وفات ۱۲ ربیع رمضان ۱۲۸۱ھ) دختر دوم شیخ رفعت اللہ خاں عباسی کا عقد قصبہ امیٹھی میں شیخ محبوب علی کے ساتھ ہوا۔ انکے ایک دختر مبارک النسا ہوئیں جن کا عقد شیخ عظمت علی بن شیخ سلامت علی مخدوم زادہ (فیض منہ) کے ساتھ ہوا۔ یہ بی بی لاولد فوت ہوئیں۔ بی بی طفیل النسا دختر سوم شیخ رفعت اللہ خاں عباسی کا عقد بنی اعمام میں قاضی محفوظ علی خاں ابن قاضی حافظ علی خاں عباسی (شجرۂ ہذا) کے ساتھ ہوا۔ انکی اولاد مذکور ہو چکی۔

شیخ غلام حیدر خاں عباسی (ولادت ۱۱۸۱ھ۔ وفات ۴ صفر ۱۲۵۲ھ) پسر اول شیخ رفعت اللہ خاں کی ولادت کی تاریخ کسی نے لکھی ہے ع از روے سپہر گفت با بخت سعید آمد انکی ولادت کی بشارت حضرت شاہ فتح علی قلندر رح قلندر پوری نے انکے والد ماجد کو عالم رویا میں دی تھی جو کتاب تذکرۂ مشاہیر کاکوری میں مفصل مذکور ہے۔ انھوں نے کتب درسیہ فارسی و عربی مولانا محمد فاخر عباسی الہ آبادی اور اپنے خاندانی علما سے پڑھ کر فراغ حاصل کیا۔ بہت ذی استعداد اور قابلیت والے تھے اور شاعری سے بھی ذوق تھا۔ دربار اودھ سے انکے والد کے وقت سے دوسو روپیہ ماہوار منصب مقرر تھا اور آبائی زمینداری پر منحصر تھے۔ انکے والد کی وفات کے بعد دربار موصوف کی طرف سے سواروں کا ایک رسالہ فوج معہ دو زنجیر فیل انکی خدمت میں متعین رہے۔ بادشاہ اودھ نے کئی مرتبہ انکو ملکی خدمات پر بھیجنا چاہا لیکن انھوں نے یہ کہکر معذرت کردی کہ ہم نمک خواران قدیم کو نہ حکومت کی خواہش ہے نہ اسکی قابلیت ہے۔ حالانکہ اس معذرت کی اصلی وجہ یہ تھی کہ یہ اپنے اوقات منضبطہ میں رخنہ اندازی نہیں پسند کرتے تھے۔ جب انکو اعتماد الدولہ اور انکے بھائی

---

۵۱ مشاہیر ص ۲۹۵۔ ۵۲ ابرار ص ۲۲۳۔

غلام صفدر خاں کو اقتدار الدولہ کے خطابات عطا ہوئے تو انھوں نے سر دربار مؤدبانہ عرض کیا کہ "ہم خاکساران غلام حیدر صفدر رہیں اس سے بڑھ کر ہمارے لئے اور کیا فخر ہوسکتا ہے"۔ باوجود دولت وثروت اور امیرانہ شان وشوکت کے درویشانہ اور صوفیانہ روش پسند خاطر تھی۔ عبادت گزار وشب بیدار اور پکّے دیندار تھے۔ مثنوی مولانا روم برابر مطالعہ میں رہتی تھی۔ کہا کرتے تھے "یہ دنیا نمود بے بود اور فانی محض ہے"۔ حضرت شاہ محمد معصوم صدیقی ادیسی کاکوروی ثم الکھنوی سے اویسیہ سعیت تھی اور انکی روح پاک سے فیضیاب تھے۔ قاضی وصی علی خاں عباسی اپنے روزنامچہ میں انکے متعلق لکھتے ہیں "ایشاں ملک بودند کہ بہ لباس بشری درآمدہ بودند۔ کسے نہ دانست کہ از اولیا اند یا ابدال یا اوتاد۔ خرق عادات وظہور کرامات مثل اعلان خبر وفات خود بقید روز جمعہ ودیگر سوانح مشہور خاص وعام محتاج بیان نیست۔ قطع نظر عبادت وریاضت وشب بیداری ادنے صفتے از صفات جناب ممدوح اینست کہ گاہے پشت بسمت قبلہ نہ کردند ودر شب وروز زائد از یک پاس خواب کردہ باشند ہمہ اوقات بعبادت وطاعت بسر میفرمودند"۔[1]

انھوں نے ایک پختہ محلسرا بھی تعمیر کی تھی جو اب مکین نہونے کی وجہ سے ویران ہے اور عمارت گررہی ہے۔ عمر طبعی کو پہونچکر وفات پائی اور آبائی قبرستان قدیم میں دفن ہوئے۔ انکا عقد بی بی وزیر النسا (وفات ۲۲ رجمادی الاولے ۱۲۷۰ھ) بنت شیخ اوصاف علی عباسی (شجرہ نمبر۳) کے ساتھ ہوا۔ انکے چار دختر ستار النسا ومقصود النسا ونجوم النسا وشمس النسا اور ایک پسر غلام محمد ہوئے۔

بی بی ستار النسا (وفات ۱۵ ر شعبان ۱۲۸۳ھ) دختر اول شیخ غلام حیدر خاں عباسی کا عقد شیخ فضل حسن بن شیخ ثابت علی مخدوم زادہ کے ساتھ ہوا۔ انکی اولاد کیلئے نقم ص ۸۹ اور شجرہ نمبر ۴ (ب) ملاحظہ ہوں۔ بی بی مقصود النسا (وفات ۲ ر محرم ۱۳۰۰ھ)

---

[1] مشاہیر ص ۳۷۲

دختر دوم شیخ غلام حیدر خاں عباسی کا عقد خاں بہادر مولوی مسیح الدین خاں[1] ابن مولوی علیم الدین خاں ملک زادہ کے ساتھ ہوا۔ انکی اولاد کے لئے نسب نامہ ملکزادگان (شجرۃ الانساب) ملاحظہ ہو۔ بی بی نجوم النسا (وفات ۹ رجب ۱۳۱۸ھ) دختر سوم شیخ غلام حیدر خاں عباسی کا عقد مولوی مجید الدین ابن مولوی حفیظ الدین ملک زادہ کے ساتھ ہوا۔ یہ لاولد فوت ہوئیں۔ بی بی شمس النسا دختر چہارم شیخ غلام حیدر خاں عباسی کا عقد شیخ خادم حسین ابن شیخ احسان علی مخدوم زادہ (فیض ص۲۷) کے ساتھ ہوا۔ یہ بھی لاولد فوت ہوئیں۔

شیخ غلام محمد خاں عباسی (وفات ۵ صفر ۱۲۶۵ھ) پسر شیخ غلام حیدر خاں عین عالم شباب میں ناکتخدا بعارضہ ہیضہ دفعتًا فوت ہوئے اور اپنے والد کی قبر کے قریب دفن ہوئے۔

شیخ غلام صفدر خاں عباسی (ولادت ۲۳ رجب ۱۲۰۸ھ) پسر دوم شیخ رفعت اللہ خاں کو جیسا مذکور ہوا دربار بادشاہ اودھ سے خطاب اقتدار الدولہ عطا ہوا تھا۔ انھوں نے وطن میں اپنے خاندانی علما سے اور مولانا محمد فاخر الہ آبادی سے تحصیل علم کیا اور فارغ التحصیل ہوئے علمی قابلیت اعلےٰ تھی۔ فارسی کے شاعر تھے۔ تسلیم تخلص تھا۔ انکا فارسی کلام بہت ضخیم تھا اور کتب خانہ بھی اچھا تھا لیکن دستبرد زمانہ سے سب تلف ہو گیا۔ اپنے برادر بزرگ شیخ غلام حیدر خاں سے ایسی یکجہتی تھی کہ یک جان و دو قالب مانے جاتے تھے۔ دربار شاہی میں ہمیشہ دونوں بھائی ساتھ جاتے تھے۔ انکو بھی دو سو روپیہ ماہوار شاہی منصب ملتا تھا۔ بہت فارغ البالی اور سیر چشمی اور آن بان سے زندگی بسر کی۔ دولت و ثروت و جاہ و منزلت کے ساتھ ساتھ عابد و زاہد و صوفی منش تھے۔ حضرت سید شاہ علی مظہر قلندر رح[2] نبیرۂ حضرت سید شاہ باسط علی قلندر الہ آبادی[3] سے بیعت تھی۔ انکی تعمیر کردہ محلسرا انکے بڑے بھائی کی محلسرا کے متصل موجود ہے۔ اسمیں ابتک انکے صاحبزادہ کے نواسے شیخ نثار احمد خاں خلف قاضی رضی علی خاں عباسی کا قیام تھا اور اب

---

[1] مشاہیر ص ۳۹۹ [2] مشاہیر ص ۲۰۷ [3] مشاہیر ص ۳ [4] ابرار ص ۲۱۱۲

انکے بھائیوں اور اولاد کے تصرف میں ہے۔ تقریباً اٹھاسی سال کی عمر میں وفات پائی اور اپنے آبائی قبرستان قدیم میں دفن ہوئے۔ انکے دو عقد یکے بعد دیگرے شیخ غلام جیلانی ابن شیخ محمد اکابر عباسی (شجرہ نمبر۳) کی دو دختروں کے ساتھ ہوئے۔ زوجہ اولے جن کا نام نہیں دریافت ہو سکا لاولد فوت ہوئیں۔ زوجہ دوم بی بی حیات النسا کے بطن سے دو دختر وہاج النسا و اقبال النسا اور ایک پسر غلام احمد ہوئے۔

بی بی وہاج النسا (وفات ۲۰ رمضان) دختر اول شیخ غلام صفدر خاں عباسی کا عقد انکی پھوپھی بی بی طفیل النسا کے پسر قاضی وصی علیخاں ابن قاضی محفوظ علیخاں عباسی (شجرہ ہذا) کے ساتھ ہوا۔ انکی اولاد اوپر مذکور ہو چکی۔

بی بی اقبال النسا (وفات ۱۱ ذیقعدہ ۱۲۸۵ھ) دختر دوم شیخ غلام صفدر خاں عباسی کا عقد شیخ طالب علی ابن شیخ بشارت علی عباسی کے ساتھ ہوا۔ ان کی اولاد کے لئے شجرہ نمبر۳ ملاحظہ ہو۔

شیخ غلام احمد خاں عباسی (وفات ۱۳ رمضان ۱۲۹۴ھ) پسر شیخ غلام صفدر خاں ہمیشہ خانہ نشین رہے اور اپنی آبائی جائداد پر قناعت اور فراغت سے عمر بسر کی۔ عمر طبعی کو پہونچکر وفات پائی اور خاندانی قبرستان قدیم میں دفن ہوئے۔ انکا عقد بی بی قمر النسا بنت چودھری حسام علی کے ساتھ سلیم پور ضلع لکھنؤ میں ہوا۔ چودھری حسام علی شیخ جار اللہ مخدوم زادہ کاکوروی کی اولاد میں تھے (نفحہ ص۱۰۵)[1] انکے دو دختر شفیق النسا و رفیق النسا ہوئیں۔

بی بی شفیق النسا عرف منمن بی بی (وفات یکم شعبان ۱۳۴۳ھ) دختر اول شیخ غلام احمد خاں عباسی کا عقد انکی پھوپھی کے پسر قاضی رضی علی خاں ابن قاضی وصی علیخاں عباسی (شجرہ ہذا) کے ساتھ ہوا۔ انکی اولاد اوپر مذکور ہو چکی۔

---

[1] مشاہیر صفحہ ۹۶۔

بی بی رفیق النساء عرف ننھی بی بی (وفات ۱۳ شوال سنہ ۱۳۳ھ) دختر دوم شیخ غلام احمد خاں عباسی کا عقد شیخ حامد علی ابن شیخ طالب علی عباسی کے ساتھ ہوا انکی اولاد کے لئے شجرہ نمبر۳ ملاحظہ ہو۔



شجره نمبر ۵ (صفحہ ۱۳۰-۱۶۰)

شیخ محمد تقی عباسی پسر دوم قاضی عبدالحلیم (شجره نمبر ۳)

- محمد اسلم
  - م کفایت
  - م عنایت
  - محمد عالم
    - م تاج النسا (شجره ۱۱)
    - اوحد علی
      - م مومنه لاولد
      - قاسم علی
        - م زہرا لاولد
        - م مجیب النسا
          - م توفیق النسا لاولد
        - مہدی علی
          - م وثیق النسا
            - م احتشام النسا لاولد
            - م اصغری بانو (شجره ۹۵)
            - محمد ایوب
              - م عدیل فاطمه
        - عالم علی لاولد
        - واجد علی
          - ساجد علی
            - ثامن علی
              - صادق علی
                - م عارفه
                - م آصفه
                - لائق علی
              - محامد علی
              - کرم علی
              - سردار علی
            - ثابت علی
              - شجاعت علی
              - واسع علی
              - م فائقه
              - محمد داؤد
            - م مقبول النسا
            - م افسر النسا
              - شہاب الدین
              - م اظہر النسا
              - م کشور النسا
          - مصطفیٰ علی
            - م ذکیه
            - اوحد علی
          - م محیط النسا
            - م مختار النسا (شجره ۱۱)
              - م عظمت النسا
              - م رفعت النسا
              - فصیح الدین
              - مصلح الدین
              - انوار النسا
            - مظہر الدین
            - منصف الدین
              - عقیل الدین
              - مسلم الدین
              - کفیل الدین
              - م فصیح النسا
              - م عطیه
              - م ظہیر النسا
      - م وزیر النسا
    - معز الدین حیدر
      - م حبیبه
      - م بصیرت
        - فضل حسن
      - م رعایت
      - اعظم علی
        - م رفیع النسا
        - م شفیع النسا
    - زین الدین حیدر
      - رضا علی لاولد
      - مظہر علی
        - واحد علی لاولد
        - م عالم النسا لاولد
        - ندا علی
          - اقتدا علی
            - م حافظه
            - م کنیزه
            - م سیده
            - م راشده
            - م حاذقه
            - اجتبا علی
              - علی رضا
            - مصطفیٰ علی
            - اظہر علی
          - مجتبیٰ علی
            - م زہرا
            - مرتضیٰ علی
            - مصطفیٰ علی
          - محمد احمد لاولد
          - م صابره
            - احسان اللہ
            - احتشام اللہ
        - م فرید النسا لاولد
        - م مسلم النسا
        - اکبر علی
          - م ہاجره
            - نقی احمد
            - تقی احمد
            - ذکی احمد
          - م ساره لاولد
        - اصغر علی
          - م فاخره
          - م ذاکره
            - م طاہره
            - عبدالقدیر
          - فدا احمد
        - رشید علی
          - علی اختر
            - حبیب اختر
            - رؤف اختر
            - م اختر
            - اشرف بانو
            - م شمسه
          - عبدالرؤف
            - م نوشابه
          - م خوشیه
            - م قدسیه
  - روح الامین (شجره نمبر ۶)
- محمد نوح
  - غریب اللہ
    - م بخش النسا
      - رضی الدین
      - مسیح الدین
      - ریاض الدین
      - وحید الدین
      - اطہر الدین
      - م عظیم النسا
      - م تمیم النسا
    - م قطب النسا
      - علی الدین
      - بشیر الدین
    - حسام الدین
      - م عوض النسا
        - تاج الدین حسین
      - م محافظ النسا
        - م سالمه
        - ولی الدین
          - سعید الدین
            - اسد الدین
            - جمیل الدین
            - کلیم الدین
              - نعیم الدین
            - م رفیق النسا
              - امین الدین
            - م شفیق النسا
              - م میمونه لاولد
              - م صابره
                - پسر
              - م نگہت فاطمه
              - رفیق احمد
              - شفیق احمد
          - انیس الدین
            - عزیز الدین
              - پسر
            - م مختار فاطمه
          - م امة الزہرا
      - م سراج النسا لاولد

شجرہ نمبر ۵

شیخ محمد تقی عباسی پسر دوم قاضی عبدالحلیم (شجرہ ۲)

شیخ محمد تقی عباسی پسر دوم قاضی شیخ عبدالحلیم عباسی کا عقد بی بی جیتی بنت شیخ عوض محمد از نبائر قاضی بہار الدین ابن قاضی شیخ کوچک عباسی (شجرہ نمبر ۹) کے ساتھ ہوا۔ دو فرزند محمد اسلم اور محمد نوح ہوئے۔

شیخ محمد اسلم عباسی پسر اول شیخ محمد تقی کے دو عقد یکے بعد دیگرے ہوئے۔ پہلا نکاح چودہری روح الامین سندیلوی کی ہمشیرہ کے ساتھ اور دوسرا عقد بی بی عالمہ بنت سید غریب اللہ۔ (خویش شیخ نظام الدین ابراہیم آبادی) کے ساتھ ہوا۔ زوجہ اولیٰ سے صرف ایک پسر محمد عالم اور زوجہ ثانیہ سے ایک پسر روح الامین اور دو دختر کفایت النساء عنایت النساء ہوئے۔

یہ دونوں دختران یعنی بی بی کفایت النساء عرف بی بی بگانی و بی بی عنایت النساء یکے بعد دیگرے قاضی القضاۃ مولوی نجم الدین علی خان بہادر ابن ملا حمید الدین محدث ملک زادہ کو بیاہی گئیں۔ دونوں کی اولاد میں بہت ذی علم و فن اور صاحب ثروت و وجاہت افراد ہوئے۔ تفصیل شجرۃ الانساب و رنفحات النیم ص۱۵۰ و ۱۶۷ میں ملاحظہ ہو۔

شیخ روح الامین عباسی پسر دوم شیخ محمد اسلم عباسی کی اولاد کی تفصیل شجرہ نمبر ۶ میں ملاحظہ ہو۔

شیخ محمد عالم عباسی (وفات ۷ا رجب سنہ ھ) پسر اول شیخ محمد اسلم اپنے برادر عینی بخشی ابوالبرکات خاں کی پیشی میں رہے اور انکے پسر دیگر بخشی صاحب کی مہر تھی۔ انکا عقد بی بی فضیلت بنت قاضی محمد واعظ عباسی (شجرہ نمبر ۴) کے ساتھ ہوا۔ ان بی بی نے جوانی میں اپنے والد اور نیز اپنے شوہر کی زندگی میں وفات پائی۔ انکے تین پسر اوصاف علی و معز الدین و زین الدین اور ایک دختر تاج النساء ہوئے۔

بی بی تاج النسا کا عقد انکے چچا شیخ روح الامین کے پسر شیخ جلال الدین حیدر کے ساتھ ہوا (ملاحظہ ہو شجرہ نمبر۶)

شیخ اوصاف علی عباسی (وفات ۲۶ ذیقعدہ سنہ ...) پسر اول شیخ محمد عالم کا عقد بی بی عجیب النسا (وفات ۱۳ رمضان ۱۲۳۹ھ) بنت قاضی عظیم الدین خاں عباسی (شجرہ نمبر۴) کے ساتھ ہوا۔ دو دختر مومنہ اور وزیر النسا اور ایک پسر قاسم علی ہوئے۔

بی بی مومنہ دختر اول شیخ اوصاف علی عباسی کا عقد شیخ فضل علی ابن شیخ کرامت اللہ خاں عباسی (شجرہ نمبر۸) کے ساتھ ہوا۔ یہ زوجۂ اول تھیں لاولد فوت ہوئیں۔

بی بی وزیر النسا دختر دوم شیخ اوصاف علی عباسی کا عقد شیخ غلام حیدر خاں ابن بخشی رفعت اللہ خاں عباسی کے ساتھ ہوا (ملاحظہ ہو شجرہ نمبر۴)

شیخ قاسم علی عباسی (وفات ۵ ربیع الاول ۱۲۵۳ھ) پسر شیخ اوصاف علی نے وطن میں وفات پائی اور خاندانی قبرستان میں مولسری کے درخت کے نیچے دفن ہوئے۔ انکا عقد بی بی فاطمہ بنت مولوی حفیظ الدین ابن مولوی قاضی امام الدینؒ ملک زادہ کے ساتھ ہوا۔ دو دختر زہرا و مجید النسا اور تین پسر عالم علی و مہدی علی و واجد علی ہوئے۔

بی بی زہرا لاکتخدا فوت ہوئیں۔ بی بی مجید النسا (وفات ۱۰ رجب ۱۳۱۱ھ) کا عقد شیخ سعید الدین (وفات ۲۳ رمضان ۱۳۳۲ھ بعمر ۹۶ سال) ابن شیخ غلام نجف عثمانی کے ساتھ ہوا[1] (نقم ...) انکے ایک پسر ہوا جو صغر سنی میں فوت ہوا اور ایک دختر بی بی توفیق النسا (وفات ۲۳ جمادی الاول ۱۳۱۶ھ) ہوئیں جنکا عقد انکے چچا شیخ وحید الدین کے پسر دوم شیخ محمد وہاج الدین (ضمیمہ ا) کے ساتھ ہوا۔ انکے اولاد بہت ہوئی مگر کوئی بھی زندہ نہ رہی۔ یہ بی بی حضرت شاہ تقی علی قلندرؒ کی مرید اور بہت خوش عقیدہ تھیں۔ پرانی وضع کی پابند اور ہوش گوش والی تھیں۔ تقریباً نوے سال کی عمر میں وفات ہوئی اور

---

[1] مشاہیر صفحہ ...

حضرت شاہ تراب علی قلندر رح کی درگاہ کے پھاٹک کے مغرب جانب اپنے والد کی قبر کے برابر دفن ہوئیں۔

شیخ عالم علی عباسی (وفات ۱۲ر رجب ۱۲۸۵ھ) پسر اول شیخ قاسم علی حضرت شاہ تراب علی قلندر رح کے مُرید تھے۔ انکا عقد بی بی صغری بنت قاضی جمال الدین ابن سید فصیح الدین قاضی پرگنہ بجنور (فیض صف۹۶) کے ساتھ ہوا۔ لاولد فوت ہوئے۔

شیخ مہدی علی عباسی (وفات ۲۸ر رمضان ۱۲۸۵ھ) پسر دوم شیخ قاسم علی کا عقد بی بی عصیم النسا (وفات ۷ار رمضان ۱۲۹۰ھ) بنت شیخ امیر حسن ابن شیخ ثابت علی مخدوم زادہ۔ (نقم ۸۹) کے ساتھ ہوا۔ صرف ایک دختر بی بی وثیق النسا (وفات ۲۳ر جمادی الاولی ۱۳۴۵ھ) ہوئیں۔

بی بی وثیق النسا بنت شیخ مہدی علی عباسی کا عقد شیخ محمد یعقوب (وفات ۱۶ر شعبان ۱۳۱۴ھ) ابن شیخ شوکت علی مخدوم زادہ (فیض ۸۰) کے ساتھ ہوا۔ انکے ایک پسر محمد ایوب اور دو دختر احتشام النسا و اصغری بانو ہوئے۔

شیخ محمد ایوب علوی (ولادت ربیع الاول ۱۲۹۲ھ) پسر شیخ محمد یعقوب مخدوم زادہ تقریباً ڈیڑھ سال اسلامیہ ہائی اسکول جلپور میں مدرس رہے۔ پھر ریاست حیدر آباد دکن میں وکالت کا امتحان پاس کیا اور کئی سال گلبرگہ اور اورنگ آباد اور ورنگل میں وکالت کی۔ اسکے بعد وطن چلے آئے اور ریاست محمود آباد میں ملازم ہوئے۔ وہاں بتیس ۳۲ سال تحصیلداری کے عہدہ پر بہت نیکنامی سے خدمات انجام دئے۔ ۱۳۶۰ھ میں پنشن لیکر وطن آئے اور اپنی زمینداری کا کام دیکھتے ہیں۔ بہت نیک طبیعت اور خوش اوقات ہیں۔ انکے دو عقد یکے بعد دیگرے ہوئے۔ پہلا عقد قصبہ ہرگام ضلع سیتاپور میں بی بی سمیع النسا (وفات ۲۶ر رجب ۱۳۲۹ھ) بنت قاضی امیر احمد ابن قاضی کرم احمد (فیض ۸۰) کے ساتھ ہوا۔ ان بی بی سے اولاد میں کئی بچے ہوئے مگر سب صغر سنی میں فوت ہوگئے۔ زوجۂ اولی کی وفات کے بعد دوسرا عقد بی بی مقیم النسا (ولادت ۱۳۰۰ھ) بنت چہارم منشی مقصود احمد حجاجی

(نفحہ صنہ۱۶۱) کے ساتھ ہوا۔ ان بی بی کو حضرت حافظ شاہ علی انور قلندرؒ سے بیعت ہے۔ ان سے چھ بچے ہوئے جن میں سے پانچ صرف چند چند روز زندہ رہ کر فوت ہو گئے۔ اب صرف ایک دختر عدیل فاطمہ موجود ہیں۔

بی بی **عدیل فاطمہ** (ولادت ۱۳۴۲ھ) دختر شیخ محمد ایوب علوی کا عقد شیخ اشہد علی عباسی ابن قاضی راشد علی (شجرہ نمبر۴) کے ساتھ ۱۳۶۳ھ میں ہوا۔

بی بی **احتشام النساء** عرف ببن (وفات ۰ا ر ذیحجہ ۱۳۲۱ھ) دختر اول شیخ محمد یعقوب مخدوم زادہ کو حضرت حافظ شاہ علی انور قلندرؒ سے بیعت تھی۔ یہ بہت ذہین اور طباع اور شاعرہ اور خوش اخلاق بی بی تھیں۔ انکا عقد شیخ نور الحسن ابن شیخ غفور حسن مخدوم زادہ (فیض صنہ۸۴) کے ساتھ ہوا۔ کوئی اولاد نہیں ہوئی۔

بی بی **اصغری بانو** (ولادت ۱۸ ر ربیع الاول ۱۳۰۱ھ) دختر دوم شیخ محمد یعقوب مخدوم زادہ کے نام اصغری سے انکا سال ولادت نکلتا ہے۔ انکو حضرت حافظ شاہ علی انور قلندرؒ سے بیعت ہے۔ بہت خوش عقیدہ نیک طبیعت اور ملنسار ہیں۔ انکا عقد سندیلہ میں سید نقی احمد بن خان بہادر سید علی احمد (فیض صنہ۷ شجرہ نمبر۹) کے ساتھ ہوا۔ ان دونوں صاحبان کا ننہال قاضی راجو عباسی (شجرہ نمبر۹) کی نسل میں ہے۔ انکی اولاد کی تفصیل شجرہ نمبر۹ میں ملاحظہ ہو۔ ان بی بی کا عقد سندیلہ میں ہو جانے سے یہاں کی رشتہ داری میں ایک گونہ بُعد ہو گیا تھا مگر انکی دختر بی بی میمونہ خاتون کا عقد کاکوری میں قاضی راشد علی عباسی (شجرہ نمبر۴) کے ساتھ ہونے پر قرابت کی تجدید ہو گئی۔ فالحمد للہ۔

شیخ **واجد علی** عباسی (وفات ۱۸ ر ذی الحجہ ۱۳۱۴ھ) پسر سوم شیخ قاسم علی کو حضرت شاہ تراب علی قلندرؒ سے بیعت تھی۔ یہ اپنے آبائی مکان واقع محلہ قاضی گڈھی میں رہتے تھے۔ افسوس کہ اس مکان کا اب نام و نشان بھی نہیں باقی ہے۔ یہ اپنے فرزند اکبر حافظ شیخ ساجد علی کے پاس اورنگ آباد دکن گئے ہوئے تھے کہ وہیں وفات پائی اور دفن ہوئے۔ تقریباً ستر سال

کی عمر ہوئی۔ انکا عقد بی بی عالیۃ النسا (وفات ۲ ذیقعدہ ۱۳۰۲ھ) بنت خان بہادر مولوی مسیح الدین ملک زادہ (تفحص ۱۶۷) کے ساتھ ہوا۔ ایک دختر محیط النسا اور دو پسر ساجد علی اور مصطفےٰ علی ہوئے۔

بی بی محیط النسا عرف ملائم بی بی (ولادت ۷ شعبان ۱۲۷۵ھ۔ وفات ۱۴ جمادی الآخری ۱۳۵۳ھ) دختر شیخ واجد علی عباسی کو حضرت شاہ حبیب حیدر قلندرؒ سے بیعت تھی۔ بہت نیک صفت اور ہر دلعزیز تھیں۔ انکا عقد مولوی اطہر الدین حیدر (شجرہ نمبر ۶۔ الف) ابن مولوی اشرف الدین حیدر ملک زادہ کے ساتھ ہوا۔ ایک دختر مختار النسا اور دو پسر مظہر الدین حیدر و منصف الدین حیدر ہوئے۔

بی بی مختار النسا (ولادت ۱۲ ربیع الآخر ۱۳۰۱ھ) دختر بی بی محیط النسا کا عقد شیخ حسین احمد ابن شیخ جمیل الدین عباسی کے ساتھ ہوا۔ انکی اولاد کی تفصیل شجرہ نمبر ۶ میں ملاحظہ ہو۔

مولوی مظہر الدین حیدر علوی (ولادت ۱۴ شوال ۱۳۰۵ھ) پسر اول بی بی محیط النسا ریاست حیدرآباد دکن میں ملازم ہیں۔ انکا عقد بی بی نعمت النسا (ولادت ۱۳۲۲ھ) بنت مولوی افضال الدین ملک زادہ کے ساتھ ہوا۔ دو دختر عظمت النسا (ولادت جمادی الاولیٰ ۱۳۴۲ھ) و رفعت النسا (ولادت ۹ ذی حجہ ۱۳۴۴ھ) اور تین پسر فصیح الدین عرف منے پاشا (ولادت ۱۳۵۰ھ) و ناصر الدین (ولادت ۱۳۵۳ھ) و انور الدین (ولادت ۱۳۵۶ھ) موجود ہیں۔

مولوی منصف الدین حیدر علوی (ولادت ۱۱ صفر ۱۳۱۴ھ) پسر دوم بی بی محیط النسا بھی ریاست حیدرآباد دکن میں ملازم ہیں۔ انکا عقد بی بی خدیجہ عرف مسجد النسا (ولادت ۱۳۲۵ھ) بنت مولوی حبیب الدین ملک زادہ (شجرہ نمبر ۴) کے ساتھ ہوا۔ اور تین پسر عقیل الدین (ولادت ۱۳۵۰ھ) و مسلم الدین (ولادت ۱۳۵۴ھ) و کفیل الدین

(ولادت ۱۳۶۲ھ) اور تین دختر فصیح النسا (ولادت ۱۳۴۷ھ) و عطیہ خاتون (ولادت ۱۳۵۲ھ) و شہیر النسا (ولادت ۱۳۵۸ھ) موجود ہیں۔

حافظ شیخ ساجد علی عباسی (ولادت ۲۸ محرم ۱۲۷۶ھ۔ وفات ۷ جمادی الاخری ۱۳۵۸ھ[1]) پسر اول شیخ واجد علی نے کلام اللہ شریف حفظ کیا۔ علمی قابلیت اچھی تھی۔ ذہین و خوش فکر تھے، شعر و شاعری کا بھی ذوق تھا۔ وجیہ و بانمش اور آن بان والے تھے۔ دکن میں وکالت کا امتحان پاس کرنے کے بعد اورنگ آباد دکن میں بہت نیک نام اور مقبول عام وکیل ہوئے۔ وطن میں آبائی مکان واقع محلہ قاضی گڈھی کے منہدم ہو جانے کی وجہ سے اپنے ماموں ملا فرید الدین محدث ملک زادہ کاکوروی کی خواہش کے تعمیل میں انکی محلسرا کے متصل محلہ قلعہ (مولوی محلہ) میں اپنی رہائش کے لئے مردانہ کوٹھی اور زنانہ مکان تعمیر کیا اور شہر اورنگ آباد دکن میں بھی مردانہ کوٹھی اور زنانہ مکان بنوائے۔ آخر میں علیل ہو کر وطن آئے۔ یہیں وفات پائی اور جناب مخدومہ کے حظیرہ میں (جو وسط آبادی قصبہ میں واقع ہے) دفن ہوئے۔ انکا عقد بی بی ولیہ خاتون عرف بُندا بی بی (وفات ۷ ذیقعدہ ۱۳۴۷ھ) بنت مولوی حسن الدین ملک زادہ کے ساتھ ہوا۔ یہ بی بی بہت سمجھدار اور نیک طبیعت اور خوش اخلاق تھیں۔ تقریباً ساٹھ سال کی عمر میں وفات پائی اور اپنے آبائی قبرستان میں دفن ہوئیں۔ انکی قبر کے پہلو میں تین سال بعد انکے شوہر دفن ہوئے۔ ان بی بی سے تین پسر ثامن علی و ثابت علی و نظیر الحسن ہوئے۔ نظیر الحسن صغر سنی میں فوت ہو گئے۔

حافظ ساجد علی عباسی نے دکن میں ایک طوائف کے ساتھ عقد کیا تھا۔ یہ بی بی دکن ہی میں رہیں اور وہیں فوت ہوئیں۔ ان سے دو دختر مقبول النسا اور افسر النسا ہوئیں۔

بی بی مقبول النسا دختر اول حافظ ساجد علی عباسی کا عقد لکھنؤ میں شیخ فاروق الدین (از شیخزادگان محلہ گھالہ بازار۔ وکٹوریہ گنج) کے ساتھ ہوا۔ یہ جوانی میں ایک پسر محمد داؤد کو چھوڑ کر فوت ہو گئیں اور لکھنؤ میں دفن ہوئیں۔

شیخ محمد داؤد (ولادت ۱۳۵۲ھ) پسر بی بی مقبول النسا اپنے دادھیال میں رہتے

---

[1] مشاہیر ص ۳۱۸



مصطفى علي عباسي (صفحه ۱۴۵)



ساجد علي عباسي (صفحه ۱۴۲)

گروپ



کھڑے ہوئے :۔ مکرم علی عباسی　واسط علی عباسی　اوصاف علی عباسی　محامد علی عباسی　سردار علی عباسی

بیٹھے ہوئے :۔ شجاعت علی عباسی　ثامن علی عباسی　| م آصفہ　م فائقہ　م عارفہ |　ثابت علی عباسی　صادق علی عباسی

(صفحہ ۱۴۳-۱۴۵)

ہیں اور زیر تعلیم ہیں۔

بی بی افسر النسا (وفات ۶ جمادی الاخری ۱۳۶۲ھ) دختر دوم حافظ ساجد علی عباسی کا عقد اپنے بہنوئی کے بڑے بھائی شیخ غلام محی الدین کے ساتھ ہوا۔ تقریباً چالیس سال کی عمر میں انکی وفات ہوئی اور لکھنؤ میں دفن ہوئیں۔ انکے ایک پسر شہاب الدین اور دو دختر اشہر النسا و کشور النسا موجود ہیں۔ یہ سب ابھی کم عمر اور زیر تعلیم ہیں، ان سب کا قیام اپنے دادھیال شہر لکھنؤ میں ہے۔

شیخ ثامن علی عباسی (ولادت ۲۳ محرم ۱۳۰۳ھ) پسر اول حافظ شیخ ساجد علی کو حضرت شاہ حبیب حیدر قلندر رح سے بیعت ہے۔ نیک طبیعت و مرد صالح و خوش عقیدہ ہیں۔ علیگڈھ کالج میں تعلیم پانے کے بعد حیدرآباد دکن میں وکالت کا امتحان پاس کیا اور اورنگ آباد دکن میں وکیل سرکار ہیں۔ انکا عقد بی بی تمیز فاطمہ بنت شیخ حمایت علی مخدوم زادہ (فیض ص ۴۹) کے ساتھ ہوا ایک دختر سعیدہ خاتون اور چار پسر صادق علی و محامد علی و مکرم علی و سردار علی ہوئے انمیں سے سعیدہ خاتون چار سال کی عمر میں فوت ہوگئیں۔

شیخ صادق علی عباسی عرف اختر (ولادت ۷ جمادی الاولے ۱۳۲۹ھ) پسر اول شیخ ثامن علی نے اپنے والد اور جد امجد کی تربیت میں دکن میں تعلیم پائی اور عثمانیہ یونیورسٹی سے بی اے کی ڈگری حاصل کی وہیں سر رشتہ تعلیمات میں ملازم اور آج کل عثمانیہ انٹرمیڈیٹ کالج اورنگ آباد میں پروفیسر ہیں۔ انکا عقد ان کے والد کے چچا شیخ مصطفے علی عباسی کی دختر بی بی ذکیہ بانو (شجرہ ہذا) کے ساتھ ہوا۔ دو دختر عارفہ خاتون (ولادت ۱۱ جمادی الاولے ۱۳۵۵ھ) و آصفہ خاتون (ولادت ۵ ذی حجہ ۱۳۵۸ھ) اور ایک پسر لائق علی (ولادت ۱۴ محرم ۱۳۶۲ھ) موجود ہیں جو سب صغیر السن ہیں۔

شیخ محامد علی عباسی عرف ظفر عباس (ولادت ۷ محرم ۱۳۳۶ھ) پسر دوم شیخ ثامن علی نے عثمانیہ یونیورسٹی حیدرآباد دکن میں تعلیم پائی۔ ایم۔ ایس سی کی ڈگری لینے کے بعد ریاست عالیہ

کے سول سروس کا امتحان پاس کیا اور لاہور (پنجاب) میں محاسبی کی تعلیم حاصل کی۔ ریاست عالیہ کے محکمہ فنانس (محاسبی) میں ملازم ہیں۔ یہ بہت سعید اور ہونہار ہیں۔ ہنوز ناکتخدا ہیں۔

شیخ مکرم علی عباسی عرف انجم اور شیخ سردار علی عباسی عرف قطب (ولادت ۷ جمادی الآخری ۱۳۲۹ھ) پسران سوم وچہارم شیخ ثامن علی توام پیدا ہوئے۔ دونوں زیر تعلیم اور ناکتخدا ہیں۔

شیخ ثابت علی عباسی عرف نواب (ولادت ۱۰ جمادی الاولی ۱۳۰۶ھ) پسر دوم حافظ شیخ ساجد علی کو حضرت شاہ حبیب حیدر قلندرؒ سے بیعت ہے۔ انھوں نے علیگڈھ کالج سے بی، اے اور ایل ایل بی کی ڈگریاں حاصل کیں اور ریاست حیدرآباد دکن میں کچھ عرصہ وکالت کرنیکے بعد منصف مقرر ہوئے۔ اب ترقی کرکے زائد ناظم ضلع (اڈیشنل سشن جج) کے عہدہ پر گلبرگہ میں متعین ہیں متصف با وصاف حمیدہ اور خوش عقیدہ اور کنبہ پرور ہیں۔ بہت متدین اور پاس ولحاظ والے ہیں۔ انکا عقد بی بی عاشق النسا (ولادت ۲۶ ذیقعدہ ۱۳۰۷ھ) بنت مولوی صدرالدین ملک زادہ (شجرہ نمبر ۴۔ الف) کے ساتھ ہوا۔ یہ بی بی بھی حضرت شاہ حبیب حیدر قلندرؒ کی مریدہ ہیں اور بہت ملنسار اور ہر دلعزیز ہیں۔ انکے تین پسر شجاعت علی و واسط علی و یوسف علی اور ایک دختر فائقہ خاتون ہوئے۔ ان میں سے یوسف علی صرف ایک سال کی عمر میں فوت ہوگئے۔

بی بی فائقہ خاتون (ولادت ۵ ربیع الآخر ۱۳۴۲ھ) دختر شیخ ثابت علی عباسی کو حضرت حافظ شاہ علی حیدر قلندر مدظلہ سے بیعت ہے۔ ہنوز ناکتخدا ہیں۔

شیخ شجاعت علی عباسی عرف پیارے (ولادت ۲۹ رجب ۱۳۲۹ھ) پسر اول شیخ ثابت علی کو حضرت حافظ شاہ علی حیدر قلندر مدظلہ سے بیعت ہے۔ انھوں نے عثمانیہ یونیورسٹی سے بی اے اور ایل ایل بی کی ڈگریاں حاصل کیں اور فی الحال اورنگ آباد دکن میں وکالت

کرتے ہیں منصفی کے عہدہ کے لئے انتخاب ہوگیا ہے اور ضلع محبوب نگر میں تعیناتی ہوئی ہے نیز ہین اور طبیعت دار ہیں۔ انکا عقد ذی حجہ ۱۳۶۲ھ میں بی بی سلمہ خاتون (ولادت تقریباً ۱۳۴۳ھ) بنت شیخ شوکت علی صدیقی لکھنوی کے ساتھ ہوا۔

شیخ واسط علی عباسی عرف دلارے (ولادت ۱۷ ربیع الاول ۱۳۴۳ھ) پسر دوم شیخ ثابت علی نے عثمانیہ یونیورسٹی کے تحت انٹرنس کا امتحان پاس کیا ہے۔ ہنوز ناکتخدا ہیں۔

شیخ مصطفےٰ علی عباسی معروف بہ عبدالسلام (ولادت ۲۱ ذیقعدہ ۱۲۹۲ھ۔ وفات ۷ ارجمادی الاولےٰ ۱۳۵۵ھ) پسر دوم شیخ واجد علی نے حیدر آباد دکن میں وکالت کا امتحان پاس کیا اور جالنہ میں کامیابی کے ساتھ وکالت کی۔ بامروت و مخیر و مہمان نواز تھے۔ جالنہ میں وفات پائی اور دفن ہوئے۔ انکے دو عقد یکے بعد دیگرے ہوئے۔ پہلا عقد اہل برادری میں بی بی نبی النسا بنت سید حافظ علی سندیلوی کے ساتھ ہوا۔ ان سے دو پسر مجتبیٰ علی اور اوصاف علی اور تین دختر ذکیہ خاتون اور دو توام بچیاں ہوئے۔ ان میں سے مجتبیٰ علی اور دونوں توام دختران صغر سنی میں فوت ہوگئے۔ زوجہ اولےٰ کی وفات کے بعد شیخ مصطفےٰ علی عباسی کے جالنہ کی ایک غیر کفو عورت کے بطن سے دو پسر آصف علی و محمد علی اور تین دختر موجود ہیں۔ یہ غیر کفو اولاد اپنی والدہ کے ساتھ جالنہ میں سکونت رکھتی ہے اور یہاں سے تعلقات منقطع ہیں۔

بی بی ذکیہ خاتون (ولادت ۱۲ رجادی الاولےٰ ۱۳۳۲ھ) دختر شیخ عبدالسلام عباسی کا عقد جیسا مذکور ہوا شیخ صادق علی ابن شیخ ضامن علی عباسی (شجرۂ ہذا) کے ساتھ ہوا۔ انکی اولاد کا ذکر ہو چکا ہے۔

شیخ اوصاف علی عباسی عرف ننھے پاشا (ولادت ۲۰ محرم ۱۳۳۳ھ) پسر شیخ عبدالسلام نے دکن میں تعلیم پائی۔ عثمانیہ یونیورسٹی سے بی اے کی ڈگری حاصل کی اور ایل ایل بی کے امتحان کے لئے تیار ہو رہے ہیں۔ انکا عقد ۱۳۶۱ھ میں قصبہ ہرگام ضلع سیتاپور میں بی بی

جلیس فاطمہ (ولادت ۱۳۴۲ھ) بنت قاضی افتخار احمد کے ساتھ ہوا۔

شیخ معز الدین حیدر عباسی (وفات ۱۳ رمضان ۱۲۰۰ھ) پسر دوم شیخ محمد عالم کو دو بار دہلی سے خطاب خاں عطا ہوا تھا۔ یہ نواح گورکھپور میں چکلہ دار رہے اور وہیں کارہائے نمایاں کئے۔ عمر طبعی کو پہونچکر وطن میں وفات پائی اور آبائی قبرستان میں مولسری کے درخت کے نیچے دفن ہوئے۔ انکے دو عقد یکے بعد دیگرے ہوئے۔ پہلا عقد بی بی عصمت النسا بنت قاضی عبد الباسط عباسی (شجرہ ۱۲) کے ساتھ اور دوسرا عقد بی بی راحت النسا بنت میر حمید الدین ابن میر غیاث الدین قاضی قصبہ بجنور کے ساتھ ہوا۔ زوجۂ اولےٰ سے صرف ایک دختر حبیبہ اور زوجۂ ثانیہ سے دو دختر بصیرت النسا و رعایت النسا اور دو پسر اعظم علی و معظم علی ہوئے۔ ان میں سے معظم علی صغر سنی میں فوت ہوگئے۔

بی بی حبیبہ دختر اول شیخ معز الدین حیدر عباسی کا عقد شیخ علی بخش ابن شیخ محمد عوض مخدوم زادہ (نفحہ ص۶) کے ساتھ ہوا۔ شیخ علی بخش بخشی شیخ ابو البرکات خاں عباسی (شجرہ نمبر ۴) کے نواسہ تھے۔ انکی اولاد کی تفصیل نفحات النسیم میں ملاحظہ ہو۔

بی بی بصیرت النسا دختر شیخ معز الدین حیدر عباسی کا عقد شیخ ثابت علی ابن شیخ موعظت اللہ مخدوم زادہ کے ساتھ ہوا۔ انکی اولاد نفحہ ص۵۸ میں ملاحظہ ہو۔

بی بی رعایت النسا دختر سوم شیخ معز الدین حیدر عباسی کا عقد شیخ امین علی ابن شیخ روح الامین عباسی کے ساتھ ہوا۔ انکی اولاد شجرہ نمبر ۹ میں ملاحظہ ہو۔

شیخ اعظم علی عباسی (وفات ۱۸ شعبان ۱۲۳۶ھ) پسر شیخ معز الدین حیدر نے وطن میں وفات پائی اور اپنے والد کے پہلو میں دفن ہوئے۔ انکا عقد بی بی فہیم النسا عرف ٹہابی بی بنت شیخ غلام جیلانی عباسی (شجرہ نمبر ۳) کے ساتھ ہوا۔ تین دختر علی النسا و رفیع النسا و شفیع النسا ہوئیں۔ ان میں سے علی النسا کم عمری میں فوت ہوگئیں۔

بی بی رفیع النسا (وفات ۱۲ محرم ۱۲۹۶ھ) دختر اول شیخ اعظم علی عباسی کا عقد شیخ شرافت علی ابن شیخ بشارت علی عباسی کے ساتھ ہوا۔ ان کی اولاد شجرہ نمبر ۳ میں مذکور ہو چکی۔

بی بی شفیع النسا دختر دوم شیخ اعظم علی عباسی کا عقد مولوی سلیم الدین ابن مولوی تقی الدین ملکزادہ کے ساتھ ہوا۔ ان کی اولاد میں مولوی حنیف الدین اور انکے بھائی اور بہن موجود ہیں مزید تفصیل شجرۃ الانساب میں ملاحظہ ہو۔

شیخ اعظم علی عباسی کے دو دختر مساۃ بنوجان طوائف سکنۂ کانپور کے بطن سے بھی تھیں انہیں سے ایک صغر سنی میں فوت ہوگئی اور دوسری مساۃ ہنگین کو اسکی ماں نے کاکوری بھیجدیا تھا شیخ صاحب موصوف کی بیوہ زوجہ نے اس دختر کی بھی پرورش کی اور کسمنڈی میں شیخ دلدار علی کے ساتھ عقد کر دیا۔ اولاد کا حال نہیں معلوم ہوا۔

شیخ زین الدین عباسی (وفات ۸ ربیع الآخر ۱۲۸۶ھ) پسر سوم شیخ محمد عالم کو فارسی اور عربی میں بہت اچھی قابلیت تھی ابتدائی تعلیم اپنے ماموں بخشی ابوالبرکات خاں کی تربیت میں پائی اور اپنی ذکاوت و لیاقت و دیانت سے ایسی مقبولیت حاصل کی کہ انکی بخشی گیری کی مہر کے تحویلدار رہے۔ بہت شکیل و وجیہہ و بہادر تھے اور فنون سپہ گری میں خوب ملکہ رکھتے تھے۔ راجہ صاحب کوڑیا گنج کی رفاقت میں رہے اور راجہ صاحب انکی شجاعت کی قدر اور انکی خوش خلقی کی عزت کرتے تھے۔ خود درویش صفت تھے اور اصحاب فقر و فنا کی خدمت کرتے تھے۔ چالیس سال کی عمر تک عقد نہیں کیا۔ ایک مرتبہ راجہ صاحب کے ایک اور رفیق کے ساتھ میں شکار کے لئے جنگل میں گئے۔ پانی کی تلاش میں ایک فقیر کی کٹی پر پہونچے۔ وہ فقیر مجذوب تھے اور بڑبڑا رہے تھے۔ انھوں نے جاتے ہی پانی مانگا۔ مجذوب صاحب نے پوچھا "تمھارا نکاح ہوا یا نہیں"۔ جواب دیا "نہ ہوا ہے نہ نکاح کرنے کا ارادہ ہے۔ اسوقت میں بہت پیاسا ہوں۔ پانی پلوا دیجئے"۔ مجذوب صاحب نے اسی وقت ایک ناگن پکڑی اور اسکا خون ایک برتن میں نچوڑ کر ایک گھونٹ خود پیا اور ان کو دیا اور کہا "پی لو"۔ انھوں نے کہا "یہ حرام ہے میں نہ پیونگا"۔ مجذوب صاحب نے وہ خون انکے ساتھی کو دیا۔ انھوں نے پی لیا۔ فوراً ان میں جذبی کیفیت پیدا ہوئی اور وہ بڑبڑاتے ہوئے جنگل ہی میں کہیں چلدیے۔ تب مجذوب صاحب نے ان سے کہا "جھونپڑی میں پانی رکھا ہے پی لو دیکھنا

ہوں نکاح کب تک نہیں کرتے ہو۔ یاد رکھو تم نکاح کرو گے اور اولاد ہوگی اور نسل بڑھے گی"۔ اس واقعہ کے کچھ عرصہ بعد یہ وطن آئے اور نکاح بھی کیا۔

انکے انتقال کا بھی عجیب واقعہ ہے۔ مرض الموت میں مبتلا تھے کہ ایک جمعہ کو انکے بنی اعمام شیخ عزیز الدین حیدر و شیخ نہال الدین اور چند اور اعزا بسلسلہ عیادت انکے پاس موجود تھے۔ پاخانہ گئے اور وہاں معمول سے زیادہ ٹھہرے جب باہر آئے تو دریافت کرنے پر دیر ہونے کی یہ وجہ بتلائی کہ فرشتے میری روح وہیں قبض کرنا چاہتے تھے لیکن میں نے کہا کہ نجس مقام ہے روح قبض کریں اور جمعہ کی نماز ہو جانے دیں۔ پھر جمعہ کی اذان کی بابت پوچھا معلوم ہوا کہ اذان ہوگئی سب حاضرین کو نماز کے لئے رخصت کیا اور خود کپڑے بدل کر اور سفید چادر اوڑھ کر لیٹ گئے بعد نماز جب وہ لوگ آئے تو ان سے کہا کہ "تم لوگ گواہ رہنا میں کلمہ پڑھتا ہوں"۔ اور کلمہ شہادت پڑھ کر منھ بند کر لیا اور انتقال کیا۔ پچھتر سال کی عمر پائی۔ آبائی قبرستان سالار مسعود میں دفن ہوئے۔ انکا تعمیر کردہ مکان موجود ہے جو انکی اولاد کے استعمال میں بطور زنانخانہ کے ہے۔ انکا عقد بی بی عظمت بنت شیخ عبدالعلی قانون گو بجنوری کے ساتھ ہوا۔ انکے دو پسر رضا علی و مظہر علی ہوئے۔

شیخ رضا علی عباسی (وفات ۲؍ ذیقعدہ ۱۲۷۰ھ) پسر اول شیخ زین الدین بمقام نواب گنج متعلقہ کاپتور میں چوروں کے ہاتھوں شہید ہوئے اور وہیں دفن ہوئے۔ انکا عقد ان کے ماموں شیخ حشمت علی ابن شیخ عبدالعلی بجنوری کی دختر بی بی اکرام النسا کے ساتھ ہوا مگر کوئی اولاد نہیں ہوئی۔

شیخ مظہر علی عباسی (وفات ۲؍ محرم ۱۲۹۱ھ) پسر دوم شیخ زین الدین بہت شہ زور اور پہلوان تھے۔ انکا عقد بی بی ریاض النسا بنت شیخ حاتم علی ملک زادہ (شجرہ نمبر [illegible]) کے ساتھ ہوا۔ تین دختر اسلم النسا و فرید النسا و مسلم النسا اور پانچ پسر واحد علی و فدا علی و اکبر علی و اصغر علی و رشیدا علی ہوئے۔

بی بی اسلم النسا (وفات ۲؍ شوال ۱۳۱۲ھ) دختر اول شیخ مظہر علی عباسی کا عقد مولوی نظیر الدین ابن مولوی سلیم الدین ملک زادہ کے ساتھ ہوا۔ لا ولد فوت ہوئیں۔

بی بی فریدالنسا (وفات ۲۴ رجب ۱۳۱۹ھ) دختر دوم شیخ مظہر علی عباسی کا عقد شیخ عبدالنعیم ابن شیخ غلام مصطفےٰ عباسی (شجرہ نمبر ۷) کے ساتھ ہوا۔ یہ بھی لاولد فوت ہوئیں۔

بی بی مسلم النسا (ولادت ۱۲۸۲ھ) دختر سوم شیخ مظہر علی عباسی کا عقد شیخ نظیر حسن ابن شیخ عبدالغفور عباسی (شجرہ نمبر ۷) کے ساتھ ہوا۔ یہ بی بی بقید حیات اور صاحب اولاد ہیں۔

شیخ واحد علی عباسی پسر اول شیخ مظہر علی عباسی چودہ سال کی عمر میں بعارضہ چیچک ناکتخدا فوت ہوئے۔

شیخ فدا علی عباسی (وفات ۵ رمضان ۱۳۲۷ھ) پسر دوم شیخ مظہر علی حضرت شاہ تقی علی قلندرؒ کے مرید تھے۔ صرف پندرہ سال کی عمر میں تلاش معاش کے لئے نکلے چند سال باندہ اور ساگر میں رہے اور امتحان وکالت پاس کرنے کے بعد بانس گاؤں ضلع گورکھپور میں تقریباً پینتیس سال وکالت بہت نیک نامی سے کی۔ وہیں وکیل سرکار بھی رہے۔ بہت نیک نفس و خوش اوقات و کنبہ پرور و مخیر متصف باوصاف حمیدہ تھے۔ پابند شریعت و تہجد گذار و ذاکر و شاغل تھے۔ آخر عمر میں علیل ہوکر وطن آئے۔ چھپن سال کی عمر میں بعارضہ اسہال کبدی انتقال کیا اور آبائی قبرستان میں دفن ہوئے منشی ارتضا علی علوی شرر کاکوروی نے قطعہ تاریخ خوب کہا ہے وہو ہذا۔

جناب فدا بود شیدائے حق   مہذب متین متقی مولوی

بسال وفاتش نوشتم شرر   فدائے علی شد بہ شاہ تقی

انکا عقد بی بی شاہد النسا (وفات ۲۲ ربیع الآخر ۱۳۲۹ھ) بنت شیخ محمود حسن مخدوم زادہ (ملاحظہ صفحہ ۹۰) کے ساتھ ہوا۔ ان بی بی کو حضرت حافظ شاہ علی انور قلندر رح سے بیعت تھی۔ انکی قبر انکے شوہر کے پہلو میں ہے۔ انکے تین پسر اقتدا علی و مجتبیٰ علی و محمد احمد اور ایک دختر صابرہ ہوئے۔

شیخ اقتدا علی عباسی (ولادت ۲ رجب ۱۲۹۹ھ) پسر اول شیخ فدا علی کو حضرت شاہ حبیب حیدر قلندرؒ سے بیعت ہے۔ ابتداءً دفتر وثیقہ لکھنؤ میں ملازمت کی پھر عمارات کی ٹھیکیداری کرتے رہے۔ اب بہ تقاضائے عمر بہت ضعیف ہوگئے ہیں اور خانہ نشین ہیں اکثر لکھنؤ میں قیام رہتا ہے

خوش عقیدہ اور دیار باش بزرگ ہیں۔
انکا عقد انکی چھوٹی پھوپھی کی دختر اول بی بی مختار النسا بنت شیخ نظیر حسن عباسی (شجرہ نمبر۱) کے ساتھ ہوا۔ ان بی بی کو حضرت حافظ شاہ علی انور قلندرؒ سے بیعت ہے انکے تین پسر اجتبا علی و اصطفا علی و اظہر علی اور پانچ دختر حافظہ و کنیزہ و سیدہ و ہاشمہ و عاقلہ موجود ہیں۔

شیخ اجتبا علی عباسی (ولادت ذی حجہ ۱۳۲۲ھ) پسر اول شیخ اقتدا علی نے الیکٹرک انجینیری کا امتحان پاس کیا اور سرکاری محکمہ بجلی میں ملازم ہیں۔ بہت سعید اور ہونہار ہیں۔ انکا عقد بی بی عزیزہ خاتون (ولادت ۱۶ ذی حجہ ۱۳۳۱ھ) بنت شیخ سلطان یاور ابن شیخ آل حسن مخدوم زادہ (ضمیمہ نمبر۱) کے ساتھ ہوا۔ ایک پسر علی رضا عرف انور کمال (ولادت ، صفر ۱۳۶۲ھ) شیر خوار موجود ہیں۔

شیخ اصطفا علی عباسی عرف حسن کمال (ولادت ۴ جمادی الاولی ۱۳۴۳ھ) اور شیخ اظہر علی عباسی عرف حسن جمال (ولادت ، ربیع الآخر ۱۳۴۶ھ) پسران دوم و سوم شیخ اقتدا علی ہنوز زیر تعلیم اور ناکتخدا ہیں۔

بی بی حافظہ خاتون (ولادت ۲ شوال ۱۳۲۴ھ) دختر اول شیخ اقتدا علی عباسی نے مسلم اسکول نسواں میں تعلیم پائی اور انٹرنس کے امتحان کی تیاری کر رہی ہیں۔ فی الحال لکھنؤ میں ایک نسواں اسکول میں معلمہ ہیں۔ انکا عقد منشی ظہیر احمد ابن شیخ رشید الدین مخدوم زادہ علوی (نفحہ ۱۳۹) کے ساتھ ہوا ۱۳۶۰ھ میں بیوہ ہوگئیں۔ کوئی اولاد نہیں ہے۔

بی بی کنیزہ خاتون (ولادت ذی حجہ ۱۳۲۶ھ) دختر دوم شیخ اقتدا علی عباسی نے بھی مدرسہ میں تعلیم پائی۔ انکا عقد شیخ اقتدار علی ابن شیخ انتظام علی عباسی (شجرہ نمبر۴) کے ساتھ ہوا۔ ۱۳۵۶ھ میں بیوہ ہوگئیں۔ انکی اولاد اپنی جگہ پر مذکور ہو چکی۔

بی بی سیدہ خاتون (ولادت ذی حجہ ۱۳۳۲ھ) دختر سوم شیخ اقتدا علی عباسی نے بھی مدرسہ میں تعلیم پائی اور دبیر کامل کا امتحان پاس کیا۔ انکا عقد انکی پھوپھی بی بی صابرہ کے پسر سید

احسان اسد (شجرۂ ہذا) بن سید اکرام اسد کرمانی کے ساتھ ہوا۔ ابھی کوئی اولاد نہیں ہے۔

بی بی ہاشمہ خاتون (ولادت ربیع الاول ۱۳۳۶ھ) اور **بی بی عاقلہ خاتون** (ولادت جمادی الآخر ۱۳۴۰ھ) دختران چہارم و پنجم شیخ اقتدا علی عباسی نے بھی مدرسہ میں تعلیم پائی ہنوز ناکتخدا ہیں۔

شیخ مجتبیٰ علی عباسی (ولادت ۱۳۰۱ھ۔ وفات ۲ شعبان ۱۳۵۹ھ) پسر دوم شیخ فدا علی کو حضرت شاہ حبیب حیدر قلندرؒ سے بیعت تھی۔ بہت نیک طبیعت اور خوش عقیدہ اور جفاکش تھے گورکھپور اسکول سے سب اورسیری کا امتحان پاس کرنے کے بعد مختلف اضلاع میں ملازمت کی آخر میں تلہر ضلع شاہجہاں پور میں متعین تھے کہ حرکت قلب بند ہو جانے سے دفعتًا وفات پائی اور وہیں دفن ہوئے۔ انکا عقد انکے چچا شیخ اصغر علی عباسی کی دختر اول بی بی فاخرہ (شجرۂ ہذا) کے ساتھ ہوا۔ ایک دختر زہرا اور دو پسر **مرتضیٰ علی** و **مصطفےٰ علی** موجود ہیں۔

بی بی زہرا خاتون (ولادت ۱۱ رجب ۱۳۳۲ھ) دختر شیخ مجتبیٰ علی عباسی کا عقد ۱۴ ذی حجہ ۱۳۶۲ھ کو منشی عزیز علی علوی ابن حکیم مولوی محب علی مخدوم زادہ (صفحہ ۵۴) کے ساتھ ہوا۔ ابھی کوئی اولاد نہیں ہے۔

شیخ مرتضےٰ علی عباسی (ولادت ۱۴ رمضان ۱۳۳۵ھ) پسر اول شیخ مجتبیٰ علی عباسی نے انٹرنس کا امتحان پاس کیا ہے۔ سنی وقف بورڈ کے دفتر میں بمقام لکھنؤ ملازم ہیں ہنوز ناکتخدا ہیں

شیخ مصطفےٰ علی عباسی (ولادت ۹ صفر ۱۳۴۰ھ) پسر دوم شیخ مجتبیٰ علی عباسی بھی اپنے برادر بزرگ کے ساتھ سنی وقف بورڈ کے دفتر میں ملازم ہیں ہنوز ناکتخدا ہیں۔

شیخ محمد احمد عباسی (ولادت ۱۳۰۳ھ۔ وفات ۲۹ ذیقعدہ ۱۳۳۹ھ) پسر سوم شیخ فدا علی کو حضرت شاہ حبیب حیدر قلندرؒ سے بیعت تھی۔ عین جوانی میں مرض دق وطن میں انتقال کیا اور آبائی قبرستان میں دفن ہوئے۔ انکا عقد انکے چچا شیخ اصغر علی عباسی کی دختر دوم بی بی ذاکرہ (شجرہ ہذا) کے ساتھ ہوا۔ کوئی اولاد نہیں ہوئی

بی بی صابرہ (وفات ۲۴ رجمادی الاولیٰ ۱۳۳۲ھ) دختر شیخ فدا علی عباسی نے عین جوانی میں تقریباً پچیس سال کی عمر میں وفات پائی اور اپنے آبائی قبرستان میں دفن ہوئیں۔ انکا عقد (زوجہ اولیٰ) سید اکرام اللہ ابن سید اسد اللہ کرمانی انامی کے ساتھ ہوا۔ دو پسر احسان اللہ و احتشام اللہ موجود ہیں۔ یہ دونوں بھائی اپنے والد کے ساتھ لکھنؤ میں رہتے ہیں۔ وہ محکمہ پولیس میں ڈپٹی سپرنٹنڈنٹ کے عہدہ پر مامور تھے اور پنشن پاتے ہیں اور اپنے زرخرید مکان واقع محلہ نیا گاؤں میں سکونت رکھتے ہیں۔

سید احسان اللہ (ولادت ۱۴ رجمادی الاخریٰ ۱۳۲۶ھ) پسر اول بی بی صابرہ لکھنؤ میں موٹر کا کاروبار کرتے ہیں۔ نیک اور سعید ہیں۔ انکا عقد انکے ماموں شیخ اقتدا علی عباسی کی دختر سوم بی بی سیدہ خاتون (شجرہ ہذا) کے ساتھ ہوا۔ ابھی کوئی اولاد نہیں ہے۔

سید احتشام اللہ (ولادت ۰ رصفر ۱۳۳۰ھ) پسر دوم بی بی صابرہ لکھنؤ میں فوج کے دفتر میں ملازم ہیں۔ ہنوز ناکتخدا ہیں۔

شیخ اکبر علی عباسی (وفات ۲۲ رشعبان ۱۳۵۰ھ) پسر سوم شیخ مظہر علی حضرت حافظ شاہ علی انور قلندر رح کے شاگرد او رمرید تھے۔ اپنے پیر و مرشد سے عقیدت اور نیاز میں بڑے سچے اور پکے تھے اپنے مرشد زادہ حضرت شاہ حبیب حیدر قلندر رح سے بھی ویسا ہی خلوص و ارادت رکھتے تھے جیسا پیر پرستوں کو ہونا چاہیے۔ بہت شفیق و نیک طبیعت و منکسر و فرشتہ خصلت اور خوش اوقات تھے۔ ڈاکخانہ کے محکمہ میں ملازمت کرکے پنشن حاصل کی اور مستقل طور پر وطن میں رہے تقریباً چھہتر سال کی عمر میں وفات پائی اور اپنے نصب کردہ باغ واقع لب سڑک پختہ میں اپنی وصیت کے مطابق دفن ہوئے۔ انکا عقد انکی خالہ بی بی خلیق النسا کی دختر بی بی لطیف النسا (وفات ۱۰ ررمضان ۱۳۵۰ھ) بنت شیخ علی رضا سندیلوی (شجرہ نمبر) کے ساتھ ہوا۔ ان بی بی کی قبر انکے شوہر کی قبر کے برابر میں ہے۔ انکے دو دختر ہاجرہ اور سارہ ہوئیں۔

بی بی ہاجرہ (وفات ۱۱۔ رجب ۱۳۳۹ھ) دختر اول شیخ اکبر علی عباسی نے اپنے والدین

کی حیات میں جوانی میں وفات پائی۔ انکا عقد انکی خالہ بی بی شریف النسا کے پسر مولوی نبی احمد خان بہادر ابن مولوی محمد رضا گوپاموی ثم السندیلوی (شجرہ نمبر۷) کے ساتھ ہوا انکے تین پسر نقی احمد و تقی احمد و وصی احمد ہوئے۔ ان میں سے نقی احمد سن بلوغ کو پہو پخنے کے بعد ہی ناکتخدا قضا کر گئے۔ مزید تفصیل شجرہ نمبر۷ میں ملاحظہ ہو۔

بی بی سارہ (وفات ۸ ربیع الآخر ۱۳۱۹ھ) دختر دوم شیخ اکبر علی عباسی نے عین شباب میں اپنے والدین کے سامنے لاولد وفات پائی۔ انکا عقد شیخ مجید الدین ابن شیخ عبد الصمد عباسی (شجرہ نمبر۷) کے ساتھ ہوا تھا۔

شیخ اصغر علی عباسی (وفات ۲۷ ربیع الآخر ۱۳۴۱ھ) پسر چہارم شیخ مظہر علی کو مولانا شاہ واجد علی قلندر رح سے بیعت تھی۔ کنبہ پرور فیض رساں و خوش باش و شوقین مزاج تھے۔ انکی تحریک پر آبائی زنانہ مکان کے پورب طرف افتادہ آراضی میں مردانہ نشست کے لئے کوٹھی تعمیر ہوئی جو بالکل سالار بی تالاب کے کنارہ پر واقع ہے۔ شہر بستی میں کامیاب وکلا میں شمار تھا وہاں بہت نیک نام رہے۔ مرض الموت میں وطن میں رہے۔ یہیں وفات ہوئی اور آبائی قبرستان میں دفن ہوئے۔ تقریباً ساٹھ سال کی عمر ہوئی۔ انکا عقد بی بی اقبال النسا (وفات ۹ صفر ۱۳۴۰ھ) بنت منشی مقبول احمد حاجی (نقوی صفحہ ۱۶۰) کے ساتھ ہوا۔ ان بی بی کی قبر بھی اپنے شوہر کی قبر کے پاس ہے۔ انکے دو دختر فاخرہ اور ذاکرہ اور ایک پسر فدا احمد ہوئے۔

بی بی فاخرہ (ولادت ۹ محرم ۱۳۱۲ھ) دختر اول شیخ اصغر علی عباسی کو حضرت حافظ شاہ علی انور قلندر رح سے بیعت ہے۔ انکا قیام اپنے پسران کے ساتھ لکھنؤ میں رہتا ہے۔ انکا عقد انکے چچا شیخ فدا علی عباسی کے پسر دوم شیخ مجتبیٰ علی (شجرہ ہذا) کے ساتھ ہوا۔ اولاد اپنی جگہ مذکور ہو چکی۔

بی بی ذاکرہ (ولادت ۱۳۱۳ھ) دختر دوم شیخ اصغر علی عباسی کو حضرت حافظ شاہ علی انور قلندر رح سے بیعت ہے۔ انکا پہلا عقد انکے چچا شیخ فدا علی عباسی کے پسر سوم

شیخ محمد احمد (شجرہ ہذا) کے ساتھ ہوا تھا لیکن دو تین سال بعد ہی عین جوانی میں بیوہ ہو گئیں تب انکا دوسرا عقد انکی خالہ بی بی حشمت النساء کے پسر شیخ عبد القدوس ابن حکیم عبد الحفیظ صدیقی بجنوری ثم الکاکوروی (شجرہ نمبر) کے ساتھ ہوا۔ انکے ایک دختر طاہرہ (ولادت ۱۲ر رمضان ۱۳۴۷ھ) اور ایک پسر عبد القدیر (ولادت ۹ر جمادی الاولیٰ ۱۳۴۲ھ) موجود ہیں یہ دونوں ہنوز ناکدخدا ہیں۔

منشی عبد القدیر نے اسی سال ۱۳۶۳ھ میں لکھنؤ یونیورسٹی سے بی اے کی ڈگری حاصل کی اور لکھنؤ میں فوجی دفتر میں عارضی ملازمت کرلی ہے۔

شیخ فدا احمد عباسی (ولادت ۱۳۲۶ھ) ابن شیخ اصغر علی نے انٹرنس کا امتحان پاس کیا ہے۔ اردو ادب سے دلچسپی رکھتے ہیں۔ اپنے چچازاد بھائی شیخ عبد الرؤف عباسی کے اخبار حق لکھنؤ کے جوائنٹ ایڈیٹر ہیں۔ لکھنؤ میں قیام رہتا ہے۔ قومی خدمات سے بھی بہت دلچسپی ہے انکا عقد بی بی کاظمہ عرف بجن (شجرہ نمبر) بنت منشی افتخار علی علوی مخدوم زادہ (نفع صلالا) کے ساتھ ۵ار ذیقعدہ ۱۳۶۳ھ کو ہوا ہے۔

شیخ رشید اعلیٰ عباسی (وفات ۱۵ر محرم ۱۳۵۹ھ) پسر پنجم شیخ مظہر علی حضرت حافظ شاہ علی انور قلندر رح کے شاگرد اور مرید تھے۔ فارسی وغیرہ کی تعلیم وطن میں پائی اور کیننگ کالج لکھنؤ سے بی اے کی ڈگری حاصل کی۔ علمی قابلیت بہت اچھی تھی۔ اردو ادب سے خاص دلچسپی اور فارسی میں خوب دستگاہ تھی چیف کورٹ لکھنؤ کے دفتر میں ملازمت کرکے پنشن یاب ہوئے۔ ملازمت سے سبکدوشی کے بعد اپنے خلف اصغر منشی عبد الرؤف عباسی کے پاس لکھنؤ میں مقیم رہے شفقت اور خوش اخلاقی میں ممتاز تھے خوش اوقات و تہجد گزار اور ذاکر و شاغل بزرگ تھے۔ اپنے پیر و مرشد اور مرشد زادوں سے بہت خلوص و عقیدت رکھتے تھے۔ کئی ماہ مرض فالج میں مبتلا رہ کر لکھنؤ میں وفات پائی اور کاکوری میں اپنے مرشد برحق کے روضہ شریف کے پورب طرف حریم کی دیوار کے باہر دفن ہوئے۔ قبر کے سرہانے تاریخ وفات کا کتبہ لگا ہوا ہے۔ تقریباً ستر سال عمر ہوئی۔

انکا عقد بی بی اشرف النسا (وفات ۲۳ شعبان ۱۳۴۶ھ) بنت حافظ سید ظہیر الدین (شجرہ نمبر ۷) کے ساتھ ہوا۔ ان بی بی کو بھی حضرت حافظ شاہ علی انور قلندر رح سے بیعت تھی۔ انکا مصنفہ ضخیم ناول شوکت آرا بیگم طبع ہو کر پبلک میں مقبولیت حاصل کر چکا ہے۔ کئی ماہ کی علالت کے بعد تقریباً پچاس سال کی عمر میں لکھنؤ میں وفات پائی اور کاکوری میں قبرستان تکیہ شریف میں اپنے والد کے پہلو میں دفن ہوئیں۔ انکے تین پسر علی اختر و عبد الرؤف و شہریار علی اور ایک دختر غوثیہ ہوئے۔ ان میں سے پسر سوم یعنی شہریار علی نے صرف سات سال کی عمر میں ۱۳۲۰ھ میں مرض طاعون وفات پائی اور آبائی قبرستان میں دفن ہوئے۔

بی بی غوثیہ عرف بانو (ولادت ۱۳۱۲ھ) دختر شیخ شید اعلی عباسی کو حضرت شاہ حبیب حیدر قلندر رح سے بیعت ہے۔ اپنے والد ماجد سے اردو اور فارسی پڑھی۔ اردو ادب سے دلچسپی ہے اور شعر بھی کہتی ہیں۔ دو تین سال سے رسالہ ماہنامہ ضیا انکی ادارت میں لکھنؤ سے شائع ہوتا ہے۔ انکا عقد انکی پھوپھی کے پسر شیخ محفوظ احمد عباسی ابن شیخ نظیر حسن (شجرہ ۸) کے ساتھ ہوا۔ اولاد اپنی جگہ پر مذکور ہوگی۔

شیخ نوشاہ علی عرف علی اختر عباسی (ولادت ۲۴ رجب ۱۳۱۱ھ) پسر اول شیخ شید اعلی کو حضرت شاہ حبیب حیدر قلندر رح سے بیعت ہے۔ انھوں نے کیننگ کالج لکھنؤ میں ایف اے تک تعلیم پائی اور فارسی اپنے والد ماجد سے بھی پڑھی۔ شعر و شاعری کا مذاق رکھتے ہیں۔ اور اردو اور فارسی میں شعر کہتے ہیں نوشہ اور اختر تخلص ہے۔ ذہین اور شوخ طبع اور رنگین مزاج ہیں ۱۹۲۱ء (۱۳۳۹ھ) میں سرکاری ملازمت میں نائب تحصیلداری کے عہدہ پر مقرر ہوئے اور اب تحصیلداری کے عہدہ پر ضلع پرتاب گڈھ میں متعین ہیں۔ اضلاع ہمیرپور و بہرائچ اور بارہ بنکی میں رہے ہیں۔ انکا عقد بی بی ضمیر النسا (ولادت ۱۳۱۲ھ) بنت حکیم مولوی نصیر الحق انصاری فرنگی محلی (علما ۱۹۳) کے ساتھ ہوا۔ ان زوجہ سے دو پسر حبیب اختر و رؤف اختر اور ایک دختر اشرف بانو موجود ہیں۔ انھوں نے ایک طوائف سے بھی عقد کیا تھا جو فوت ہوگئی

اسکے بطن سے ایک دختر شمسہ بانو (ولادت ۱۳۴۶ھ) موجود ہیں جو ہنوز ناکتخدا ہیں۔

بی اشرف بانو (ولادت ۲۴ ر شوال ۱۳۵۱ھ) دختر شیخ علی اختر عباسی مدرسہ اسلامیہ نسواں لکھنؤ میں زیر تعلیم ہیں۔ ابھی کم عمر اور ناکتخدا ہیں۔

شیخ حبیب اختر شید اعلی عباسی عرف حسن (ولادت ۵ ر جمادی الاخری ۱۳۴۵ھ) پسر اول شیخ علی اختر کو حضرت حافظ شاہ علی حیدر قلندر مدظلہ سے بیعت ہے۔ لا مارٹنیر کالج لکھنؤ میں زیر تعلیم ہیں اور سینیر کیمبرج کے امتحان کیلئے تیار ہو رہے ہیں۔ نیک اور ہونہار ہیں۔ ہنوز ناکتخدا ہیں۔

شیخ رؤف اختر شید اعلی عباسی عرف اچّن (ولادت ۲۲ ر ذی حجہ ۱۳۴۶ھ) پسر دوم شیخ علی اختر کو حضرت حافظ شاہ علی حیدر قلندر مدظلہ سے بیعت ہے۔ ابھی زیر تعلیم اور ناکتخدا ہیں۔

شیخ شہنشاہ علی عرف عبدالرؤف عباسی (ولادت ۸ ر شوال ۱۳۱۲ھ) پسر دوم شیخ شید اعلی کو حضرت شاہ حبیب حیدر قلندر رح سے بیعت ہے۔ اوراد و وظائف وغیرہ کے پابند اور خوش اوقات ہیں۔ فارسی اور انگریزی میں کافی استعداد رکھتے ہیں۔ شعر گوئی کا بھی ذوق ہے اردو ادب سے خاص دلچسپی اور قومی خدمات کا شوق ہے۔ انکے تصانیف میں چند اخلاقی فسانے مثلاً نواب جمیل الشان وسلطانہ ڈاکو و زرینہ بیگم خاص طور پر قابل ذکر ہیں۔ لکھنؤ میں قیام ہے حسین برقی پریس اور اخبار ہفتہ وار صدق کے مالک اور اخبار روزنامہ حق کے مالک و اڈیٹر ہیں۔ اپنی فکر رسا و خوش خلاقی و خدمات قومی کی بدولت نمایاں حیثیت حاصل کی ہے کنبہ پرور اور مخیر ہیں۔ انکا عقد انکی چھوٹی پھوپھی کی دختر سوم بی بی مبین النساء بنت شیخ نظیر حسن عباسی (شجرہ نمبر ۷) کے ساتھ ہوا۔ صرف ایک دختر نوشابہ بانو (ولادت ۲۰ ر ربیع الاول ۱۳۵۲ھ) موجود ہیں جو ہنوز کم عمر اور زیر تعلیم ہیں۔

شیخ محمد نوح عباسی پسر دوم قاضی شیخ محمد تقی کا عقد بانگر مئو ضلع اناؤ میں بی بی شاکرہ بنت شیخ مسیح اللہ ابن شیخ خیر اللہ عباسی (از نبائر قاضی شیخ بہار الدین عباسی شجرہ نمبر ۸) کے ساتھ ہوا۔ شیخ مسیح اللہ کی دادی کاکوری کی تھیں اور اسی سلسلہ سے انکی مستقل سکونت اس

قصبہ میں ہوئی۔ شیخ محمد نوح کے ایک پسر غریب اللہ اور ایک دختر ہوئے۔ یہ دختر نا کتخدا فوت ہوئیں۔

شیخ غریب اللہ عباسی پسر شیخ محمد نوح کا عقد بی بی شرفیت بنت بخشی رفعت اللہ خاں عباسی (شجرہ نمبر۴) کے ساتھ ہوا۔ دو دختر بخش النسا و قطب النسا اور ایک پسر حسام الدین ہوئے۔

بی بی بخش النسا (وفات محرم ۱۲۳۶ھ) دختر اول شیخ غریب اللہ عباسی کا عقد مولوی قطب الدین علوی ابن ملا حاجی امین الدین ملک زادہ کے ساتھ ہوا۔ بی بی قطب النسا (وفات ۳ ذیقعدہ ۱۲۶۱ھ) دختر دوم شیخ غریب اللہ عباسی کا عقد مولوی علیم الدین علوی ابن قاضی القضاۃ مولوی نجم الدین علی خاں بہادر ملک زادہ دنواسہ شیخ محمد اسلم عباسی کے ساتھ ہوا۔ یہ دونوں بی بی صاحب اولاد ہوئیں اور انکی اولاد صاحب عمر و اقبال ہوئی تفصیل شجرۃ الانساب میں ملاحظہ ہو۔ مختصر شجرہ نفحہ صفحہ ۱۶۶ و ۱۶۷ میں درج ہے۔

شیخ حسام الدین عباسی (وفات ۲۷ شوال ۱۲۴۶ھ) پسر شیخ غریب اللہ کلکتہ میں فوت اور دفن ہوئے۔ انکا عقد بی بی لطف النسا بنت شیخ کرامت اللہ خاں عباسی (شجرہ نمبر) کیساتھ ہوا۔ تین دختر عوض النسا و سراج النسا و حافظ النسا اور ایک پسر فرید الدین ہوئے انمیں سے فرید الدین صرف چار سال کی عمر میں قضا کر گئے۔

بی بی عوض النسا دختر اول شیخ حسام الدین عباسی کو حضرت شاہ تراب علی قلندر رح سے بیعت تھی۔ انکا عقد انکی خالہ کے پسر شیخ علی حسین علوی ابن حافظ غلام مجتبیٰ مخدوم زادہ کے ساتھ ہوا۔ صرف ایک پسر تاج العلٰی الدین حسین ہوئے جن کا عقد انکی خالہ کے دختر بی بی سالمہ بنت مولوی علی الدین ملک زادہ کے ساتھ ہوا۔ ان کی اولاد اور مزید تفصیل کے لئے نفحہ صفحہ ۹۳ ملاحظہ ہو۔

بی بی سراج النسا دختر دوم شیخ حسام الدین عباسی کا عقد شیخ رفیع الدین ابن شیخ

---

[1] مشاہیر صفحہ ۶

جلال الدین حیدر عباسی (شجرہ نمبر۶) کے ساتھ ہوا۔ ان بی بی نے لاولد انتقال کیا۔
بی بی محافظ النساء دختر سوم شیخ حسام الدین عباسی کا عقد انکی پھوپھی بی بی بخش النساء کے پسر مولوی علی الدین علوی ابن مولوی قطب الدین ملک زادہ کے ساتھ ہوا۔ یہ زوجہ اولیٰ تھیں۔ ان سے ایک دختر سالمہ اور ایک پسر ولی الدین ہوئے۔ بی بی سالمہ کا عقد انکی خالہ بی بی عوض النساء کے پسر شیخ تاج الدین حسین علوی ابن شیخ علی حسین مخدوم زادہ (نفحہ ص۹۳) کے ساتھ ہوا جیسا کہ اوپر مذکور ہو چکا۔ انکی اولاد میں شیخ معز الدین حسین اور انکے بھائی اور بہنیں موجود ہیں۔

مولوی ولی الدین علوی (وفات ۱۴ رمضان ۱۳۷۱ھ) پسر اول مولوی علی الدین ملک زادہ و نواسہ شیخ حسام الدین عباسی عمر بھر اپنے نانہالی مکان موسوم بہ پھوٹا محل واقع محلہ قاضی گڑھی میں رہے۔ اب اس مکان میں کوئی نہیں رہتا اور عمارت گر رہی ہے! انھوں نے تقریباً اسّی سال کی عمر میں وفات پائی۔ انکا عقد انکے چچا مولوی بشیر الدین علوی کی دختر بی بی عابدہ کے ساتھ ہوا۔ دو دختر ماجدہ و امتہ الزہرا اور دو پسر سدید الدین و انیس الدین ہوئے۔
بی بی ماجدہ دختر اول مولوی ولی الدین علوی کے دو عقد یکے بعد دیگرے ہوئے۔ پہلا عقد منشی محمد یوسف بن شیخ غلام محی الدین حاجی دیوی ثم انکا کوروی (نفحہ ص۱۱۱) کے ساتھ ہوا۔ عقد کے چند سال بعد بیوہ ہو گئیں تب دوسرا عقد بارہ بنکی میں شیخ نعیم اللہ زمیندار کے ساتھ ہوا۔ اب بحالت بیوگی اپنے بھتیجے شیخ عزیز الدین کے پاس گونڈہ میں رہتی ہیں۔ کوئی اولاد نہیں ہوئی۔

بی بی امتہ الزہرا عرف کلو (ولادت ۲۱ رجب ۱۳۲۹ھ) دختر دوم شیخ مولوی ولی الدین علوی کا عقد انکے ماموں مولوی حاجی نعیم الدین ملک زادہ کے پسر مولوی شفیع الدین علوی کے ساتھ ہوا۔ انکا قیام اپنے شوہر کے ساتھ گونڈہ میں ہے جو بسلسلۂ ملازمت گونڈہ میں رہتے ہیں۔ اولاد میں پانچ پسر اور پانچ دختر ہوئے۔ مزید تفصیل کے لئے نسب نامہ

ملک زادگان ملاحظہ ہو۔

مولوی سدید الدین علوی پسر اول مولوی ولی الدین کا عقد بی بی شفیق النسا بنت منشی امتیاز علی علوی مخدوم زادہ (فیض ۲۵) کے ساتھ ہوا۔ دو دختر رفیق النسا و شفیق النسا اور تین پسر اسد الدین و جمیل الدین و کلیم الدین ہوئے۔

بی بی رفیق النساء عرف منن (وفات ۱۰ ربیع الآخر ۱۳۳۶ھ) دختر اول مولوی سدید الدین علوی نے عین شباب میں بحالت زچگی وفات پائی۔ انکا عقد مولوی متین الدین علوی پسر دوم مولوی صفی الدین ملک زادہ (شجرہ نمبر ۱۲۔ الف) کے ساتھ ہوا۔ ایک پسر امین الدین عرف لاڈلے (ولادت ۲۶ ربیع الاول ۱۳۳۶ھ) موجود ہیں۔ انھوں نے عثمانیہ یونیورسٹی حیدرآباد دکن میں تعلیم پائی اور بی اے کی ڈگری حاصل کی۔ وہیں ریاست میں محکمہ آبکاری میں سب انسپکٹر ہیں۔ ابھی ناکتخدا ہیں۔

بی بی شفیق النساء عرف جنن دختر دوم مولوی سدید الدین علوی کے دو عقد یکے بعد دیگرے ہوئے۔ پہلا عقد انکے دادا کے سوتیلے بھائی مولوی حافظ حمید الدین کے پسر مولوی سعید الدین علوی کے ساتھ ہوا مگر انکی جوانمرگی سے یہ عین جوانی میں بیوہ ہوگئیں۔ کئی سال بعد انکا دوسرا عقد خان بہادر شیخ نبی احمد سندیلوی (شجرہ نمبر ۷) کے ساتھ ہوا۔ شوہر اول سے دو دختر میمونہ و صابرہ اور شوہر ثانی سے ایک دختر نکہت فاطمہ اور دو پسر خاقان احمد و سلمان احمد ہوئے۔ ان میں سے بٹیا میمونہ آٹھ نو سال کی عمر میں فوت ہوگئیں۔ بی بی صابرہ کا عقد منشی انوار احمد علوی ایم اے پسر دوم شیخ مقبول علی مخدوم زادہ (نفحہ ۵۳) کے ساتھ ۱۳۶۰ھ میں ہوا۔ یہ بی بی عین جوانی میں ۲۶ شوال ۱۳۶۱ھ کو بحالت زچگی ایک نوزائیدہ پسر چھوڑ کر فوت ہوئیں۔ بقیہ اولاد کے متعلق مولوی نبی احمد کے نام کے تحت شجرہ نمبر ۷ ملاحظہ ہو۔ مولوی اسد الدین علوی پسر اول مولوی سدید الدین ملک زادہ نے عرصہ ہوا ترک وطن کر دیا۔ انکا عقد غیر کفو میں ہوا۔ زیادہ حال نہیں معلوم ہوا۔

مولوی جمیل الدین علوی پسر دوم مولوی سدید الدین ملک زادہ مستقل طور پر اپنے ننہال

محلہ تاڑتلہ میں رہتے ہیں اور گوشہ نشین ہیں۔ انکا عقد بی بی صغیرہ بنت شیخ محمود حسن ملک زادہ (محلہ جزیہ گڈھی) کے ساتھ ہوا۔ یہ بی بی عین جوانی میں لاولد فوت ہوئیں۔

مولوی کلیم الدین علوی پسر سوم مولوی سدید الدین ملک زادہ نے بی اے اور ایل ایل بی کی ڈگریاں حاصل کیں۔ شہر آگرہ میں وکالت کرتے ہیں۔ انکے چار عقد یکے بعد دیگرے ہوئے۔ پہلا عقد بی بی اخلاق فاطمہ دختر اول شیخ انتظار علی عباسی (شجرہ نمبر ۴) کے ساتھ ہوا۔ یہ بی بی عقد کے تھوڑے دنوں بعد ہی لاولد قضا کر گئیں۔ دوسرا عقد بی بی صغیرہ بنت شیخ خادم حسن علوی فضلی (نفحہ ص ۷۶) کے ساتھ ہوا۔ ان بی بی نے بھی عین جوانی میں انتقال کیا۔ انسے ایک پسر شمیم الدین موجود ہیں جو تعلیم پا رہے ہیں۔ تیسرا عقد بی بی رحمت النسا (وفات ۲ جمادی الاولی ۱۳۶۳ھ) دختر منشی اسحاق علی عرف ظفر الملک علوی (فیض ص ۴۹ ل و نفحہ ص ۱۳۴) کے ساتھ ہوا۔ انسے ایک دختر ہوئی تھی۔ افسوس کہ زچہ و بچہ دونوں نے چند گھنٹوں کے اندر وفات پائی اور آگرہ میں دفن ہوئے۔ انکا چوتھا عقد بی بی ذکیہ بنت مولانا شاہ تقی حیدر قلندر علوی کے ساتھ ۲۷ شعبان ۱۳۶۳ھ کو ہوا۔

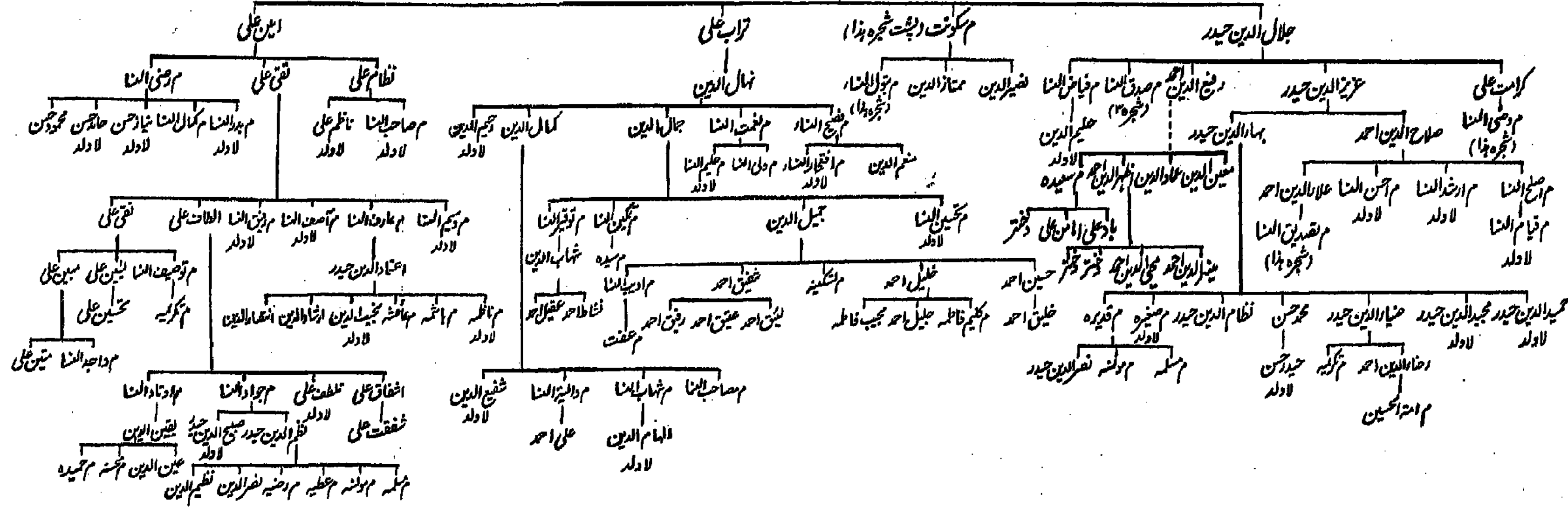
مولوی انیس الدین علوی پسر دوم مولوی ولی الدین اپنی طالب علمی کے زمانہ میں آبائی مکان میں سکونت پذیر رہے۔ بسلسلہ ملازمت کاکوری سے باہر گئے اور گونڈہ میں وفات پائی اور دفن ہوئے۔ انکا عقد مولوی حبیب الدین علوی (شجرہ نمبر ۴) کی سالی بی بی حبیب النسا کے ساتھ ہوا۔ ایک پسر عزیز الدین اور ایک دختر نثار فاطمہ عرف بٹن موجود ہیں۔

مولوی عزیز الدین علوی پسر مولوی انیس الدین ملک زادہ گونڈہ میں سی آئی ڈی کے محکمہ میں ملازم ہیں اور وہیں قیام ہے۔ انکا عقد انکی پھوپھی بی بی امۃ الزہرا کی نواسی دختر منشی حافظ منظور حسن علوی (نفحہ ص ۹۴) کے ساتھ ہوا۔ ایک شیر خوار پسر موجود ہے۔

بی بی نثار فاطمہ عرف بٹن دختر مولوی انیس الدین علوی کا عقد انکی خالہ کے پسر منشی ظفر علی بن منشی مظفر علی کے ساتھ ہوا۔ ابھی کوئی اولاد نہیں ہے۔ انکا قیام بھی گونڈہ میں ہے۔

شجرہ نمبر ۶ (صفحہ ۱۶۱-۲۰۲)

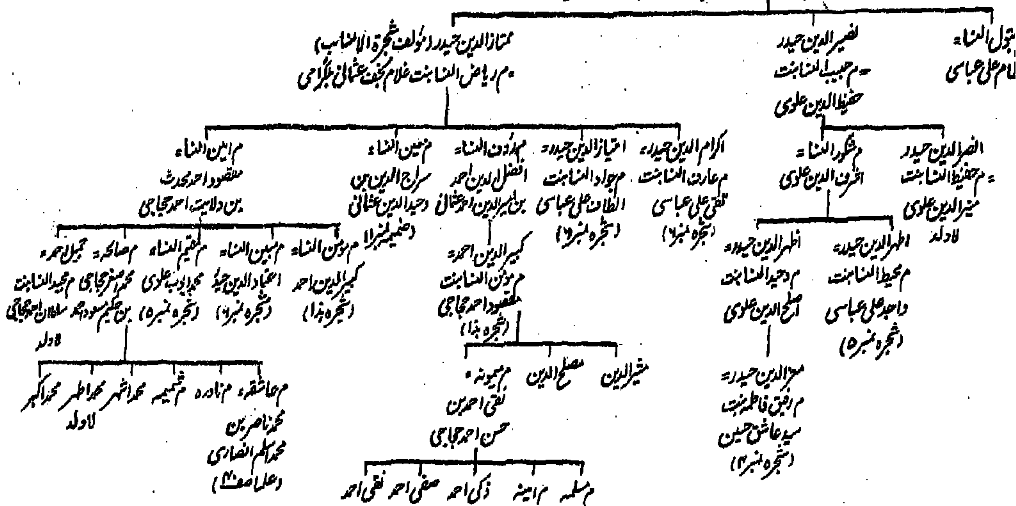
شیخ روح الامین خاں پسر دوم شیخ محمد اسلم عباسی (شجرہ نمبر ۵)



شجرہ نمبر ٦ (الف) متعلقہ صفحہ ١٦٢

بی بی سکونت دختر شیخ روح الامین خاں عباسی (شجرہ نمبر ٦)

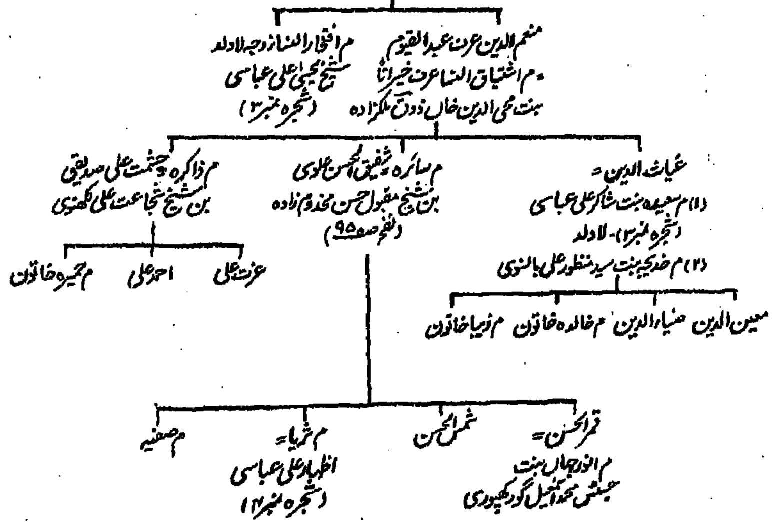
زوجہ مولوی افضل الدین حیدر علوی نبیرہ ملا حمید الدین محدث ملکزادہ (فیض صفحہ ١٦٩)



شجرہ ۶ل

شجرہ نمبر ۶ (ب) متعلقہ صفحہ ۱۸۵
بی بی فصیح النساء دختر شیخ نہال الدین عباسی (شجرہ نمبر ۶)

زوجہ مولوی نعیم الدین علوی نبیرۂ قاضی القضاۃ مولوی نجم الدین علی خاں بہادر ملکزادہ (فیض صفحہ ۱۶۷)



شجرہ نمبر ۶

شیخ روح الامین خاں عبّاسی پسر دوم شیخ محمد اسلم (شجرہ نمبر ۵)

شیخ روح الامین خاں عباسی (وفات ۱۷ جمادی الاولیٰ ۱۱۸۶ھ) پسر دوم شیخ محمد اسلم کو دربار شاہ عالم بادشاہ دہلی سے خطاب خاں عطا ہوا تھا۔ صاحب چشمہ فیض لکھتے ہیں کہ "یہ اپنے خاندان میں نامور و خوش نصیب و گویا پیدا ہوئے بمعاش میں سلیقہ رسا حاصل تھا اور شان ریاست رکھتے تھے۔ بخشی ابوالبرکات خاں عباسی (شجرہ نمبر ۴) کے ساتھ اکثر معرکوں میں جنگ آرائی کی نائب رسالدار سواران فوج کے عہدہ پر ممتاز رہے۔ ان کو محاصل مالگذاری پرگنہ کاکوری ایک گونہ معاف تھا۔" انکی وفات وطن میں ہوئی اور سالاری تالاب کے کنارہ پر قدیم گورستان میں دفن ہوئے۔ انکے دو عقد یکے بعد دیگرے ہوئے۔ پہلا نکاح بی بی عنایت النسا بنت شیخ محمد ہاشم خالدی ابراہیم آبادی کے ساتھ اور دوسرا عقد بی بی مصری بنت شیخ رحم اللہ عثمانی بلگرامی ثم لکھنوی کے ساتھ ہوا۔ زوجۂ اول سے صرف ایک فرزند جلال الدین حیدر اور زوجۂ دوم سے ایک دختر

لہ شیخ محمد ہاشم خالدی ابراہیم آبادی برادرم مولوی محمد عاصم قیس کاکوروی (ضمیمہ ۱) ابن شیخ محمد ہاشم ابن شیخ محمد مہدی ابن شیخ محمد متقی کے اجداد میں تھے شیخ محمد متقی کا عقد کاکوری میں شیخ غلام حسن از نبائر مخدوم شیخ من اللہ چشتی صدیقی کی دختر (ضمیمہ ۱) کیساتھ ہوا۔ اس سلسلہ سے انھوں نے کاکوری میں سکونت اختیار کی اور محلہ دلی نگر میں مردانہ کوٹھی اور زنانہ مکان بنوائے جنمیں انکی اولاد قیام پذیر ہے۔ (۲) شیخ رحم اللہ عثمانی کے مورثین نے قصبہ بلگرام ضلع ہردوئی سے آکر شہر لکھنؤ محلہ اینلی پورہ میں سکونت اختیار کی۔ یہ برادر مکرم منشی معراج الدین خسرو کاکوروی ملقب بہ حسین نواز جنگ (ضمیمہ نمبر ۱) ابن خان بہادر منشی تاج الدین جذب ابن شیخ وحید الدین ابن شیخ غلام نجف کے اجداد میں تھے۔ شیخ غلام نجف کا عقد کاکوری میں شیخ ولایت علی از نبائر شیخ جار اللہ علوی مخدوم زادہ (ملفوظ ص۳۵) کی دختر کے ساتھ ہوا۔ اس سلسلہ سے انھوں نے کاکوری میں محلہ کٹرہ میں سکونت اختیار کی سہ مشاہیر ص۹۶

بی بی سکونت[1] ور دو پسر تراب علی و امین علی ہوئے۔
بی بی سکونت (وفات ۹ ذیقعدہ ۱۲۶۳ھ) دختر شیخ روح الامین خاں عباسی کا عقد مولوی افضل الدین حیدر علوی نبیرہ ملا حمید الدین محدث ملک زادہ کاکوروی کے ساتھ ہوا انکی اولاد کیلئے شجرہ نمبر ۲۔ الف ملاحظہ ہو۔
شیخ جلال الدین حیدر عباسی (وفات ۲ جمادی الاولے ۱۲۳۰ھ) پسر اول شیخ روح الامین خاں کا عقد انکے چچا کی دختر بی بی تاج النسا بنت شیخ محمد عالم عباسی (شجرہ نمبر ۵) کے ساتھ ہوا۔ ان دونوں زن و شو کی قبریں آبائی قبرستان میں ہیں۔ انکے تین پسر کرامت علی، عزیز الدین حیدر، ورفیع الدین حیدر اور دو دختر صدق النسا و فیاض النسا ہوئے۔
بی بی صدق النسا عرف جھبو بی بی (وفات ۴ رمضان ۱۲۷۰ھ) کا عقد شیخ بشارت علی عباسی ابن شیخ غلام جیلانی کے ساتھ ہوا۔ انکی اولاد شجرہ نمبر ۳ میں مذکور ہو چکی۔
بی بی فیاض النسا عرف بی بی صفت کا عقد قاضی وحید الدین خاں علوی ابن قاضی امام الدین خاں ملک زادہ (نقش صفحہ ۱۶۶) کے ساتھ ہوا۔ انکے ایک پسر قاضی حلیم الدین خاں (وفات ۲۴ شوال ۱۲۶۱ھ) ہوئے۔ یہ عظیم آباد صوبہ بنگالہ میں قاضی تھے۔ وہاں سے وطن آتے ہوئے چنار ضلع مرزاپور میں فوت ہوئے۔ کوئی اولاد نہیں چھوڑی۔
شیخ کرامت علی عباسی (وفات ۵ جمادی الاخرے ۱۲۵۰ھ روز یکشنبہ) پسر اول شیخ جلال الدین حیدر نے لب سڑک پختہ محلسرا تعمیر کی۔ انکی اولاد اسی مکان میں رہتی ہے۔ انکا انتقال سل کے مرض میں ہوا اور آبائی قبرستان میں دفن ہوئے۔ انکا عقد بی بی امید النسا (وفات ۲۴ شعبان ۱۲۴۶ھ) بنت ممتاز العلما قاضی سعید الدین خاں علوی ملک زادہ کے ساتھ ہوا۔ ان بی بی کی قبر انکے شوہر کی قبر کے قریب ہے۔ انکے صرف ایک دختر وصی النسا ہوئیں۔
بی بی وصی النسا (وفات ۱۲ محرم ۱۲۵۳ھ) دختر شیخ کرامت علی عباسی کا عقد

---
[1] مشاہیر صفحہ ۱۸۹

انکے بنی عم شیخ تقی علی عباسی ابن شیخ امین علی (شجرہ ہذا) کے ساتھ ہوا اور اولاد اپنی جگہ پر مذکور ہو گی۔

شیخ عزیز الدین حیدر عباسی (وفات ۱۷، ربیع الاول ۱۲۶۶ھ روز جمعہ بعد مغرب)

پسر دوم شیخ جلال الدین حیدر کو حضرت شاہ تراب علی قلندرؒ سے بیعت تھی۔ غدر ۱۸۵۷ء کے قبل سرکار انگریزی کی ملازمت میں عہدۂ تحصیلداری پر آنولہ ضلع بریلی میں متعین تھے۔ خوش اخلاق و متصف باوصاف حمیدہ تھے۔ اپنے تدین اور منصف مزاجی کی بدولت افسران بالا اور رعایا کی نظروں میں نیک نام اور مقبول رہے۔ آنولہ ہی میں درد گردہ میں مبتلا ہوئے اور باون سال کی عمر میں وفات پائی اور وہیں دفن ہوئے۔ انکی بنا کردہ پختہ محلسرا اور دیوان خانہ لب سالاری تالاب محلہ قاضی گڈھی میں موجود ہیں جن میں انکی اولاد یعنی ہم لوگ رہتے ہیں۔ انکے متعلق انکے پسر خورد شیخ بہاء الدین حیدر کی بیاض میں ایک خوشخط لکھا ہوا پرچہ ملا جو بجنسہ نقل کیا جاتا ہے" قطعہ

امارت یافت زیب از فضل یزداں — بہ منشی عزیز الدین حیدر،

زہے نام گرامی شان اعظم — سبحان اللہ ثم اللہ اکبر

شگون سال نو بادہ مبارک — بحق حضرت فتاح خیبر

بنگاہ لطف عام از راہِ الطاف — بماند دائما برحال اکثر

کتبہ عبدالمذنب خوشحال رائے۔ مورخہ غرۂ شہر جمادی الاول سنہ یکہزار و دو صد و چہل و نہ ہجرۃ المقدس سال یکہزار و دو صد و چہل و یک فصلی"۔

قاضی وصی علی خاں عباسی اپنے روزنامچہ میں لکھتے ہیں کہ جو مسجد انکے مکان کے متصل ہے اسکو انکے دادا شیخ روح الامین خاں عباسی کی تحریک پر میاں الماس علیخاں چکلہ دار سلطنت اودھ نے بنوایا تھا لیکن اسمیں سرکاری مینے کی نوبت نہیں آئی تھی۔ ایک مدت دراز گزرنے کے بعد انھوں نے اپنے صرفہ سے جناب قاضی صاحب کے اہتمام میں مسجد کی تعمیر مکمل کر دی۔

انکا عقد بی بی جمیل النسا (وفات ۱۴ رجب ۱۲۸۰ھ) بنت شیخ غلام حسن صدیقی (ضمیمہ نمبر۱) کے ساتھ ہوا۔ یہ اور شیخ محمد متقی ابراہیم آبادی ہم زلف تھے۔ ان بی بی کو حضرت شاہ تراب علی قلندر رح سے بیعت تھی۔ انکی قبر انکے آبائی قبرستان متصل مکان مسکونہ واقع محلہ ولی نگر میں ہے

انکے دو پسر صلاح الدین احمد و بہار الدین حیدر ہوئے۔

شیخ صلاح الدین احمد عباسی (وفات ۲۷ رمضان ۱۳۰۰ھ) پسر اول شیخ عزیز الدین حیدر کو حضرت شاہ تراب علی قلندر رح سے بیعت تھی۔ حضرت شاہ تقی علی قلندر رح کے شاگرد تھے۔ علوم مروجہ وقت عربی و فارسی کے درسیات ختم کرنے کے بعد تلاش معاش میں وطن سے باہر نکلے۔ غدر ۱۸۵۷ء کے زمانہ میں سرکار انگریزی کی ملازمت میں خاص بریلی میں تحصیلدار تھے۔ وہاں ہنگامہ غدر میں نواب بریلی کی عارضی حکومت قائم ہونے پر وطن چلے آئے۔ چونکہ نواب صاحب موصوف کا شمار باغیوں میں تھا اور ہنگامہ غدر کے پہلے نواب صاحب میں اور ان میں بہت خوشگوار تعلقات تھے اسلئے سرکار انگریزی کے بعض حکام نے ان کو بھی مشتبہ سمجھا اور یہ اور قاضی وصی علی خاں (شجرہ نمبر۴) اور شیخ طالب علی (شجرہ نمبر۳) کاکوری سے گرفتار ہو کر عالم باغ شہر لکھنؤ میں نظر بند رہے۔ چند روز گزرنے پر انکے ماموں زاد بھائی مولوی اکرام اللہ خاں (ضمیمہ نمبر۱) کی سعی اور کوشش سے بعد تحقیقات بری ہوئے اور اپنے عہدۂ تحصیلداری پر بحال ہو کر راٹھ ضلع ہمیرپور میں تعینات ہوئے (مولوی اکرام اللہ خاں اس زمانہ میں جنرل تبرو صاحب بہادر چیف کمشنر اودھ کی پیشی میں متعین تھے اور اپنی قابلیت اور حسن خدمات کی بدولت حکام وقت میں بہت مقبولیت رکھتے تھے)۔

دوران ملازمت میں جو اسناد انکے افسران نے انکو دئے اُن سے واضح ہوتا ہے کہ انکی دیانتداری و انصاف پسندی رعایا پروری کے حکام اور عوام سب ہی بہت معترف تھے۔ اعزا اور اہل وطن کو بر سرکار کرانے میں خاص ملکہ حاصل تھا۔ بڑے کنبہ پرور خوش اخلاق اور خوش اوقات تھے۔ سرکاری ملازمت سے وظیفہ یاب ہونے کے بعد ریاست رامپور میں اولاً

تحصیلدار بعہدہ مفتی عدالت کئی سال رہے۔

انھوں نے اپنے والد ماجد کے تعمیر کردہ دیوان خانہ میں بہت کشادہ برآمدہ اضافہ کرکے عمارت کو کوٹھی کی شکل میں بنا دیا اور شاگرد پیشہ وغیرہ کے مکانات تعمیر کرکے تمام محلسرائے زنانہ و مکان مردانہ کو مکمل کر دیا۔ بعد ختم ملازمت وطن آئے اور صرف تین چار سال گزرے تھے کہ بعارضہ زہرباد انتقال کیا۔ اٹھاون سال کی عمر ہوئی۔ حسب وصیت خود اپنی زرخرید اراضی میں جو آبادی قصبہ اور اسٹیشن کاکوری کے درمیان لب سڑک پختہ واقع ہے دفن ہوئے۔ قبر کے سرہانے تاریخ وفات مصنفہ مولوی محی الدین خاں ذوق کاکوروی کندہ کی ہوئی نصب ہے۔ وہو ہذا سے

حسرتا اینک صلاح الدین احمد درجہاں	زیں بلائے رنجہ یا ئیہا کہ صد زحمت کشید
۱۲۹۰ فصلی	۱۲۹۰ بنگلہ
چوں ندید او اندریں کہنہ رباط آرامشے	پائے آسائش ازینجا جانب جنت کشید
۱۲۹۲ فارسی	۱۳۰۰ ہجری

انکا عقد انکے ماموں مولوی شاہ تقی یاور خاں (ضمیمہ نمبر ا) کی دختر اول بی بی بشیر النسا کے ساتھ ہوا ان بی بی کی قبر انکے آبائی قبرستان واقع دلی نگر میں انکے بھائی کی قبر کے برابر ہے۔ انکے تین دختر اصلح النسا و ارشد النسا و احسن النسا اور ایک پسر علاء الدین احمد ہوئے۔

بی بی اصلح النسا (وفات ۲۲ صفر ۱۳۰۳ھ) دختر اول شیخ صلاح الدین احمد عباسی کو حضرت شاہ تراب علی قلندرؒ سے بیعت تھی۔ انکا عقد (زوجہ اولے) منشی مقصود[1] احمد محدث (شجرہ نمبر ۷۔ الف) ابن منشی ولایت[2] احمد حجاجی (نفحہ صفحہ ۱۶۱) کے ساتھ ہوا عین شباب میں بمرض دق فوت ہوئیں اور سالاری قبرستان میں دفن ہوئیں۔ انکے صرف ایک دختر قیام النسا ہوئیں۔

سلہ مشاہیر صفحہ ۲۱۰ سلہ مشاہیر صفحہ ۲۷۵

بی بی قیام النسا (ولادت ذیقعدہ ۱۳۰۳ھ) بنت بی بی اصلح النسا کو بحالت شیر خوارگی چھوڑ کر انکی والدہ نے انتقال کیا۔ انکی پرورش انکی نانی صاحبہ نے کی۔ حضرت شاہ تقی علی قلندر رح سے بیعت ہے۔ خوش عقیدہ اور با سلیقہ اور اہل برادری میں ہر دلعزیز ہیں۔ انکا عقد انکے نانا کے بھتیجے حافظ مجید الدین حیدر عباسی ابن شیخ بہاء الدین حیدر (شجرہ ہذا) کے ساتھ ہوا۔ صدمات کے سہنے اور بینائی جاتے رہنے کی وجہ سے اب بالکل معذور ہو گئی ہیں۔ اولاد کا ذکر اپنی جگہ پر آئے گا۔

بی بی ارشد النسا (وفات ۱۹ شوال ۱۲۸۵ھ) دختر دوم شیخ صلاح الدین احمد عباسی کا عقد شیخ آل حسن علوی (ضمیمہ نمبر ا) بن مولوی مہدی حسن (نفحہ صفحہ ۹۶) کے ساتھ ہوا۔ یہ عین شباب میں لاولد فوت ہوئیں۔

بی بی احسن النسا (وفات ۲۹ شعبان ۱۲۹۲ھ) دختر سوم شیخ صلاح الدین احمد عباسی کو حضرت شاہ تراب علی قلندر رح سے بیعت تھی۔ انکا عقد شیخ نقی علی عباسی بن شیخ تقی علی (شجرہ ہذا) کے ساتھ ہوا۔ یہ اپنے شوہر کی زوجہ اولے تھیں۔ ایک فرزند ہوا تھا جو صرف ڈیڑھ ماہ زندہ رہ کر فوت ہو گیا۔ اسی زچگی کے سلسلہ میں مرض دق میں مبتلا ہوئیں اور جوانی میں لاولد قضا کی۔ انکی قبر سالاری قبرستان میں ہے۔

شیخ علاء الدین احمد عباسی (وفات ۱۱ رمضان ۱۳۱۱ھ) پسر شیخ صلاح الدین احمد کو حضرت شاہ تراب علی قلندر رح سے بیعت تھی۔ عربی اور فارسی کی تعلیم قدیم طریقہ پر اپنے والد ماجد کی تربیت میں پائی اور انگریزی بھی پڑھی۔ تین کتابیں کیمیائے سعادت و لطائف اشرفی۔ و دیوان تراب اکثر مطالعہ میں رکھتے تھے۔ شعر گوئی سے بھی ذوق تھا۔ عطار تخلص تھا۔ بہت شوقین مزاج اور نفیس طبع اور خوددار تھے۔ کھانا پکانے میں بھی خاص درک تھا۔ ایسا کہ برابر والے ہی نہیں بلکہ اہل حرفہ بھی ان کو استاد مانتے تھے۔ سرکار انگریزی کی ملازمت میں ترقی کرکے ڈپٹی کلکٹر کے عہدہ تک پہونچے۔ انکے خالہ زاد بھائی خان بہادر منشی تاج الدین جذب کاکوروی (ضمیمہ نمبر ا)



علاءالدين احمد عباسي (صفحه ۱۶۶)



مجيد الدين حيدر عباسي (صفحه ۱۷۱)



ضياء الدين حيدر عباسي (صفحه ۱۷۲)

انکے متعلق ایک پرلطف واقعہ بیان کرتے تھے کہ ابتدا میں جب انکے والد بریلی میں تحصیلدار تھے اور یہ خود دفتر کلکٹری میں کسی خدمت پر متعین تھے ایک انگریز سشن جج صاحب بہادر وہاں تبدیل ہوکر آئے جو بہت غصہ ور اور تندمزاج تھے ایسے کہ ایک ہفتہ کے اندر ہی انھوں نے اپنے اجلاس کے کئی پیشکاروں کو اپنے غصہ کا شکار بنا کر برطرف کر دیا۔ بالآخر انکے دفتر کے دیگر اہلکاروں نے پیشکاری کی خدمت پر جانے سے گریز کی۔ مجبوراً جج صاحب بہادر نے کلکٹر صاحب بہادر سے کہ وہ بھی انگریز تھے کوئی آدمی اپنی پیشکاری کے لئے مانگا۔ یہ آمادہ ہوئے اور کلکٹر صاحب کے سمجھانے پر بھی کہ جج صاحب بہت غصہ ور ہیں اپنے بھیجے جانے پر اصرار کیا۔ غرضکہ یہ گئے تو پہلے ہی روز جج صاحب بہادر نے حسب عادت اپنا غصہ اسطرح شروع کیا کہ ایک مقدمہ کی مثل انکے ہاتھ سے لیکر اجلاس سے نیچے پھینکدی اور ان سے کہا کہ مثل اٹھالاؤ۔ انھوں نے چپراسی کو حکم دیا کہ مثل اٹھالاؤ۔ اسپر صاحب بہادر غصہ میں کرسی سے اٹھ کھڑے ہوگئے اور کہا کہ تم جاؤ اور مثل لاؤ۔ انھوں نے کہا کہ یہ میرا کام نہیں ہے۔ صاحب بہادر نے پوچھا تمھارا کیا کام ہے۔ انھوں نے عرض کیا کہ مثل کا پڑھنا اور رکھنا میرا کام ہے اور مثل کا پھینکدینا حضور کا کام ہے اور مثل کا اٹھانا چپراسی کا کام ہے۔ اب صاحب بہادر نے اپنا ڈنڈا ہاتھ میں لیا تو انھوں نے میز پر سے رول اٹھالیا۔ صاحب نے پوچھا کہ رول کیوں اٹھایا۔ انھوں نے کہا حضور نے ڈنڈا کیوں اٹھایا۔ صاحب نے کہا کیا تم ہم کو مارو گے۔ انھوں نے جواب دیا کہ اگر حضور مجھکو ماریںگے تو میں بھی مارونگا۔ دو چار مرتبہ اسیطرح کے الٹے پلٹے سوال و جواب کے بعد صاحب بہادر نے بیک دم اپنا رنگ بدل دیا اور ان سے فرمایا کہ ہمارے آرام کے کمرہ میں چلو۔ اسوقت وکیلوں اور کچہری کے لوگوں سے اجلاس کا کمرہ بھرا ہوا تھا۔ انھوں نے گھوم کر ان سب کو مخاطب کرتے ہوئے کہا کہ "میں صاحب کے ساتھ آرام کمرہ میں جاتا ہوں۔ وہاں اگر صاحب مجھے ماریں گے تو میں بھی ماروں گا۔ آپ سب لوگ گواہ رہیں"۔ یہ کہہ کر صاحب بہادر کے ساتھ چلے گئے۔ وہاں صاحب بہادر نے آرام کرسی پر بیٹھ کر

انکو دوسری کرسی پر بٹھلایا اور بہت مہربانی اور سہولت سے انکے خاندانی حالات دریافت کئے اور
فرمایا "ہم تم سے بہت خوش ہوئے۔ تم شریف آدمی ہو۔ اچھا اب اجلاس پر جاؤ ہم آئینگے"
یہ چلے آئے۔ صاحب بہادر نے اُسی وقت کلکٹر صاحب بہادر کو انکی سفارش میں چٹھی لکھی جسکے
نتیجہ میں یہ تھوڑے دنوں بعد ہی تحصیلدار مقرر ہوئے۔ اس درمیان میں یہ جج صاحب بہادر
کی پیشکاری کرتے رہے اور صاحب بہادر کی تندمزاجی غائب ہوگئی۔ انکے اسناد بتلاتے
ہیں کہ حکام بالا انکی دیانتداری اور خوش انتظامی سے ہمیشہ خوش رہے۔ جہاں رہے نیک نام
رہے۔ زمانہ ملازمت میں بریلی اور بجنور اور فرخ آباد اور رائے بریلی اور باندہ اور ہمیرپور اور جھانسی
کے اضلاع میں رہے۔ پنشن لینے کی نوبت نہیں آئی تھی کہ مرض استسقا میں عرصۂ دراز تک
علیل رہ کر تقریبًا پچاس سال کی عمر میں فرخ آباد میں انتقال کیا اور وہیں قاضی احمد علی مخدوم زادہ
کاکوروی کی قبر کے پاس دفن ہوئے۔ انکا عقد بی بی نسیم النسا دختر اول قاضی عابد علیخاں
عباسی (شجرہ نمبر ۴) کے ساتھ ہوا۔ ان بی بی کا حال اُس شجرہ میں مذکور ہو چکا۔ انکے دو دختر
ہوئیں جن میں سے اول صغر سنی میں فوت ہوگئی اور دوسری کا نام تصدیق النسا تھا۔

بی بی تصدیق النسا ولادت ۱۰ر جمادی الاولی ۱۲۹۹ھ۔ وفات ۱۲ر رمضان ۱۳۲۹ھ
دختر شیخ علاء الدین احمد عباسی کو حضرت حافظ شاہ علی انور قلندر رح سے بیعت تھی اور
حضرت شاہ حبیب حیدر قلندر رح سے خاص خلوص اور نیاز تھا۔ بہت نیک طبیعت اور
خوش مزاج اور مرنجامرنج اور ہر دلعزیز تھیں۔ مرض دق میں کئی ماہ علیل رہ کر اپنی والدہ کو
انکی ضعیفی اور کبرسنی میں داغ مفارقت دے گئیں۔ لکھنؤ میں زیر علاج تھیں کہ وفات
ہوئی اور لاش کاکوری آئی۔ اپنے دادا مولوی صلاح الدین احمد کی قبر کے پائیں دفن ہوئیں،
انکی قبر کے برابر ہی بعد کو انکی والدہ کی قبر ہوئی۔ انکا عقد انکے والد کے چچازاد بھائی
مولوی محمد ضیاء الدین حیدر عباسی (شجرہ ہذا) کے ساتھ ہوا۔ اولاد کا ذکر اپنی جگہ پر
آئے گا۔

شیخ بہار الدین حیدر عباسی (وفات ۲ر ذیقعدہ ۱۳۰۷ھ) پسر دوم شیخ عزیز الدین حیدر کو حضرت شاہ تراب علی قلندر رح سے بیعت تھی۔ اپنے برادر بزرگ مولوی صلاح الدین احمد عباسی کے سایہ عاطفت میں تعلیم و تربیت پائی۔ عمر میں برادر بزرگ سے اتنا چھوٹے تھے کہ انکے خلف الرشید مولوی علاء الدین احمد سے صرف پانچ سال بڑے تھے۔ کنبہ پروری اور اہل وطن کو ملازمتیں دلوانے میں برادر بزرگ کے قدم بقدم تھے۔ اسی صوبہ متحدہ میں سرکار انگریزی کی ملازمت کی اور ترقی کرکے ڈپٹی کلکٹری کے عہدہ تک پہونچے۔ اودھ کے مختلف اضلاع میں رہے اور جہاں رہے نیکنام اور مقبول انام رہے۔ جب نانپارہ ضلع بہرائچ میں تحصیلدار تھے تب موضع بجولی میں ایک بازار قائم کیا اور وہیں پختہ کنواں بنوایا جسپر یہ تاریخ کندہ کی ہوئی نصب ہے۔

هُوَ البَاقی

فرصاحب بہادر در بجولی از رہِ ہمت	بنا فرمود چاہ و کرد خوش بازار آبادی
بشد چوں مہتمم منشی بہار الدین حیدر خاں	زجان و دل پئے تعمیر او بنمود امدادی
چو شد تیار چاہ و گنج با طرز پسندیدہ	بماند تا جہاں یارب بماند او ہم آبادی
آسد تاریخ آں ہم صوری و ہم معنوی گفتم	ہزار و ہشتصد ہشتاد و دو بنہادہ بنیادی

۱۸۸۲ع

اس حسن خدمت اور کارگزاری کے صلہ میں جناب فر صاحب بہادر ڈپٹی کمشنر ضلع نے بعد حصول اجازت گورنمنٹ اسی بازار سے تھوڑے فاصلہ پر ایک نو آبادی قائم کی اور اسکا نام بہار الدین پور رکھا۔ آخر میں ہردوئی میں متعین تھے کہ رخصت لے کر وطن آئے۔ رخصت کا دوسرا ہی دن تھا کہ شب میں درد گردہ میں صرف ڈیڑھ گھنٹہ مبتلا رہ کر انتقال کیا۔ اُس زمانہ میں ایسے ناگہانی حادثات کم واقع ہوتے تھے اسلئے انکی وفات سے ہمہ وشما بہت متاثر تھے اور قصبہ بھر میں ایک اداسی سی پھیل گئی تھی۔ دوسرے روز اپنے برادر بزرگ کی قبر کے برابر پورب طرف دفن ہوئے۔ انکی قبر کے سرہانے یہ تاریخ کندہ کی ہوئی نصب ہے۔

بہاء الدین حیدر خاں بہادر	برگ ناگہاں فرمود رحلت
سن ہجری شد از روئے بکا نظم	مقام و منزلش گردید جنت

۲+۱۳۰۵=۱۳۰۷ھ

انکے دو عقد یکے بعد دیگرے ہوئے۔ پہلا نکاح انکی خالہ کی دختر بی بی ممتاز النسا (وفات ۲۳ رمضان ۱۲۸۶ھ) بنت مولوی محمد تقی (ضمیمہ نمبر۱) کے ساتھ ہوا۔ ان بی بی کو حضرت شاہ تراب علی قلندرؒ سے بیعت تھی۔ بہت پاک صورت اور نیک سیرت تھیں۔ انکی قبر انکے ننہالی قبرستان میں انکی والدہ کی قبر کے پاس ہے۔ دوسرا عقد لکھنؤ میں بی بی ظہیر النسا (وفات ۱۵ ربیع الآخر ۱۳۴۰ھ) بنت مولوی حافظ احمد حسین انصاری (شجرہ نمبر۳ الف) فرنگی محلی کے ساتھ ہوا۔ ان بی بی کو حضرت مولانا عبد الرزاق رح فرنگی محلی سے جو انکے حقیقی پھوپھا تھے بیعت تھی۔ بہت صابرہ و شاکرہ، خوش اوقات اور خوش عقیدہ تھیں۔ انکی دونوں جوان بیٹیاں انکے سامنے فوت ہوئیں لیکن انھوں نے اُف بھی نہ کی اور راضی بہ رضائے الٰہی رہیں۔ غصہ آتا ہی نہ تھا تاہم رعب و داب اتنا تھا کہ فضول گوئی یا فساد کی باتیں کرنے کا کسی کو یارا نہوتا تھا۔ ہم کم عمر یتیموں کی سرپرستی اور نگرانی کیلئے مولوی علاء الدین احمد صاحب کے بعد کوئی مرد باوجاہت موجود نہ تھا کیونکہ ہمارے بڑے بھائی حافظ مجید الدین حیدر بہ تلاش معاش دکن چلے گئے تھے۔ انھوں نے ہماری تعلیم و تربیت ایسی کی کہ اعزا اور اہل برادری میں سے کسی نے اپنی نظروں میں ہمکو نہیں گرایا اور دنیوی بہبودی میں کوئی روڑا نہیں اٹکا۔ ہم بھائیوں پر انکی تاکید رہی کہ مدرسہ کی پابندیوں کے علاوہ جو وقت نکلے وہ حضرات تکیہ شریفہ کاظمیہ کی خدمت میں حاضر رہنے اور عربی اور فارسی کے سبق لینے میں صرف کریں۔ سچی بات یہ ہے کہ اُن حضرات کی توجہ اور شفقت تھی کہ ہم میں انسانیت آئی۔ انھوں نے تقریباً پچہتر سال کی عمر میں بعارضہ تپ محرقہ کاکوری میں وفات پائی اور حسب وصیت خود اپنے پیر و مرشد کے جوار میں مولانا انوار صاحب کے باغ (لکھنؤ) میں دفن

له علما ص ۳۴۷ ۱۲

ہوئیں۔ انکی قبر کے سرہانے یہ تاریخ کندہ کی ہوئی نصب ہے:۔

قطعہ تاریخ وفات از منشی تقی حیدر انوری کاکوری

این عابدہ بہ پانزدہم ثانی ربیع	روز چہار شنبہ بہ فردوس آرمید
جست انوری چو سال وصال از سروش غیب	پیوست او برحمت باری ندا شنید

شیخ بہاء الدین حیدر عباسی کے زوجہ اول سے تین پسر ثناء الدین حیدر و حمید الدین حیدر و مجید الدین حیدر اور دو دختر محسن النسا و امتیاز النسا اور زوجہ دوم سے تین پسر ضیاء الدین حیدر و محمد حسن و نظام الدین حیدر اور دو دختر صغیرۃ النسا و قدیرۃ النسا ہوئے۔ شیخ ثناء الدین حیدر بعمر چار سال اور محسن النسا بھی بعمر چار سال (وفات ۲۷ رشعبان ۱۲۸۱ھ) اور امتیاز النسا بعمر چودہ سال (وفات ۲۵ رشوال ۱۲۹۶ھ) ناکتخدا فوت ہوئے۔

شیخ حمید الدین حیدر عباسی (وفات ۱۲ ررمضان ۱۲۹۹ھ) پسر دوم شیخ بہاء الدین حیدر حضرت شاہ تقی علی قلندر رح کے مرید اور حضرت حافظ شاہ علی انور قلندر رح کے شاگرد تھے۔ وجیہ صورت اور نفیس طبیعت تھے۔ عنفوان شباب میں بعمر بائیس سال بمرض ہیضہ ناکتخدا فوت ہوئے اور سالاری قبرستان میں دفن ہوئے۔

شیخ حافظ مجید الدین حیدر عباسی (وفات ۲۲ ربیع الاول ۱۳۵۵ھ) پسر سوم شیخ بہاء الدین حیدر کو حضرت حافظ شاہ علی انور قلندر رح سے بیعت تھی۔ کلام اللہ شریف حفظ کیا اور قدیم طریقہ پر وطن میں تعلیم پائی۔ حیدر آباد دکن میں وکالت کا امتحان دیا لیکن ناکام رہے۔ وہاں سے واپسی پر ضلع بستی میں دفتر کلکٹری میں عرصہ تک ملازمت کرنے کے بعد وطن آکر خانہ نشین رہے بمرض فالج طویل علالت کے بعد تقریباً ستر سال کی عمر میں وفات پائی اور اپنے عم اکرم اور والد ماجد کی قبروں کے درمیان میں دفن ہوئے۔ مولوی محمد عاصم قیس کاکوروی کی مصنفہ تاریخ وفات یہ ہے:۔

مجید الدین حیدر عم مغفور | زد نیا رفت و در جنت خرامید
ربیع اول و بست و سیوم شب | شب یکشنبہ دامن از جہاں چید
بگوشش قیس رضواں این ندا داد | بشارتش بگو غفران جاوید

۱۳۵۵ھ

انکا عقد جیسا مذکور ہوا انکے چچا کی نواسی بی بی قیام النسا بنت منشی مقصود احمد نطق چچاجی کے ساتھ ہوا۔ ایک پسر نصیر الدین حیدر (ولادت ۳ محرم ۱۳۲۱ھ) ہوئے جو چیچک میں مبتلا ہوکر صرف چار سال کی عمر میں فوت ہوئے اور سالاری قبرستان میں دفن ہوئے۔ اور کوئی اولاد نہیں ہوئی۔

شیخ محمد ضیاء الدین حیدر عباسی (ولادت یکم ذیقعدہ ۱۲۹۷ھ مطابق ۱۸۸۰ء وفات ۱۰ ربیع الاول ۱۳۶۲ھ مطابق ۱۰ مارچ ۱۹۴۳ء) پسر چہارم شیخ بہاء الدین حیدر کا تاریخی نام غلام محمد سعد تھا۔ حضرت حافظ شاہ علی انور قلندرؒ سے بیعت تھی۔ فارسی ادب میں حضرت پیر و مرشد کے اور تصوف میں حضرت شاہ حبیب حیدر قلندرؒ کے شاگرد تھے چند سبق حضرت شاہ علی اکبر قلندرؒ سے بھی پڑھے تھے۔ انگریزی میں انٹرنس پاس کیا۔ سرکاری ملازمت کی ابتدا ۱۹۰۰ء میں کی اور ڈائرکٹر صاحب بہادر محکمہ زراعت کے دفتر لکھنؤ میں داخل ہوئے۔ ایک سال بعد گورنمنٹ آف انڈیا کے تحت محکمہ زراعت میں دہرہ دون اور بعدہٗ پوسہ (بہار) میں رہے۔ وہاں شعبہ پولٹری (مرغ) کا کام بھی کیا۔ چند سال بعد بوجہ ناموافقت آب و ہوا ملازمت منتقل کرائی اور صوبہ متحدہ میں کانپور زراعتی فارم کے سپرنٹنڈنٹ رہے ۱۹۱۶ء میں ریاست بھوپال میں مستعار الخدمت گئے اور اسسٹنٹ ڈائرکٹر محکمہ زراعت رہے وہاں نبی باغ زراعتی فارم کو ایک کامیاب تجربہ گاہ بنایا اور علمی طریقہ پر زراعت کے آزمائشی اور تبلیغی کام کی بنیاد ڈالی۔ وہاں سے واپسی پر اسی صوبہ کے متفرق اضلاع مثلاً فیض آباد و الہ آباد و مرزاپور وغیرہ میں متعین رہے۔ اسی درمیان میں بکار خاص میرٹھ میں تقریباً دو سال مستعار الخدمت متعین رہے ۱۹۳۲ء میں ریاست بھوپال سے پھر طلبی ہوئی لیکن اپنی علالت و خرابی تندرستی کی وجہ سے نہ جا سکے اور اسی سال ماہ دسمبر میں سپرنٹنڈنٹ زراعت کے عہدہ سے پنشن لے لی۔ جہاں رہے بہت نیک نام رہے اور افسران بالا بہت قدر

۱؎ تذکرہ صفحہ ۵۵۹

کرتے رہے۔ زمانہ قیام بھوپال میں ریاست کی تحریک پر کتاب فن زراعت ملک مالوہ جوار دو اور ہندی دونوں زبانوں میں چھپ گئی ہے اور ریاست مذکورہ میں نصاب تعلیم میں شامل ہے کافی بہت خوش اخلاق اور ہمدرد اور پرانی روش کے بزرگ تھے۔ ارباب وطن بلکہ ہر اہل ضرورت کو برسرکار کرانے میں ہمیشہ اپنے عم اکرم اور والد ماجد کے قدم بقدم رہے۔ اپنے دونوں چھوٹے بھائیوں یعنی راقم الحروف اور عزیزی نظام الدین حیدر کی تعلیم و تربیت ایسی کی کہ ہم لکھنے پڑھنے کے قابل ہوگئے۔ جب سے پنشن لی مستقل طریقہ سے حضرت پیرومرشد کے آستانہ شریفہ پر سکونت اختیار کی اور تصوف اور ارباب تصوف کی خدمت اپنا مشغلہ رکھا اور ذکر و شغل و یاد حق میں زندگی ختم کی حضرت شاہ حبیب حیدر قلندرؒ کے وصال کے بعد سے جو انکے پنشن لینے کے صرف دو سال بعد ۸ ربیع الاول ۱۳۵۸ھ کو واقع ہوا بہت مغموم اور پژمردہ رہتے تھے لیکن آنجناب کے فیض صحبت سے ضبط و صبر اور رضا بالقضا کی ایسی استعداد پیدا ہوگئی تھی کہ بظاہر اپنے افعال و کردار میں کوئی فرق نہیں آنے دیا اور آخر تک آستانہ شریفہ اور مرشد زادگان کی خدمت میں ہمہ تن منہمک رہے۔

اپنی عمر میں بہت سخت علالتیں اٹھائیں مگر صحت پاتے رہے۔ ۸ ربیع الاول ۱۳۶۲ھ کو قریب چار بجے سہ پہر کے فالج میں مبتلا ہوئے۔ یہ اتنا سخت حملہ تھا کہ صرف اٹھائیس گھنٹے کے بعد ہی دوسرے روز ۹ ربیع الاول ۱۳۶۲ھ کو آٹھ بجے شب کے قبل ہم لوگوں سے ہمیشہ کیلئے رخصت ہوگئے۔ اسکے دوسرے روز اپنے پیرومرشد کے روضہ کے پائیں میں قبل دوپہر دفن ہوئے۔

چند قطعات تاریخ وفات درج ہیں:۔

نتیجہ فکر مولوی حافظ محمد روح اللہ صاحب ادیب انصاری فرنگی محلی لکھنوی

اِنَّہٗ غَفُوْرٌ وَّدُوْدٌ،

۱۳۶۲ھ

آں ضیاء الدین حیدر خوش نہاد	عابد شب زندہ دار و باخدا
آں پرستار خدائے ذوالجلال	آں محب و عاشق خیر الوریٰ

آں بصدق دل غلام اہلبیت — آں فدائے مرشدان باصفا
صاف باطن پاک طینت نیک خو — خوش عقیدت بامروت باوفا
سالک راہ محبت بالیقیں — رہرو وادیِ تسلیم و رضا
روز دوشنبہ میان ظہر و عصر — ناگہاں گشتہ بہ فالج مبتلا
کرد رحلت روز سہ شنبہ نہم — از ربیع الاول و وقت عشا
شاد و فرحاں یافتم اورا ادیب — کردم استفسار از وے مامضا

گفت بخشیدہ مرا رب غفور
چوں نمودم التجا اغفرلنا
۱۳۶۲ھ

نتیجۂ فکر مولوی محمد عاصم صاحب قیس کاکوروی

زہے خلق مجسم صاحبِ دل — سراپا لطف مرد با فتوت
دہم شب از ربیع اولیں بود — کہ از دنیائے فانی کرد رحلت
صباح چار شنبہ شد بہ مدفن — جوار مرشدیں باحسن قسمت
نصیب ما غم و رنج و محن شد — نصیبش زیست و عیش و مسرت
مآلِ دلفروشان ایں چنیں باد — کہ حاصل گشت تکمیل محبت

چو سال رحلتِ او قیس پرسید
ملک گفتا ضیاء الدین بجنت
۱۳۶۲ھ

نتیجۂ فکر منشی علی اختر عباسی صاحب نوشہ کاکوروی

ضیاء الدین حیدر شد بجنت — حبیب حیدر ما باو ضامن
بہجری گفت نوشہ سال رحلت — ضیاء الدین حیدر صاف باطن
۱۳۶۲ھ

انکا عقد بی بی تصدیق النسا بنت شیخ علاء الدین احمد عباسی (شجرہ ہذا) کے ساتھ ۱۹ محرم کو ہوا جو اوپر مذکور بھی ہو چکا ہے۔ ایک پسر رضاء الدین احمد اور ایک دختر بکر ملیہ ہوئے۔

شیخ رضاء الدین احمد عباسی عرف چتن (ولادت ۱۴ جمادی الاولی ۱۳۲۰ھ مطابق ۱۹۰۲ء وفات ۱۸ رمضان ۱۳۵۵ھ مطابق ۱۹۳۶ء) پسر شیخ محمد ضیاء الدین حیدر حضرت حافظ شاہ علی حیدر قلندر رحمۃ اللہ کے مرید اور شاگرد تھے۔ انگریزی تعلیم اپنے چھوٹے چچا شیخ نظام الدین حیدر کے پاس کانپور میں رہ کر پائی۔ آگرہ یونیورسٹی سے بی، اے کی ڈگری حاصل کی اور مسلم یونیورسٹی علیگڈھ سے ٹیچرس ٹریننگ کے بی ٹی کا امتحان پاس کیا۔ تعلیم و تعلم اور ادب و تاریخ و فلسفہ سے خاص دلچسپی تھی۔ مسلم یونیورسٹی ٹریننگ کالج علیگڈھ اور کالون تعلقدار کالج لکھنؤ اور چند دیگر مدارس میں لکچرار اور مدرس رہے۔ ریاست بھوپال کے محکمہ فوج کی فرمائش پر انگریزی میں ایک مقالہ لکھا جسمیں پانی پت کی تین لڑائیوں کے تفصیلات لکھے اور جنگ کے نقشے اور واقعات بہت تحقیقات سے بیان کئے۔ انگریزی اور اردو کے مضامین اور نظمیں اکثر رسالہ جات میں شائع ہوا کئے۔ ان دونوں زبانوں میں شعر بھی کہتے تھے جینیؔ تخلص تھا۔ نظم کلام کا مجموعہ اور نثر تصنیفات کا ذخیرہ غیر مطبوعہ موجود ہے۔ منجملہ انکے اپنے پیر و مرشد کی اجازت حاصل کر کے انکی مصنفہ کتاب مصباح التعرف لارباب التصوف کا (جو اصطلاحات تصوف کی لغت ہے) ترجمہ انگریزی زبان میں شروع کیا تھا لیکن افسوس کہ عمر نے وفا نہ کی اور یہ نادر چیز نامکمل رہ گئی۔ انگریزی زبان میں ایک کتاب رفلیکشنس آن لائف Reflections on Life تصنیف کی اسمیں ثابت کیا ہے کہ انسانی صلاح و فلاح کے لئے مذہب اور خدا پر یقین رکھنا لازمی ضروری ہے۔ غور و خوض و مباحثہ کا مادہ اور تحصیل وازدیاد علم کا شوق تھا۔ متدین اور ملنسار تھے۔ علی العموم چھوٹوں اور ہم عمروں اور بڑوں میں مقبولیت رکھتے تھے۔ شیخ حسین احمد عباسی کے انتقال کے بعد انھوں نے اپنے والد ماجد کے حکم کی تعمیل میں اس نسب نامہ کی تکمیل کا کام اپنے ہاتھ میں لیا تھا مگر افسوس کہ یہ بھی اسکو غیر مکمل چھوڑ کر اس دنیا سے کوچ کر گئے۔

انکا عقد ۱۴ ربیع ۱۳۵۵ھ کو انکی پھوپھی کی دختر اول بی بی مسلم النسا بنت مولوی نظم الدین حید علوی (شجرہ ہذا) کے ساتھ ہوا۔ عقد کو صرف دو ہی سال گزرے تھے کہ عین جوانی میں ضعف معدہ کے مہلک مرض میں طویل علالت کے بعد اکتیس سال کی عمر میں خاندان بھر کو جدائی کا داغ دیگئے اور اپنی والدہ کے پائیں دفن ہوئے۔ انکی قبر پر مولوی نجیب اللہ نجیب انصاری فرنگی محلی کی مصنفہ تاریخ کندہ کی ہوئی نصب ہیں۔ وہو ہذا۔

رضینا باللہ کہف الانام

۱۳۵۷ ہجری

براہ رضا نور عین رضا شدہ در جوانی بنزد خدا شدہ روح پاکش بجنت مقیم طفیل محمد شہ دوسرا

بگو مصرع سال رحلت نجیب بود در پناہ امام رضا

۱۳۵۷ھ

اپنے تصانیف کے علاوہ اپنی یادگار ایک شیر خوار دختر امۃ الحسین عرف فضہ چھوڑ گئے۔

بٹیا امۃ الحسین عرف فضہ (ولادت ۱۴ محرم ۱۳۵۶ھ) دختر شیخ رضا الدین احمد عباسی ہم بھائیوں کی اولاد کی واحد یادگار ہے۔ اللہ تعالیٰ زندہ وسلامت رکھے۔ قرآن مجید پڑھتی ہے اور اردو بھی شروع کی ہے۔

بی بی بکریمہ عرف لکن (ولادت ۲۰ محرم ۱۳۳۲ھ) دختر شیخ محمد ضیاء الدین حید عباسی کو حضرت شاہ حبیب حید قلندرؒ سے بیعت ہے۔ بہت نیک وبا سلیقہ اور سمجھدار ہیں۔ خوش اوقات وخوش عقیدہ اور پیر پرست ہیں۔ انکا عقد انکے چچا شیخ محمد حسن کے پسر شیخ حید حسن عباسی کے ساتھ ۱۴ رجب ۱۳۵۵ھ کو ہوا۔ کوئی اولاد بھی نہیں ہوئی تھی کہ صرف تین سال بعد ذیقعدہ ۱۳۵۸ھ میں بیوہ ہوگئیں۔ انکا عقد ثانی ۱۵ شعبان ۱۳۶۳ھ کو مولوی نعظم الدین علوی بن مولوی مقیم الدین ملک زادہ (شجرہ نمبر ۲) کے ساتھ ہوا۔

شیخ محمد حسنؒ عباسی (راقم الحروف) عرف ممو (ولادت ۷ شعبان ۱۳۰۱ھ مطابق ۱۸۸۴ء)

۱؎ تذکرہ صفحہ ۶۲



محمد حسن عباسي (صفحه ۱۷۶)



نظام الدین حیدر عباسي (صفحه ۱۸۰)



حیدر حسن عباسی (صفحہ ۱۷۸)



رضاء الدین احمد عباسی (صفحہ ۱۷۵)

پسر پنجم شیخ بہاء الدین حیدر رکو حضرت حافظ شاہ علی انور قلندر رسے بیعت ہے۔ انکے مرشد زادہ
حضرت حافظ شاہ علی حیدر قلندر مدظلہ نے انکا سجع قرۃ العین محمد حسن کہا ہے
انکا نام دادھیالی خاندان کے نام سے اسلئے مختلف ہے کہ انکے والد ماجد نے انکا نام اس لحاظ
سے رکھا کہ انکے نانا مولوی حافظ احمد حسین انصاری فرنگی محلی کے کوئی پسری اولاد نہیں تھی تو یہ
انکی یادگار ہو مگر حسن اتفاق سے محمد حسین کے بجائے محمد حسن زباں زد ہو گیا۔ فارسی اور عربی کی تعلیم
حضرت پیر و مرشد رح اور انکے خلف و خلیفہ برحق حضرت شاہ حبیب حیدر قلندر رح اور مولانا قاری
حافظ عبد الباقی انصاری فرنگی مہاجر مدنی مدظلہ اور مولانا حافظ محمد قیام الدین عبد الباری رح
انصاری فرنگی محلی سے حاصل کی۔ کتاب اخلاق محسنی کا ایک سبق حضرت شاہ علی اکبر قلندر رح سے
بھی پڑھا۔ انگریزی تعلیم میں ۱۸۹۹ء میں کاکوری کے مدرسہ سے مڈل کا امتحان پاس کیا اور ریاضی
میں امتیازی درجہ ملا۔ انٹرنس پاس کرنے کے بعد ۱۹۰۳ء میں ایف اے کے امتحان میں ناکام رہے
اسکے بعد کاکوری کے انگریزی مدرسہ میں کئی سال سکنڈ ماسٹر رہے ۱۹۰۸ء میں تقریباً تمام سال نانپارہ
ضلع بہرائچ میں عارضی طور پر نائب تحصیلدار رہے ۱۹۱۰ء میں مستقل سرکاری ملازمت میں
داخل ہو کر انسپکٹر آبکاری مقرر ہوئے اور تیس سال کی ملازمت پوری ہونے پر ۱۹۴۰ء میں پنشن
لیکر وطن آ گئے۔ صوبہ متحدہ کے ہر طرف کے اضلاع میں رہنے کا موقع ملا۔ کانپور اور بجنور کے
اضلاع میں طویل طویل مدت رہے ۱۹۳۰ء میں ضلع بجنور میں ٹڈیوں کے انسداد میں پسندیدہ
خدمات کے صلہ میں سرکار بہادر سے ایک سند عطا ہوئی۔ کانگریس کی تحریک قانون شکنی وغیرہ کے
(جو ۱۹۳۰ء لغایتہ ۱۹۳۲ء جاری رہی تھی) سلسلہ میں قابل قدر خدمات کے صلہ میں دوسری
سند عطا ہوئی اور ۱۹۳۲ء میں بجنور کی نمائش کی طرف سے اعزازی خدمات کے اعتراف میں
تیسری سند عطا ہوئی۔ فی الحال انکا مشغلہ اسی نسب نامہ کی تالیف و ترتیب ہے۔

انکا عقد بی بی مظہرۃ النسا (ضمیمہ نمبر۱) بنت خان بہادر منشی تاج الدین عثمانی کے ساتھ
۲۲ رجب ۱۳۲۱ھ کو ہوا۔ یہ بی بی حضرت حافظ شاہ علی انور قلندر رح کی مرید ہیں۔ پڑھی لکھی اور

خوشنویس ہیں۔ بیس بائیس سال ہوئے دماغ خراب ہوگیا ہے۔ اسی حالت میں اکلوتے اور ہونہار بیٹے کا داغ لگا تو اور بھی بدحواس ہوگئیں۔ اب زندگی کے دن پورے کر رہی ہیں۔ انکے دو پسر ہوئے تھے جنمیں سے دوسرا چند روز زندہ رہ کر فوت ہوگیا اور پسر اول حیدر حسن کا حال اب آتا ہے۔

شیخ حیدر حسن عباسی عرف ننبن (ولادت ۱۰ ربیع الاول ۱۳۲۴ھ مطابق ۱۹۰۶ء۔ وفات ۲۴ ذیقعدہ ۱۳۵۵ھ مطابق جنوری ۱۹۳۷ء روز جمعہ) پسر شیخ محمد حسن کو حضرت شاہ حبیب حیدر قلندرؒ سے بیعت تھی۔ حضرت حافظ شاہ علی حیدر قلندر مدظلہ کے فارسی کے شاگرد تھے۔ اپنے چھوٹے چچا شیخ نظام الدین حیدر کے پاس کانپور میں رہ کر انگریزی تعلیم حاصل کی اور اسکول لیونگ سرٹیفکیٹ کا امتحان پاس کیا۔ بینٹ کالج شیفیلڈ (انگلستان) سے فرائض پولیس میں ماہر ہونے کی سند حاصل کی اور حیدرآباد و اورنگ آباد دکن میں فرائض پولیس کی تعلیم پائی ۱۹۲۷ء میں ریاست عالیہ حیدرآباد دکن میں محکمہ کوتوالی (پولیس) میں ملازمت میں داخل ہوکر پرھبنی خاص میں بعہدہ سب انسپکٹر متعین ہوئے۔ بہت کامیابی کے ساتھ کام کیا۔ بہت سے مشکل اور پیچیدہ مقدمات کو غیر معمولی ذہانت سے سلجھایا جس کی بدولت افسروں اور ہمسروں اور عامۂ خلائق میں بہت جلد مقبولیت حاصل کی ۱۹۳۴ء و ۱۹۳۵ء میں حیدرآباد دکن کی نمائش باغبانی اور مرغبانی میں اعزازی طور پر بحیثیت معتمد عمومی قابل ستائش خدمات کئے جن کے صلہ میں دونوں مرتبہ انعام میں نقرئی کپ نمائش کی طرف سے عطا ہوئے۔ شاعری سے مناسبت تھی نشتر تخلص تھا۔ انکی اردو اور فارسی غزلیات اور نظموں کا مجموعہ انکی ذہانت و ذکاوت کا نمونہ ہے۔ اردو نثر بھی خوب لکھتے تھے۔ مزاحیہ مضامین پر لطف ہوتے اور پسند کئے جاتے تھے۔ مندرجہ ذیل تصانیف انکی یادگار ہیں۔

(۱) پریمی کسان (ڈراما) (۲) زراعت الدولہ (ڈراما) (۳) خواب پریشاں (ڈراما)
(۴) عشق کا کرشمہ (") (۵) ایثار (") (۶) ہستی کا خمار (")
(۷) جنگل کی شہزادی (") (۸) سیاہ پوش (ناول) (۹) اعجاز حسن (ناول)

سوائے آخرالذکر کے جو بڑما برک کے انگریزی ناول موسوم بہ دی گرل ہو واز ٹو گڈ لوکنگ کا اردو ترجمہ ہے بقیہ کل کتابیں انکی اصلی تصانیف ہیں۔ ان میں سے صرف نمبر ۱ا طبع ہو چکی ہے۔ یہ ڈراما حیدرآباد دکن کی نمائش ۱۹۳۵ء میں اسٹیج پر ایکٹ کر کے دکھایا گیا اور بہت پسند ہوا اور انکو چاندی کا کپ انعام میں ملا۔ وہاں کے محکمۂ زراعت نے اصل اردو اور اسکے انگریزی ترجمہ کو بطور لیفلٹ[1] نمبر ۸ ابابتہ ۱۳۴۵ فصلی شائع کیا۔ یہ ڈراما ایسا مقبول ہوا کہ اسکا ترجمہ تلنگی اور کنڑی زبانوں میں بھی ہوا اور مناسب مواقع پر اسٹیج پر ایکٹ کر کے دکھلایا جاتا ہے۔ یہ بہت ذہین جفاکش ومتدین وخوش مزاج وہردلعزیز تھے۔ انتظامی قابلیت اچھی اور اوقات وعادات منضبط رکھتے تھے۔ مرض ضعف معدہ میں اپنے مستقر بہنی سے علیل ہو کر وطن آئے اور کئی مہینے کی بیماری کے بعد دنیائے فانی سے صرف چونتیس ۳۴ سال کی عمر میں رخصت ہو گئے۔ انکی وفات سے انکے پردادا شیخ عزیزالدین حیدر کی اولاد پسری اور انکے نانا خان بہادر منشی تاج الدین عثمانی کی اولاد کا خاتمہ ہو گیا۔ ان کو انکے ماموں منشی معراج الدین خسرو بھی بہت عزیز رکھتے تھے۔ انکے کوئی اولاد نہ تھی۔ شعر گوئی میں انکی صحبت سے فیضیاب ہوئے۔ انکے انتقال سے گویا انکا نام بھی مٹ گیا۔ انکی قبر انکے چچازاد بھائی شیخ رضاالدین احمد کی قبر کے برابر اور انکی چھوٹی پھوپھی کی قبر کے پائیں ہے۔ قبر کے سرہانے مولوی ابوذر سنبھلی مرادآبادی کی مصنفہ تاریخ کندہ کی ہوئی نصب ہے۔ وھوھذا۔

رضینا باللہ احکم الحاکمین

۱۳۵۸ھ

زدنیا برفتہ جواں ہمتے چہ مسعود بودہ باہل زمن باسمش مسمی بہ حیدر حسن زہجرش تلاطم بہ اہل فن

بگفتا ابوذر بہ عام رحیل بہ فردوس تنویر حیدر حسن

۱۳۵۸ھ

انکا عقد انکے عم معظم مولوی محمد ضیاءالدین حیدر عباسی کی دختر بی بی تکریمہ کے ساتھ ہوا جیسا کہ

---

[1] Leaflet of The Girl who was too good looking.

مذکور ہو چکا ہے۔ کوئی اولاد نہیں ہوئی۔

شیخ نظام الدین[1] **حیدر عباسی** (ولادت ۲۲ جمادی الاخری ۱۳۰۳ھ مطابق ۱۸۸۶ء) پسر ششم شیخ بہار الدین حیدر کو سرکار برطانیہ سے خطاب **خاں بہادر** ۱۹۴۲ء میں عطا ہوا۔ جناب والد مرحوم کی ایک یادداشت میں انکا نام محمد حسین بھی لکھا ہے۔ انکو حضرت شاہ حبیب حیدر قلندرؒ کا سب سے پہلا مرید ہونے کا شرف نصیب ہوا کہ آنجناب کی سجادہ نشینی کے روز ہی انکی بیعت منعقد ہوئی۔ فارسی کی تعلیم اپنے پیر و مرشد سے بھی پائی۔ انگریزی میں الہ آباد یونیورسٹی سے انٹرنس کا امتحان ۱۹۰۵ء میں پاس کیا۔ ملازمت میں داخل ہونے کے بعد اگریکلچرل[2] ریسرچ انسٹیٹیوٹ پوسہ (بہار) میں زرعی کیمسٹری و علم نباتات و علم حشرات الارض کی علمی اور عملی تعلیم حاصل کی ۱۹۰۶ء میں ملازمت سرکاری میں داخل ہوئے اور صوبہ مشرقی بنگال و آسام کے محکمۂ زراعت کے فائبر اکسپرٹ[3] کے تحت فیلڈ میں مقرر ہوئے۔ اسکے بعد پوسہ میں صیغہ مرغبانی کے افسر رہے ۱۹۱۲ء میں اپنی خدمات صوبہ متحدہ کے محکمۂ زراعت میں منتقل کرائے اور کانپور زراعتی فارم پر متعین ہوئے۔ وہاں فصل کپاس کے متعلق خصوصیت کے ساتھ کام کیا ایسا کہ انکے افسر مسٹر بی۔ سی۔ برٹ نے (جو بعد کو سر اور سی۔ آئی۔ ای کے خطابات سے ممتاز ہوئے) کپاس کے متعلق ایک رسالہ کی اشاعت کرتے ہوئے انکا نام بحیثیت شریک مصنف شامل کیا۔ کانپور میں سپرنٹنڈنٹ زراعتی فارم رہنے کے بعد ۱۹۲۵ء میں ریاست سرکار نظام دکن میں بعہدۂ نائب ناظم زراعت مستعار الخدمت گئے۔ تقریباً ڈیڑھ سال بعد ناظم زراعت کے اعلیٰ عہدہ پر ترقی پائی اور آخر ۱۹۴۲ء تک اس عہدہ پر ممتاز رہے اور محکمۂ زراعت کی ترقی کو چمکا دیا۔ سرکار نظام نے انکے سبکدوش ہونے پر انکے حسن خدمات کا جن الفاظ میں اعتراف کیا اسکا خلاصہ یہ ہے کہ "ریاست عالیہ کے محکمۂ زراعت میں جو بہت بڑی توسیع ہوئی وہ انکے تجربہ اور زراعتی قابلیت اور کاشتکاروں کی ضروریات سے کماحقہ واقفیت ہونے کی وجہ سے

---

[1] تذکرۂ حبیبی صفحہ ۶۵۔
[2] Agricultural Research Institute.
[3] Fibre Expert.

ہوئی"۔ ۱۹۳۶ء میں سرکار برطانیہ نے انکی قابلیت اور تجربہ کاری کے صلہ میں کارونیشن میڈل عطا کیا۔

انکو ایجاد اور اختراع کا بھی شوق رہا۔ انھوں نے کھڑی فصل میں گوڑائی کرنے کا ایک آلہ حیدر کلٹیویٹر[۱] ایجاد کیا جسکے صلہ میں گورنمنٹ نے دوسو روپیہ کا انعام عطا کیا۔ اس آلہ نے متعدد نمائشوں میں بھی سونے اور چاندی کے تمغے اور نقد انعامات حاصل کئے۔ ایک اور آلہ گنے کی کاشت والی زمین میں نالیاں بنانے کے لئے ایجاد کیا جسکا نام حیدر ٹرنچر[۲] ہے۔ ایک اور تین مشینوں کا سیٹ تیار کیا جس سے پیداوار کا مانڈنا اور غلہ کا صاف کرنا اور بھوسے کا کاٹنا بیک وقت ہوسکتا ہے۔ اسکا نام حیدر تھرشنگ سیٹ[۳] ہے۔ یہ سب آلات کامیابی کے ساتھ اکثر مقامات پر استعمال ہو رہے ہیں۔ اول الذکر دونوں آلات میں بڑی خوبی یہ ہے کہ انکی مرمت کے لئے ولایتی پرزوں کی ضرورت نہیں بلکہ مقامی اور دیہاتی لوہار اور بڑھئی مرمت کرسکتے ہیں اور بنا سکتے ہیں۔

تقریباً چھتیس سال کی طویل ملازمت کے بعد مارچ ۱۹۴۲ء میں پنشن لی اور سرکار انگریزی سے وظیفہ یاب ہوئے۔ وطن میں قیام ہے اور زراعتی اور دیہاتی اصلاح اور ترقی کے لئے تجاویز اور مضامین شائع کرتے رہتے ہیں جن کی قدر و منزلت حکام گورنمنٹ اور اسٹیٹسمین[۴] اور ٹائمز آف انڈیا[۵] ایسے اخبارات بہت اچھی تنقید کے ساتھ کرتے ہیں۔ حال میں ایک کتاب ہندوستان کے دیہات کی اصلاح کے متعلق انگریزی زبان میں تصنیف کی جو طبع ہوئی۔ گورنمنٹ صوبہ متحدہ نے اس کتاب کا اردو ترجمہ رومن کیرکٹر[۶] (انگریزی حروف) میں چھپوایا جسکی کثیر اشاعت ہو رہی ہے۔ اس ترجمہ کا نام گرام سدھار کے بارہ میں دو دو باتیں ہے۔

اپنے زمانہ قیام کانپور میں انھوں نے اپنے دونوں بھتیجوں حیدر حسن و رضاء الدین احمد کی تعلیم

---

[۱] Hyder Cultivator.

[۲] Hyder Trencher

[۳] Hyder Threshing Set

[۴] Statesman.

[۵] Times of India

[۶] Roman character.

وتربیت از ابتدا تا انتہا کی جس کی بدولت دونوں نے قابلیت ومقبولیت حاصل کی مگر افسوس کہ انکی عمر نے وفا نہ کی ورنہ انکی یادگار بنتے ۔ یہ بہت سیرچشم اور مخیر اور کنبہ پرور ہیں ۔

انکا عقد ۴ ربیع الآخر ۱۳۳۵ھ کو بی بی شاہدہ بنت مولوی محمد ہاشم خالدی (ضمیمہ نمبر ۱) کے ساتھ ہوا۔ ان بی بی کو حضرت حافظ شاہ علی انور قلندرؒ سے بیعت ہے ۔ بہت نیک طینت اور رقیق القلب اور ہمدرد طبیعت ہیں ۔ انکے صرف ایک پسر ہوا تھا جو ماہ ڈیڑھ ماہ زندہ رہکر فوت ہوگیا ۔ کوئی اور اولاد نہیں ہے ۔

بی بی صغیرہ (ولادت ۵ رجادی الاولے ۱۳۰۱ھ ۔ وفات ۱۳ رجمادی الآخری ۱۳۱۶ھ) دختر سوم شیخ بہار الدین حیدر عباسی کا عقد مولانا قیام الدین عبد الباری انصاری ۲ فرنگی محلی شجرہ نمبر ۸ (الف) کے ساتھ ۲۹ ربیع الآخر ۱۳۱۵ھ کو ہوا۔ ان میان اور بی بی کی والدہ چچازاد بہنیں اور ملک العلما ملا محمد حیدرؒ فرنگی محلی کی پوتیاں تھیں ۔ انکے ایک پسر حافظ الدین عبد الکافی ہوئے تھے کہ زچگی کے ایام میں ان بی بی نے عین عنفوان شباب میں لکھنؤ ہی میں وفات پائی اور جناب مولانا انوار صاحب کے باغ میں اندرونی حریم اور جاہ تجیتہ کے درمیان میں دفن ہوئیں ۔ غفر لہا سے سنہ وفات ملتا ہے جو کندہ کیا ہوا قبر پر نصب ہے ۔ یہ مولانا عبد الباری صاحب کی زوجہ اولے تھیں ۔ انکے بعد نوزائیدہ بچہ بھی ۵ رجب ۱۳۱۶ھ کو فوت ہوگیا ۔

بی بی قدیرہ عرف چھٹن (ولادت ۱۳۰۶ھ ۔ وفات ۹ ذیقعدہ ۱۳۳۵ھ) دختر چہارم شیخ بہار الدین حیدر عباسی کو حضرت شاہ حبیب حیدر قلندرؒ سے بیعت تھی ۔ یہ بہت قبول صورت اور نیک سیرت اور ہر دلعزیز تھیں ۔ انکا عقد ۷ شوال ۱۳۲۹ھ کو مولوی منظم الدین حیدر علوی (شجرہ ہذا) ابن مولوی امتیاز الدین حیدر ملک زادہ کے ساتھ ہوا ۔ مرض ہیضہ میں چند گھنٹے علیل رہ کر عین جوانی میں وفات ہوئی اور اپنے والد ماجد کے بائیں دفن ہوئیں ۔ انکے دو دختر مسلمہ ومونسہ اور ایک پسر نصر الدین حیدر ہوئے جن کے

متعلق مزید تفصیل مولوی نظم الدین حیدر کے نام کے تحت ملاحظہ ہو۔

شیخ رفیع الدین احمد عباسی (وفات ۱۸ رجب ۱۲۹۶ھ) پسر سوم شیخ جلال الدین حیدر ہمیشہ خانہ نشین رہے۔ انکی نگرانی میں ہم لوگوں کا مسکونہ مکان تعمیر ہوا۔ مرض فالج میں انتقال ہوا۔ اور سالاری قبرستان میں اپنے والد کی قبر کے برابر دفن ہوئے۔ انکا عقد بی بی سراج النسا بنت شیخ حسام الدین عباسی (شجرہ نمبر ۵) کے ساتھ ہوا۔ یہ بی بی لاولد فوت ہوئیں۔ ایک حرم مساۃ صدبرگ کے بطن سے انکے تین پسر معین الدین و عماد الدین و اظہر الدین اور ایک دختر سعیدہ ہوئے۔

شیخ معین الدین عباسی عرف منو پسر اول شیخ رفیع الدین احمد بسلسلہ ملازمت فرید پور ضلع بریلی میں رہے اور وہیں وفات پائی اور دفن ہوئے۔ انکے دو عقد یکے بعد دیگرے ہوئے۔ پہلا عقد کسمنڈی میں شیخ برکت علی کی دختر کے ساتھ ہوا جو لاولد فوت ہوئیں۔ دوسرا عقد بریلی میں ہوا۔ ان بی بی سے اولاد ہوئی جو وہیں رہی اور کاکوری سے تعلقات منقطع ہوگئے۔ مزید حالات نہیں دریافت ہوئے۔

شیخ عماد الدین عباسی عرف فقیرے پسر دوم شیخ رفیع الدین احمد بھی بسلسلہ ملازمت فرید پور ضلع بریلی میں رہے۔ وہیں نکاح کیا اور وہیں فوت ہوئے۔ انکے اولاد ہوئی مگر کسی کی آمدورفت کاکوری میں نہیں ہوئی اسلئے اور حالات کچھ نہیں معلوم ہوئے۔

شیخ اظہر الدین احمد عباسی پسر سوم شیخ رفیع الدین احمد کانپور میں کنٹونمنٹ مجسٹریٹ کے پیشکار تھے۔ محلہ ٹپکاپور شہر کانپور میں ذاتی مکان تعمیر کیا اور پنشن لینے کے بعد اسی مکان میں سکونت رکھی۔ کبھی کبھی کاکوری آتے اور ہم لوگوں سے بہت شفقت سے پیش آتے تھے۔ لڑکپن میں اخی معظم مولوی علاء الدین احمد عباسی کے ساتھ اور بعد کو اپنی ملازمت کے دوران میں ہم لوگ انکے یہاں آتے جاتے رہے۔ نماز و روزہ کے بہت پابند اور پرانی وضع کے بزرگ تھے۔ تقریباً ستر بہتر سال کی عمر میں کانپور میں وفات پائی اور وہیں دفن ہوئے۔ انکا عقد قصبہ نیوتنی ضلع اناؤ میں ہوا۔ دو پسر منیر الدین احمد و محی الدین احمد اور دو دختر ہوئے۔ یہ دونوں دختر انکے بھانجے منشی

ضامن علی کو یکے بعد دیگرے بیاہی گئیں۔ اولاد کا ذکر آگے آتا ہے۔

شیخ منیر الدین احمد عباسی و شیخ محی الدین احمد عباسی پسران شیخ اظہر الدین احمد کا قیام کانپور میں ہے اور برسرکار ہیں۔ انکے عقد ہوچکے ہیں اور صاحب اولاد ہیں۔ ان میں سے کسی کی آمدورفت کاکوری میں نہیں ہے۔ مزید حالات نہیں معلوم ہوئے۔

بی بی سعیدہ عرف منی دختر شیخ رفیع الدین احمد عباسی کا عقد کسمنڈی میں شیخ واجد علی کے ساتھ ہوا۔ یہ بی بی کاکوری آیا کرتی تھیں۔ بہت ملنسار اور منکسر تھیں۔ انکا انتقال کسمنڈی میں ہوا اور وہیں دفن ہوئیں۔ انکے ایک دختر اور دو پسر ماجد علی و ضامن علی ہوئے۔

شیخ ماجد علی پسر اول بی بی سعیدہ اپنے چھوٹے بھائی کے ساتھ کلکتہ میں رہے اور وہیں فوت ہوئے۔ شیخ ضامن علی پسر دوم بی بی سعیدہ شہر کلکتہ میں تاجر کتب ہیں۔ انکے دو عقد یکے بعد دیگرے انکے ماموں شیخ اظہر الدین احمد عباسی کی دونوں دختروں کے ساتھ ہوئے جیسا مذکور ہوا۔ زوجۂ اولے لاولد فوت ہوئیں اور زوجۂ ثانیہ سے دو پسر عادل الدین حسن و انوار الدین حسن اور ایک دختر موجود ہیں۔ بی بی سعیدہ کی دختر کا عقد بھی کسمنڈی میں ہوا۔ ایک پسر نادر علی اور ایک دختر موجود ہیں۔

شیخ اظہر الدین احمد عباسی اور بی بی سعیدہ کے بعد سے انکی اولاد کا کاکوری آنا جانا متروک ہوگیا۔ مزید حالات بھی نہیں معلوم ہوئے۔

شیخ تراب علی عباسی (وفات ۲۹ رمضان ۱۲۴۶ھ) پسر دوم شیخ روح الامین خاں کا عقد بی بی زیب النساء عرف بٹو (وفات ۲۶ ذیقعدہ ۱۲۶۹ھ) بنت قاضی القضاۃ مولوی نجم الدین علیخاں بہادر ملک زادہ کے ساتھ ہوا۔ صرف ایک پسر نہال الدین ہوئے۔

شیخ نہال الدین عباسی (وفات ۲۵ ربیع الاول ۱۲۹۴ھ) پسر شیخ تراب علی سرکار شاہ اودھ میں مہتمم حدبست اور فوجدار کے ذمہ دار عہدوں پر مامور رہے۔ تنازعات حدی

کے فیصلے نہایت انصاف اور دیانتداری سے کرتے تھے کہ ریزیڈنٹ سرکار انگریزی کو بھی ان پر کامل اعتماد تھا۔ فوجداری گورکھپور کے زمانہ میں بادشاہ اودھ نے موتی خریدکرنے کے لئے تین لاکھ روپیہ کی رقم انکے حوالہ کی۔ اسکی تعمیل نہیں ہونے پائی تھی کہ ۱۸۵۷ء کا ہنگامہ آرا غدر ہوگیا اور بادشاہ معزول کر کے کلکتہ بھیجدئے گئے۔ شاہی رقم کا مطالبہ کرنے والا کوئی نہ تھا لیکن انھوں نے اپنی وفاداری اور ایمانداری برقرار رکھی اور کل رقم بادشاہ کی خدمت میں بذریعہ ایک اور شاہی متوسل کے واپس بھیجی اور مواخذہ خداوندی سے اپنے کو بری الذمہ کیا۔ غدر کے بعد سرکار انگریزی میں تحصیلداری کے عہدہ پر لکھنؤ اور دیرہ ضلع بارہ بنکی میں رہے۔ ملازمت ختم کرنے کے بعد کئی سال خانہ نشین رہے۔ کتاب حدیقۃ الشھداء میں بھی انکی دیانتداری کی تعریف جناب مولوی امیر علی شہید کے قتل کے معرکہ کے ضمن میں مذکور ہے۔ بہت عابد وزاہد و متوکل تھے۔ خوش اخلاقی اور فیاضی میں حاتم وقت تھے۔ محلہ کی مسجد میں خود امامت کرتے اور مسافرین جو مسجد میں آجاتے انکی مہمانداری کرتے تھے۔ انھوں نے وسیع اور پختہ محلسرا تعمیر کی جسمیں انکی اولاد کا قیام ہے اور پتھر والے گھر کے نام سے موسوم ہے۔ چرند و پرند کو بھی آب و دانہ سے آسودہ کرتے قاضی نثار احمد خاں عباسی (شجرہ نمبر۲) بیان کرتے تھے کہ ان کو یاد ہے کہ جس رات میں ان کا انتقال ہوا اسمیں کچھ رات رہے سے بہت سی چڑیاں انکی محلسرا کی بلند دیواروں پر جمع ہوگئیں اور جب تک انکا جنازہ قبرستان کے لئے نہیں روانہ ہوا غل اور شور کرتی رہیں۔ اسکے بعد سب اڑگئیں۔ ایسا معلوم ہوتا تھا کہ انکی موت پر واویلا کرتی تھیں۔ پچاسی سال کی عمر پائی۔ آبائی قبرستان میں دفن ہوئے۔

انکا عقد بی بی محبوب النسا بنت مولوی تقی الدین ملک زادہ کے ساتھ ہوا۔ دو دختر **فصیح النسا** و **نعمت النسا** اور تین پسر **جمال الدین** و **کمال الدین** و **رحیم الدین** ہوئے۔

بی بی **فصیح النسا** دختر اول شیخ نہال الدین عباسی کا عقد مولوی نعیم الدین علوی بن مفتی حکیم الدین ملک زادہ کے ساتھ ہوا۔ ایک پسر **منعم الدین** اور ایک دختر **افتخار النسا** ہوئے۔

بی بی افتخار النسا بنت بی بی نصیح النسا کا عقد شیخ یحییٰ علی عباسی بن شیخ طالب علی (شجرہ نمبر ۱) کیساتھ ہوا۔ یہ زوجہ اولےؔ تھیں۔ لاولد فوت ہوئیں۔ مولوی منعم الدین عرف عبدالقیوم پسر بی بی نصیح النسا بسلسلۂ ملازمت بھوپال میں تھے۔ وہیں فوت ہوئے۔ انکا عقد انکی چچا کی دختر بی بی اشتیاق النساء عرف خیر آنا کے ساتھ ہوا۔ دو دختر اسرار النساء عرف سائرہ و ذاکرہ اور ایک پسر غیاث الدین ہوئے۔

بی بی سائرہ دختر اول مولوی منعم الدین علوی کا عقد منشی شفیق الحسن علوی (نفحہ ص۹۵) کے ساتھ ہوا۔ یہ بی بی بقید حیات ہیں۔ انکی اولاد کی تفصیل نفحات النسیم میں ملاحظہ ہو۔ یہاں اتنے پر اکتفا کی جاتی ہے کہ انکی دختر اول بی بی ثریا کا عقد شیخ اظہار علی عباسی ابن شیخ انتظار علی (شجرہ نمبر ۴) کے ساتھ ہوا۔ بی بی ذاکرہ دختر دوم مولوی منعم الدین علوی کا عقد لکھنؤ میں شیخ حشمت علی صدیقی ابن شیخ شجاعت علی کے ساتھ ہوا۔ ان بی بی کا انتقال بمرض دق شملہ پہاڑ پر ہوا۔ انکے ایک دختر حمیرہ اور دو پسر عزت علی و احمد علی موجود ہیں۔ یہ ہنوز نا کتخدا ہیں۔ مولوی غیاث الدین (ولادت، جمادی الاولیٰ ۱۳۰۵ھ) پسر مولوی منعم الدین علوی کا ذکر انکی زوجہ اولے کی بدولت شجرہ نمبر ۳ میں بھی آچکا ہے۔ محکمہ نہر میں اورسیر ہیں۔ نیک دل اور خوش اخلاق ہیں۔ انکا دوسرا عقد بانسہ شریف ضلع بارہ بنکی میں ہوا۔ زوجۂ اولے سے جو اولاد ہوئی اُن میں سے کوئی باقی نہیں ہے۔ زوجۂ ثانیہ سے دو پسر معین الدین و ضیاء الدین اور دو دختر خالدہ و زیبا موجود ہیں جو سب ابھی کم عمر ہیں۔ بی بی فصیح النسا کی اولاد کی تفصیل شجرہ نمبر ۲ ب میں ملاحظہ ہو۔

بی بی نعمت النساء عرف ابنیا بی بی دختر دوم شیخ نہال الدین عباسی کا عقد مولوی حسین الدین علوی ابن مولوی مفتی خلیل الدین خاں ملک زادہ کے ساتھ ہوا۔ دو دختر ولی النسا و حلیم النسا ہوئیں۔ بی بی ولی النسا دختر اول بی بی نعمت النسا کا عقد حافظ علی عسکری علوی ابن شیخ نقی علی خاں مخدوم زادہ (فیض ص۱۰۱) کے ساتھ ہوا۔ اولاد کی تفصیل کتاب مذکور میں ملاحظہ ہو

یہاں اتنا لکھنا کافی ہے کہ انکے پوتے منشی معین الدین حسن علوی عرف جانی (ولادت ۱۳۲۷ھ) ابن منشی عطا حسین مخدوم زادہ موجود ہیں۔ ایم اے کی ڈگری حاصل کی ہے اور اٹاوہ اسلامیہ کالج میں پروفیسر ہیں۔ ہنوز ناکتخدا ہیں۔ بی بی حلیم النسا دختر دوم بی بی نعمت النسا کا عقد انکے چچا کے پسر مولوی عماد الدین علوی (شجرہ نمبر ۲۔ الف) کے ساتھ ہوا۔ یہ زوجۂ ثانیہ تھیں لاولد فوت ہوئیں۔

شیخ جمال الدین عباسی (وفات ۲ رذی حجہ ۱۳۰۵ھ) پسر اول شیخ نہال الدین حافظ کلام اللہ شریف اور حضرت شاہ تراب علی قلندر رح کے مرید تھے۔ بعارضہ اسہال کبدی وطن ہی میں وفات پائی اور آبائی قبرستان میں دفن ہوئے۔ انکے دو عقد یکے بعد دیگرے شیخ محمد حسن علوی ابن شیخ ثابت علی مخدوم زادہ (نفحہ ۹) کی دو دختروں کے ساتھ ہوئے۔ زوجۂ اول بی بی نذر النسا لاولد فوت ہوئیں۔ زوجہ دوم بی بی کمال النسا عرف جگنا (وفات ۸ رجمادی الاولی ۱۳۳۵ھ) سے ایک پسر جمیل الدین اور تین دختر تحسین النسا و تمکین النسا و توقیر النسا ہوئے۔

بی بی تحسین النسا عرف سندر دختر اول شیخ جمال الدین عباسی کا عقد شیخ مصطفے احمد (تحصیلدار) از شیخزادگان لکھنؤ کے ساتھ ہوا عین جوانی میں لاولد فوت ہوئیں۔ یہ زوجۂ ثانیہ تھیں۔

بی بی تمکین النسا عرف ٹھم (ولادت ۱۷ رمضان ۱۳۰۳ھ) دختر دوم شیخ جمال الدین عباسی کا عقد سید کرامت حسین (ڈپٹی کلکٹر) سندیلوی کے ساتھ ہوا۔ یہ بی بی بحالت بیوگی بقید حیات ہیں اور کاکوری میں رہتی ہیں۔ انکے دو دختر افسر النسا و سیدۃ النسا ہوئیں جن میں سے افسر النسا صرف بارہ سال کی عمر میں ناکتخدا فوت ہوئیں۔ بی بی سیدۃ النسا (وفات ۱۳ رشعبان ۱۳۵۰ھ) کا عقد انکی چھوٹی خالہ بی بی توقیر النسا کے پسر سید شہاب الدین کرمانی کے ساتھ ہوا عین جوانی میں بمرض کنٹھ مالا ان بی بی نے وفات پائی۔ اولاد کا ذکر آگے آتا ہے۔

بی بی توقیر النسا دختر سوم شیخ جمال الدین عباسی کا عقد سید عظیم الدین (منصف) بن سید

معین الدین کرمانی ساکن دیوہ نزیل کاکوری کے ساتھ ہوا۔ صرف ایک پسر شہاب الدین کرمانی (نقشہ صفحہ ۹۳) ہوئے۔

سید شہاب الدین کرمانی نے بی اے اور ایل ایل بی کی ڈگریاں حاصل کیں اور چیفکورٹ لکھنؤ کے دفتر میں ملازم ہیں۔ انکا پہلا عقد جیسا مذکور ہوا انکی خالہ کی دختر بی بی سیدۃ النسا بنت سید کرامت حسین سندیلوی کے ساتھ ہوا۔ عین جوانی میں ان بی بی نے وفات پائی۔ انکے دو پسر نشاط احمد و عقیل احمد موجود ہیں۔ سید شہاب الدین کا دوسرا عقد غیر کفو میں ہوا ہے۔

سید نشاط احمد پسر اول سید شہاب الدین کرمانی نے انگریزی میں ایف اے تک تعلیم پائی۔ محکمہ فوج سرکاری میں لفٹنٹ کے عہدہ پر مامور ہیں۔ ہنوز ناکتخدا ہیں۔

سید عقیل احمد پسر دوم سید شہاب الدین کرمانی تحصیل علم کر رہے ہیں یہ بھی ابھی ناکتخدا ہیں۔

شیخ جمیل الدین عباسی (وفات ۱۱ ربیع الآخر ۱۳۲۷ھ) پسر حافظ شیخ جمال الدین عرصہ دراز تک ریاست اودے پور میں فوجدار اور معزز عہدوں پر مامور رہے۔ افسران و حکام بالا میں مقبول اور نیکنام تھے۔ وہیں بمرض درد صدر انتقال کیا اور جامع مسجد اودے پور کے ذیل میں دفن ہوئے۔ انکا عقد بی بی وصال النسا (ولادت ۲ جمادی الاخری ۱۲۸۲ھ۔ وفات ۲۳ صفر ۱۳۶۳ھ) نبیسہ قاضی وصی علی عباسی (شجرہ نمبر۲) کے ساتھ ۷ محرم ۱۳۰۲ھ کو ہوا۔ یہ بی بی بہت نیک طینت اور مرنجاں مرنج طبیعت والی تھیں عرصہ دراز تک علیل رہ کر انتقال کیا اور اپنے ننہالی قبرستان میں دفن ہوئیں۔ انکے چار پسر حسین احمد و خلیل احمد و حسن احمد و شفیق احمد اور تین دختر سلطانہ و تسکینہ و ادیب النسا ہوئے۔ انمیں سے پسر سوم حسن احمد بعمر چار سال اور دختر اول بی بی سلطانہ بعمر چودہ سال فوت ہوئے۔

بی بی تسکینہ (ولادت ۱۲ ربیع الاول ۱۳۰۸ھ) دختر دوم شیخ جمیل الدین عباسی کو حضرت شاہ حبیب حیدر قلندر سے بیعت ہے۔ خوش عقیدہ اور با سلیقہ اور ملنسار ہیں۔ انکے دو عقد یکے بعد دیگرے ہوئے۔ پہلا عقد منشی تقی حسن ابن شیخ مظفر حسین (ڈپٹی کلکٹر)



حسین احمد عباسي (صفحه ١٨٩)



جميل الدين عباسي (صفحه ١٨٨)

حاجی دیوی النسل کاکوروی (نفحہ صفحہ ۱۵۹) کے ساتھ ہوا۔ کئی سال بعد خلع کی نوبت آئی تب انکا دوسرا عقد قصبہ امیٹھی میں شاہ فصاحت علی مخدوم زادہ کے ساتھ ہوا۔ ہنوز کوئی اولاد نہیں ہے۔ انکا قیام کاکوری میں رہتا ہے۔

بی بی ادیب النسا (وفات ۱۰ رجمادی الاولی ۱۳۰۶ھ) دختر سوم شیخ جمیل الدین عباسی۔ بی کو حضرت شاہ حبیب حیدر قلندرؒ سے بعیت تھی۔ انکے دو عقد یکے بعد دیگرے ہوئے پہلا عقد شیخ رئیس احمد عباسی بن شیخ یحیی علی (شجرہ نمبر۳) کے ساتھ ۱۴ رجمادی الاخری ۱۳۴۰ھ کو ہوا۔ ایک دختر عفت بانو ہوئی تھی کہ یہ بیس بائیس سال کی عمر میں بیوہ ہو گئیں انکی دختر کا حال شجرہ نمبر۳ میں مذکور ہو چکا۔ دوسرا عقد مولوی اسلام الدین علوی بن مولوی قیام الدین ملک زادہ (نفحہ صفحہ ۱۶۰) کے ساتھ ہوا۔ ان سے دو پسر ایقان الدین عرف ظفر الاسلام و قمر الاسلام اور ایک دختر نگہت بانو ہوئے۔ یہ تینوں بچے بہت کم عمری میں فوت ہو گئے۔ ان بی بی نے تقریبًا چالیس سال کی عمر میں بمرض دق انتقال کیا اور سالاری قبرستان میں دفن ہوئیں۔

شیخ حسین احمد عباسی عرف مثالو (ولادت ۲۲ رذیقعدہ ۱۳۰۴ھ۔ وفات ۱۰ ربیع الاخر ۱۳۵۵ھ) پسر اول شیخ جمیل الدین نے فارسی اور انگریزی تعلیم حاصل کرنے کے بعد ریاست اودے پور میں اپنے والد کے حقوق کے لحاظ سے ملازمت کی۔ وہاں عرصہ تک سپرنٹنڈنٹ اقوام جرائم پیشہ کے عہدہ پر رہے اور قابل اعتماد خدمات انجام دئے۔ بعدہ دربار میواڑ کی طرف سے بعہدۂ جج عدالت وکلائے راجستان بمقام دیولی متعین رہے۔ گٹھیا کے مرض میں مبتلا ہو کر وطن آئے۔ اور کئی سال خانہ نشین رہے۔ اس زمانہ میں اپنے پیر و مرشد حضرت شاہ حبیب حیدر قلندرؒ کی خدمت میں اکثر حاضر رہتے۔ حب اہلبیت اطہار علیہم السلام میں شغف پیدا ہوا اور اسکے متعلق اکثر مضامین لکھتے رہے۔ اس نسب نامہ کو تحریر کرنا ان ہی نے شروع کیا جیسا تمہید میں مذکور ہوا۔ بہت محنت اور دلچسپی سے بہت سی کتابیں "کتب خانہ انوادیہ" اور دوسرے لوگوں سے لیکر مطالعہ کیں اور

یادداشت جمع کی لیکن ترتیب دینے اور تکمیل کرنے کی نوبت نہیں آئی تھی کہ عارضہ خادگی اور حرکت قلب بند ہو جانے سے دفعتاً بلا کسی ظاہری علالت کے وفات پائی۔ آبائی سالاری قبرستان میں دفن ہوئے۔ انکا عقد بی بی مختار النساء (بنت مولوی اطہر الدین علوی) نبیسہ شیخ واجد علی عباسی (شجرہ ۵) کے ساتھ ۲ رجمادی الاخریٰ ۱۳۲۳ھ کو ہوا۔ ان بی بی کو بھی حضرت شاہ حبیب حیدر قلندرؒ سے بیعت ہے۔ بحالت بیوگی اپنے سسرالی مکان میں رہتی ہیں۔ انکے تین دختر اور دو پسر ہوئے جن میں سے بجز ایک پسر خلیق احمد کے سب صغر سنی میں قضا کر گئے۔

شیخ خلیق احمد عباسی (ولادت ۱۴ رجب ۱۳۴۴ھ) پسر شیخ حسین احمد کو حضرت حافظ شاہ علی حیدر مدظلہ سے بیعت ہے۔ ابھی تعلیم پا رہے ہیں اور ناکتخدا ہیں۔

شیخ خلیل احمد عباسی (ولادت ۲۰ محرم ۱۳۱۱ھ) پسر دوم شیخ جمیل الدین ریاست اودے پور کے محکمۂ پولیس میں تھانہ دار ہیں۔ انکا عقد دہلی میں امام صاحب جامع مسجد و نیز سرسید احمد خاں کے خاندان میں بی بی منور النساء عرف سلطان بانو بنت سید محمد حسن کے ساتھ ہوا۔ یہ پیوند غیر برادری میں شمار ہوا۔ انکے دو دختر کلیم فاطمہ و مجیب فاطمہ اور دو پسر جلیل احمد و شکیل احمد ہوئے۔ ان میں سے پسر دوم شکیل احمد دو سال کی عمر میں فوت ہو گئے۔

شیخ جلیل احمد عباسی (ولادت ۱۳۴۲ھ) پسر شیخ خلیل احمد تحصیل علم کر رہے ہیں۔ ابھی ناکتخدا ہیں۔

بی بی کلیم فاطمہ (ولادت ۱۳۴۰ھ) دختر اول شیخ خلیل احمد عباسی کا عقد سید باسط علی شاہجہانپوری کے ساتھ ہوا یہ پیوند بھی غیر برادری میں ہے۔ انکے ابھی کوئی اولاد نہیں ہے۔

بی بی مجیب فاطمہ (ولادت ۱۳۴۶ھ) دختر دوم شیخ خلیل احمد عباسی ہنوز ناکتخدا ہیں۔

شیخ شفیق احمد عباسی (ولادت ۱۴ ربیع الآخر ۱۳۱۳ھ) پسر سوم شیخ جمیل الدین محکمۂ ڈاکخانہ جات سرکاری میں ملازم ہیں۔ آج کل رتلام (راجپوتانہ) میں متعین ہیں۔ انکو حضرت حافظ شاہ علی حیدر قلندر مدظلہ سے بیعت ہے۔ انکے یکے بعد دیگرے دو عقد ہوئے۔ پہلا عقد جیپور میں بی بی سیدہ خاتون

بنت شیخ رشید الدین علوی مخدوم زادہ کاکوروی الاصل (شجرہ نمبر ۲) کے ساتھ اور دوسرا عقد شاہجہانپور میں بی بی عزیز فاطمہ ہمشیرہ سید باسط علی (خویش شیخ خلیل احمد عباسی) کے ساتھ ہوا۔ اس پیوند کا شمار غیر برادری میں ہے۔ زوجہ اول سے صرف ایک پسر لئیق احمد اور زوجہ دوم سے دو پسر عتیق احمد و رفیق احمد ہوئے۔ زوجہ اول کی وفات چھپرہ میں ہوئی اور وہیں دفن ہوئیں۔

شیخ لئیق احمد عباسی (ولادت ۱۳۴۹ھ) و شیخ عتیق احمد عباسی (ولادت ۱۳۵۵ھ) و شیخ رفیق احمد عباسی (ولادت ۱۳۶۰ھ) پسران شیخ شفیق احمد زیر تعلیم اور کم عمر ہیں۔

شیخ کمال الدین عباسی پسر دوم شیخ نہال الدین کا عقد بی بی شبراتن بنت شیخ صادق علی عباسی (شجرہ نمبر ۴) کے ساتھ ہوا تین دختر مصاحب النسا و شہاب النسا و الیۃ النسا اور ایک پسر شفیع الدین ہوئے۔

شیخ شفیع الدین عباسی (وفات ۱۲ محرم ۱۳۵۳ھ) پسر شیخ کمال الدین بہت نیک طبیعت اور سادہ مزاج تھے۔ انھوں نے اپنے یتیم اور کم عمر بھانجا شیخ علی احمد حاجی کی (جنکا ذکر آگے آتا ہے) اپنی اولاد کی طرح پرورش و پرداخت کی اور انھوں نے بھی انکی خوب خدمت کی۔ انکا عقد بی بی ضمیر النسا (وفات ۵ محرم ۱۳۴۳ھ) بنت شیخ عبدالحمید علوی (نفحہ ص ۶۲) کے ساتھ ہوا۔ ایک دختر ہوئی تھی جو چند روز زندہ رہکر فوت ہوگئی۔ اور کوئی اولاد نہیں ہوئی۔ انکی وفات وطن میں ہوئی اور اپنے باغ کی آراضی میں دفن ہوئے جو پونگوا کی آبادی کے متصل ہے۔ انکی اہلیہ کی وفات انکے سامنے ہوگئی تھی۔

بی بی مصاحب النسا (وفات ۱۳۱۱ھ) دختر اول شیخ کمال الدین عباسی کا عقد شیخ نقی علی عباسی بن شیخ تقی علی (شجرہ ہذا) کے ساتھ ہوا۔ یہ اپنے شوہر کی زوجہ سوم تھیں۔ انکی اولاد کا ذکر اپنی جگہ پر آئیگا۔

بی بی شہاب النسا (وفات ۱۳۱۶ھ) دختر دوم شیخ کمال الدین عباسی کا عقد مولوی حافظ حسین الدین بن مولوی حسن الدین ملک زادہ (نفحہ ص ۱۶۷) کے ساتھ ہوا۔ یہ زوجہ اولے

تھیں (شجرہ نمبر ۲۔ الف و ب) انکے ایک دختر مقیم النسا اور ایک پسر الہام الدین ہوئے
یہ دختر بٹیا مقیم النسا تیرہ سال کی عمر میں ناکتخدا فوت ہوئیں۔ مولوی الہام الدین علوی
ولادت ۲۴ صفر ۱۳۰۳ھ وفات ۱۲ رجب ۱۳۲۵ھ) پسر بی بی شہاب النسا کو حضرت حافظ شاہ
علی انور قلندرؒ سے بیعت تھی۔ اورنگ آباد دکن میں وکالت شروع کی تھی مرض دق میں
مبتلا ہوکر وطن آئے اور چند ماہ کی علالت کے بعد بتیس سال کی عمر میں وفات پائی اور اپنے
آبائی قبرستان موسوم بہ جناب مخدومہ کا خطیرہ میں دفن ہوئے۔ انکا عقد بی بی شفیق النسا
بنت مولوی سدید الدین علوی (شجرہ نمبر ۲۔ الف) کے ساتھ، ربیع الآخر ۱۳۲۳ھ کو ہوا
ایک پسر ہوا تھا جو شیرخوارگی کے زمانہ میں فوت ہوگیا۔ انکی جوان عمر بیوہ کا عقد ثانی منشی
عبدالقیوم بن منشی عبدالغفار صابحی (نمبر ۲۵) کے ساتھ چار سال بعد ۱۳۳۰ھ میں ہوا۔ خدا اولاد ہیں
بی بی والیۃ النسا (وفات ۱۱ رجب ۱۳۳۷ھ) دختر سوم شیخ کمال الدین عباسی کا عقد
منشی مشرف احمد (وفات ۳۰ صفر ۱۳۳۵ھ) بن منشی محمد احمد حجاجی دیوی النسل (نمبر ۱۶۱) کے
ساتھ ہوا۔ ایک دختر عائشہ اور ایک پسر علی احمد ہوئے۔ ان میں سے بٹیا عائشہ نے
صغر سنی میں وفات پائی۔ منشی علی احمد حجاجی (ولادت ۱۱ رمضان ۱۳۲۲ھ) پسر بی بی
والیۃ النسا کو حضرت شاہ حبیب حیدر قلندرؒ سے بیعت ہے۔ اپنے ماموں شیخ شفیع الدین
عباسی کے پرورش یافتہ اور گویا متبنے ہیں۔ انکی متروکہ اور موقوفہ جائداد کے متولی ہیں
حضرت پیر و مرشد کے آستانہ شریف پر رہتے ہیں۔ ہنوز ناکتخدا ہیں۔
شیخ رحیم الدین عباسی (وفات ۱۳۱۲ھ) پسر سوم شیخ نہال الدین بہت سیدھی سادی
طبیعت والے چھوٹے قد کے بزرگ تھے۔ زمانہ قیام وطن میں اپنے والد ماجد کی تبعیت میں مسجد
میں امامت کرتے تھے اور اوراد و وظائف کے پابند تھے۔ انکا عقد بی بی راحت النسا بنت مولوی
محمد یحییٰ علوی ملک زادہ کے ساتھ ہوا۔ کوئی اولاد نہیں ہوئی۔ تقریبًا اسی سال کی عمر میں وفات
پائی اور آبائی قبرستان میں دفن ہوئے۔ انکی اہلیہ کی وفات انکے چند سال بعد ہوئی۔

شیخ امین علی عباسی (وفات ۱۶ ذیقعدہ ۱۲۴۶ھ) پسر سوم شیخ روح الامین خاں کو حضرت شاہ حمایت علی قلندرؒ سے بیعت تھی بسلسلۂ ملازمت ہمیر پور میں تھے کہ بمرض تپ صفراوی وہیں وفات پائی اور دفن ہوئے۔ انکا عقد بی بی رعایت النسا بنت شیخ معز الدین عباسی (شجرہ نمبر ۵) کے ساتھ ہوا۔ ایک دختر رضی النسا اور دو پسر نظام علی و تقی علی ہوئے۔

بی بی رضی النسا (وفات ۱۶ شعبان ۱۲۹۲ھ) بنت شیخ امین علی عباسی کا عقد انکی خالہ کے پسر شیخ محمد حسن علوی بن شیخ ثابت علی مخدوم زادہ (نفحہ ص ۹) کے ساتھ ہوا۔ انکے دو دختر بدر النسا و کمال النسا اور تین پسر نیاز حسن و حامد حسن و محمود حسن ہوئے۔ مزید تفصیل نفحات النسیم میں ملاحظہ ہو۔

شیخ نظام علی عباسی (وفات ۹ جمادی الاولےٰ ۱۲۸۹ھ) پسر اول شیخ امین علی کا عقد انکی پھوپھی کی دختر بی بی بتول النسا (شجرہ ہذا) بنت مولوی فضل الدین حیدر علوی (شجرہ نمبر ۶۔ الف) کے ساتھ ہوا۔ ان سے ایک دختر صاحب النسا اور دو پسر اسلم علی و ناظم علی ہوئے۔ اور ایک حرم مسماۃ حسنا جان طوائف کے بطن سے بھی اولاد ہوئی جو کاکوری میں اب نہیں ہے۔

بی بی صاحب النسا (وفات ۲ ربیع الاول ۱۲۹۶ھ) بنت شیخ نظام علی عباسی کا عقد انکی پھوپھی کے پسر شیخ نیاز حسن علوی بن شیخ محمد حسن مخدوم زادہ (نفحہ ص ۹) کے ساتھ ہوا یہ بی بی لاولد فوت ہوئیں۔

شیخ اسلم علی عباسی (وفات ۲۰ ذیقعدہ ۱۲۴۶ھ) پسر اول شیخ نظام علی اپنے دادا کے ساتھ ہمیر پور میں تھے۔ وہیں قبل بلوغ وفات پائی اور دفن ہوئے۔

شیخ ناظم علی عباسی (وفات ۱۳ ذی حجہ ۱۳۱۵ھ) پسر دوم شیخ نظام علی فرخ آباد میں ملازم رہے، آخر عمر میں وطن چلے آئے اور یہیں وفات پائی اور آبائی قبرستان موسومہ کٹھلا میں دفن ہوئے۔ انکا عقد انکے چچا کی دختر بی بی وسیم النسا بنت شیخ تقی علی عباسی (شجرہ ہذا) کے ساتھ ہوا۔ کوئی اولاد نہیں ہوئی۔ ان بی بی کی قبر اپنے شوہر کی قبر کے قریب ہے۔

شیخ تقی علی عباسی (وفات ۱۹ ربیع الاول ۱۳۰۲ھ) پسر دوم شیخ امین علی کو حضرت شاہ تراب علی قلندرؒ سے بیعت تھی۔ اسّی سال کی عمر میں انکی وفات وطن میں ہوئی اور آبائی قبرستان میں دفن ہوئے۔ انکے دو عقد یکے بعد دیگرے ہوئے۔ پہلا عقد بی بی وصی النسا بنت شیخ کرامت علی عباسی (شجرہ ہذا) کے ساتھ اور دوسرا عقد لکھنؤ میں شیخزادگان محلہ مفتی گنج میں بی بی نبو بنت شیخ فدا علی خاں کے ساتھ ہوا۔ زوجۂ اول سے ایک دختر وسیم النسا اور ایک پسر الطاف علی اور زوجۂ دوم سے تین دختر عارف النسا و آصف النسا و رفیق النسا اور ایک پسر نقی علی ہوئے۔ اور ایک حرم کے بطن سے ایک پسر فراست علی (وفات ۵ ربیع الاول ۱۳۶۱ھ) ہوئے جو تقریباً نوے سال کی عمر میں لاولد فوت ہوئے اور آبائی قبرستان میں دفن ہوئے۔ انھوں نے عقد نہیں کیا۔ یار باش اور دستکار تھے۔ تعزیہ اور پتنگ وغیرہ خوب بناتے تھے۔

بی بی وسیم النساء عرف کھیتن بی بی (وفات رمضان ۱۳۱۶ھ) دختر اول شیخ تقی علی عباسی کو حضرت شاہ تراب علی قلندرؒ سے بیعت تھی۔ بہت نیک طبیعت اور شفقت کرنے والی بی بی تھیں۔ انکا عقد انکے چچا کے پسر شیخ ناظم علی عباسی (شجرہ ہذا) کے ساتھ ہوا جیسا اوپر مذکور ہوا۔ کوئی اولاد نہیں ہوئی۔ انھوں نے اپنے بھتیجے شیخ اشفاق علی بن شیخ الطاف علی کو اپنا بیٹا بنایا تھا۔

بی بی عارف النسا دختر دوم شیخ تقی علی عباسی کا عقد مولوی اکرام الدین حیدر علوی بن مولوی ممتاز الدین حیدر ملک زادہ (شجرہ نمبر ۶ الف) کے ساتھ ہوا۔ صرف ایک پسر اعتماد الدین حیدر ہوئے۔ مولوی اعتماد الدین حیدر علوی (ولادت ۹ ذیحجہ ۱۲۹۵ھ) وفات ۱۰ ربیع الاول ۱۳۴۲ھ پسر بی بی عارف النسا کو حضرت حافظ شاہ علی انور قلندرؒ سے بیعت تھی۔ دراز قد اور ملنسار اور ہنس مکھ تھے۔ محکمہ پولیس میں بعہدۂ سب انسپکٹر ضلع پرتاب گڈھ میں متعین تھے۔ بمرض یرقان قبل از سابع خاص پرتاب گڈھ میں وفات پائی اور وہیں دفن ہوئے۔ انکا عقد انکی پھوپھی کی دختر بی بی مبین النساء عرف کُھن

(وفات ۲۶ رمضان ۱۳۴۱ھ) (شجرہ نمبر ۲۔ الف) بنت منشی مقصود احمد حجاجی کے ساتھ ہوا۔ ان بی بی نے بمرض دق پرتاب گڈھ میں وفات پائی اور وہیں دفن ہوئیں۔ انکو بھی حضرت حافظ شاہ علی انور قلندرؒ سے بیعت تھی۔ انکے چار دختر مکرمہ و ناظمہ و عاقلہ و عائشہ اور تین پسر نجیب الدین حیدر و ارشاد الدین حیدر و انتصار الدین حیدر ہوئے۔ ان میں سے دختر اول بٹیا مکرمہ عرف اچھن نے صرف دس سال کی عمر میں وفات پائی۔

بی بی ناظمہ (وفات ۱۲ ربیع الاول ۱۳۶۱ھ) دختر دوم مولوی اعتماد الدین حیدر علوی کا عقد شیخ عبدالرحمن علوی بن شیخ عبدالرزاق ملک زادہ (شجرہ نمبر ۱) کے ساتھ ۱۹ ربیع الآخر ۱۳۵۰ھ کو ہوا اور اسی سال صرف تین ماہ بعد بیوہ ہوگئیں۔ یہ اپنے شوہر کی زوجہ ثانیہ تھیں۔ ان کو حضرت شاہ حبیب حیدر قلندرؒ سے بیعت تھی۔ اپنے بھائی مولوی نجیب الدین حیدر کے ساتھ فتحپور میں تھیں۔ وہاں بمرض ضیق النفس انتقال ہوا۔ لاش کاکوری آئی اور آبائی قبرستان میں دفن ہوئی۔ کوئی اولاد نہیں ہوئی۔

بی بی عاقلہ عرف ہاشمہ (ولادت ۱۰ رجادی الآخری ۱۳۳۳ھ) دختر سوم مولوی اعتماد الدین حیدر علوی کو حضرت شاہ حبیب حیدر قلندرؒ سے بیعت ہے۔ انکا عقد ۱۱ء میں سید عبداللہ ابن سید فتح اللہ کرمانی (برادر سید اکرام اللہ کرمانی اناوی۔ شجرہ نمبر ۵) کے ساتھ ہوا۔ سید عبداللہ بنگال میں محکمہ ریلوے میں ملازم ہیں۔ انکے ایک پسر عرفان اللہ ہوا تھا جو صرف دو سال کی عمر میں فوت ہوگیا۔

بی بی عائشہ (ولادت ۲۵ رشوال ۱۳۳۲ھ) دختر چہارم مولوی اعتماد الدین حیدر علوی کو حضرت حافظ شاہ علی حیدر قلندر مدظلہ سے بیعت ہے۔ ابھی انکا عقد نہیں ہوا ہے۔

مولوی نجیب الدین حیدر علوی (ولادت ۱۳۲۲ھ وفات ۲۲ ربیع الاول ۱۳۶۱ھ) پسر اول مولوی اعتماد الدین حیدر و ملک زادہ کا دوسرا نام اعتضاد الدین حیدر تھا۔ ضلع فتحپور کے محکمہ پولیس میں ہیڈ محرر تھے۔ چند روز سے خود علیل تھے کہ انکی بڑی بہن بی بی ناظمہ نے جو

انکے ساتھ فتحپور میں تھیں انتقال کیا۔ انکی لاش لیکر کاکوری آئے۔ یہاں حالت زیادہ خراب ہوئی اور دس روز بعد عین جوانی میں وفات پائی اور اپنے یہاں کے جدید قبرستان میں جو کٹھلا سے قریب ہے دفن ہوئے۔ انکی جوانمرگی کا اثر تمام خاندان نے محسوس کیا تاہم انکی موت قابل رشک ہوئی۔ اسکا واقعہ یہ ہے کہ جب لکھنؤ میڈیکل کالج سے مایوس ہوکر یہ کاکوری آئے تو بہت اصرار کرکے حضرت حافظ شاہ علی حیدر قلندر مدظلہ کو اپنے گھر پر بلایا اور انکے دست حق پرست پر بیعت کی۔ باوجود انتہائی کمزوری اور نقاہت کے کہ اُٹھ بیٹھ نہیں سکتے تھے تمامی ارکان توبہ و استغفار و تجدید ایمان کے لیٹے لیٹے ادا کئے اور صرف آدھ گھنٹہ بعد انکی روح پرواز کرگئی۔ اسی کو توبہ نصوح کہتے ہیں۔ انکا عقد نہیں ہوا۔

مولوی ارشاد الدین حیدر علوی (ولادت یکم صفر ۱۳۲۳ھ) پسر دوم مولوی اعتماد الدین حیدر کو حضرت حافظ شاہ علی حیدر قلندر مدظلہ سے بیعت ہے۔ سرکاری اسکول فتحپور میں چرم سازی کی تعلیم حاصل کی۔ آج کل لکھنؤ میں محکمہ ریلوے میں ملازم ہیں۔ ابھی عقد نہیں ہوا ہے۔

مولوی انتصار الدین حیدر عرف شمشاد الدین علوی (ولادت ۹ ربیع الاول ۱۳۳۰ھ) پسر سوم مولوی اعتماد الدین حیدر کو حضرت حافظ شاہ علی حیدر قلندر مدظلہ سے بیعت ہے انگریزی میں انٹرنس تک پڑھا ہے۔ لکھنؤ میں موجودہ جنگ کے متعلقہ محکمہ فراہمی ترکاری وغیرہ میں ملازم ہیں۔ ابھی عقد نہیں ہوا ہے۔

بی بی آصف النساء (وفات ۲۰ ذیقعدہ ۱۲۹۵ھ) دختر سوم شیخ تقی علی عباسی کا عقد موضع کنتری ضلع سیتاپور میں منشی تصدق حسین خاں زمیندار و نمبردار کے ساتھ ہوا۔ انکے ملبوس میں آگ لگی جسکے صدمہ سے انکی وفات ہوئی۔ اسی زمانہ میں سنا گیا تھا کہ انکے شوہر کے بعض ورثا نے سحر کیا تھا جس سے یہ حادثہ پیش آیا۔ کوئی اولاد نہیں چھوڑی۔

بی بی رفیق النساء عرف چھٹان (وفات ۱۱ صفر ۱۳۰۹ھ) دختر چہارم شیخ تقی علی عباسی کو حضرت حافظ شاہ علی انور قلندر سے بیعت تھی۔ انکا عقد انکی پھوپھی کے پسر شیخ حامد حسن

علوی ابن شیخ محمد حسن مخدوم زادہ (نقم صنہ ۹) کے ساتھ ہوا۔ یہ لاولد فوت ہوئیں۔

شیخ الطاف علی عباسی (ولادت ۲۶ محرم ۱۲۵۲ھ۔ وفات ۷ جمادی الاولی ۱۳۲۵ھ) پسر اول شیخ تقی علی کو حضرت شاہ تراب علی قلندر رح سے بیعت تھی۔ ریاست ناپارہ میں ملازم رہے اور حسن خدمات کے صلہ میں آخر عمر میں پوری تنخواہ کی پنشن پائی۔ نیک طبیعت اور ملنسار تھے، مرثیہ خوانی کا شوق تھا۔ عاشورہ محرم کے دن اپنے محلہ کے تعزیوں کے ساتھ مرثیہ بہت موثر انداز سے پڑھتے تھے۔ زہرباد کے مرض میں وفات پائی اور آبائی قبرستان میں دفن ہوئے۔ انکا عقد بی بی اقتدار النسا (وفات ۱ شوال ۱۳۳۴ھ) بنت بی بی منیر النسا (شجرہ نمبر ۴ الف) کیساتھ ہوا۔ دو دختر جواد النسا و اوتاد النسا اور تین پسر اشفاق علی و ملطف علی و ظفر علی ہوئے ان میں سے ظفر علی کم عمری میں ۱۲ ذیحجہ ۱۲۹۰ھ کو فوت ہوئے۔

شیخ اشفاق علی عباسی عرف آگسن (ولادت ۸ محرم ۱۲۸۲ھ وفات ۲۲ محرم ۱۳۵۱ھ) پسر اول شیخ الطاف علی کو حضرت حافظ شاہ علی انور قلندر رح سے بیعت تھی۔ مختلف تعلقداران اودھ کی ریاستوں میں ملازمت کی۔ بہت سادہ مزاج و منکسر و دیانتدار و خوش عقیدہ تھے۔ بعارضہ درد صدر وطن میں دفعتاً وفات پائی اور اپنی والدہ کے بائیں دفن ہوئے۔ انکا عقد انکے ماموں مولوی صدر الدین علوی کی دختر بی بی جو ہر النسا (ولادت ۴ شوال ۱۲۹۴ھ شجرہ ۴ الف) کے ساتھ ہوا۔ یہ بی بی بقید حیات ہیں۔ خوش مزاج و خوش اوقات و ملنسار ہیں۔ انکے کئی بچے بزمانہ شیر خوارگی فوت ہوئے صرف ایک پسر شفقت علی موجود ہیں۔

شیخ شفقت علی عباسی (ولادت ۱۱ رمضان ۱۳۲۴ھ) پسر شیخ اشفاق علی نے انگریزی میں انٹرنس تک تعلیم پائی۔ بھوپال میں ملازم ہو گئے تھے لیکن آب و ہوا کی ناموافقت کی وجہ سے ملازمت ترک کر کے چلے آئے۔ اب کانپور میں فوجی دفتر (متعلقہ جنگ) میں ملازم ہیں انکا عقد ۱۷ ذیحجہ ۱۳۶۳ھ کو بی بی واجد النسا بنت شیخ مبین علی عباسی (شجرہ ہذا) کیساتھ ہوا۔ اللہ تعالی مبارک کرے۔

شیخ ملطف علی عباسی عرف گلاب (ولادت یکم شعبان ۱۲۸۵ھ وفات ۲ ربیع الآخر ۱۳۵۵ھ)

پسر دوم شیخ الطاف علی بہت خوش رو اور نیک نفس تھے۔ علم ادب سے ذوق اور شاعری کا مذاق رکھتے تھے۔ شمیم تخلص تھا۔ انکے کلام کا نمونہ ملاحظہ ہو۔

رباعی منت نہ کسی کی ہم اٹھائیں جو پائیں اُسے خدا سے پائیں
آگے غیروں کے جوڑنے سے پہلے ہی یہ ہاتھ ٹوٹ جائیں

دیگر:۔ مانند حباب ہو رہا ہوں، اور نقش بر آب ہو رہا ہوں،
زوروں پہ شمیم ہے ضعیفی پیری کا شباب ہو رہا ہوں

عرصۂ دراز تک ریاست بھوپال میں ملازمت کی۔ وہیں سے ورم جگر اور سوتے تنفس کے امراض میں علیل ہو کر وطن آئے اور وفات پائی۔ آبائی قبرستان میں دفن ہوئے۔ انکا عقد انکی خالہ کی دختر بی بی مشتاق النسا (وفات رمضان ۱۳۶۲ھ) بنت شیخ ذکی علی خاں عباسی (شجرہ نمبر۴) کے ساتھ ہوا۔ ان بی بی کو حضرت حافظ شاہ علی انور قلندرؒ سے بیعت تھی۔ ان کی قبر ان کے شوہر کی قبر کے پاس ہے۔ انکے ایک دختر ہوئی تھی جو چند روز زندہ رہ کر فوت ہو گئی۔ اور کوئی اولاد نہیں ہوئی

بی بی جواد النسا (ولادت ۵ رمضان ۱۲۸۶ھ وفات ۲ ربیع الآخر ۱۳۶۱ھ) دختر اول شیخ الطاف علی عباسی نے بہت کمسنی میں حضرت شاہ تقی علی قلندرؒ سے بیعت کی۔ بڑی خوبیوں اور بڑے رکھ رکھاؤ والی طبیعت تھی۔ لکھنؤ میں اپنے فرزند کے پاس قیام تھا کہ اتفاق سے رات کے وقت لالٹین گری اور انکے ملبوس میں آگ لگی۔ تمام جسم جل گیا اور اس تکلیف میں ایک شبانہ روز مبتلا رہ کر فوت ہوئیں۔ لاش کاکوری آئی اور اپنے شوہر کے پہلو میں دفن ہوئیں۔ انکا عقد مولوی امتیاز الدین حیدر علوی (وفات ۷ جمادی الاولیٰ ۱۳۴۲ھ) نبیسۂ بی بی سکونت (شجرہ نمبر۲۔ الف) کے ساتھ ہوا۔ دو دختر نجم النسا و قمر ناضر النسا اور دو پسر نظم الدین حیدر و صبیح الدین حیدر ہوئے۔ ان میں سے دونوں دختر کمسنی میں فوت ہو گئیں۔

مولوی نظم الدین حیدر علوی عرف مسجدی (ولادت ۱۱ رجب ۱۳۰۷ھ) پسر اول بی بی

جواد النسا کا نام انکا سنہ ولادت بتلاتا ہے ۔ انکو حضرت حافظ شاہ علی انور قلندرؒ سے بیعت ہے۔ انگریزی تعلیم میں بی اے اور ایل ایل بی کی ڈگریاں حاصل کیں۔ اور ۱۹۔۔ء سندیلہ میں وکالت کی اور اب کئی سال سے لکھنؤ میں وکالت کرتے ہیں۔ بہت سنجیدہ و ہمدرد و مخلص ہیں۔ صبر و ضبط سے بھی متصف ہیں۔ انکے دو عقد یکے بعد دیگرے ہوئے۔ پہلا عقد بی بی قدیرہ بنت شیخ بہار الدین حیدر عباسی (شجرہ ہذا) کے ساتھ ۱۳۲۹ھ میں اور دوسرا عقد بی بی محراب النسا بنت مولوی منظور الدین علوی (شجرہ نمبر ۴) کے ساتھ ۱۳۴۰ھ میں ہوا۔ زوجۂ اول سے دو دختر مسلمہ و مونسہ اور ایک پسر نصر الدین حیدر اور زوجۂ دوم سے دو دختر عطیہ و رضیہ اور ایک پسر نظیم الدین حیدر موجود ہیں۔

بی بی مسلمہ بانو عرف نجمہ خاتون عرف شدن (ولادت ۲۰ صفر ۱۳۳۰ھ) دختر اول مولوی نظم الدین حیدر علوی کو حضرت شاہ حبیب حیدر قلندرؒ سے بیعت ہے۔ صابرہ و شاکرہ و ہمدرد طبیعت ہیں۔ انکا عقد انکے ماموں کے پسر شیخ رضا الدین احمد عباسی (شجرہ ہذا) کے ساتھ ۱۴ رجب ۱۳۵۵ھ کو ہوا۔ عین جوانی میں بعمر چھبیس سال عقد کے صرف دو سال بعد بیوہ ہو گئیں۔ اپنی کمسن اور یتیم دختر امۃ الحسین عرف نفضہ کی پرورش اور تعلیم و تربیت کر رہی ہیں۔

بی بی مونسہ بانو عرف شبن (ولادت ۲۹ رمضان ۱۳۳۱ھ) دختر دوم مولوی نظم الدین حیدر علوی کو حضرت شاہ حبیب حیدر قلندرؒ سے بیعت ہے۔ نیک طبیعت اور صبر و ضبط کرنیوالی ہیں۔ انکا عقد انکے والد کے خالہ زاد بھائی مولوی یقین الدین علوی بن بی بی اوتاد النسا (شجرہ ہذا) کیساتھ ۲۲ شوال ۱۳۵۶ھ کو ہوا۔ اولاد کی تفصیل مولوی یقین الدین کے نام کے تحت آئندہ سطور میں آئے گی۔

مولوی نصر الدین حیدر علوی عرف نصرو (ولادت ۲۹ شوال ۱۳۳۴ھ) پسر اول مولوی نظم الدین حیدر کا انور الدین حیدر بھی نام ہے۔ انٹرنس پاس کیا۔ محکمہ فوج میں ملازم ہوئے اور آج کل الہ آباد چھاؤنی میں لفٹنٹ کے عہدہ پر مامور ہیں۔ ذہین اور تیز طبیعت ہیں۔

تقریباً ایک سال ہوا انھوں نے الہ آباد میں ایک عیسائی مدرسہ کے ساتھ عقد کیا ہے۔

مولوی نظیم الدین حیدر علوی عرف عارف (ولادت ۲ر محرم ۱۳۴۲ھ) پسر دوم مولوی نظم الدین حیدر کا ناصر الدین حیدر بھی نام ہے۔ لکھنؤ میں زیر تعلیم ہیں۔

بی عطیہ بانو عرف شمّو (ولادت ۲۹ر محرم ۱۳۴۵ھ) اور بی رضیہ بانو عرف کشور (ولادت ۷ر ربیع الاول ۱۳۴۹ھ) دختران سوم و چہارم مولوی نظم الدین حیدر لکھنؤ میں مدرسہ تعلیمگاہ نسواں میں محنت اور شوق سے تعلیم حاصل کر رہی ہیں۔ ابھی ناکتخدا ہیں۔

مولوی صبیح الدین حیدر عرف پتن (ولادت ۲ر محرم ۱۳۱۶ھ وفات ۴ر محرم ۱۳۴۳ھ) پسر دوم بی بی جواد النساء عرصہ تک مرض دق میں مبتلا رہے۔ اپنے بھائی کے ساتھ سندیلہ میں تھے۔ وہیں وفات پائی۔ لاش کاکوری آئی اور اپنے والد کے پائیں دفن ہوئے۔ ناکتخدا رہے۔

بی بی اوتاد النساء عرف چھٹن (ولادت ۳ر جمادی الاولی ۱۲۹۲ھ وفات ۸ر ذیقعدہ ۱۳۵۰ھ) دختر دوم شیخ الطاف علی عباسی کو حضرت شاہ علی اکبر قلندرؒ سے بیعت تھی۔ بہت کم سخن مگر بڑی محبت والی بی بی تھیں۔ بمرض فالج وفات ہوئی اور اپنے والدین کی قبروں کے پائیں دفن ہوئیں۔ انکا عقد انکے ماموں مولوی صدر الدین ملک زادہ کے پسر اول مولوی احسان الدین علوی (ولادت ۱۰ر شعبان ۱۲۹۲ھ وفات ۱۹ر ذیحجہ ۱۳۳۵ھ شجرہ نمبر ۱ الف) کے ساتھ ہوا۔ اولاد میں دو دختر اور دو پسر خورد سال فوت ہوئے۔ اب ایک پسر یقین الدین موجود ہیں۔

مولوی یقین الدین علوی (ولادت ۱۸ر رجب ۱۳۲۱ھ) پسر بی بی اوتاد النسا کا قیصر الدین بھی نام ہے۔ انکو حضرت شاہ حبیب حیدر قلندرؒ سے بیعت ہے۔ ریاست حیدرآباد دکن میں سررشتہ تعلیمات میں ملازم ہے۔ تیرہ چودہ سال کی کارکردگی کے بعد بصارت جاتی رہی۔

لہ مشاہیر ص۲۷۶ ۱۲

علاج معالجہ میں امکانی کوشش کی لیکن تقدیر نے یاوری نہ کی۔ بالآخر وظیفہ یاب ہو کر خانہ نشین ہیں۔ انکو عین جوانی میں معذور دیکھ کر بہت قلق ہوتا ہے۔ انکا عقد انکے خالہ زاد بھائی مولوی نظم الدین حیدر علوی کی دختر دوم بی بی مونسہ (شجرہ ہذا) کے ساتھ ہوا۔ ایک پسر عین الدین (ولادت ۱۰ رجب ۱۳۵۵ھ) اور دختر محسنہ عرف شہیدہ (ولادت ۲۰ صفر ۱۳۵۹ھ) اور حمیدہ (ولادت ۲۰ صفر ۱۳۶۲ھ) موجود ہیں اور ایک پسر معین الدین (ولادت روز عید الفطر ۱۳۶۱ھ) ہوا تھا جو صرف دو ماہ زندہ رہ کر فوت ہو گیا۔

شیخ نقی علی عباسی (وفات ۱۷ جمادی الآخر ۱۳۴۵ھ) پسر دوم شیخ تقی علی عرصۂ دراز تک ریاست اودے پور میں ملازم رہے۔ آخر عمر میں وطن میں مستقل قیام کیا حضرت حافظ شاہ علی انور قلندر رح سے بیعت تھی۔ تقریباً اسی سال کی عمر میں وفات پائی اور آبائی قبرستان میں دفن ہوئے۔ انکے تین عقد یکے بعد دیگرے ہوئے۔ پہلا عقد بی بی احسن النسا بنت مولوی صلاح الدین احمد عباسی (شجرہ ہذا) کے ساتھ ہوا جو لاولد فوت ہوئیں۔ دوسرا عقد بی بی ظہیر النسا (وفات ۴ محرم ۱۲۹۶ھ) بنت مولوی لمعان الحق انصاری فرنگی محلی (علما ص ۱۶۹) کے ساتھ ہوا۔ یہ بی بی بھی لاولد فوت ہوئیں تیسرا عقد بی بی مصاحب النسا (وفات ۱۳۱۱ھ) بنت شیخ کمال الدین عباسی (شجرہ ہذا) کے ساتھ ہوا۔ انسے ایک دختر توصیف النسا اور دو پسر لیسین علی و مبین علی ہوئے۔

بی بی توصیف النسا عرف بلاقن (وفات ۴ جمادی الاولیٰ ۱۳۲۶ھ) بنت شیخ نقی علی عباسی سے کا عقد شیخ محمد شفیع علوی بن شیخ عبد السمیع مخدوم زادہ (نفح ص ۱۱) کے ساتھ ہوا۔ یہ اپنے شوہر کی زوجہ دوم تھیں۔ مرض دق میں عین جوانی میں وفات پائی۔ انکے ایک دختر تکریمہ ہوئیں جنکا عقد شیخ مکرم احمد علوی عرف میر نذر علی درد کاکوروی کے ساتھ ہوا۔ انکی اولاد کیلئے نفحات النسیم ص ۹ ملاحظہ ہو۔

شیخ لیسین علی عباسی (ولادت ۱۳۰۱ھ۔ وفات ۹ جمادی الاولیٰ ۱۳۴۵ھ) پسر اول شیخ نقی علی نے انگریزی تعلیم میں انٹرنس پاس کیا۔ دفتر کلکٹری لکھنؤ میں کئی سال ملازمت کی۔ چونکہ

انکے اور انکے چھوٹے بھائی کے خسر شیخ مسعود حسن بن شیخ محمود حسن علوی کے خاندان میں اولاد ذکور میں کوئی باقی نہیں رہا تھا اسلئے ان دونوں بھائیوں نے سسرالی مکان واقع محلہ کٹرہ میں سکونت اختیار کی۔ نکاح کے صرف پانچ سال بعد مرض دق میں مبتلا رہ کر وفات پائی اور آبائی قبرستان میں دفن ہوئے۔ بہت نیک اور منکسر مزاج تھے۔ انکا عقد بی بی منظور النساء عرف بانو (ولادت ۱۳۱۹ھ) بنت شیخ مسعود حسن علوی (نفحہ صفحہ ۹۰) کے ساتھ ہوا۔ یہ بی بی بقید حیات ہیں۔ ان کے ایک پسر تحسین علی ہوئے۔

شیخ تحسین علی عباسی (ولادت شوال ۱۳۴۴ھ) پسر شیخ یسین علی تحصیل علم کر رہے ہیں۔

شیخ مبین علی عباسی (ولادت ۱۳۰۸ھ) پسر دوم شیخ نقی علی نے انگریزی تعلیم میں انٹرنس تک پڑھا۔ لکھنؤ ڈسٹرکٹ بورڈ کے دفتر میں ملازم ہیں۔ انکا عقد بی بی مشکور النساء عرف چھٹن (ولادت ۱۳۱۲ھ) بنت شیخ مسعود حسن علوی (نفحہ صفحہ ۹۰) کیساتھ ہوا ایک دختر واجد النساء اور ایک پسر متین علی موجود ہیں۔

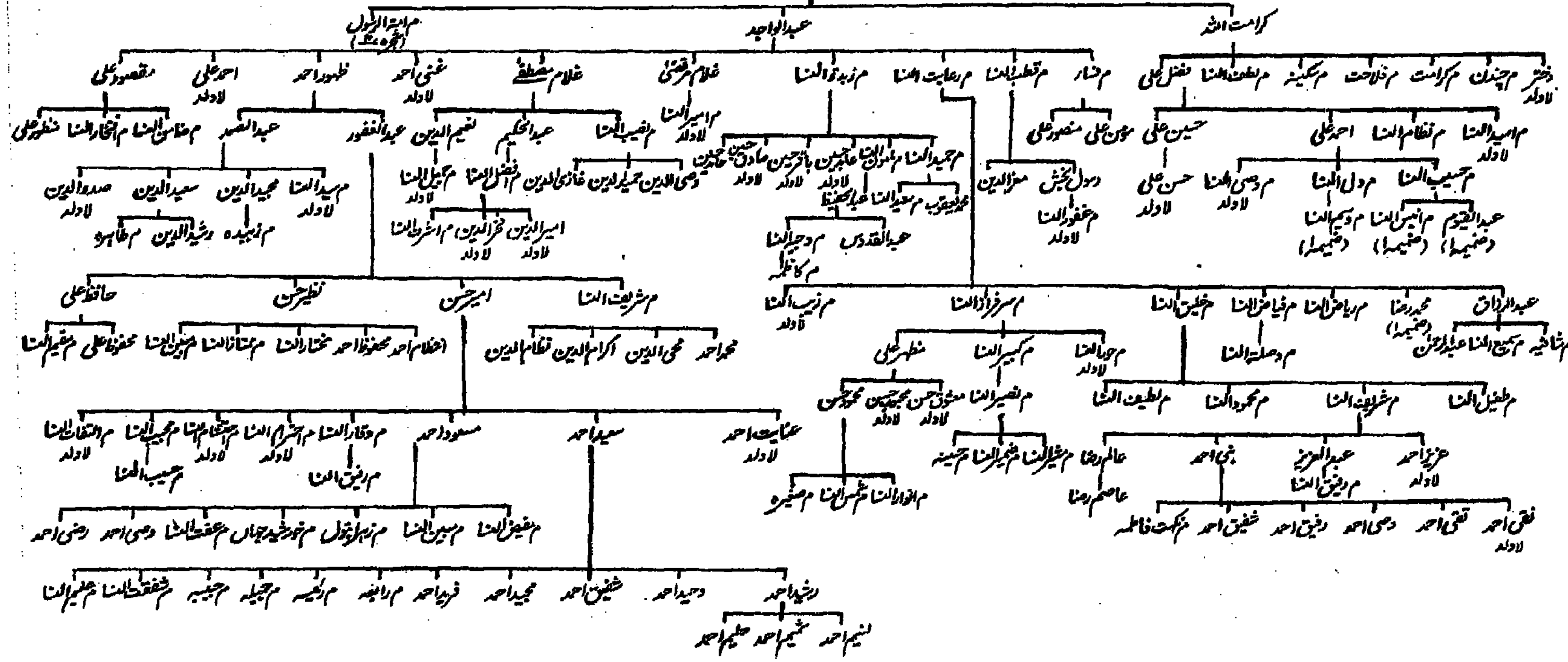
بی بی واجد النساء (ولادت ۱۳۴۲ھ) بنت شیخ مبین علی عباسی کا عقد ۱۷ ذیحجہ ۱۳۶۳ھ کو انکے بنی اعمام میں شیخ شفقت علی عباسی بن اشفاق علی (شجرہ ہذا) کے ساتھ ہوا۔

شیخ متین علی عباسی (ولادت ۱۳۵۶ھ) پسر شیخ مبین علی ابھی زیر تعلیم ہیں۔



شجرہ نمبر ۷ (صفحہ ۲۰۳، ۲۲۲)

شیخ غلام محمد عباسی پسر سوم قاضی مسعود بن قاضی حسین عباسی (شجرہ نمبر ۲)



شجرہ نمبر ۷

شیخ غلام محمد عباسی پسر سوم قاضی مسعود عباسی (شجرہ نمبر ۲)

شیخ غلام محمد عباسی عرف غلامی (وفات ۸ صفر ۱۱۰۰ھ) پسر سوم قاضی مسعود عباسی کے ایک پسر عبدالغنی ہوئے۔

شیخ عبدالغنی عباسی پسر شیخ غلام محمد کا عقد مخدوم شیخ سعدی صدیقی کاکوروی کے خاندان میں شیخ محمد صادق کی دختر کے ساتھ ہوا۔ یہ بی بی شیخ غلام محی الدین از بنائر قاضی بایزید عباسی (شجرہ نمبر ۳) کی نواسی تھیں۔ انکے ایک پسر محمد امین ہوئے۔

شیخ محمد امین عباسی پسر شیخ عبدالغنی کا عقد لکھنؤ میں شیخ فرحت اللہ کی دختر کے ساتھ ہوا۔ انکے ایک دختر اَمَۃُ الرسول اور دو پسر کرامت اللہ و عبدالواحد ہوئے۔

بی بی اَمَۃُ الرسول بنت شیخ محمد امین عباسی کا عقد قاضی عظیم الدین عباسی (شجرہ نمبر ۴) کیساتھ ہوا۔ انکی اولاد اپنی جگہ پر مذکور ہو چکی۔

شیخ کرامت اللہ خاں عباسی (وفات ۱۲۱۱ھ) پسر اول شیخ محمد امین فارغ التحصیل ہونے کے بعد بہت اقبالمند اور دولتمند ہوئے۔ بادشاہ وقت کے دربار سے خان کے خطاب سے سرفراز ہوئے زمانہ شاہی میں گورکھپور میں فوجدار اور کوڑیا کاسکنج ضلع ایٹہ میں چکلہ دار رہے۔ گرشا میں بہت بہادر اور اخوند احمد علی کسمنڈوی کے بھی شریک کار اور رفیق معتمد تھے۔ بہت شان و شکوہ سے بسر کی اور وجاہت و خوش خلاقی اور فیاضی میں ممتاز تھے۔ یتیموں اور بیواؤں اور مسکینوں کی امداد بہت سیر چشمی سے کرتے تھے۔ ابنائے وطن کی خدمت کرنے کے لئے ہمہ وقت مستعد اور کوشاں رہتے تھے انکا نام نہادہ محلہ موسوم بہ احاطہ کرامت اللہ خاں غالباً وہی موقع ہے جس میں عباسیان کاکوری

لے مشاہیر صـ ۲۳۳ "

کے مورث اعلےٰ قاضی شیخ کلاں عباسی قاضی اول قصبۂ کاکوری نے یہاں آکر سکونت اختیار کی اور بعدہٗ انکی نسل حسب ضرورت اپنے اپنے جداگانہ مکانات متصلہ اراضیات میں بناتی رہی۔ احاطہ مذکورہ میں انکی بناکردہ مسجد اب بھی موجود ہے جس پر یہ قطعہ تاریخ کندہ کیا ہوا ہے ؎

پئے عبادت آں خالق زمیں و زماں — بساخت خانہ خدا چوں کرامت اللہ خاں
بسوئے سر یکے از اہل دین ببانگ بلند — بگفت ہاتف غیبی صلوٰۃ زود بخواں

اس تاریخ کے پاس ہی لعل محمد معمار[1] کے الفاظ کندہ ہیں۔ انکا بنایا ہوا مسکونہ مکان گر گیا اور اب اسکا نشان بھی نہیں باقی ہے۔ اس مکان کے متصل پچھم طرف انکے پوتے شیخ احمد علی خاں کا تعمیر کردہ مکان موجود ہے۔ خلق اللہ کی نفع رسانی کے لئے انھوں نے متفرق مقامات پر متعدد کنویں بنوائے۔ انکو حضرت شاہ شاکر اللہ سندولوی سے بیعت تھی۔ اپنے اوصاف حمیدہ اور اخلاق پسندیدہ کی بدولت عوام انکو ولی اللہ مانتے تھے۔ کوڑہا کاسگنج کے قیام کے زمانہ میں بعارضۂ درد شکم دفعتاً وفات پائی اور وہیں سپرد زمین ہوئے۔ کچھ عرصہ بعد انکی لاش وہاں سے کاکوری لائی گئی اور انکے زرخرید باغ موسومہ بہ بڑا باغ میں جو انکی مسجد سے تقریباً تین چار سو قدم کے فاصلہ پر قصبہ کی آبادی کے اوتر جانب واقع ہے دفن کی گئی۔ قبر پر مسقف مسہری ہے جسکے گرد حظیرہ بنا ہوا ہے۔ مسہری پر یہ قطعہ تاریخ کندہ کیا ہوا ہے ؎

چو شد زعالم فانی مقیم باغ جناں — کریم و حاتم دوراں کرامت اللہ خاں
محب ذات علی بود در زمان حیات — وصال ذات علی گشت سال رحلت آں

کاسگنج میں بھی انکی قبر قائم رکھی گئی ہے اور وہاں کے باشندگان اب تک وہاں منتیں مانتے اور چڑھاوا چڑھاتے اور عرس کرتے ہیں۔ انکا عقد بی بی رحیمہ بنت شیخ غلام سرور از نبائر قاضی محمدی عباسی (شجرہ نمبر ۲) کے ساتھ ہوا۔ اولادیں چھ دختر خدیجہ و کرامت النسا و ملاحت النسا

---

[1] لعل محمد معمار یقینی وہی تھے جنھوں نے حضرت عارف باللہ شاہ محمد کاظم قلندر کا مقبرہ اور تکیہ شریفہ کاظمیہ کی مسجد چند سال بعد بنایا ہے۔ یہ حضرت موصوف الصدر کے مرید تھے۔ انکا نام اُس مقبرہ کے قطعہ تاریخ میں بھی مذکور ہے

وسکینہ و لطف النسا اور ایک اور (جو سب سے بڑی تھیں انکا نام نہیں معلوم ہوسکا) اور ایک پسر فضل علی تھے
دختر اول جنکا نام نہیں معلوم ہوسکا اور بی بی چندن دختر دوم شیخ کرامت اللہ خاں
عباسی کے عقد یکے بعد دیگرے حافظ غلام مجتبےٰ ابن حافظ شیخ عزیز اللہ مخدوم زادہ (نفحہ
ص۹۲) کے ساتھ ہوئے۔ زوجۂ اولےٰ سے کوئی اولاد نہیں ہوئی۔ زوجۂ ثانیہ کی اولاد میں
اقبال مند افراد ہوئے تفصیل نفحات النسیم میں ملاحظہ ہو۔
بی بی کرامت النسا دختر سوم شیخ کرامت اللہ خاں عباسی کا عقد لکھنؤ میں شیخ زحمت اللہ
کے ساتھ ہوا۔
بی بی فلاحت النسا دختر چہارم شیخ کرامت اللہ خاں عباسی کا عقد بھی لکھنؤ میں شیخ
ہدایت اللہ کے ساتھ ہوا۔ ان دونوں بیبیوں کی اولاد سے قرابت کی تجدید نہیں ہوئی اسلئے
مزید تفصیلات بھی نہیں دریافت ہوسکے۔
بی بی سکینہ دختر پنجم شیخ کرامت اللہ خاں عباسی کا عقد انکے چچا کے پسر شیخ غلام مرتضیٰ ابن
شیخ عبد الواجد عباسی (شجرہ ہذا) کے ساتھ ہوا۔ انکی اولاد کا ذکر اپنی جگہ پر آئیگا۔
بی بی لطف النسا دختر ششم شیخ کرامت اللہ خاں عباسی کا عقد شیخ حسام الدین ابن
شیخ غریب اللہ عباسی (شجرہ نمبر۵) کے ساتھ ہوا۔ انکی اولاد اپنی جگہ پر بیان ہوچکی۔
شیخ فضل علی عباسی (وفات ۵ ا جمادی الاولےٰ سنہ ۱۲ھ) پسر شیخ کرامت اللہ خاں
عباسی خانہ نشین رہے اور اپنے والد ماجد کی متروکہ جائداد پر بفراغت بسر کی۔ انکے دو عقد
یکے بعد دیگرے ہوئے۔ پہلا عقد بی بی مومنہ بنت شیخ اوصاف علی عباسی (شجرہ نمبر۲) کے ساتھ
ہوا۔ یہ بی بی لاولد فوت ہوئیں۔ دوسرا عقد سندیلہ میں راج بی بی بنت چودھری مبارک علی کیساتھ
ہوا۔ ان سے دو دختر امید النسا و نظام النسا اور دو پسر احمد علی و حسین علی ہوئے۔
بی بی امید النسا دختر اول شیخ فضل علی عباسی کا عقد شیخ محمد عیوض ابن شیخ ہدایت اللہ

لہ مشاہیر ص ۲۰۲

عزت مدا میاں ملک زادہ کے ساتھ ہوا۔ انکے ایک دختر سمیع النسا ہوئیں جو ناکتخدا فوت ہوئیں
بی بی نظام النسا (وفات ۱۴ر شعبان ۱۳۰۰ھ) دختر دوم شیخ فضل علی عباسی کا عقد ان کی
پھوپھی بی بی حیدرن کے پسر حافظ عزیز حسن ابن حافظ غلام مجتبیٰ مخدوم زادہ کے ساتھ ہوا۔
اور صاحب اولاد ہوئیں جن کی تفصیل کے لئے صفحہ ۹۵ ملاحظہ ہو۔

شیخ احمد علی خاں عباسی (وفات ۳ر شوال ۱۲۹۰ھ) پسر اول شیخ فضل علی نے تحصیل علم کرنے
کے بعد وکالت کا امتحان پاس کیا اور کانپور میں بہت نیک نام اور کامیاب وکیل ہوئے۔ بہت
سیر چشم دفیاض و کنبہ پرور تھے۔ اپنے آبائی مکان کے متصل پچھم طرف بہت وسیع دیوانخانہ تعمیر
کیا جو اب بطور زنانہ مکان کے مستعمل ہے۔ اپنے دادا کے مقبرہ کے پاس بڑے باغ میں اندارہ کنواں
بنوایا۔ چونکہ بٹھور کے راجہ نانا نرائن راؤ مرہٹہ پیشوا سے دوستی اور مراسم تھے اسلئے زمانہ غدر
۱۸۵۷ء میں انکا شمار بھی باغیوں میں ہوا اور سرکار انگریزی سے ان کو پھانسی دئے جانے کا حکم ہو گیا
یہ روپوش تھے اور پولیس انکی تلاش میں تھی مگر اپنے پیر و مرشد کی توجہ اور عنایت سے صاف بچ گئے
اور الزام بغاوت سے بالکل بری قرار پائے۔ حضرت شاہ تراب علی قلندرؒ کے مرید اور انکے خلف
اصغر حضرت شاہ تقی علی قلندرؒ کے نظر یافتہ تھے۔ خلوص و عقیدت میں بہت سچے تھے۔ اپنے
پیر و مرشد کے مزار پر بہت خوبصورت اور شاندار مقبرہ بنایا اور دونوں مرشد زادگان حضرت شاہ
حیدر علی قلندرؒ و حضرت شاہ تقی علی قلندرؒ کے مزارات پر مقبرۂ مذکورہ کے متصل علیحدہ علیحدہ قبّے
بنوائے۔ وطن میں وفات پائی اور حضرت شاہ تقی علی قلندرؒ کے قبہ کے متصل پورب طرف دفن
ہوئے۔ انکا عقد سندیلہ میں بی بی صاحب بندی (وفات ۲۲ر رمضان ۱۲۸۳ھ) بنت چودھری
کلو میاں کے ساتھ ہوا۔ تین دختر حبیب النسا و ولی النسا و وصی النسا ہوئیں۔

بی بی حبیب النسا (وفات ۲۸ر صفر ۱۲۸۵ھ) دختر اول شیخ احمد علی خاں عباسی کا عقد
منشی عبد الحی عرشی ابن شیخ رسول بخش ملک زادہ کے ساتھ ہوا۔ انکے ایک پسر عبد القیوم اور

لہ مشاہیر ص ۲۰   ۲ مشاہیر ص ۲۴۱   ۳ مشاہیر ص ۱۶۵

ایک دختر انیس النسا ہوئے۔ انکے متعلق مزید تفصیل ضمیمہ نمبر ا میں ملاحظہ ہو۔

بی بی ولی النسا دختر دوم شیخ احمد علی خاں عباسی کا عقد حافظ عبد الحفیظ ابن شیخ اکبر علی مخدوم زادہ (نقم ۹ مثلہ) کے ساتھ ہوا۔ انکے ایک دختر وسیم النسا اور ایک پسر جنکا عرف منفی تھا ہوئے۔ یہ پسر کم عمری میں ناکتخدا فوت ہوئے۔ بی بی وسیم النسا (وفات ۲۲ جمادی الآخرے ۱۳۳۲ھ) دختر بی بی ولی النسا کا عقد مولوی وسیم الدین ابن مولوی سلطان الدین ملک زادہ کے ساتھ ہوا انکے متعلق مزید تفصیل ضمیمہ نمبرا میں ملاحظہ ہو۔

بی بی وصی النسا (وفات ۱۵ر شوال ۱۳۱۵ھ) دختر سوم شیخ احمد علی خاں عباسی کا عقد انکے بنی عم شیخ حسن علی ابن شیخ حسین علی (شجرہ ہذا) کے ساتھ ہوا مگر کوئی اولاد نہیں ہوئی۔ ان سب بیبیوں کی قبریں انکے آبائی قبرستان میں ہیں۔

شیخ حسین علی عباسی (وفات ۳ر شوال ۱۳۱۳ھ) پسر دوم شیخ فضل علی خانہ نشین رہے اور اپنے آبائی جائداد پر بفراغت بسر کی۔ انکا عقد قصبۂ امیٹھی میں بی بی امتیاز النسا (وفات غرۂ رمضان ۱۳۰۰ھ) بنت شیخ رزق علی کے ساتھ ہوا۔ صرف ایک پسر حسن علی ہوئے۔

شیخ حسن علی عباسی (وفات ۱۳۲۰ھ) پسر شیخ حسین علی نے اپنے چچا کے تعمیر کردہ دیوانخانہ کے متصل اُتر طرف مردانہ نشست کے لئے کمرہ وغیرہ بنوایا۔ اسکے سامنے صحن محاط کرنے سے ایک ڈیوڑھی کی شکل نکل آئی۔ دیوانخانہ کے پیش دروازہ سبیل کے لئے ایک برج بنوایا۔ یہ سبیل انکے چچا نے جاری کی تھی جواب بھی حسب معمول آٹھویں محرم کو بہ نیت نذر حضرت شہید دشت کربلا رکھی جاتی ہے انکی قبر آبائی قبرستان میں شیخ کرامت اللہ خاں کے مقبرہ کے پاس ہے۔ انکا عقد جیسا مذکور ہو چکا ہے انکے چچا شیخ احمد علی خاں عباسی کی دختر بی بی وصی النسا کے ساتھ ہوا۔ کوئی اولاد نہیں ہوئی۔

شیخ عبد الواجد عباسی پسر دوم شیخ محمد امین کے یکے بعد دیگرے دو عقد ہوئے۔ پہلا عقد سندیلہ میں مولوی احمد علی (ہمشیرزادہ ملا حمد اللہ سندیلوی) کی دختر کے ساتھ اور دوسرا عقد خیرآباد میں

بی بی جمعیت عرف میکن بنت شیخ عزیز اللہ قدوائی کے ساتھ ہوا۔ زوجہ اولٰے سے ایک دختر بی بی نسار اور زوجۂ ثانیہ سے تین دختر قطب النسا و رعایت النسا و زبدۃ النسا اور چھ پسر غلام مرتضیٰ و غلام مصطفٰے و غنی احمد و ظہور احمد و احمد علی و مقصود علی ہوئے۔

بی بی نسار دختر اول شیخ عبد الواجد عباسی کا عقد لکھنؤ میں شیخ غلام محی الدین کے ساتھ ہوا۔ انکے دو پسر مومن علی و منصور علی ہوئے۔ یہ دونوں صاحب اولاد تھے۔

بی بی قطب النسا دختر دوم شیخ عبد الواجد عباسی کا عقد موضع کھیولی پرگنہ دیوہ میں شیخ علی احمد ابن شیخ قدرت علی کے ساتھ ہوا۔ انکے دو پسر رسول بخش و معز الدین ہوئے۔ یہ دونوں بھی صاحب اولاد تھے۔ شیخ رسول بخش کی دختر بی بی غفور النسا کا عقد بی بی قطب النسا کے بھانجہ شیخ عبد الرزاق ابن شیخ حاتم علی ملک زادہ (شجرہ ہٰذا) کے ساتھ ہوا۔ یہ زوجہ اولٰے تھیں۔ لاولد فوت ہوئیں۔

بی بی رعایت النسا دختر سوم شیخ عبد الواجد عباسی کا عقد شیخ حاتم علی ابن شیخ ہدایت اللہ ملک زادہ (نواسہ شیخ غلام سرور عباسی شجرہ نمبر۲) کے ساتھ ہوا۔ انکے دو پسر عبد الرزاق و محمد رضا اور پانچ دختر ریاض النسا و فیاض النسا و خلیق النسا و سرفراز النسا و زیب النسا ہوئے۔ شیخ عبد الرزاق پسر اول بی بی رعایت النسا کا پہلا عقد جیسا مذکور ہوا انکی خالہ بی بی قطب النسا کی پوتی کے ساتھ ہوا مگر ان زوجہ سے اولاد نہیں ہوئی۔ دوسرا عقد موضع مسولی ضلع بارہ بنکی میں بی بی رزاقا کے ساتھ ہوا۔ دو دختر شافیہ و سمیع النسا اور ایک پسر عبد الرحمن ہوئے۔ مزید حال نسب نامہ ملک زادگان میں ملاحظہ ہو۔

شیخ محمد رضا پسر دوم بی بی رعایت النسا کا عقد بی بی ظہیر النسا بنت منشی رسول بخش ملک زادہ کے ساتھ ہوا۔ انکی اولاد کے لیے ضمیمہ نمبر ا ملاحظہ ہو۔

بی بی ریاض النسا دختر اول بی بی رعایت النسا کا عقد شیخ مظہر علی ابن شیخ زین الدین عباسی (شجرہ نمبر۹) کے ساتھ ہوا۔ انکی اولاد کا تذکرہ ہو چکا۔

بی بی فیاض النسا دختر دوم بی بی رعایت النسا کا عقد شیخ علی حسن ابن شیخ حمایت اللہ (شجرہ نمبر۲)
بی بی مراد النسا بنت شیخ غلام سرور عباسی شجرہ نمبر۲) کے ساتھ ہوا۔ صرف ایک دختر
بی بی وصلۃ النسا ہوئیں جنکا عقد انکی خالہ بی بی سرفراز النسا کے پسر شیخ مظہر علی علوی کے
ساتھ ہوا۔ اولاد انکے تحت مذکور ہوگی۔

بی بی خلیق النسا دختر سوم بی بی رعایت النسا کا عقد سندیلہ میں چودھری علی رضا عثمانی
ابن چودھری عبدالصمد کے ساتھ ہوا۔ چونکہ انکی اولاد سے کاکوری میں قرابت کی تجدید برابر
ہوتی رہی ہے اسلئے بمقابلہ دیگر دختری اولاد کے کسی قدر مفصل لکھا جاتا ہے۔ انکے چار دختر
طفیل النسا و شریف النسا و محمود النسا و لطیف النسا ہوئیں۔

بی بی طفیل النسا دختر اول چودھری علی رضا سندیلوی کا عقد ناؤمیں چودھری عبدالباقی کے
ساتھ ہوا۔ سندیلہ میں قیام ہے وہیں شاد و آباد صاحب اولاد ہیں۔

بی بی شریف النسا دختر دوم چودھری علی رضا سندیلوی کا عقد گوپامئو میں مولوی محمد رضا[1]
فاروقی کے ساتھ ہوا۔ انکے چار پسر عزیز احمد و عبدالعزیز و نبی احمد و عالم رضا ہوئے۔

مولوی عزیز احمد فاروقی سندیلوی (وفات ۱۳۶۱ھ) پسر اول مولوی محمد رضا کا عقد کاکوری
میں بی بی صالحۃ النسا بنت مولوی شاہ عصیم الدین ملک زادہ کے ساتھ ہوا۔ کوئی اولاد
نہیں ہوئی۔ یہ بیوہ بی بی بقید حیات ہیں۔ کاکوری میں قیام ہے۔

مولوی عبدالعزیز فاروقی سندیلوی پسر دوم مولوی محمد رضا کے دو عقد یکے بعد دیگرے ہوئے۔
پہلا عقد بی بی سید النسا دختر شیخ عبدالصمد عباسی الہ آبادی (شجرہ ہذا) کے ساتھ ہوا۔ یہ
بی بی لاولد فوت ہوئیں۔ دوسرا عقد بی بی وقار النسا بنت شیخ امیر حسن عباسی (شجرہ ہذا)
کے ساتھ ہوا۔ صرف ایک دختر رفیق النسا ہوئیں جنکا عقد گوپامئو میں شیخ ناظر حسین تعلقدار

---

[1] مولوی محمد رضا کا اصلی وطن گوپامئو ضلع ہردوئی میں تھا۔ یہ شیخ فاروقی اور حضرت محبوب الٰہی کے خلیفہ مولانا
بارک اولیا رہ اور قاضی مبارک شارح سلم کی اولاد میں تھے۔

کے ساتھ ہوا۔ یہ بی بی عین جوانی میں بیوہ ہوئیں اور ۱۳۶۳ھ میں فوت ہوگئیں۔ انکی اولاد کا قیام اپنے ددھیال گوپامئو میں ہے۔

مولوی نبی احمد فاروقی سندیلوی (ولادت شعبان ۱۲۹۷ھ) پسر سوم مولوی محمد رضا فاروقی خطاب خان بہادر سے سرفراز ہیں۔ انھوں نے محکمہ پولیس کے ڈپٹی سپرنٹنڈنٹ کے عہدہ سے پنشن لی۔ فی الحال ریاست چرکھاری (بندیل کھنڈ) میں انسپکٹر جنرل پولیس وساڑ کے معزز عہدہ پر ممتاز ہیں۔ علم دوست اور صاحب تصانیف ہیں۔ کنبہ پروری اور چشم پوشی کے اوصاف سے متصف ہیں۔ حضرت شاہ حبیب حیدر قلندرؒ سے بیعت ہے۔ اگرچہ آبائی مکان وغیرہ سندیلہ میں موجود وبرقرار ہے اور انکے بھائیوں نے وہیں کی سکونت قائم رکھی ہے تاہم انھوں نے بذات خود کاکوری کو ایک گونہ وطن بنالیا ہے۔ چنانچہ یہ خود اور انکے متعلقین جب اپنے اپنے مستقر سے وطن آتے ہیں تو بیشتر کاکوری میں قیام کرتے ہیں۔ انکے دو عقد یکے بعد دیگرے کاکوری میں ہوئے پہلا عقد انکی خالہ کی دختر بی بی ہاجرہ بنت شیخ اکبر علی عباسی (شجرہ نمبر ۵) کے ساتھ اور دوسرا عقد بی بی شفیق النسا (بیوہ مولوی سعید الدین ملک زادہ) بنت مولوی سدید الدین ملک زادہ (شجرہ نمبر ۵) کے ساتھ ہوا۔ زوجہ اولیٰ سے تین پسر نقی احمد و تقی احمد و وصی احمد اور زوجہ ثانیہ سے دو پسر رفیق احمد و شفیق احمد اور ایک دختر نکہت فاطمہ ہوئے۔

منشی نقی احمد فاروقی پسر اول مولوی نبی احمد صرف چودہ پندرہ سال کی عمر میں نا کتخدا فوت ہوئے۔

منشی تقی احمد عرف شہاب الدین احمد فاروقی (ولادت ۱۱ ربیع الآخر ۱۳۳۲ھ) پسر دوم مولوی نبی احمد نے انگریزی تعلیم حاصل کرنے کے بعد محکمہ جہاز رانی کا امتحان پاس کیا اور اب لفٹنٹ کے عہدہ پر ممتاز ہیں۔ انکا عقد بی بی افسر النسا بنت مولوی شمیم الدین علوی (ضمیمہ) کے ساتھ ۱۳۶۰ھ میں ہوا۔ ابھی کوئی اولاد نہیں ہے۔

حافظ وصی احمد (ولادت ۱۴ ذیقعدہ ۱۳۳۶ھ) پسر سوم مولوی نبی احمد نے کلام اللہ شریف حفظ کیا اور انگریزی تعلیم میں بی اے کے امتحان کیلئے تیاری کر رہے ہیں۔ ہنوز نا کتخدا ہیں۔

رفیق احمد عرف خاقان (ولادت ۱۳۴۵ھ) شفیق احمد عرف سلمان (ولادت ۱۳۵۲ھ)
پسران چہارم و پنجم مولوی نبی احمد اور بٹیا نگہت فاطمہ (ولادت ۱۳۴۸ھ) دختر مولوی نبی احمد
تحصیل علم کر رہے ہیں۔

مولوی عالم رضا سندیلوی پسر چہارم مولوی محمد رضا فاروقی کا عقد اول بھوپال میں بی بی نصیر النسا
بنت مولوی حکیم سید اعظم حسین (از اولاد خان بہادر مسیح الزماں سید حکیم عبد القادر عرف بقا الصمد
خان سندیلوی) کے ساتھ ہوا۔ انکے ایک پسر عاصم رضا موجود ہیں جو ابھی ناکتخدا ہیں عقد
دوم گوپامئو میں ہوا۔ ان سب کا قیام سندیلہ میں ہے۔

بی بی محمود النسا دختر سوم چودھری علی رضا سندیلوی کا عقد شیخ عبد الصمد عباسی ابن شیخ
ظہور احمد (شجرہ ہذا) کے ساتھ ہوا۔ اولاد کا ذکر اپنی جگہ پر آئیگا۔

بی بی لطیف النسا دختر چہارم چودھری علی رضا سندیلوی کا عقد انکی خالہ کے پسر شیخ اکبر علی
عباسی ابن شیخ مظہر علی (شجرہ نمبر۵) کے ساتھ ہوا۔ اولاد مذکور ہو چکی۔

بی بی سرفراز النسا دختر چہارم بی بی رعایت النسا کا عقد شیخ ظہور علی ابن شیخ نبی بخش
ملک زادہ (محلہ جزیہ گڈھی) کے ساتھ ہوا۔ انکے ایک پسر مظہر علی اور دو دختر حور النسا
و کبیر النسا ہوئے۔

بی بی حور النسا دختر اول بی بی سرفراز النسا کا عقد گوپامئو میں شیخ فرزند حسین کے ساتھ
ہوا۔ لاولد فوت ہوئیں۔

بی بی کبیر النسا دختر دوم بی بی سرفراز النسا کا عقد لکھنؤ میں مولوی حسام الحق (علماء ص۵۵)
فرنگی محلی کے ساتھ ہوا۔ ایک دختر بی بی نصیر النسا ہوئیں۔ یہ بی بی بہت شفقت کرنیوالی
اور ملنسار ہیں۔ کبھی کبھی کاکوری آیا کرتی ہیں۔ انکا عقد انکے چچا کے پسر مولوی حکیم حافظ نصیر الحق
(علماء ص۱۹۳) فرنگی محلی کے ساتھ ہوا۔ انکے تین دختر مشیر النسا و ضمیر النسا و حسینہ ہوئیں۔
دختر اول بی بی مشیر النسا کا عقد مولوی مفتی عبد القادر انصاری (علماء ص۱۲۶) فرنگی محلی

کے ساتھ ہوا۔ اولاد ہوئی مگر کوئی زندہ نہیں رہی۔

دختر دوم بی بی ضمیر النسا کا عقد منشی علی اختر عباسی ابن شیخ شیدا علی (شجرہ نمبر ۵) کے ساتھ ہوا۔ اولاد اپنی جگہ پر مذکور ہو چکی۔

دختر سوم بی بی حسینہ کا عقد مولوی فرید الدین انصاری (علماء ۱۶۲) فرنگی محلی کے ساتھ ہوا یہ بی بی عین جوانی میں لاولد فوت ہوئیں۔

شیخ مظہر علی علوی عرف مجی میاں پسر بی بی سرفراز النسا کا عقد جیسا اوپر مذکور ہو چکا ہے انکی خالہ کی دختر بی بی وصلۃ النساء (شجرہ ہذا) کے ساتھ ہوا۔ انکے تین پسر معشوق حسن و محبوب حسن و محمود حسن ہوئے۔ منشی معشوق حسن علوی و منشی حکیم محبوب حسن علوی پسران اول و دوم شیخ مظہر علی لاولد فوت ہوئے۔ منشی محمود حسن علوی پسر سوم شیخ مظہر علی کے دو عقد یکے بعد دیگرے ہوئے۔ پہلا عقد بی بی مصباح النساء (شجرہ نمبر ۲) بنت سید محمد حسین ابن بی بی زبدۃ النساء (شجرہ ہذا) کے ساتھ ہوا۔ ان سے ایک دختر انوار النساء ولادت محرم ۱۳۱۹ھ ہوئیں جنکا عقد مولوی شمیم الدین علوی بن مولوی وسیم الدین ملک زادہ (ضمیمہ نمبر ۱) کے ساتھ ہوا۔ انکی اولاد اپنی جگہ پر مذکور ہے۔ منشی محمود حسن کے زوجۂ دوم سے دو دختر شمس النساء و صغیرہ ہوئیں۔

بی بی شمس النساء کا عقد شیخ مسعود احمد عباسی ابن شیخ امیر حسن (شجرہ ہذا) کے ساتھ ہوا۔ انکی اولاد اپنی جگہ پر مذکور ہے۔

بی بی صغیرہ کا عقد مولوی جمیل الدین ابن مولوی سدید الدین (شجرہ نمبر ۵) کے ساتھ ہوا یہ لاولد فوت ہوئیں۔

بی بی زیب النساء دختر پنجم بی بی رعایت النساء کا عقد انکی خالہ بی بی زبدۃ النساء کے پسر سید عابد حسین (شجرۂ ہذا) ابن سید طالب حسین بجنوری کیساتھ ہوا۔ انکے کوئی اولاد نہیں ہوئی۔

بی بی زبدۃ النساء عرف بجو (وفات ۳ صفر ۱۲۸۰ھ) دختر چہارم شیخ عبد الواجد عباسی کا عقد

قصبۂ بجنور میں سید طالب حسین ابن سید محمد ابراہیم کے ساتھ ہوا۔ سید طالب حسین نے کاکوری میں سکونت اختیار کی۔ اب انکی اولاد کاکوروی ہی کہی جاتی ہے۔ انکے دو دختر حمید النسا و مامون النسا اور چار پسر عابد حسین و باقر حسین و صادق حسین و حامد حسین ہوئے۔

بی بی حمید النسا دختر اول بی بی زبدۃ النسا کا عقد قصبۂ بجنور میں حکیم شیخ محمد یوسف کے ساتھ ہوا ایک دختر سعید النسا اور ایک پسر محمد یعقوب ہوئے۔

بی بی سعید النسا دختر حکیم محمد یوسف بجنوری کا عقد انکے خالہ کے پسر حکیم عبد الحفیظ (شجرہ ہذا) ابن شیخ باسط علی کے ساتھ ہوا۔ یہ لاولد فوت ہوئیں۔ یہ زوجہ اولے تھیں۔

شیخ محمد یعقوب کا حال شجرہ نمبر ۲ میں لکھا جا چکا ہے۔ انکا عقد انکے ماموں سید حامد حسین کی دختر بی بی معراج النسا کے ساتھ ہوا۔ اولاد موجود ہے۔

بی بی مامون النسا عرف تارا (وفات ۳ صفر ۱۳۱۰ھ) دختر دوم بی بی زبدۃ النسا کا عقد قصبہ بجنور میں شیخ باسط علی ابن شیخ ناصر علی صدیقی کے ساتھ ہوا۔ انکے ایک پسر حکیم مولوی عبد الحفیظ (ولادت ۳ ذیقعدہ ۱۲۶۷ھ وفات ۳ ذی حجہ ۱۳۲۴ھ) ہوئے۔ انکے والد نے بجنور سے منتقل ہوکر کاکوری میں سکونت اختیار کی۔ انکے تین عقد یکے بعد دیگرے ہوئے۔ پہلا عقد بجنور میں انکی خالہ کی دختر بی بی سعید النسا بنت شیخ محمد یوسف کے ساتھ اور دوسرا عقد کاکوری میں بی بی حشمت النسا بنت منشی مقبول احمد حجاجی کے ساتھ اور تیسرا عقد بوٹی بی بی (وفات ۹ ذی حجہ ۱۳۴۲ھ) بنت شیخ جعفر علی مخدوم زادہ (نفحہ صفحہ ۳۲) کے ساتھ ہوا۔ زوجہ اول و سوم لاولد فوت[1] ہوئیں۔ زوجۂ ثانیہ سے دو دختر مصلح النسا و وجیہ النسا اور ایک پسر عبد القدوس ہوئے۔ بٹیا مصلح النسا کم عمری میں ناکتخدا فوت ہوئیں۔

بی بی وجیہ النسا (وفات ۲ صفر ۱۳۴۱ھ) دختر دوم حکیم عبد الحفیظ صدیقی کا عقد شیخ افتخار علی علوی ابن شیخ فدا علی مخدوم زادہ (نفحہ صفحہ ۱۱۱) کے ساتھ ہوا۔ اپنے عقد کے صرف پانچ چھ برس

---

[1] مشاہیر صفحہ ۲۳ [2] مشاہیر صفحہ ۲۰۹ ۱۲

بعد بیوہ ہوگئیں اور بیوگی کے تین سال گزرنے پر جوانی میں فوت ہوئیں۔ انکی ایک دختر کاظمہ عرف بجن (ولادت ۳ صفر ۱۳۳۵ھ) موجود ہیں۔ انکا عقد ۵ ذیقعدہ ۱۳۶۲ھ کو شیخ فدا احمد عباسی عرف ہاشمی ابن منشی اصغر علی (شجرہ نمبر ۵) کے ساتھ ہوا ہے۔

شیخ عبد القدوس پسر حکیم عبد الحفیظ صدیقی نے انٹرنس پاس کیا۔ فوجی دفتر لکھنؤ میں ملازم ہیں۔ ان کو حضرت شاہ حبیب حیدر قلندرؒ سے بیعت ہے۔ صفحات ماقبل میں مذکور ہو چکا ہے کہ انکا عقد بی بی ذاکرہ بنت منشی اصغر علی عباسی (شجرہ نمبر ۵) کے ساتھ ہوا۔ انکی اولاد اسی شجرہ میں لکھی جا چکی۔

سید عابد حسین پسر اول بی بی زبدۃ النسا کا عقد انکی خالہ بی بی رعایت النسا کی دختر بی بی زیب النسا (شجرہ ہذا) بنت شیخ حاتم علی ملک زادہ کے ساتھ ہوا جیسا کہ اوپر مذکور ہو چکا ہے انکے کوئی اولاد نہیں ہوئی۔

سید باقر حسین پسر دوم بی بی زبدۃ النسا کا عقد انجن بی بی بنت شیخ شوکت علی مخدوم زادہ (فیض ۵۵) کے ساتھ ہوا۔ کوئی اولاد نہیں ہوئی تھی کہ عین جوانی میں یہ فوت ہوئے۔ انکی جوان بیوہ بعد کو عرصۂ دراز تک زندہ رہ کر فوت ہوئیں۔

سید صادق حسین پسر سوم بی بی زبدۃ النسا اپنے عالم شباب میں ناکتخدا فوت ہوئے۔

سید حامد حسین پسر چہارم بی بی زبدۃ النسا کا عقد جیسا مذکور ہو چکا ہے بی بی سراج النسا بنت شیخ کاظم علی عباسی (شجرہ نمبر ۴) کے ساتھ ہوا۔ انکی اولاد بتفصیل اس شجرہ میں لکھی جا چکی۔

شیخ غلام مرتضیٰ عباسی پسر اول شیخ عبد الواجد کے یکے بعد دیگرے دو عقد ہوئے۔ پہلا نکاح کاکوری میں انکے چچا شیخ کرامت اللہ خاں عباسی کی دختر بی بی سکینہ (شجرہ ہذا) کے ساتھ اور دوسرا عقد بارہ بنکی میں بی بی بختاور بنت شیخ رسول بخش عرف منو میاں کے ساتھ ہوا۔ زوجۂ ثانیہ سے کوئی اولاد نہیں ہوئی۔ زوجۂ اولےٰ سے صرف ایک دختر امیر النسا ہوئیں۔

بی بی امیر النسا دختر شیخ غلام مرتضیٰ عباسی کا عقد مولوی کریم الدین علوی صدر الصدور

وفات ۲۶ رجب ۱۲۶۷ھ) نبیرۂ ملا حمید الدین ملکزادہ محدث کے ساتھ ہوا۔ کوئی اولاد نہیں ہوئی
شیخ غلام مصطفےٰ عباسی پسر دوم شیخ عبدالواجد صدر الصدور کے عہدہ پر ممتاز رہے،
انکا عقد بی بی سلیم النسا بنت شیخ محمد بخش علوی ابن منشی فیض بخش ملک زادہ مورخ کے ساتھ ہوا
ایک دختر نصیب النسا اور دو پسر عبدالحکیم و نعیم الدین ہوئے۔

بی بی نصیب النسا دختر شیخ غلام مصطفےٰ عباسی کا عقد مولوی علی الدین علوی ابن مولوی
قطب الدین ملک زادہ کے ساتھ ہوا۔ یہ اپنے شوہر کی زوجۂ ثانیہ تھیں۔ انکے تین پسر وصی الدین
وحمید الدین و غازی الدین ہوئے۔ یہ تینوں صاحبان مولوی ولی الدین ملک زادہ (شجرہ ۵)
کے سوتیلے بھائی تھے۔

مولوی وصی الدین ملک زادہ پسر اول بی بی نصیب النسا کی اولاد کے متعلق ضمیمہ نمبر ا ملاحظہ ہو
مولوی حافظ حمید الدین ملک زادہ پسر دوم بی بی نصیب النسا کی اولاد موجود ہے۔ انکی
ایک دختر بی بی حسین النسا عرف منا جان کا عقد سید عاشق حسین ابن سید حامد حسین (شجرہ ۱۲)
کے ساتھ ہوا اور دوسری دختر بی بی ناظمہ کا عقد شیخ مشیر علی ابن شیخ مشرف علی عباسی
(شجرہ نمبر ۳) کے ساتھ ہوا۔ ان دونوں کی اولاد اپنی اپنی جگہ پر مذکور ہو چکی۔ مولوی حافظ
حمید الدین ملک زادہ کی بقیہ اولاد کے متعلق نسب نامہ ملک زادگان ملاحظہ ہو۔

مولوی غازی الدین ملک زادہ پسر سوم بی بی نصیب النسا ۸ ربیع الآخر ۱۲۹۵ھ کو ناکتخدا فوت ہوئے[1]
شیخ عبدالحکیم عباسی پسر اول شیخ غلام مصطفےٰ کا عقد بی بی نعیم النسا بنت حافظ شیخ اکبر علی
مخدوم زادہ (نفحہ ص ۹۶) کے ساتھ ہوا۔ اس طرح یہ اور نواب یار جنگ بہادر (ضمیمہ نمبر ا) ہم زلف
تھے۔ انکے صرف ایک دختر افضل النسا ہوئیں۔

بی بی افضل النسا بنت شیخ عبدالحکیم عباسی کا عقد حافظ سید ظہیر الدین (وفات ۱۹ شوال
۱۳۲۰ھ) ابن سید شمس الدین از نبائر مفتی سید عبدالسلام دیوی (نفحہ ص ۹۶) کے ساتھ ہوا انکے

---

[1] تذکرہ ص ۲۶

ایک دختر اشرف النسا اور دو پسر امیر الدین و فخر الدین ہوئے۔

بی بی اشرف النسا بنت بی بی فضل النسا کا عقد شیخ شیدا علی عباسی ابن شیخ مظہر علی (شجرہ نمبر ۵) کے ساتھ ہوا۔ انکی اولاد اپنی جگہ پر مذکور ہو چکی۔

سید امیر الدین (وفات ۵ رجب ۱۳۴۵ھ) پسر اول بی بی فضل النسا بہت شوقین طبیعت اور گویا شخص تھے۔ حیدر آباد دکن میں وکالت کرتے تھے۔ تقریباً پچاس سال کی عمر میں حیدر آباد میں وفات پائی اور وہیں دفن ہوئے۔ انکا عقد سندیلہ میں بی بی راضیہ بنت سید نذر علی کے ساتھ ہوا۔ یہ بی بی شیخ محمد واسع عباسی از نبائر قاضی راجو عباسی (شجرہ نمبر ۹) کی نواسی تھیں۔ انکے کوئی اولاد نہیں ہوئی۔ یہ بی بی بقید حیات ہیں۔ سندیلہ میں قیام ہے۔

سید فخر الدین (وفات ۲۴ جمادی الاولی ۱۳۴۲ھ) پسر دوم بی بی فضل النسا کو حضرت حافظ شاہ علی انور قلندر سے بیعت تھی۔ ریاست حیدر آباد دکن میں محکمہ پولیس میں تھانہ دار تھے۔ وہیں تقریباً چالیس بنتالیس سال کی عمر میں وفات پائی اور دفن ہوئے۔ انکا عقد بی بی ہاجرہ (ولادت ۱۲ شعبان ۱۳۰۸ھ) بنت مولوی اقبال الدین ملک زادہ کے ساتھ ہوا کوئی اولاد نہیں ہوئی۔ یہ بی بی ابھی بقید حیات ہیں۔

شیخ عبد النعیم معروف بہ نعیم الدین عباسی (وفات ۱۳۱۲ھ) پسر دوم شیخ غلام مصطفے کے دو عقد یکے بعد دیگرے ہوئے۔ پہلا عقد ۱۲۰۸ھ میں کاکوری سے باہر غالباً گوپامئو میں اور دوسرا عقد بی بی فریدالنسا بنت شیخ مظہر علی عباسی (شجرہ نمبر ۵) کے ساتھ ہوا۔ زوجۂ اولے لاولد فوت ہوئیں۔ زوجۂ ثانیہ سے ایک دختر جمیل النساء عرف حافظہ ہوئی تھیں جو نوجوانی میں ناکتخدا فوت ہوئیں۔ اور کوئی اولاد نہیں ہوئی۔

شیخ غنی احمد عباسی پسر سوم شیخ عبد الواحد مکہ معظمہ میں فوت ہوئے۔ انکا عقد نہیں ہوا

شیخ ظہور احمد عباسی پسر چہارم شیخ عبد الواحد کا عقد قصبۂ امیٹھی میں مولوی نصیر الدین[1] کی دختر

---

[1] مولوی نصیر الدین مولوی غلام امام شہید امیٹھوی کے خاندان سے تھے۔ بسلسلہ وکالت الہ آباد میں قیام رہا اسلئے الہ آبادی مشہور ہو گئے

کے ساتھ ہوا۔ انکے دو پسر عبدالغفور و عبدالصمد ہوئے۔

شیخ عبدالغفور عباسی پسر اول شیخ ظہور احمد حافظ قرآن شریف تھے۔ انکا قیام نانہالی جائداد کی بدولت الہ آباد میں رہا۔ انکا عقد قصبہ امیٹھی میں شیخ فضل امام برادر مولوی غلام امام شہید کی دختر (وفات یکم شوال ۱۳۰۳ھ) کے ساتھ ہوا۔ انکے ایک دختر شریف النسا اور تین پسر امیر حسن و نظیر حسن و حافظ علی ہوئے۔

بی بی شریف النسا دختر شیخ عبدالغفور عباسی کا عقد سندیلہ میں سید نجم الدین ابن سید عنایت حسین (نیض ص۱۲۶) کے ساتھ ہوا۔ انکے ایک دختر اور چار پسر محمد احمد و محی الدین و اکرام الدین و نظام الدین ہوئے۔ ان لوگوں کا قیام سندیلہ میں رہا۔ اولاد وہاں شاد و آباد ہے۔

شیخ امیر حسن عباسی (وفات ۲۳ ربیع الآخر ۱۳۴۰ھ) پسر اول حافظ شیخ عبدالغفور حافظ قرآن تھے۔ الہ آباد میں تحصیل علم کیا اور حیدر آباد دکن میں وکالت کا امتحان پاس کرکے عرصہ تک وہاں کام کرتے رہے۔ پھر کاکوری آکر مستقل قیام کیا اور یہیں تقریباً ستر سال کی عمر میں وفات پائی۔ تکیہ شریف کے قبرستان میں دفن ہوئے۔ انکے دو عقد یکے بعد دیگرے ہوئے۔ پہلا عقد بی بی افتخار النسا بنت شیخ مقصود علی عباسی (شجرہ ہذا) کے ساتھ اور دوسرا عقد شاہ واجد علی قلندر مخدوم زادہ کی دختر (نفحو ص۱۱۹) کے ساتھ ہوا۔ زوجہ اولیٰ سے دو پسر عنایت احمد و سعید احمد اور ایک دختر وقار النسا ہوئے اور زوجہ ثانیہ سے ایک پسر مسعود احمد اور چار دختر احترام النسا و احتشام النسا و محبوب النسا و التفات النسا ہوئے۔ شیخ امیر حسن کی زوجہ ثانیہ (وفات ۱۵ ذیقعدہ ۱۳۶۲ھ) نے تقریباً اسی سال کی عمر میں وفات پائی اور اپنے شوہر کے پہلو میں دفن ہوئیں۔

بی بی وقار النسا دختر اول حافظ امیر حسن عباسی کا عقد سندیلہ میں چودھری عبدالعزیز پسر چودھری محمد رضا (شجرہ ہذا) کے ساتھ ہوا۔ اولاد مذکور ہو چکی۔

بی بی احترام النسا دختر دوم حافظ امیر حسن عباسی نو عمری میں ناکتخدا فوت ہوئیں۔

بی بی احتشام النسا دختر سوم حافظ امیر حسن عباسی کا عقد شیخ عزیز الدین ابن شیخ احمد علی

ملک زادہ (نفح ص۹۰) کے ساتھ ہوا۔ یہ لاولد فوت ہوئیں۔
بی بی مجیب النسا دختر چہارم حافظ امیر حسن عباسی کا عقد انکے ماموں شاہ ماجد علی قلندری کے پسر حافظ شاہ اکرام علی مخدوم زادہ (نفح ص۱۱۹) کے ساتھ ہوا۔ یہ عین جوانی میں صرف ایک دختر حبیب النسا کو چھوڑ کر فوت ہوئیں اور تکیہ شریف کے قبرستان میں دفن ہوئیں۔
بی بی حبیب النسا (ولادت ۳۰ ربیع الاول ۱۳۲۳ھ) بنت بی بی مجیب النسا کا عقد انکے ماموں شیخ سعید احمد عباسی کے پسر شیخ رشید احمد (شجرہ ہٰذا) کے ساتھ ہوا۔ اولاد اپنی جگہ پر مذکور ہے۔
بی بی التفات النسا (ولادت ۸ ربیع الآخر ۱۳۲۲ھ) دختر پنجم حافظ امیر حسن عباسی کا عقد انکی بڑی بہن کے انتقال کے بعد علی سبیل البدلیت حافظ شاہ اکرام علی مخدوم زادہ (نفح ص۱۱۹) کے ساتھ ہوا۔ ۲۸ ذیقعدہ ۱۳۵۱ھ کو یہ بیوہ ہو گئیں۔ کوئی اولاد نہیں ہے۔ بقید حیات ہیں۔
شیخ عنایت احمد پسر اول حافظ امیر حسن لاولد فوت ہوئے۔
شیخ سعید احمد عباسی (وفات ذیقعدہ ۱۳۵۶ھ) پسر دوم حافظ امیر حسن ریاست بھوپال میں ملازم تھے۔ وہیں وفات پائی اور دفن ہوئے۔ انکا عقد قصبہ رودولی میں حافظ مہر الحسن کی دختر بی بی عصمت النسا کے ساتھ ہوا۔ یہ بیوہ بی بی ابھی تک بقید حیات ہیں۔ ان کے پانچ پسر رشید احمد و وحید احمد و شفیق احمد و مجید احمد و فرید احمد اور چھ دختر رابعہ و رئیسہ و جمیلہ و حبیبہ و شفقت النسا و علیم النسا ہوئے۔ ان سب کا قیام بھوپال میں ہے۔ پسر اول کے سوا سب ناکتخدا ہیں۔
شیخ رشید احمد عباسی پسر اول شیخ سعید احمد ریاست بھوپال میں ملازم ہیں۔ انکا عقد انکی پھوپھی بی بی مجیب النسا کی دختر بی بی حبیب النسا (شجرہ ہٰذا) بنت حافظ شاہ اکرام علی مخدوم زادہ کے ساتھ ہوا۔ (جیسا اوپر مذکور ہوا) تین کم عمر پسر نسیم احمد و شمیم احمد و حلیم احمد موجود ہیں۔
شیخ مسعود احمد عباسی (ولادت ۱۳۲۱ھ) پسر دوم حافظ امیر حسن دفتر عدالت ریاست حیدرآباد دکن میں ملازم ہیں۔ انکا عقد بی بی شمس النسا عرف اختر النسا (ولادت ۱۳۲۹ھ) دختر دوم

منشی شیخ محمود حسن ابن شیخ منظر علی ملک زادہ (شجرہ ہذا) کے ساتھ ہوا جو اوپر مذکور بھی ہوچکا ہے۔ انکے پانچ دختر مفیض النسا (ولادت ۱۳۴۸ھ) و مبین النسا (ولادت ۱۳۵۰ھ) و زہرا بتول (ولادت ۱۳۵۴ھ) و خدیجہ بانو (ولادت ۱۳۵۵ھ) و عفت النسا (ولادت ۱۳۶۰ھ) اور دو پسر وصی احمد (ولادت ۱۳۵۲ھ) و رضی احمد (ولادت ۱۳۵۸ھ) موجود ہیں۔ یہ سب ابھی کم عمر اور ناکتخدا ہیں۔ اپنے والدین کے ساتھ حیدرآباد میں رہتے اور تعلیم پاتے ہیں۔

شیخ نظیر حسن عباسی (وفات ۷ ذیحجہ ۱۳۴۰ھ) پسر دوم حافظ شیخ عبد الغفور رحمۃ اللہ علیہ خانہ نشین رہے۔ دماغ میں ربودگی سی تھی۔ انکا عقد بی بی مسلم النسا بنت شیخ منظر علی عباسی (شجرہ نمبر۵) کے ساتھ ہوا۔ یہ بی بی معہ اپنے پسر شیخ محفوظ احمد کے لکھنؤ میں رہتی ہیں۔ انکے تین دختر مختار النسا و ممتاز النسا و مبین النسا اور دو پسر انتظام احمد و محفوظ احمد ہوئے۔

بی بی مختار النسا (ولادت ذیحجہ ۱۳۰۳ھ) دختر اول شیخ نظیر حسن عباسی کا عقد انکے بڑے ماموں شیخ فدا علی عباسی کے پسر شیخ اقتدا علی (شجرہ نمبر۵) کے ساتھ ہوا۔ انکی اولاد اپنی جگہ پر مذکور ہو چکی ہے۔

بی بی ممتاز النسا (ولادت ۲۰ صفر ۱۳۰۹ھ) دختر دوم شیخ نظیر حسن عباسی کا عقد انکی مرحوم ماموں زاد بہن بی بی صابرہ بنت شیخ فدا علی عباسی (شجرہ نمبر۵) کے بعد انکے شوہر سید اکرام امداد ابن سید اسد اللہ کرمانی کے ساتھ ہوا۔ ہنوز کوئی اولاد نہیں ہے۔ اپنے شوہر کے ساتھ لکھنؤ میں رہتی ہیں۔

بی بی مبین النسا (ولادت شعبان ۱۳۱۲ھ) دختر سوم شیخ نظیر حسن عباسی کا عقد ان کے چھوٹے ماموں شیخ شید اعلی عباسی کے پسر شیخ عبد الروف عباسی (شجرہ نمبر۵) کے ساتھ ہوا۔ انکی اولاد اپنی جگہ پر مذکور ہو چکی اپنے شوہر کے ساتھ لکھنؤ میں رہتی ہیں۔

شیخ انتظام احمد عباسی پسر اول شیخ نظیر حسن صرف پندرہ سولہ سال کی عمر میں بعارضہ طاعون ناکتخدا فوت ہوئے۔

شیخ محفوظ احمد عرف کلو (ولادت ۱۱ ربیع الاول ۱۳۱۵ھ) پسر دوم شیخ نظیر حسن نے انگریزی

تعلیم میں انٹرنس پاس کیا۔ کئی سال سرکاری ملازمت لکھنؤ کے فوجی دفتر میں کی۔ افسوس ہے کہ دس پندرہ سال سے مرض مالیخولیا میں مبتلا ہیں اور بیکار ہیں۔ انکا عقد انکے چھوٹے ماموں شیخ شیدا علی عباسی کی دختر بی بی غوثیہ بانو (شجرہ نمبر۸) کے ساتھ ہوا۔ ایک دختر قدسیہ عرف ثریا خاتون (ولادت ۳ رشوال ۱۳۴۴ھ) موجود ہیں جو ابھی ناکتخدا ہیں اور مسلم زنانہ اسکول لکھنؤ میں تعلیم پارہی ہیں۔

شیخ حافظ علی عباسی (وفات ۷ رشوال ۱۳۶۲ھ) پسر سوم حافظ شیخ عبد الغفور عرصہ دراز ہوا حیدرآباد دکن چلے گئے تھے۔ وہیں اپنے برادرزادہ شیخ مسعود احمد عباسی کے پاس زمانہ علالت میں رہے اور وفات پائی۔ انکی عمر تقریباً ستر سال کی ہوئی۔ انکا عقد سندیلہ میں بی بی سمیع النسا عرف ننھی بنت شیخ مراد علی عباسی (شجرہ نمبر۹) کے ساتھ ہوا۔ یہ بی بی ابھی بقید حیات ہیں اور سندیلہ ہی میں رہتی ہیں۔ انکے ایک دختر مقیم النسا اور ایک پسر محفوظ علی موجود ہیں۔

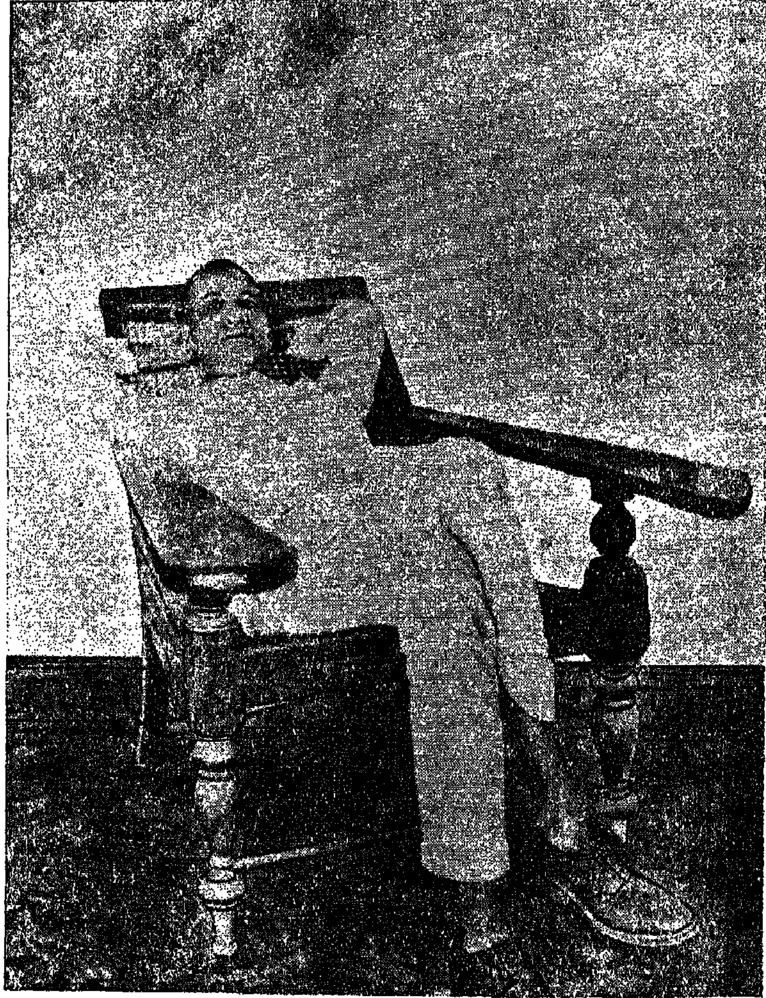
بی بی مقیم النسا دختر شیخ حافظ علی عباسی کا عقد انکی پھوپھی بی بی شریف النسا کے پسر سید محمد احمد ابن سید نجم الدین (شجرہ ہذا) کے ساتھ ہوا۔ صاحب اولاد ہیں۔ سندیلہ میں قیام ہے۔

شیخ محفوظ علی عباسی پسر شیخ حافظ علی کی تعلیم و تربیت اپنے ننہال سندیلہ میں ہوئی۔ اب کانپور میں بسلسلہ ملازمت قیام ہے۔ وہیں غیر برادری میں انھوں نکاح کرلیا ہے۔

شیخ عبد الصمد عباسی پسر دوم شیخ ظہور احمد نے الہ آباد میں کامیابی کے ساتھ وکالت کی۔ اور معقول جائداد پیدا کی۔ وہیں مستقل قیام رہا اور وہیں فوت ہوئے۔ انکا عقد انکی پھوپھی بی بی رعایت النسا کی نواسی بی بی محمود النسا (شجرہ ہذا) بنت چودھری علی رضا کے ساتھ سندیلہ میں ہوا ایک دختر اور تین پسر مجید الدین و سعید الدین و صدر الدین ہوئے۔ اب انکا وطن الہ آباد ہے

بی بی سید النسا دختر شیخ عبد الصمد عباسی کا عقد حسبیانہ مذکور ہوا مولوی عبد العزیز فاروقی ابن مولوی محمد رضا سندیلوی (شجرہ ہذا) کے ساتھ ہوا۔ یہ زوجہ اولی تھیں لاولد فوت ہوئیں۔

شیخ عبد الواحد عرف مجید الدین عباسی پسر اول شیخ عبد الصمد کی سکونت الہ آباد میں رہی اور وہیں فوت ہوئے۔ انکے دو عقد یکے بعد دیگرے ہوئے۔ پہلا نکاح بی بی سارہ بنت شیخ



LATE MAJEEDUDDIN ABBASI
(28th May. 1933)

مجيدالدين عباسي (صفحه ٢٢٠)

اکبر علی عباسی (شجرہ نمبر۶) کے ساتھ اور دوسرا نکاح الہ آباد میں بی بی شاکرہ بنت حافظ سید سلامت اللہ کرمانی کے ساتھ ہوا۔ زوجۂ اولیٰ لاولد فوت ہوئیں۔ زوجۂ ثانیہ سے ایک دختر زبیدہ موجود ہیں۔ انکا قیام الہ آباد میں ہے۔

بی بی زبیدہ خاتون (ولادت صفر ۱۳۵۰ھ) بنت شیخ مجید الدین عباسی زیر تعلیم اور ناکتخدا ہیں۔

شیخ عبدالماجد عرف سعید الدین عباسی پسر دوم شیخ عبدالصمد ضلع بریلی میں پولیس سب انسپکٹر تھے۔ دوران ملازمت میں ایک ناگہانی آفت سے وفات ہوئی۔ انکی لاش بریلی سے کاکوری آئی اور قاضی رضی رح کے مزار کے جوار میں دفن ہوئے۔ انکا عقد ان کی بھاوج بی بی شاکرہ کی بہن بی بی فاضلہ کے ساتھ ہوا۔ ایک دختر طاہرہ اور ایک پسر رشید الدین موجود ہیں۔ ان کا قیام الہ آباد میں ہے۔

بی بی طاہرہ بنت شیخ سعید الدین عباسی کا عقد شیخ محمد خالد ابن شیخ عزیز الحسن بجنوری (ذیل صفحہ ۱۰۲) کے ساتھ ۱۳۶۰ھ میں ہوا۔ ابھی کوئی اولاد نہیں ہے۔

شیخ رشید الدین عباسی پسر شیخ سعید الدین کلکتہ میں محکمۂ ریلوے میں ملازم ہیں۔ ہنوز عقد نہیں ہوا ہے۔

شیخ عبدالستار عرف صدرالدین عباسی پسر سوم شیخ عبدالصمد عین جوانی میں ناکتخدا فوت ہوئے۔

شیخ احمد علی عباسی پسر پنجم شیخ عبدالواجد کا حال کچھ نہیں معلوم ہوا۔ غالباً یہ کم عمری میں ناکتخدا فوت ہوئے۔

شیخ مقصود علی عباسی پسر ششم شیخ عبدالواجد کا عقد قصبۂ امیٹھی میں بی بی ممتاز النساء کے ساتھ ہوا۔ انکے دو دختر ضامن النساء و افتخار النساء اور ایک پسر منظور علی ہوئے۔

بی بی ضامن النساء عرف بن دختر اول شیخ مقصود علی عباسی کا عقد گوپامئو میں شیخ

یوسف علی کے ساتھ ہوا۔ اس سے زائد حال نہیں معلوم ہوا۔

بی بی افتخار النسا دختر دوم شیخ مقصود علی عباسی کا عقد جیسا مذکور ہو چکا ہے حافظ امیر حسن ابن حافظ شیخ عبدالغفور عباسی (شجرۂ ہذا) کے ساتھ ہوا۔

شیخ منظور علی عباسی پسر شیخ مقصود علی کا عقد گڈھی بہلول میں چودھری مراد بخش کی دختر کے ساتھ ہوا۔ اس سے زائد حال نہیں معلوم ہوا۔



شجرہ نمبر ۸ (الف)

بی بی عجیبہ دختر شیخ غلام قادر عباسی (شجرہ نمبر ۸)

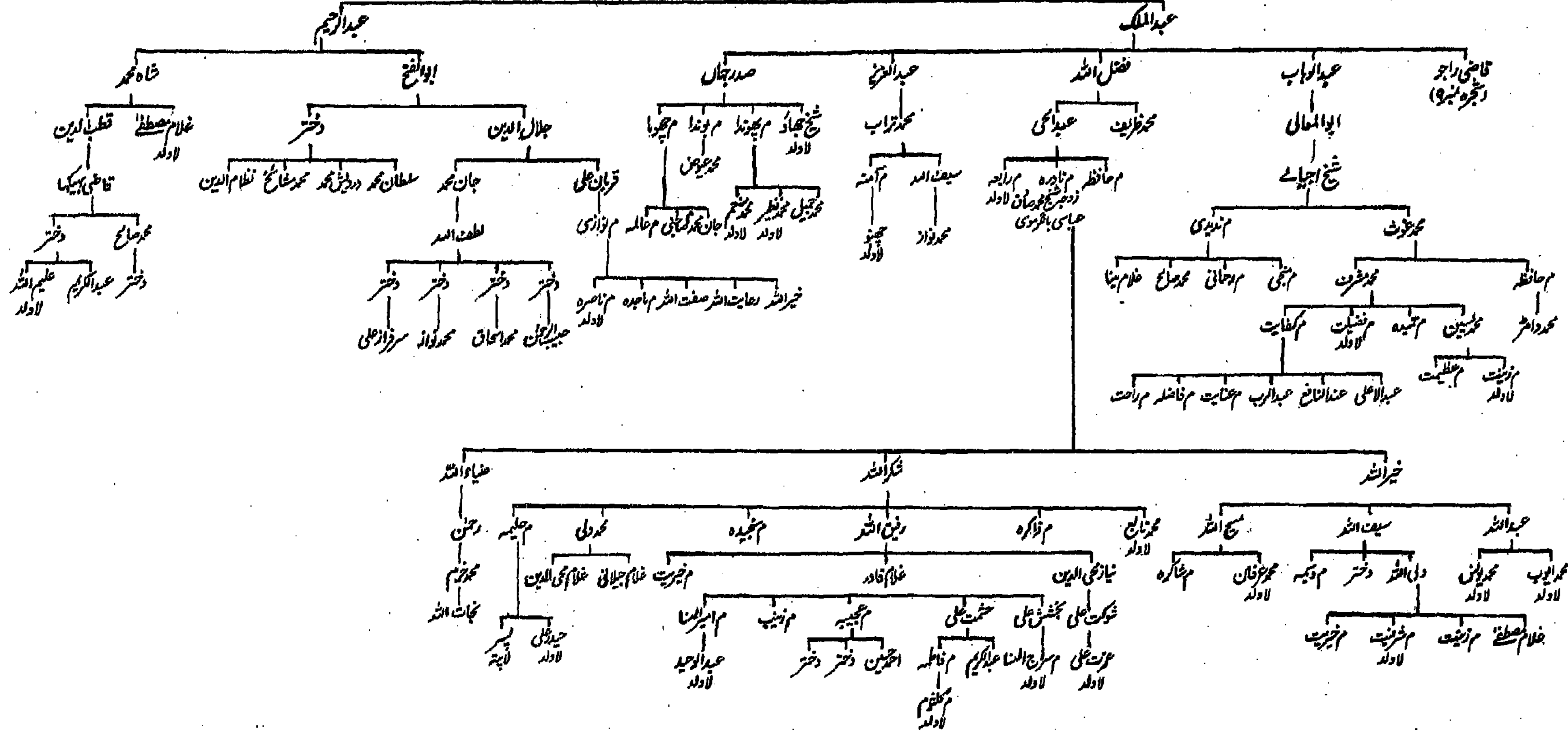
زوجہ ملک العلما ملا محمد حیدر انصاری فرنگی محلی لکھنوی (علما صفحہ ۴۹) بن ملا محمد مبین بن ملا محب اللہ بن حضرت مولانا عبد الحق بن ملا محمد سعید بن ملا قطب الدین شہید سہالوی از بنائر حضرت شیخ ابو ایوب انصاری صحابی رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

- زوجہ مولانا عبد الرزاق (علما صفحہ ۹۲)
  - عبد الباسط (علما صفحہ ۱۰۱) = دختر خادم احمد (علما صفحہ ۱۵۸)
  - زوجہ اول نظام الدین (علما صفحہ ۲۱۳) لاولد
  - عبد الوہاب (علما صفحہ ۱۰۱) = دختر ظہور علی (علما صفحہ ۱۰۴)
  - عبد الشکور (علما صفحہ ۱۰۱) لاولد
  - زوجہ اول محب اللہ (علما صفحہ ۱۵۸) لاولد
- زوجہ ظفر احمد (علما صفحہ ۲۱۲)
  - فخر الدین (علما صفحہ ۲۱۱)
- حافظ احمد حسین (علما صفحہ ۲۲)

ھ ملک العلما ملا محمد حیدر انصاری کے تین عقد ہوئے۔ ان کی زوجہ دوم بی بی عجیبہ کا تعلق اس کتاب سے ہے اس لئے صرف ان ہی کی اولاد اس شجرہ میں دکھلائی گئی ہے۔ زوجہ اول و سوم کی اولاد کے متعلق کتاب تذکرۂ علمائے فرنگی محل ملاحظہ ہو۔

شجرہ نمبر ۸ (صفحہ ۲۲۳-۲۳۴)

شیخ بہاء الدین پسر دوم قاضی شیخ کوچک عباسی (شجرہ نمبر ۲)



شجرہ نمبر ۸

شیخ بہاء الدین عباسی پسر دوم قاضی شیخ کوچک عباسی (شجرہ ۲)

شیخ بہار الدین عباسی پسر دوم قاضی شیخ کوچک کے متعلق قاضی خادم حسن علوی اپنی مصنفہ تاریخ قصبۂ کاکوری میں لکھتے ہیں:۔

"تمام ملک بطور خالصہ و خام تحصیل عمال سرکاری کے انتظام و نگرانی میں آیا۔ بادشاہ حسب منشاء و مرضی خود لوگوں کو مستاجری پر اور مستحقین مثلاً علماء و فقراء اعیان و خیر خواہان دولت کو بطور جاگیر عطا کرتا تھا۔ افغانی جنگ کے دوران میں قاضی بہار الدین عباسی نے چودھری مبارک خاں صدیقی بنیرۂ چودھری فتح صدیقی کی املاک پر بہانۂ بغاوت افغانان زبردستی قبضہ کر کے مکانات کو منہدم کر ڈالا اور بلا حکم سلطانی چودھراہٹ و مقدمی کرنے لگے۔ مبارک خاں صدیقی نے جو خیر خواہ سرکاری تھے دہلی میں فریاد کی۔ بادشاہ نے انکا خطاب و عہدہ جو پشتینی چلا آتا تھا بحال کیا اور کئی سو بیگہ زمین بطور معافی عطا کی"۔

اس تحریر کے ثبوت میں چودھری مبارک خاں صدیقی کے نام کا فرمان بھی حاشیہ میں نقل کیا ہے۔ اس میں تاریخ تحریر ۹ رجب ۹۴۸ھ مرقوم ہے۔ اس سے معلوم ہوتا ہے کہ سنہ مذکور میں شیخ بہار الدین عباسی بقید حیات تھے۔ افسوس کہ صحیح پتہ نہیں ملتا کہ انھوں نے قصبہ میں کس مقام پر سکونت رکھی تھی۔ زبانی روایات کے سننے اور آثار قدیمہ کے دیکھنے سے اندازہ ہوتا ہے کہ ساگر تالاب کے پورب میں جو ایک پختہ سہ درہ دیوار باقی ہے وہ انکے یا انکی اولاد کے مسکونہ مکان کا ایک حصہ ہے۔ چونکہ انکی اولاد میں سے کسی کی سکونت اب کاکوری میں نہیں ہے اسلئے جو کچھ نام دریافت ہو سکے اس شجرہ نمبر ۸ اور شجرہ نمبر ۹ میں لکھے گئے ہیں۔ انکے دو پسر عبدالملک عبدالرحیم ہوئے شیخ عبدالملک عباسی پسر اول شیخ بہار الدین کے دو عقد یکے بعد دیگرے ہوئے۔ پہلا

عقد انکے حقیقی چچا قاضی بایزید (شجرہ نمبر ۲) کے دختر کے ساتھ اور دوسرا عقد قصبہ بہیارہ ضلع بارہ بنکی کے خاندان قدوارہ میں ہوا۔ زوجۂ اولے سے صرف ایک پسر قاضی راجو اور زوجۂ ثانیہ سے چار پسر عبدالوہاب فضل اللہ و عبدالعزیز و صدر جہاں ہوئے۔

قاضی راجو عباسی پسر اول شیخ عبدالملک کی اولاد کے متعلق شجرہ نمبر ۹ ملاحظہ ہو۔

شیخ عبدالوہاب عباسی پسر دوم شیخ عبدالملک کے ایک پسر ابوالمعالی ہوئے۔

شیخ ابوالمعالی عباسی پسر شیخ عبدالوہاب کا عقد سندیلہ میں چودھری علی شیر کی دختر کے ساتھ ہوا۔ انکے ایک پسر شیخ اجیالے ہوئے۔

شیخ اجیالے عباسی پسر شیخ ابوالمعالی کے ایک پسر محمد غوث اور ایک دختر بی بی ندیدی ہوئے

بی بی ندیدی بنت شیخ اجیالے عباسی کا عقد شیخ محمد منتخب ابن شیخ عبدالرقیب ملک زادہ کے ساتھ ہوا۔ انکے دو دختر بی بی منجھی و بی بی رحمانی اور دو پسر محمد صالح و غلام مینا ہوئے

بی بی منجھی دختر اول بی بی ندیدی کا عقد شیخ عبدالاحد ابن قاضی محمد حافظ عباسی (شجرہ نمبر ۳) کے ساتھ ہوا۔ ان کی اولاد مذکور ہوچکی۔

بی بی رحمانی (ولادت ۱۱۷۰ھ۔ وفات ۱۱۸۰ھ) دختر دوم بی بی ندیدی کا عقد شیخ محمد کبیر (وفات ۱۷ جمادی الآخر ۱۱۸۶ھ) ابن شیخ محمد عیوض نواسۂ شیخ محمد صفی ملک زادہ کاکوروی کیساتھ ہوا۔

---

[1] چشمۂ فیض میں شیخ عبدالوہاب کا تذکرہ جس صفحہ میں ہے وہاں حاشیہ پر یہ عبارت بھی لکھی ہوئی ہے:۔

"شیخ اسد آسہم از برادران قاضی و متولی بودہ اند لیکن نام ایشاں دریں مقام بنظر نیامدہ۔ از بزرگان آں وقت باقی ست کہ تحقیق کردہ شود۔ مکان ایشاں زیر دیوار شرقی احاطہ محمد یسین ولد محمد شرف جائیکہ درخت پاکر است بود۔ زوجہ مساۃ حیاتی نام داشتند۔ و دو دختر گذاشتند اول فہیدہ دوم سنجیدہ۔ فہیدہ بہ محمد پناہ پسر محمد درویش کدخدا بود از بطن او پسر متولد شد حسین علی نام در ۱۲۱۳ھ لاولد فوت کرد۔ سنجیدہ بہ میر بدیع الدین بن قاضی غیاث الدین نگرامی کدخدا بود۔ او ہم لاولد رفت"

انکی اولاد قصبہ میں موجود ہے۔ تفصیل نسب نامۂ ملک زادگان میں ملاحظہ ہو۔

شیخ محمد صالح و شیخ غلام مینا پسران اول و دوم بی بی ندیدی بھی صاحب اولاد ہوئے تفصیل نسب نامہ ملک زادگان میں ملاحظہ ہو۔

شیخ محمد غوث عباسی پسر شیخ اجیالے کا عقد بی بی نیفہ بنت شیخ تاج الدین نبیرہ قاضی بایزید عباسی (شجرہ نمبر۲) کے ساتھ ہوا۔ انکے ایک دختر حافظہ اور ایک پسر محمد مشرف ہوئے۔ شیخ محمد غوث کے ایک باندی مسماۃ لیلی کے بطن سے دو پسر پاک محمد و محمد خلیل بھی تھے۔ ان دونوں بھائیوں میں سے شیخ پاک محمد لاولد فوت ہوئے اور شیخ محمد خلیل کے اولاد ہوئی۔ یہ لوگ کاکوری چھوڑ کر لکھنؤ چلے گئے اور یہاں سے تعلقات منقطع ہوگئے اسلئے مزید حالات بھی نہیں دریافت ہوئے۔

بی بی حافظہ بنت شیخ محمد غوث عباسی کا عقد لکھنؤ میں شیخ سیف اللہ کے ساتھ ہوا۔ انکے ایک پسر محمد دائم ہوئے۔ یہ لکھنؤ میں رہے اس سے زیادہ حالات نہیں معلوم ہوئے۔

شیخ محمد مشرف عباسی پسر شیخ محمد غوث کا عقد بی بی وسیمہ بنت شیخ سیف اللہ ابن شیخ خیر اللہ عباسی (شجرۂ ہذا) کے ساتھ ہوا۔ انکے ایک پسر محمد یسین اور تین دختر حمیدہ و فضیلت و کفایت ہوئے

بی بی حمیدہ دختر اول شیخ محمد مشرف عباسی کا عقد شیخ غلام سرور از نبائر قاضی محمدی عباسی (شجرہ نمبر۲) کے ساتھ ہوا۔ انکی اولاد اپنی جگہ پر مذکور ہو چکی۔

بی بی فضیلت دختر دوم شیخ محمد مشرف عباسی کا عقد شیخ نصیر الدین ملک زادہ عم منشی فیض بخش مورخ کے ساتھ ہوا۔ لاولد فوت ہوئیں۔

بی بی کفایت دختر سوم شیخ محمد مشرف عباسی کا عقد لکھنؤ میں ملا عبد العلی بحر العلوم ابن ملا نظام الدین انصاری فرنگی محلی (علما ملا۱۴۱) کے ساتھ ہوا۔ انکے تین پسر عبد الاعلی و عبد النافع و عبد الرب اور تین دختر عنایت و فاضلہ و راحت ہوئے۔ مزید تفصیل تذکرہ علمائے فرنگی محل میں ملاحظہ ہو۔

شیخ محمد یسین عباسی پسر شیخ محمد مشرف کا عقد بجنور میں قانون گویان کے خاندان میں بی بی

نجیب النساء کے ساتھ ہوا۔ انکے دو دختر زینت و عظمت ہوئیں۔

بی بی زینت دختر اول شیخ محمد یسین عباسی کا عقد انکی پھوپھی بی بی کفایت کے پسر مولوی عبدالنافع (علماء ص۱۳۳) ابن طاہر العلوم انصاری کے ساتھ ہوا۔ یہ لاولد فوت ہوئیں۔

بی بی عظمت دختر دوم شیخ محمد یسین کا عقد بجنور میں شیخ محمد تقی ابن شیخ ثناء اللہ (از خاندان قانون گویان) کے ساتھ ہوا۔ انکی اولاد بجنور میں رہی۔

شیخ فضل اللہ عباسی عرف فضلو پسر سوم شیخ عبدالملک کا نام محمد فضل بھی مذکور ہوا ہے۔ انکے دو پسر محمد ظریف و عبدالحی ہوئے۔

شیخ محمد ظریف عباسی پسر اول شیخ فضل اللہ کا حال تحقیق نہیں ہوا۔ غالباً کہیں باہر جا کر لاپتہ ہو گئے

شیخ عبدالحی عباسی پسر دوم شیخ فضل اللہ کا عقد بی بی ملوکن کے ساتھ ہوا۔ صاحب شجرہ فیض لکھتے ہیں "سی و پنج بیگہ اراضی فرانی بام ملوکن در قریب آباد و امیٹھ ہست باین قسم تقسیم یافتہ است محمد درویش وغیرہ متولیان ہفتدہ بیگہ دہ بسوہ۔ ولی اللہ بانگرموی و شاکرہ زوجہ محمد نوح ہشت بیگہ پانزدہ بسوہ رفیق اللہ وغیرہ ہشت بیگہ پانزدہ بسوہ"۔ اس سے معلوم ہوتا ہے کہ بی بی ملوکن شیخ قیام الدین نبیرہ قاضی راجو عباسی (شجرہ نمبر۹) کی اولاد میں تھیں۔ لیکن اس شجرہ میں انکا نام درج نہیں ہے۔ شاید سہواً رہ گیا۔ انکے تین دختر حافظہ و رابعہ و نادرہ ہوئیں۔

بی بی حافظہ دختر اول شیخ عبدالحی عباسی کا عقد شیخ جان محمد ابن شیخ محمد مظفر عباسی (شجرہ ۹ / ۱) کے ساتھ ہوا۔ اولاد کا ذکر اپنی جگہ پر آئے گا۔

بی بی رابعہ دختر دوم شیخ عبدالحی عباسی کا عقد شیخ محمد امان ابن شیخ محمد رضا مخدومزادہ (فیض ص۲۰) کے ساتھ ہوا۔ کوئی اولاد نہیں ہوئی۔

بی بی نادرہ عرف نرہی دختر سوم شیخ عبدالحی عباسی کا عقد بانگرمئو میں شیخ محمد صادق عباسیؒ

ؒ افسوس ہے کہ بانگرمئو میں کوئی ایسا ذریعہ نہیں ملا کہ شیخ محمد صادق عباسی کے اجداد کے نام معلوم ہو جاتے۔

بقیہ بر ص۲۲۷

کے ساتھ ہوا۔ انکی سکونت کاکوری میں رہی اور جس منہدمہ عمارت کا تذکرہ انکے مورث شیخ بہاالدین عباسی کے حال میں آچکا ہے وہی انکا مسکن تھا انکے تین پسر خیر اللہ و شکر اللہ و ضیا اللہ ہوئے

شیخ خیر اللہ عباسی پسر اول شیخ محمد صادق کے تین پسر عبداللہ و سیف اللہ و مسیح اللہ ہوئے

شیخ عبداللہ عباسی پسر اول شیخ خیر اللہ مرشد آباد میں سواروں کے جمعدار تھے اور وہیں رہکر بفراغت عمر بسر کی۔ انکا عقد بی بی کریمہ بنت شیخ عبدالحبیب ملک زادہ کے ساتھ ہوا۔ انکے دو پسر محمد ایوب و محمد یونس ہوئے۔

شیخ محمد ایوب عباسی و شیخ محمد یونس عباسی پسران شیخ عبداللہ اپنے والد کے ساتھ مرشد آباد میں رہے اور وہیں عین جوانی میں لاولد فوت ہوئے۔

شیخ سیف اللہ عباسی پسر دوم شیخ خیر اللہ کے دو دختر اور ایک پسر ولی اللہ ہوئے۔

دختر اول شیخ سیف اللہ عباسی کا نام یا حال کچھ نہ معلوم ہو سکا۔

بی بی وسیمہ دختر دوم شیخ سیف اللہ عباسی کا عقد شیخ محمد شرف ابن شیخ محمد غوث عباسی (شجرہ ہذا) کے ساتھ ہوا۔ انکی اولاد اپنی جگہ پر مذکور ہو چکی۔

شیخ ولی اللہ عباسی پسر شیخ سیف اللہ کی سکونت بانگرمئو میں رہی۔ انکے تین دختر زینت و شرفیت و خیریت اور ایک پسر غلام مصطفٰے ہوئے۔

بی بی زینت دختر اول شیخ ولی اللہ عباسی بانگرمئو میں رہیں۔ اور کچھ حال نہیں معلوم ہوا

بی بی شرفیت دختر دوم شیخ ولی اللہ عباسی کا عقد سندیلہ میں ہوا اور لاولد فوت ہوئیں،

(بقیہ صفحہ ۲۲۶) چونکہ عباسیان کاکوری کے مورث اعلیٰ کی آمد کاکوری میں قنوج سے ہوئی اور بانگرمئو ان دونوں قصبات کے درمیان اور جوار میں واقع ہے اسلئے گمان غالب ہے کہ عباسیان بانگرمئو بھی مخدوم شیخ ابوالبرکات عباسی سید پوری کے ان پسران میں سے کسی کی اولاد میں تھے جو سید پور سے نکلکر قنوج اور دیگر اطراف میں سکونت پذیر ہوئے۔ اس گمان کی تائید رسالہ صبح وطن کی اُس عبارت سے بھی ہوتی ہے جو مقدمہ کتاب میں نقل کی گئی ہے کہ فرخ آباد کے نواح میں موضع شیخپور میں بھی عباسی حضرات آباد ہیں اور وہاں مشائخ عباسیان کی خانقاہ بھی ہے ۱۲

بی بی خیریت دختر سوم شیخ ولی اللہ عباسی کا عقد شیخ غلام قادر ابن شیخ رفیق اللہ عباسی (شجرہ ہذا) کے ساتھ ہوا۔ اولاد اپنی جگہ پر مذکور ہوگی۔

شیخ غلام مصطفےٰ عباسی پسر شیخ ولی اللہ بانگرمئو میں رہے۔ اور کچھ حال نہیں معلوم ہوا۔

شیخ مسیح اللہ عباسی پسر سوم شیخ خیراللہ کے ایک دختر شاکرہ اور ایک پسر محمد عرفان ہوئے

بی بی شاکرہ دختر شیخ مسیح اللہ عباسی کا عقد شیخ محمد نوح ابن شیخ محمد تقی عباسی (شجرہ نمبر۵) کے ساتھ ہوا۔ اولاد اپنی جگہ پر مذکور ہو چکی۔

شیخ محمد عرفان عباسی پسر شیخ مسیح اللہ لاولد فوت ہوئے۔

شیخ شکر اللہ عباسی پسر دوم شیخ محمد صادق کا عقد بی بی عافیت دختر شیخ قیام الدین عباسی (شجرہ ۹) کے ساتھ ہوا۔ انکے تین پسر محمد تابع و رفیق اللہ و محمد ولی اور تین دختر ذاکرہ و سنجیدہ و حلیمہ ہوئے۔

بی بی ذاکرہ دختر اول شیخ شکر اللہ عباسی کا عقد شیخ نصرت اللہ ابن شیخ محمد ماہ عباسی (شجرہ ۹) کے ساتھ ہوا۔ اولاد اپنی جگہ پر مذکور ہوگی۔

بی بی سنجیدہ دختر دوم شیخ شکر اللہ عباسی کا عقد حکیم محمد روشن ابن حکیم شیخ عبداللہ صدیقی (ضمیمہ نمبر ۱) کے ساتھ ہوا۔ اولاد اسی ضمیمہ میں ملاحظہ ہو۔

بی بی حلیمہ دختر شیخ شکر اللہ عباسی کا عقد شیخ امام علی خانزادہ کے ساتھ ہوا۔ انکے دو پسر حیدر علی اور ایک اور (جنکا نام نہیں دریافت ہوا) ہوئے۔ یہ دونوں بھائی اپنے ماموں شیخ محمد تابع کے ساتھ مرشدآباد میں رہتے تھے۔ شیخ حیدر علی وہیں لاولد فوت ہوئے اور دوسرے بھائی ماموں صاحب کو ناراض کرکے کہیں غائب ہو گئے۔

شیخ محمد تابع عباسی پسر اول شیخ شکر اللہ کم عمری میں باہر چلے گئے اور مرشدآباد میں شیخ حمید الدین نواسہ شیخ عصمت اللہ عباسی (شجرہ نمبر۲) کے ساتھ روزگار کرتے تھے۔ وہاں بہت عیش و عشرت سے رہے۔ تمام عمر میں ایک مرتبہ بخشی ابو البرکات خاں عباسی کی تحریک اور اصرار پر وطن

آئے تھے۔ چند روز بعد پھر ملک پورب میں چلے گئے اور وہیں وفات پائی۔ عقد نہیں کیا۔ غوث محی الدین انکے بھتیجے تھے۔ وہ بھی اُسی جوار میں رہے۔

شیخ رفیق اللہ عباسی پسر دوم شیخ شکر اللہ کی سکونت کاکوری میں رہی۔ انکا عقد سندیلہ میں ہوا۔ ایک دختر خیریت اور دو پسر نیاز محی الدین و غلام قادر ہوئے۔

بی بی خیریت بنت شیخ رفیق اللہ عباسی کا عقد شیخ ہدایت اللہ ابن شیخ محمد نافع عباسی (شجرہ نمبر ۹) کے ساتھ ہوا۔ لاولد فوت ہوئیں۔

شیخ نیاز محی الدین عباسی پسر اول شیخ رفیق اللہ کے ایک پسر شوکت علی ہوئے۔

شیخ شوکت علی عباسی پسر شیخ نیاز محی الدین کا عقد انکے چچا شیخ غلام قادر عباسی کی دختر بی بی زینب (شجرہ ہذا) کے ساتھ ہوا۔ انکے ایک پسر عزت علی ہوئے۔

شیخ عزت علی عباسی پسر شیخ شوکت علی کا عقد سندیلہ میں بی بی حبیب النسا بنت شیخ سلامت علی عباسی (شجرہ نمبر ۹) کے ساتھ ہوا۔ لاولد فوت ہوئے۔

شیخ غلام قادر عباسی پسر دوم شیخ رفیق اللہ کا عقد بی بی خیریت بنت شیخ ولی اللہ عباسی (شجرہ ہذا) کے ساتھ ہوا۔ انکے دو پسر بخشش علی و حشمت علی اور تین دختر عجیبہ و زینب و امیر النسا ہوئے۔

بی بی عجیبہ دختر اول شیخ غلام قادر عباسی کا عقد لکھنؤ میں ملک العلما ملا محمد حیدر انصاری (علما ص ۷۹) ابن ملا مبین (علما ص ۱۷۱) فرنگی محلی کے ساتھ ہوا۔ انکے دو دختر اور ایک پسر احمد حسین ہوئے۔

دختر اول ملا محمد حیدر انصاری کا عقد حضرت مولانا عبد الرزاق انصاری فرنگی محلی (علما ص ۹۲) کے ساتھ ہوا۔ انکی اولاد میں اسوقت جناب مولوی قطب الدین عبد الوالی (علما ص ۱۰۱) اور مولوی جمال الدین عبد الوہاب (علما ص ۱۱۱) موجود ہیں۔

دختر دوم ملا محمد حیدر انصاری کا عقد مولوی ظفر احمد فرنگی محلی (علما ص ۲۱۲) کے ساتھ ہوا۔ انکی اولاد میں اسوقت مولوی عبد الرشید (علما ص ۱۵) اور مولوی روح اسد (علما ص ۶۱) موجود ہیں۔

مولوی حافظ احمد حسین (علما ص ۳۴) پسر ملا محمد حیدر انصاری راقم الحروف محمد حسن کے نانا تھے
مزید تفصیل شجرہ نمبر ۸۔ الف۔ اور کتاب تذکرہ علمائے فرنگی محل میں ملاحظہ ہو۔
بی بی زینب دختر دوم شیخ غلام قادر عباسی کا عقد جیسا مذکور ہوا انکے چچا شیخ نیاز
محی الدین کے پسر شیخ شوکت علی (شجرہ ہذا) کے ساتھ ہوا۔ اولاد مذکور ہو چکی۔
بی بی امیر النسا دختر سوم شیخ غلام قادر عباسی کا عقد لکھنؤ میں مولوی عبد الواحد انصاری
(علما ص ۱۴۲) نبیرۂ ملا بحر العلوم فرنگی محلی کے ساتھ ہوا۔ انکے ایک پسر مولوی عبد الوحید ہوئے
جو لاولد فوت ہوئے۔
شیخ بخشش علی عباسی پسر اول شیخ غلام قادر کا عقد (ان کے دادا رفیق اللہ کی
بہن بی بی سنجیدہ کی پوتی) بی بی وزیر النسا دختر شیخ غلام حسن ابن حکیم محمد روشن صدیقی (ضمیمہ نمبرا)
کے ساتھ ہوا۔ صرف ایک دختر سراج النسا ہوئیں۔
بی بی سراج النسا دختر شیخ بخشش علی عباسی کا عقد منشی خدا بخش ابن منشی فیض بخش (مورخ)
ملک زادہ کے ساتھ ہوا۔ کوئی اولاد نہیں ہوئی۔
شیخ حشمت علی عباسی پسر دوم شیخ غلام قادر کا عقد بی بی امام النسا بنت شیخ نبی بخش
ملک زادہ کے ساتھ ہوا۔ ایک پسر عبد الکریم اور ایک دختر فاطمہ ہوئے۔
بی بی فاطمہ بنت شیخ حشمت علی عباسی کا عقد مولوی حسام الحق انصاری (علما ص ۵۵) ابن
مولوی نظام الحق فرنگی محلی لکھنوی کے ساتھ ہوا۔ ایک دختر کلثوم ہوئیں۔
بی بی کلثوم بنت بی بی فاطمہ کا عقد مولوی عبد الوہاب انصاری (علما ص ۱۲۲) ابن مولوی عبد الرحیم
فرنگی محلی کے ساتھ ہوا۔ کوئی اولاد نہیں ہوئی۔
شیخ عبد الکریم عباسی پسر شیخ حشمت علی کا حال نہیں دریافت ہوا۔
شیخ محمد ولی عباسی پسر سوم شیخ شکر اللہ اپنے بڑے بھائی شیخ محمد تابع عباسی کے ساتھ مرشد آباد
میں رہے اور وہیں جاکر فوت ہوئے۔ وہیں غیر کفو میں عقد کیا۔ انکے دو پسر غلام جیلانی اور

غلام محی الدین ہوئے۔

شیخ غلام جیلانی عباسی اور شیخ غلام محی الدین عباسی پسران شیخ محمد دلی ہمیشہ باہر رہے اپنے چچا شیخ محمد تابع عباسی کے ساتھ ایک مرتبہ کاکوری آئے تھے۔ واپس جانے کے بعد پھر نہ آئے اور نہ کچھ اور حالات معلوم ہوئے۔

شیخ ضیاءاللہ عباسی پسر سوم شیخ محمد صادق کے ایک پسر رحمان ہوئے۔

شیخ رحمان عباسی پسر شیخ ضیاءاللہ کے ایک پسر محمد خرم ہوئے۔

شیخ محمد خرم عباسی پسر شیخ رحمان کے ایک پسر نجات اللہ ہوئے۔

شیخ نجات اللہ عباسی پسر شیخ محمد خرم کا کچھ بھی حال نہیں معلوم ہوا۔ کسی تحریر سے یہ پتہ نہیں ملا کہ انکے مورث شیخ ضیاءاللہ اور انکی اولاد کی سکونت کہاں رہی۔ غالباً یہ لوگ بانگرمئو میں رہے۔

شیخ عبدالعزیز عباسی پسر چہارم شیخ عبدالملک کے ایک پسر محمد تراب ہوئے

شیخ محمد تراب عباسی پسر شیخ عبدالعزیز کے ایک پسر سیف اللہ اور ایک دختر آمنہ ہوئے۔

شیخ سیف اللہ عباسی پسر شیخ محمد تراب کا عقد ملیح آباد میں ہوا۔ ان کے ایک پسر محمد نواز ہوئے۔

شیخ محمد نواز عباسی پسر شیخ سیف اللہ نے ننہالی تعلقات کی وجہ سے ملیح آباد میں سکونت اختیار کی۔ مزید حالات نہیں معلوم ہوئے۔

بی بی آمنہ دختر شیخ محمد تراب عباسی کا عقد مخدوم شیخ سعدی صدیقی کے خاندان میں ہوا۔ انکے ایک پسر شیخ چھنو ہوئے۔

شیخ چھنو صدیقی پسر بی بی آمنہ اپنی والدہ کی حیات میں لاولد فوت ہوئے۔ اس غم میں بی بی آمنہ نے تبدیل لباس کیا اور ریاضت اور عبادت میں بسر کی۔ بہت مدت تک کاکوری میں شیخ محمد منتخب ابن شیخ عبدالرقیب ملک زادہ کے مکان میں قیام رہا۔ آخر میں لکھنؤ چلی گئیں

اور شیخ محمد معزالدین فاروقی کے یہاں خلوت گزیں رہیں۔ وہیں وفات پائی۔

شیخ صدر جہاں عباسی پسر پنجم شیخ عبدالملک کے ایک پسر شیخ جھاؤ اور تین دختر پھوندا و بوندا و چھوما ہوئے۔

شیخ جھاؤ عباسی پسر شیخ صدر جہاں کا کچھ حال نہیں دریافت ہوا۔

بی بی پھوندا دختر اول شیخ صدر جہاں عباسی کا عقد شیخ محمد ظریف ابن شیخ جنگی مخدوم زادہ کے ساتھ ہوا۔ انکے تین پسر محمد جمیل و محمد نظیر و محمد منعم ہوئے۔

شیخ محمد جمیل صاحب اولاد ہوئے مگر دو تین پشت بعد انکی اولاد ختم ہوگئی۔ اور شیخ محمد نظیر و شیخ محمد منعم لاولد فوت ہوئے۔ مزید حالات معلوم کرنے کے لئے نسب نامہ مخدوم زادگان ملاحظہ ہو۔

بی بی بوندا دختر دوم شیخ صدر جہاں عباسی کا عقد سندیلہ میں ہوا۔ ایک پسر محمد عوض ہوئے۔

شیخ محمد عوض سندیلہ میں رہے۔ اس سے زیادہ حالات نہیں معلوم ہوئے۔

بی بی چھوما دختر سوم شیخ صدر جہاں عباسی کا عقد شیخ بھکو نبیرہ شیخ عبدالقادر مخدوم زادہ کے ساتھ ہوا۔ انکے دو دختر صاحبنی و عالمہ اور ایک پسر جان محمد ہوئے۔ ان میں سے بی بی صاحبنی کا عقد شیخ قربان علی پسر شیخ جلال الدین عباسی (شجرہ ہذا) کے ساتھ ہوا جو آئندہ ذکر کیا جائیگا۔ یہ سب صاحب اولاد ہوئے مزید حالات کیلئے نسب نامہ مخدوم زادگان ملاحظہ ہو۔

شیخ عبدالرحیم عباسی پسر دوم شیخ جہاں الدین کے دو پسر ابوالفتح و شاہ محمد ہوئے۔

شیخ ابوالفتح عباسی پسر اول شیخ عبدالرحیم کے ایک دختر اور ایک پسر جلال الدین ہوئے۔

دختر شیخ ابوالفتح عباسی کا عقد شیخ عزت اللہ صدیقی از فرزندان مخدوم شیخ قیام الدین کاکوری کے ساتھ ہوا۔ انکے چار پسر سلطان محمد و درویش محمد و محمد مشائخ و نظام الدین ہوئے۔ ان میں سے شیخ محمد درویش کے پوتے ملا محمد ستھان کاکوروی عالم متبحر تھے۔ مزید حالات نسب نامہ متعلقہ

ھ مشاہیر ص۳

میں ملاحظہ ہوں۔

شیخ جلال الدین عباسی پسر شیخ ابوالفتح کے دو عقد ہوئے۔ پہلا عقد قاضی میران ابن قاضی شیخ کوچک عباسی (شجرہ نمبر ۱۰) کی دختر کے ساتھ ہوا اور دوسرے عقد کے متعلق پتہ نہیں ملا کہ کس خاندان میں ہوا۔ زوجۂ اولے سے ایک پسر قربان علی اور زوجۂ ثانیہ سے ایک پسر جان محمد ہوئے

شیخ قربان علی عباسی عرف ببیکو پسر اول شیخ جلال الدین کا عقد بی بی صاحبنی بنت بی بی چھوما بنت شیخ صدر جہاں عباسی (شجرہ ہذا) کے ساتھ ہوا۔ انکے ایک دختر نوازی ہوئیں۔

بی بی نوازی دختر شیخ قربان علی عباسی کا عقد شیخ نصر اللہ ابن ملک غلام محمد ملک زادہ کے ساتھ ہوا۔ انکے تین پسر خیر اللہ و رعایت اللہ و صفت اللہ اور دو دختر ماجدہ و ناصرہ ہوئے۔ ان میں سے بی بی ناصرہ کا عقد شیخ محمد شاکر ابن شیخ یار محمد عباسی (شجرہ نمبر ۹) کیساتھ ساتھ ہوا مگر لا ولد فوت ہوئیں۔ بقیہ اولاد کے متعلق نسب نامہ متعلقہ ملاحظہ ہو۔

شیخ جان محمد عباسی عرف جانی پسر دوم شیخ جلال الدین کے ایک پسر لطف اللہ ہوئے۔

شیخ لطف اللہ عباسی پسر شیخ جان محمد کے چار دختر ہوئیں۔ ان میں سے کسی کے نام نہیں معلوم ہو سکے۔

دختر اول شیخ لطف اللہ عباسی کا عقد چودھری لطف اللہ ابن شیخ محمد قاسم از نبائر چودھری مبارک خاں صدیقی کے ساتھ ہوا۔ انکے ایک پسر حبیب الرحمٰن تھے۔ انکی اولاد میں حکیم نہال الدین اور حکیم یاد علی اور حکیم اکرام علی وغیرہ تھے۔ مزید تفصیل نسب نامہ متعلقہ میں ملاحظہ ہو

دختر دوم شیخ لطف اللہ عباسی کا عقد شیخ محمد واسع ابن شیخ اجیالے از نبائر شیخ ثمن ابن مخدوم شیخ بھیکہ کے ساتھ ہوا انکے ایک دختر اور ایک پسر محمد اسحاق ہوئے۔

شیخ محمد اسحاق لاولد فوت ہوئے۔ دختر کے اولاد ہوئی تفصیل نسب نامہ متعلقہ میں ملاحظہ ہو۔

دختر سوم شیخ لطف اللہ عباسی کا عقد شیخ محمد مسیح ساکن موضع کٹھائی پارہ (متصل قصبہ گنڈی) کے ساتھ ہوا۔ انکے ایک پسر محمد نواز ہوئے۔ اس سے زیادہ انکے متعلق کچھ نہیں معلوم ہوا۔

دختر چہارم شیخ لطف اللہ عباسی کا عقد سندیلہ میں میراں نجابت ابن شیخ محمد فرخ کے ساتھ ہوا۔ شیخ محمد فرخ کی دادی شیخ ثمن مخدوم زادہ کاکوری کی اولاد میں تھیں۔ انکے ایک پسر سرفراز علی عرف حسین علی ہوئے۔ اس سے زیادہ اور کچھ نہیں معلوم ہوا۔

شیخ شاہ محمد عباسی پسر دوم شیخ عبد الرحیم کے دو پسر غلام مصطفےٰ و قطب الدین ہوئے۔

شیخ غلام مصطفےٰ عباسی پسر اول شیخ شاہ محمد لاولد فوت ہوئے۔

شیخ قطب الدین عباسی پسر دوم شیخ شاہ محمد کے ایک پسر قاضی بھیکھا ہوئے۔

قاضی بھیکھا عباسی پسر شیخ قطب الدین کے ایک پسر محمد صالح اور ایک دختر ہوئے۔

شیخ محمد صالح عباسی پسر قاضی بھیکھا کے ایک دختر ہوئیں جنکا عقد شیخ عبد الغفور بن قاضی بایزید عباسی (شجرہ نمبر۲) کے ساتھ ہوا۔ انکی اولاد شجرہ مذکور میں بیان ہو چکی۔

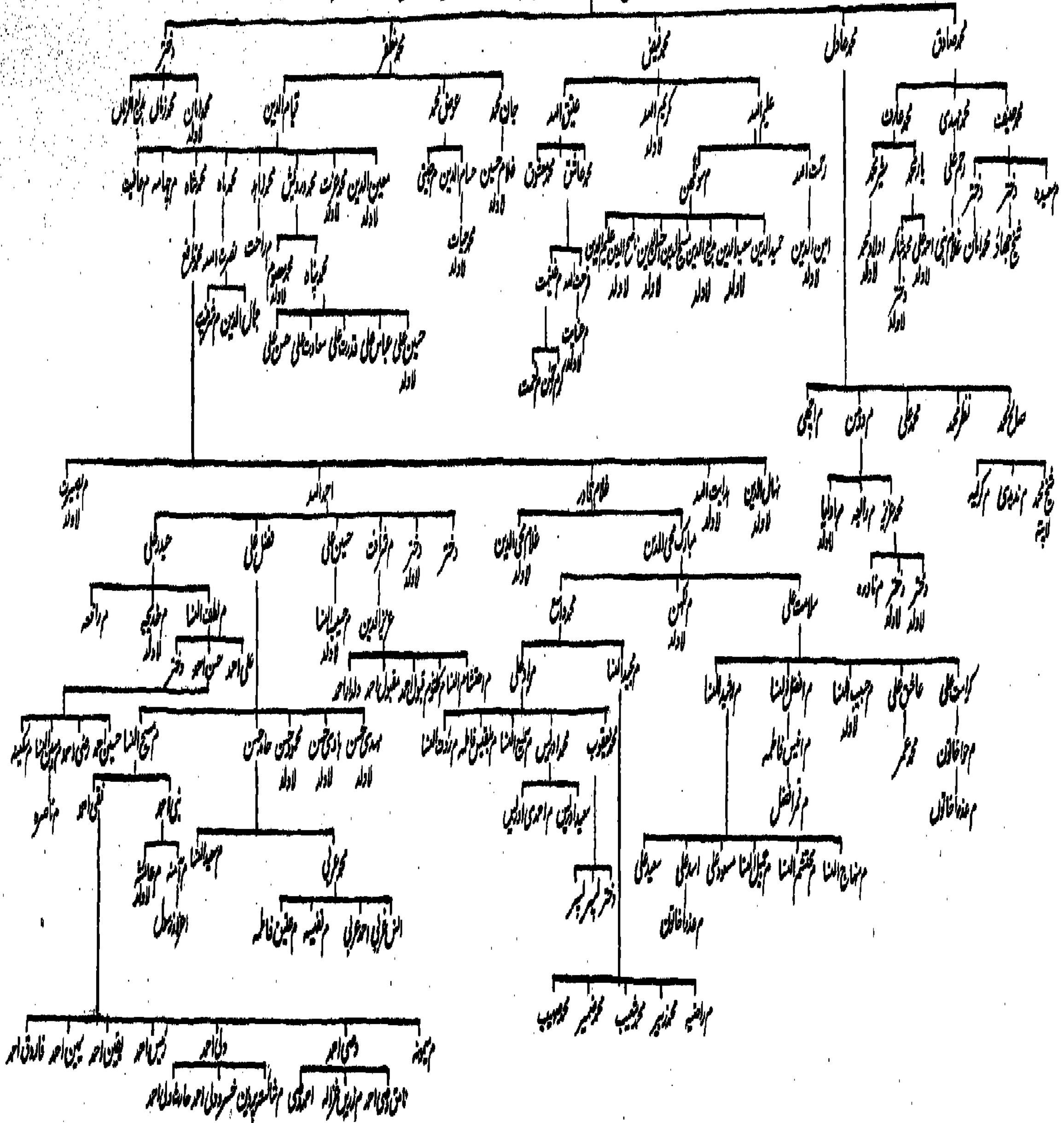
دختر قاضی بھیکھا عباسی کا عقد شیخ دولت محمد ابن شیخ محمد حسن از نبائر شیخ جنید انصاری کے ساتھ ہوا۔ انکی اولاد ساگر تالاب کے دکھن جانب ٹیلہ کے اوپر آباد ہے۔ انکے دو پسر عبد الکریم و علیم اللہ ہوئے۔

شیخ علیم اللہ لاولد فوت ہوئے۔

شیخ عبد الکریم عرف کامی انصاری کی دختری اولاد میں منشی عزیز حسن ابن منشی امیر حسن صدیقی ہیں جو ریاست حیدرآباد دکن میں ناظم محکمہ علاج حیوانات کے معزز عہدہ پر ممتاز ہیں۔ اور پسری اولاد میں منشی اظہار حسن ابن منشی ریاض الحسن انصاری تھے جو محکمہ ڈسٹرکٹ بورڈ کے سررشتہ تعلیمات میں مدرس تھے۔ ان سب کی اولاد بفضلہ تعالیٰ موجود ہے۔

شجرہ نمبر ۹ (صفحہ ۲۳۵-۲۵۱)

قاضی شیخ راجو پسر اول شیخ عبدالملک بن شیخ بہاءالدین عباسی (شجرہ ۸)



شجرہ نمبر ۹

شیخ راجو عباسی پسر اول شیخ عبدالملک بن شیخ بہاء الدین عباسی (شجرہ ۸)

شیخ راجو عباسی المعروف بہ قاضی راجو ابن شیخ عبدالملک ابن شیخ بہاء الدین عباسی کا لقب اور عہدہ متولی تھا۔ فرمان منقولہ شجرہ نمبر ۲ میں مرقوم ہے کہ قاضی پیارہ عباسی کو قصبہ کاکوری کے قاضی اور متولی کے منصب عطا ہوئے تھے۔ ان دونوں مناصب یا عہدوں کی تقسیم غالباً دو تین پشت بعد اس طرح ہوئی کہ قاضی بایزید نبیرۂ اول قاضی پیارہ کی اولاد کے لئے منصب قضا اور قاضی بہاء الدین نبیرۂ دوم قاضی پیارہ کی اولاد کے لئے منصب تولیت مخصوص ہو گیا۔ چنانچہ صاحب شجرۂ فیض نے قاضی راجو جد متولیان" کے الفاظ لکھے ہیں۔ انکے ایک دختر اور چار پسر محمد صادق و محمد عادل و محمد فیض و محمد مظفر ہوئے۔

دختر شیخ راجو عباسی کا عقد شیخ محمد رضا (فیض ص۲۰ و نفحہ ص۱۲۵) ابن شیخ محمد اشرف از نبائر مخدوم شیخ بھیکہ علوی کاکوروی کے ساتھ ہوا۔ انکی اولاد صاحب عزت و وجاہت ہوئی۔ انکے تین پسر محمد امان و محمد زمان و بدیع الزمان ہوئے۔ شیخ محمد امان لاولد فوت ہوئے۔ شیخ محمد زماں مخدوم زادہ کے اولاد میں اسوقت منشی اظہر علی علوی (نفحہ ص۱۳۵) بی اے ایل ایل بی ممبر لیجیلیٹو اسمبلی اور انکے فرزند منشی اقبال اظہر علوی آئی سی ایس متعینہ صوبہ بنگال اور منشی ضیاء الحسن علوی ایم اے انسپکٹر مدارس دینیات صوبہ متحدہ اور منشی انعام علی علوی (نفحہ ص۱۳۲) رئیس و زمیندار اور انکے خاندان کے دیگر افراد موجود ہیں۔

شیخ بدیع الزماں مخدوم زادہ کی اولاد میں اسوقت منشی محمد ادیب علوی (شجرہ نمبر ۵) رئیس و زمیندار اور منشی عارف حسین (نفحہ ص۱۳۹) ایم اے پروفیسر محکمہ فوج سرکاری اور منشی احسان حسین (نفحہ ص۱۳۱) بی اے اور دیگر افراد خاندان متعلقہ ہیں۔ ان بی بی کی پسری اولاد میں سے

یہ چند نام لکھے گئے ہیں۔ مزید تفصیل نسب نامہ جات مخدوم زادگان میں ملاحظہ ہو۔
شیخ محمد صادق عباسی پسر اول شیخ راجو عباسی کے تین پسر محمد حنیف و محمد مہدی و محمد عارف ہوئے۔

شیخ محمد حنیف عباسی پسر اول شیخ محمد صادق کے تین دختر ہوئیں جن میں سے دو کے نام نہیں معلوم ہو سکے۔

بی بی سعیدہ دختر اول شیخ محمد حنیف عباسی کا عقد انکے چچا شیخ محمد عارف کے پسر شیخ نیر محمد (شجرہ ہذا) کے ساتھ ہوا۔ انکی اولاد کا ذکر اپنی جگہ پر آئے گا۔
دختر دوم شیخ محمد حنیف عباسی کا عقد قصبہ نیوتنی میں شیخ محمد روشن کے ساتھ ہوا۔ انکے ایک پسر شیخ جھاؤ ہوئے۔ یہ نیوتنی میں رہے۔ اس سے زیادہ حال نہیں معلوم ہوا۔
دختر سوم شیخ محمد حنیف عباسی کا عقد لکھنؤ میں حضرت شاہ مینا رح کے خاندان میں ہوا۔ انکے ایک پسر محمد امان ہوئے۔ انکی اولاد میں شیخ رحم علی مینائی بھی تھے۔ یہ صاحب اولاد ہوئے لیکن نہ انکی سکونت کاکوری میں رہی نہ انکی اولاد سے قرابت کی تجدید دریافت ہوئی لہذا مزید حالات بھی نہیں معلوم ہوئے
شیخ محمد مہدی عباسی عرف مینڈھئی پسر دوم شیخ محمد صادق عباسی کے ایک پسر رحم علی ہوئے
شیخ رحم علی عباسی پسر شیخ محمد مہدی نے قصبہ موراؤں متعلقہ بیسواڑہ کا عہدۂ قضا حاصل کیا اور وہیں سکونت اختیار کرلی۔ انکے ایک پسر غلام نبی ہوئے۔
شیخ غلام نبی عباسی پسر شیخ رحم علی ملک پورب چلے گئے تھے اور وہیں فوت ہوئے۔ انکا کچھ اور حال نہیں معلوم ہوا۔ البتہ صاحب چشمۂ فیض لکھتے ہیں:۔ "مگر شاید اولاد او یا دختران شیخ رحم علی در موراؤں بودہ باشند کہ نسبت اوشاں از قصبۂ امیٹھی و بجنور ہم دریافت می شود چنانچہ شیخ حسین رضا قاضی زادہ قصبۂ امیٹھی بندگی و نور الدین چودھری بجنور با آنہا خویشی دارند۔" بہرحال قصبہ کاکوری کے عباسیوں اور ان لوگوں کے اب کوئی تعلقات نہیں ہیں۔

شیخ محمد عارف عباسی پسر سوم شیخ محمد صادق کے دو پسر یار محمد و شیر محمد ہوئے۔
شیخ یار محمد عباسی پسر اول شیخ محمد عارف کے دو پسر احمد علی و محمد شاکر ہوئے۔
شیخ احمد علی عباسی پسر اول شیخ یار محمد کی طبیعت میں انوثیت غالب ہوگئی تھی اور زنانوں کی طرح باتیں کرتے تھے۔ خوش طبع لوگ مذاق اڑاتے تھے۔ احمد کو لقب ہوگیا تھا۔ انکا نکاح نہیں ہوا۔ ستر سال کی عمر میں وفات پائی۔
شیخ محمد شاکر عباسی پسر دوم شیخ یار محمد کا عقد بی بی ناصرہ بنت بی بی نوازی بنت شیخ قربان علی عباسی (شجرہ نمبر۸) کے ساتھ ہوا۔ ایک دختر ہوئیں جو ناکتخدا اپنے والدین کی زندگی میں فوت ہوئیں انکے بعد انکے والدین بھی بے نام و نشان رحلت کر گئے۔
شیخ شیر محمد عباسی پسر دوم شیخ محمد عارف کا عقد انکے چچا شیخ محمد حنیف عباسی کی دختر بی بی سیدہ (شجرہ ہذا) کے ساتھ ہوا جو اوپر مذکور بھی ہو چکا ہے۔ انکے ایک پسر اولاد محمد ہوئے۔
شیخ اولاد محمد عباسی پسر شیخ شیر محمد لکھنؤ میں شاہ بہار الدین قلندر کے نواسوں کے معلم تھے۔ وجیہہ و خوش قطع جوانمرد تھے۔ لکھنؤ میں لاولد فوت ہوئے۔

شیخ محمد عادل عباسی پسر دوم شیخ راجو کے دو دختر دومن و اچھی اور تین پسر صالح محمد و نظر محمد و محمد علی ہوئے۔
بی بی دومن دختر اول شیخ محمد عادل عباسی کا عقد شیخ محمد قائم ابن شیخ اسد اللہ مخدوم زادہ (نفحہ صفحہ ۶۹) کے ساتھ ہوا۔ انکے ایک پسر محمد عزیز اور دو دختر رابعہ و اولیا ہوئے۔ مزید تفصیل نفحات النسیم میں ملاحظہ ہو۔
بی بی اچھی دختر دوم شیخ محمد عادل عباسی کا عقد انکے چچا شیخ محمد فیض عباسی کے پسر شیخ علیم اللہ (شجرہ ہذا) کے ساتھ ہوا۔ اولاد اپنی جگہ پر مذکور ہوگی۔
شیخ صالح محمد یا محمد صالح عباسی پسر اول شیخ محمد عادل کے دو دختر نذیری و کریمہ اور ایک پسر

شیخ محمد سعید ہوئے۔

بی بی ندیدی دختر اول شیخ محمد صالح عباسی کا عقد شیخ محمد شاہ ابن شیخ قیام الدین عباسی (شجرہ ہذا) کے ساتھ ہوا۔ اولاد اپنی جگہ پر مذکور ہوگی۔

بی بی کریمہ دختر دوم شیخ محمد صالح عباسی کا عقد قصبۂ نگرام میں ہوا۔ ان کی اولاد وہیں رہی مزید حال نہیں معلوم ہوا۔

شیخ محمد عباسی پسر شیخ محمد صالح جوانی ہی میں کہیں باہر جاکر مفقود الخبر ہو گئے۔

شیخ نظر محمد عباسی و شیخ محمد علی عباسی پسران دوم وسوم شیخ محمد عادل کے حالات کچھ معلوم ہوئے

شیخ محمد فیض عباسی عرف فیضی پسر سوم شیخ راجو کے تین پسر علیم اللہ و کریم اللہ و عتیق اللہ ہوئے

شیخ علیم اللہ عباسی پسر اول شیخ محمد فیض کا عقد انکے چچا شیخ محمد عادل کی دختر بی بی اچھی (شجرہ ہذا) کے ساتھ ہوا جیسا مذکور ہو چکا ہے۔ انکے ایک دختر سونگھن اور ایک پسر رحمت اللہ ہوئے

بی بی سونگھن دختر شیخ علیم اللہ عباسی کا عقد قصبۂ بجنور میں قاضی سید غیاث الدین بن سید مسیح الدین موسوی قاضی بجنور کے ساتھ ہوا۔ انکے سات پسر حمید الدین و سعید الدین و بدیع الدین و مسیح الدین و احسن الدین و ناصح الدین و علیم الدین ہوئے۔ ان میں سے پسران دوم وسوم و پنجم و ششم لاولد فوت ہوئے۔ سید حمید الدین و سید مسیح الدین و سید علیم الدین صاحب اولاد ہوئے۔ انکی اولاد سے کاکوری کے بعض دیگر خاندان والوں سے قرابت کی تجدید ہوتی رہی لیکن عباسیوں کے خاندان میں کوئی رشتہ داری نہیں معلوم ہوئی۔ مزید تفصیل شجرۃ الانساب میں ملاحظہ ہو۔

شیخ رحمت اللہ عباسی پسر شیخ علیم اللہ پستہ قد تھے اور رحمت ٹونی کہے جاتے تھے۔ انکے ایک پسر امین الدین ہوئے۔

شیخ امین الدین عباسی عرف گھیسا پسر شیخ رحمت اللہ کا عقد بی بی عنایت بنت شیخ

فرحت اللہ عباسی (شجرہ ہذا) کے ساتھ ہوا۔ یہ لاولد فوت ہوئے۔

شیخ کرم اللہ عباسی عرف ھنگے پسر دوم شیخ محمد فیض لاولد فوت ہوئے۔

شیخ عتیق اللہ عباسی پسر سوم شیخ محمد فیض کے دو پسر محمد عاشق و محمد معشوق ہوئے

شیخ محمد عاشق عباسی پسر اول شیخ عتیق اللہ کا عقد بی بی عارفہ بنت شیخ ثناء اللہ عباسی (شجرہ نمبر۲) کے ساتھ ہوا۔ انکے ایک پسر فرحت اللہ اور ایک دختر غنیمت ہوئے۔

شیخ فرحت اللہ عباسی پسر شیخ محمد عاشق کے ایک دختر عنایت ہوئیں جن کا عقد جیسا کہ مذکور ہوا شیخ امین الدین ابن شیخ رحمت اللہ عباسی (شجرہ ہذا) کے ساتھ ہوا مگر کوئی اولاد نہیں ہوئی۔

بی بی غنیمت دختر شیخ محمد عاشق عباسی کا عقد شیخ محمد ماہ علوی نبیرہ شیخ غلام محمد ملکزادہ کے ساتھ ہوا۔ انکے ایک دختر بی بی نعمت اور ایک پسر کرم رحمٰن ہوئے۔

شیخ کرم رحمٰن پسر بی بی غنیمت لاولد فوت ہوئے۔

بی بی نعمت دختر بی بی غنیمت کا عقد انکے چچا کے پسر شیخ حسین رضا بن شیخ حشمت اللہ کے ساتھ ہوا۔ انکی اولاد کے لئے شجرہ متعلقہ ملاحظہ ہو۔

شیخ محمد معشوق عباسی پسر دوم شیخ عتیق اللہ کا کچھ حال نہیں دریافت ہوا۔

شیخ محمد مظفر عباسی عرف قاضی مظفر پسر چہارم قاضی راجو کے تین پسر جان محمد و عوض محمد و قیام الدین ہوئے۔

شیخ جان محمد عباسی پسر اول قاضی مظفر کا عقد بی بی حافظہ بنت شیخ عبدالحی عباسی (شجرہ نمبر۸) کے ساتھ ہوا۔ ایک پسر غلام حسین ہوئے۔

شیخ غلام حسین عباسی پسر شیخ جان محمد کے متعلق صاحب تتمہ فیض لکھتے ہیں مرد صاحب تشخص بود۔ یہ لاولد فوت ہوئے۔

شیخ عوض محمد عباسی پسر دوم قاضی مظفر کا عقد شیخ دولت بن شیخ سعداللہ بجنوری کی دختر

کے ساتھ ہوا۔ انکے ایک دختر جیتی اور ایک پسر حسام الدین ہوئے۔

بی بی جیتی دختر شیخ عوض محمد عباسی کا عقد شیخ محمد تقی ابن قاضی عبد الحلیم عباسی (شجرہ نمبر ۱۵) کے ساتھ ہوا۔ انکی اولاد شجرہ مذکور میں لکھی جاچکی۔

شیخ حسام الدین عباسی پسر شیخ عوض محمد کا عقد انکے چچا شیخ قیام الدین عباسی کی دختر بی بی چھامہ (شجرہ ہذا) کے ساتھ ہوا۔ صرف ایک پسر شیخ محمد حیات ہوئے۔ یہ بنگال چلے گئے تھے۔ اور وہیں لاولد فوت ہوئے۔

شیخ قیام الدین عباسی عرف چھوٹے میاں پسر سوم قاضی مظفر کے برادری کی زوجہ سے چھ پسر معین الدین و محمد درویش و محمد زاہد و محمد شاہ و محمد ماہ و محمد عزت اور دو دختر چھامہ اور عافیت ہوئے اور ایک باندی کے بطن سے ایک پسر محمد عاقل ہوئے۔ ان شیخ محمد عاقل کی اولاد دو پشت بعد مفقود ہوگئی۔

بی بی چھامہ دختر اول شیخ قیام الدین عباسی کا عقد جیسا مذکور ہو چکا ہے انکے چچا شیخ عوض محمد کے پسر شیخ حسام الدین (شجرہ ہذا) کے ساتھ ہوا۔ انکی اولاد لکھی جاچکی۔

بی بی عافیت دختر دوم شیخ قیام الدین عباسی کا عقد شیخ شکر اللہ بن شیخ محمد صادق عباسی (شجرہ نمبر ۲) کے ساتھ ہوا۔ انکی اولاد اپنی جگہ پر مذکور ہو چکی۔

شیخ معین الدین عباسی پسر اول شیخ قیام الدین کا عقد بی بی وظیفہ بنت شیخ محمد ولی خطیب کے ساتھ ہوا۔ یہ لاولد فوت ہوئے۔

شیخ محمد عزت عباسی پسر دوم شیخ قیام الدین بھی لاولد فوت ہوئے۔

شیخ محمد درویش عباسی پسر سوم شیخ قیام الدین کا عقد ملک شفیع اللہ[1] کی دختر کے ساتھ ہوا انکے دو پسر محمد معصوم و محمد پناہ ہوئے۔ اور ایک باندی کے بطن سے ایک پسر منور علی بھی تھے جن کے

---

[1] ملک شفیع اللہ کاکوری کے قدیم باشندہ نہیں تھے۔ بذات خود کاکوری آکر آباد ہوئے۔ سلطان عالمگیر بادشاہ دہلی کے زمانہ میں دولت و ثروت و وجاہت پیدا کی۔ کاکوری میں شاندار حویلی تعمیر کی جو بعد کو مسمار ہوگئی۔ بالآخر شیخ محمد حیات مخدوم زادہ نے اسکو خرید کر اپنی حویلی اور کچا احاطہ بنایا۔

ایک دختر ہوئیں جو قصبہ موہان میں بیاہ گئیں اور یہاں سے تعلقات منقطع ہو گئے۔

شیخ محمد معصوم عباسی پسر اول شیخ محمد درویش لا ولد فوت ہوئے۔

شیخ محمد پناہ عباسی پسر دوم شیخ محمد درویش کے تین عقد یکے بعد دیگرے ہوئے۔ پہلا عقد کاکوری میں بی بی فہیدہ بنت شیخ اسد اسد (شجرہ نمبر ۸۔ حاشیہ تحت نام شیخ عبدالوہاب عباسی) کے ساتھ اور دوسرا عقد رسول پور میں اور تیسرا عقد بجنور میں میر پناہ علی کی ہمشیر کے ساتھ ہوا۔ زوجہ اول سے ایک پسر حسین علی اور زوجہ سوم سے چار پسر عباس علی و قدرت علی و سعادت علی و حسن علی ہوئے۔ زوجہ دوم سے کوئی اولاد نہیں ہوئی۔

شیخ حسین علی عباسی پسر اول شیخ محمد پناہ عباسی ۱۲۱۱ھ میں لاولد فوت ہوئے۔

شیخ عباس علی عباسی و شیخ قدرت علی عباسی و شیخ سعادت علی عباسی و شیخ حسن علی عباسی پسران دوم تا پنجم شیخ محمد پناہ کے تعلقات کاکوری یا کسی خاندان میں نہیں معلوم ہوئے غالباً یہ اپنے ننہال بجنور میں رہ گئے۔

شیخ محمد زاہد عباسی پسر چہارم شیخ قیام الدین کے صرف ایک دختر راحت ہوئیں۔

بی بی راحت دختر شیخ محمد زاہد عباسی کا عقد انکے چچا شیخ محمد شاہ کے پسر شیخ محمد نافع (شجرہ ہذا) کے ساتھ ہوا۔ اولاد کا ذکر اپنی جگہ پر آئے گا۔

شیخ محمد ماہ عباسی پسر پنجم شیخ قیام الدین کے زوجۂ برادری سے ایک پسر نصرت اللہ اور ایک باندی کے بطن سے ایک پسر قطب الدین ہوئے۔

شیخ نصرت اللہ عباسی ابن شیخ محمد ماہ نے اپنے والد کی حیات میں بحالت جوانی وفات پائی انکا عقد انکی پھوپھی بی بی عافیت کی دختر بی بی ذاکرہ بنت شیخ شکر اسد عباسی (شجرہ نمبر ۸) کے ساتھ ہوا۔ انکے ایک دختر شرفنیت اور ایک پسر جلال الدین ہوئے۔

بی بی شرفنیت بنت شیخ نصرت اللہ عباسی کا عقد مولوی نجم الدین بن مولوی احسن سندیلوی کے ساتھ ہوا انکے کوئی اولاد نہیں ہوئی۔

عباسیان کاکوری

شیخ جمال الدین عباسی پسر شیخ نصرت اللہ کا عقد معظم حسین خاں سندیلوی کے خاندان میں ہوا۔ یہ آبائی جائداد فروخت کرنے کے بعد کچھ عرصہ ملیح آباد میں رہے پھر معہ اپنے اہلیہ کے کالپی چلے گئے اور وہیں لاولد فوت ہوئے۔

شیخ قطب الدین پسر (غیر کفو) شیخ محمد ماہ عباسی کے ایک پسر قربان علی ہوئے۔ یہ باپ اور بیٹے دونوں شیخ محمد ماہ کی زندگی میں بے نام و نشان ختم ہو گئے۔

شیخ محمد شاہ عباسی پسر ششم شیخ قیام الدین کا عقد بنی اعمام میں بی بی نذیری بنت شیخ صالح محمد عباسی (شجرہ ہذا) کے ساتھ ہوا۔ انکے برادری کی بی بی سے صرف ایک پسر محمد نافع ہوئے، اور ایک باندی کے بطن سے چار پسر محمد باسط و غلام نبی و غلام اشرف و حمایت اللہ ہوئے اس غیر کفو اولاد کا اب کوئی پتہ نہیں ہے۔

شیخ محمد نافع عباسی پسر شیخ محمد شاہ کا عقد جیسا مذکور ہوا انکے چچا شیخ محمد زاہد عباسی کی دختر بی بی راحت (شجرہ ہذا) کے ساتھ ہوا۔ انکے ایک دختر بصیرت اور چار پسر نہال الدین و ہدایت اللہ و غلام قادر و احمد اللہ ہوئے۔

بی بی بصیرت دختر شیخ محمد نافع عباسی کا عقد سندیلہ میں مولوی حمدالدین بن مولوی احسن الدین کے ساتھ ہوا۔ کوئی اولاد نہیں ہوئی۔

شیخ نہال الدین عباسی پسر اول شیخ محمد نافع اپنے والد کی حیات میں فوت ہوئے۔ انکا عقد نہیں ہوا۔

شیخ ہدایت اللہ عباسی عرف چھیدا میاں پسر دوم شیخ محمد نافع کا عقد بی بی خیریت بنت شیخ رفیق اللہ عباسی (شجرہ نمبر ۲) کے ساتھ ہوا۔ انکی اولاد کا کچھ حال نہیں دریافت ہوا۔

شیخ غلام قادر عباسی پسر سوم شیخ محمد نافع کا عقد لکھنؤ میں شیخ میر محمد کی دختر کے ساتھ ہوا انکے دو پسر غلام محی الدین و مبارک محی الدین ہوئے۔ یہ دونوں بھائی اپنے چچا اور خسر شیخ احمد اللہ عباسی کی وجہ سے سندیلہ میں آباد ہوئے اور اب انکی اولاد کی سکونت وہیں ہے۔

شیخ غلام محی الدین عباسی پسر اول شیخ غلام قادر کا عقد انکے چچا شیخ احمد اسد کی ایک دختر (شجرہ ہذا) کے ساتھ ہوا۔ کوئی اولاد نہیں ہوئی۔

شیخ مبارک محی الدین عباسی پسر دوم شیخ غلام قادر کا عقد انکے چچا شیخ احمد اسد کی دوسری دختر (شجرہ ہذا) کے ساتھ ہوا انکے ایک دختر لکھن اور دو پسر سلامت علی و محمد واسع ہوئے۔

بی بی لکھن بنت شیخ مبارک محی الدین عباسی کا عقد شیخ عزیز الدین (نواسہ شیخ احمد اسد عباسی شجرہ ہذا) بن شیخ جمیل الدین فاروقی ہرگامی ثم السندیلوی کے ساتھ ہوا۔ یہ بی بی لاولد فوت ہوئیں

شیخ سلامت علی عباسی پسر اول شیخ مبارک محی الدین کے دو عقد یکے بعد دیگرے دو بہنوں کے ساتھ قصبۂ اسیٹھی میں ہوئے۔ زوجۂ اولیٰ سے ایک پسر کرامت علی اور دو دختر حبیب النسا و افضل النسا اور زوجۂ ثانیہ سے ایک پسر عاشق علی اور ایک دختر رشید النسا ہوئے۔

بی بی حبیب النسا دختر اول شیخ سلامت علی عباسی کا عقد شیخ عزت علی ابن شیخ شوکت علی عباسی کاکوروی (شجرہ نمبر۸) کے ساتھ ہوا۔ انکے کوئی اولاد نہیں ہوئی۔

بی بی افضل النسا دختر دوم شیخ سلامت علی عباسی کا عقد سید قمر الدین بن سید عنایت حسین سندیلوی (فیض ص۶۲) کے ساتھ ہوا۔ انکے صرف ایک دختر انیس فاطمہ ہوئیں جنکا عقد بھی سندیلہ میں سید صادق رضا ابن سید حسن رضا کے ساتھ ہوا۔ انکے ایک دختر قمر افضل موجود ہیں جو بی۔ اے میں زیر تعلیم ہیں اور ہنوز ناکتخدا ہیں۔

بی بی رشید النسا دختر سوم شیخ سلامت علی عباسی کا عقد جگور میں شیخ معشوق علی قدوائی کے ساتھ ہوا۔ انکے تین دختر منہاج النسا و محتشم النسا و جمیل النسا اور تین پسر مسعود علی و اسد علی و سعید علی ہوئے۔ انکی سکونت اپنے دادھیال قصبۂ جگور میں ہے اور صاحب اولاد ہیں۔ ان میں سے شیخ اسد علی قدوائی کا عقد انکے ماموں شیخ کرامت علی کی دختر بی بی حوا خاتون (شجرہ ہذا) کے ساتھ ہوا ایک دختر عذرا خاتون موجود ہیں جو ابھی کم عمر اور زیر تعلیم ہیں۔

شیخ کرامت علی عباسی پسر اول شیخ سلامت علی کا عقد سید محمد تقی سندیلوی کی دختر کے ساتھ ہوا

انکے صرف ایک دختر حوا خاتون ہوئیں۔
بی بی حوا خاتون دختر شیخ کرامت علی عباسی کا عقد جیسا مذکور ہوا جگور میں انکی پھوپھی کے پسر شیخ اسد علی ابن شیخ معشوق علی قدوائی کے ساتھ ہوا۔ یہ بی بی بیوہ ہوگئی ہیں اور سندیلہ میں رہتی ہیں۔ انکے ایک دختر عذرا خاتون (ولادت ۱۳۵۰ھ) موجود ہیں۔
شیخ عاشق علی عباسی پسر دوم شیخ سلامت علی کا عقد انکی بیوہ بھاوج اہلیہ شیخ کرامت علی عباسی کے ساتھ ہوا۔ ایک پسر محمد عمر موجود ہیں۔
شیخ محمد عمر عباسی (ولادت ۱۳۳۲ھ) پسر شیخ عاشق علی بسلسلۂ ملازمت دہلی میں رہتے ہیں۔ ہنوز ناکتخدا ہیں۔
شیخ محمد واسع عباسی پسر دوم شیخ مبارک محی الدین کا عقد سندیلہ ہی میں بی بی غفورًا کے ساتھ ہوا۔ انکے ایک دختر مجید النسا اور ایک پسر مراد علی ہوئے۔
بی بی مجید النسا دختر شیخ محمد واسع عباسی کا عقد سندیلہ میں سید نذر علی من احفاد مخدوم علاء الدین کے ساتھ ہوا۔ انکے ایک دختر راضیہ اور چار پسر محمد زبیر و محمد شعیب و محمد ضمیر و محمد صہیب ہوئے۔
بی بی راضیہ بنت بی بی مجید النسا کا عقد کاکوری میں سید امیر الدین (ابن حافظ سید ظہیر الدین) نواسہ شیخ عبد الحکیم عباسی (شجرہ نمبر) کے ساتھ ہوا۔ انکے کوئی اولاد نہیں ہوئی۔ یہ بیوہ بی بی بقید حیات ہیں اور سندیلہ میں رہتی ہیں۔
سید محمد زبیر و سید محمد صہیب پسران اول و چہارم بی بی مجید النسا کا قیام سندیلہ میں ہے اور صاحب اولاد ہیں۔ سید محمد شعیب و سید محمد ضمیر پسران دوم و سوم بی بی مجید النسا لاولد فوت ہوگئے
شیخ مراد علی عباسی پسر شیخ محمد واسع کا عقد بھی سندیلہ میں سید غلام حسین ابن سید محمد تقا کی دختر یعنی شیخ حیدر علی عباسی کی نواسی (شجرہ ہذا) کے ساتھ ہوا۔ انکے تین دختر سمیع النسا و ملقبیس فاطمہ و رؤف النسا اور دو پسر محمد یعقوب و محمد ادریس ہوئے۔
بی بی سمیع النسا دختر اول شیخ مراد علی عباسی کا عقد کاکوری میں شیخ حافظ علی بن حافظ

عبدالغفور عباسی (شجرہ نمبر ۱) کے ساتھ ہوا۔ انکی اولاد اپنی جگہ پر مذکور ہو چکی۔

بی بی بلقیس فاطمہ دختر دوم شیخ مراد علی عباسی کے دو عقد یکے بعد دیگرے ہوئے پہلا عقد خیرآباد میں شیخ عبدالحمید فاروقی کے ساتھ اور شوہر اولے کی وفات کے بعد دوسرا عقد سندیلہ میں سید ارتضیٰ علی بن سید مظہر علی کے ساتھ ہوا۔ دونوں شوہروں سے اولاد ہے۔ ان سب کا قیام سندیلہ میں ہے۔

بی بی رؤف النسا دختر سوم شیخ مراد علی عباسی کا عقد خیرآباد میں حاجی مشتاق احمد کے ساتھ ہوا انکی اولاد موجود ہے اور انکی سکونت اب سندیلہ میں ہے۔

شیخ محمد یعقوب عباسی پسر اول شیخ مراد علی بھوپال میں ملازم رہے اور وہیں وفات پائی۔ انکے تین عقد یکے بعد دیگرے ہوئے۔ پہلا عقد سندیلہ میں چوھری قادر احمد کی دختر کیساتھ اور دوسرا اور تیسرا بھوپال میں غیر برادری میں ہوئے۔ زوجۂ اولے سے صرف ایک دختر اور زوجۂ دوم سے صرف ایک پسر اور زوجۂ سوم سے بھی صرف ایک پسر ہوئے۔ یہ دونوں پسران مفقود الخبر ہیں۔

دختر شیخ محمد یعقوب عباسی کا عقد سید آفاق حسین بن سید عنایت حسین سندیلوی (رفیق ۱۲۲۵) کے ساتھ ہوا۔ سید آفاق حسین کی والدہ سید عنایت حسین کی زوجۂ ثانیہ بھوپال کی رہنے والی اور غیر برادری میں تھیں۔ سید آفاق حسین ریاست بھوپال میں سررشتۂ تعلیمات میں ملازم ہیں۔

شیخ محمد ادریس عباسی پسر دوم شیخ مراد علی حیدرآباد دکن میں بسلسلہ ملازمت رہے اور وہیں عین جوانی میں فوت ہوئے انکا عقد بھی وہیں غیر برادری میں بی بی جعفری بیگم کے ساتھ ہوا۔ یہ بی بی کم عمری میں بیوہ ہوئیں تو ہمت کرکے اپنے کمسن بچوں کی پرورش کرنے کے ساتھ ساتھ خود اعلےٰ تعلیم حاصل کی۔ اور اب محبوبیہ زنانہ کالج حیدرآباد دکن میں پروفیسر ہیں۔ انکے ایک دختر احمدی ادریس اور ایک پسر سعید ادریس موجود ہیں۔ ان سب کا قیام حیدرآباد دکن میں ہے۔

بی بی احمدی ادریس دختر شیخ محمد ادریس عباسی کا عقد حیدرآباد دکن میں شیخ عصار اللہ قریشی کے ساتھ ہوا جو شاہزادہ برار کے اے ڈی سی ہیں۔

شیخ سعید ادریس عباسی پسر شیخ محمد ادریس بسلسلۂ ملازمت حیدرآباد میں رہتے ہیں۔ ہنوز ناکد خدا ہیں۔

شیخ احمد اللہ عباسی پسر چہارم شیخ محمد نافع کا عقد سندیلہ میں شیخ مجید الدین کی دختر کے ساتھ ہوا اس سلسلہ سے انھوں نے سندیلہ میں مستقل سکونت اختیار کرلی۔ انکی وجہ سے انکے دونوں بھتیجوں پسران شیخ غلام قادر عباسی نے بھی جو انکے داماد بھی تھے سندیلہ کو اپنا مسکن بنالیا تاہم ان حضرات کی اولاد نے کاکوری والوں سے تعلقات برادری قائم رکھے اور اب بھی برابر رشتہ داری اور بیاہ دری کی تجدید ہوتی رہتی ہے۔ انکے تین دختر اور تین پسر حسین علی و فضل علی و حیدر علی ہوئے۔ دختران اول و دوم کے نام نہیں معلوم ہوئے۔ تیسری دختر کا نام شرافت النسا تھا۔

دختران اول و دوم شیخ احمد اللہ عباسی کے عقد انکے چچا کے پسران شیخ مبارک محی الدین و شیخ غلام محی الدین ابنان شیخ غلام قادر عباسی (شجرہ ہذا) کے ساتھ ہوئے۔ انکی اولاد مذکور ہو چکی۔

بی بی شرافت النسا دختر سوم شیخ احمد اللہ عباسی کا عقد قصبہ ہرگام میں شیخ جمیل الدین فاروقی کے ساتھ ہوا۔ شیخ جمیل الدین نے سندیلہ میں سکونت اختیار کی اور انکی اولاد کا قیام اب سندیلہ ہی میں ہے۔ انکے ایک پسر عزیز الدین ہوئے۔

شیخ عزیز الدین فاروقی کے دو عقد یکے بعد دیگرے ہوئے۔ پہلا عقد بی بی لکھن بنت شیخ مبارک محی الدین عباسی (شجرہ ہذا) کے ساتھ ہوا۔ ان بی بی سے کوئی اولاد نہیں ہوئی۔ دوسرا عقد قصبہ بسولی ضلع بارہ بنکی میں بی بی مجیدا کے ساتھ ہوا۔ ان زوجہ سے دو دختر احتشام النسا و کلثوم اور تین پسر قبول احمد و مقبول احمد و دلدار احمد ہوئے۔ ان میں سے بی بی احتشام النسا کا عقد شیخ محمد عربی ابن شیخ حامد حسن عباسی (شجرہ ہذا) کے ساتھ ہوا۔ انکی اولاد کا ذکر اپنی جگہ پر آئے گا۔ بی بی کلثوم ناکد خدا فوت ہوگئیں۔ ہر سہ پسران شیخ عزیز الدین فاروقی سندیلہ میں شاد و آباد و صاحب اولاد ہیں۔

شیخ حسین علی عباسی پسر اول شیخ احمد اللہ کا عقد بی بی بلاقن بنت شیخ فضل اللہ عباسی از نبائر قاضی محمدی (شجرہ نمبر ۲) کے ساتھ ہوا۔ انکے صرف ایک دختر حبیب النسا ہوئیں۔

بی بی حبیب النسا دختر شیخ حسین علی عباسی کا عقد انکے بنی عم شیخ ہادی حسن ابن شیخ فضل علی عباسی (شجرہ ہذا) کے ساتھ ہوا۔ یہ لاولد فوت ہوئیں۔

شیخ فضل علی عباسی پسر دوم شیخ احمد اللہ کا عقد سندیلہ ہی میں بی بی رئیس النسا بنت شیخ غلام مخدوم فاروقی کے ساتھ ہوا۔ انکے چار پسر مہدی حسن و ہادی حسن و محمود حسن و حامد حسن اور ایک دختر مسیح النسا ہوئے۔

شیخ مہدی حسن عباسی پسر اول شیخ فضل علی کا عقد انکے چچا شیخ حیدر علی کی دختر بی بی خدیجہ (شجرہ ہذا) کے ساتھ ہوا۔ یہ لاولد فوت ہوئے۔

شیخ ہادی حسن عباسی پسر دوم شیخ فضل علی کا عقد انکے چچا شیخ حسین علی کی دختر بی بی حبیب النسا (شجرہ ہذا) کے ساتھ ہوا۔ یہ بھی لاولد فوت ہوئے۔

شیخ محمود حسن عباسی پسر سوم شیخ فضل علی ناکدخدا فوت ہوئے۔

شیخ حامد حسن عباسی پسر چہارم شیخ فضل علی کا عقد سندیلہ میں سید فضل رسول تعلقدار (نیض[۶۵]) کی دختر کے ساتھ ہوا۔ انکے ایک پسر محمد عربی اور ایک دختر سعید النسا ہوئے۔

شیخ محمد عربی عباسی ایم اے۔ بیرسٹرایٹ لا۔ پسر شیخ حامد حسن کے دو عقد یکے بعد دیگرے ہوئے پہلا عقد سندیلہ میں بی بی احتشام النسا بنت شیخ عزیز الدین فاروقی (شجرہ ہذا) کے ساتھ اور دوسرا عقد بدایوں میں بی بی افضل بیگم بنت منشی تجمل حسین کے ساتھ ہوا۔ زوجۂ اولے سے ایک پسر انس عربی اور زوجۂ ثانیہ سے ایک پسر احمد عربی اور دو دختر نفیسہ اور عتیق فاطمہ موجود ہیں۔

بی بی نفیسہ دختر اول شیخ محمد عربی عباسی خلقتاً پیروں سے معذور ہیں اور ناکدخدا ہیں۔

بی بی عتیق فاطمہ عرف چھبن دختر دوم شیخ محمد عربی عباسی کا عقد بدایوں میں حاجی شیخ محمد طیب کے ساتھ ہوا۔ صاحب اولاد ہیں اور بدایوں محلہ شیخوپورہ میں شاد و آباد ہیں۔

شیخ انس عربی عباسی پسر اول شیخ محمد عربی سرکاری فوج میں لفٹنٹ کے عہدہ پر مامور ہیں۔ انکا عقد بی بی افسر النسا بنت سید الطاف رسول نبیرہ سید فضل رسول تعلقدار سندیلوی کیساتھ ہوا یہ بی بی لاولد فوت ہوگئیں۔

شیخ احمد عربی عباسی پسر دوم شیخ محمد عربی نے بی اے اور ایل ایل بی کی ڈگریاں حاصل کیں اور سیتاپور میں وکالت کرتے ہیں۔ انکا عقد بی بی طیبہ بنت شیخ فضل الرحمن قدوائی رئیس بڑاگاؤں ضلع بارہ بنکی کے ساتھ ہوا۔ ایک خورد سال پسر موجود ہے۔

بی بی سعید النسا دختر شیخ حامد حسن عباسی کا عقد انکی پھوپھی کے پسر اول سید نبی احمد ابن خانبہادر سید علی احمد (نواسۂ شیخ حیدر علی عباسی۔ شجرہ ہذا) کے ساتھ ہوا۔ انکی اولاد کا ذکر اپنی جگہ پر ہے

بی بی مسیح النسا دختر شیخ فضل علی عباسی کا عقد سندیلہ میں انکے چچا شیخ حیدر علی کے نواسہ سید علی احمد (شجرہ ہذا) بن سید غلام حسین کے ساتھ ہوا۔ انکے دو پسر نبی احمد و نقی احمد ہوئے۔

سید نبی احمد پسر اول بی بی مسیح النسا کا عقد جیسا مذکور ہوا انکے ماموں شیخ حامد حسن عباسی کی دختر بی بی سعید النسا (شجرہ ہذا) کے ساتھ ہوا۔ انکے دو دختر آمنہ و عائشہ ہوئیں۔

بی بی آمنہ دختر اول سید نبی احمد کا عقد سید التفات رسول تعلقدار نبیرۂ سید فضل رسول سندیلوی کے ساتھ ہوا۔ انکے صرف ایک پسر سید اعزاز رسول ہوئے جو اب اپنے آبائی علاقہ کے تعلقدار ہیں۔ نواب سید اعزاز رسول کے دو عقد یکے بعد دیگرے ہوئے۔ پہلا عقد سندیلہ میں چودھری محب اللہ فاروقی ڈپٹی کلکٹر کی دختر کے ساتھ اور دوسرا عقد پنجاب میں سر زوالفقار علی خاں نواب مالیر کوٹلہ کی دختر بی بی قدسیہ بیگم کے ساتھ ہوا۔ زوجۂ اولے لاولد فوت ہوئیں اور زوجۂ ثانیہ سے اولاد موجود ہے۔

بی بی عائشہ دختر دوم سید نبی احمد کا عقد بھی سندیلہ میں سید محمد ضمیر نواسہ شیخ محمد واسع عباسی (شجرہ ہذا) کے ساتھ ہوا۔ یہ لاولد فوت ہوئیں۔

سید نقی احمد پسر دوم بی بی مسیح النسا کا عقد کاکوری میں بی بی صغری بانو بنت شیخ محمد یعقوب

مخدوم زادہ فیض منشا کے ساتھ ہوا۔ بی بی اصغری بانو کے نانا شیخ مہدی علی ابن شیخ قاسم علی عباسی (شجرہ نمبر ۵) تھے۔ انکے چار دختر عاتکہ و صادقہ و میمونہ و خریسہ اور آٹھ پسر وصی احمد ولی احمد و رئیس احمد و لئیق احمد و لقین احمد و ندیم احمد و کیلن (؟) و فاروق احمد ہوئے ان میں سے تین دختر عاتکہ و صادقہ و فریسہ اور دو پسر لئیق احمد و ندیم احمد کم عمری میں فوت ہوئے۔ یہ خاندان بھی سندیلہ میں آباد ہے۔

سید وصی احمد (ولادت ۲۲ رجب ۱۳۲۲ھ) پسر اول سید نقی احمد نے کالج میں انٹرمیڈیٹ کے درجہ تک انگریزی تعلیم حاصل کی۔ ریاست محمود آباد میں تحصیلداری کے عہدہ پر مامور ہیں۔ خوش اخلاق اور نیک مزاج ہیں۔ انکا عقد قصبہ رُدولی میں بی بی عبیرہ خاتون بنت شیخ مصباح الحق صدیقی کے ساتھ ہوا۔ دو پسر نامق وصی احمد و احمد وصی اور ایک دختر زرین غزالہ موجود ہیں۔ یہ سب بچے ابھی خورد سال اور زیر تعلیم ہیں۔

سید ولی احمد (ولادت شوال ۱۳۲۵ھ) پسر دوم سید نقی احمد نے لکھنؤ یونیورسٹی سے ایم۔اے کی ڈگری حاصل کی اور مزید تعلیم کے لئے انگلستان گئے مگر ایک ناگہانی واقعہ کی وجہ سے تعلیم ختم ہونے کے قبل ہی واپس آنا پڑا۔ فی الحال گورنمنٹ سکریٹریٹ شعبہ ترجمہ میں ملازم ہیں اور لکھنؤ میں قیام ہے۔ خلیق اور ملنسار اور خوش مذاق ہیں۔ انکا عقد قصبہ ردولی میں بی بی صفیہ خاتون بنت شیخ متین الدین صدیقی وکیل کے ساتھ ہوا۔ ایک دختر شائستہ پروین اور اور دو پسر خسرو ولی احمد اور حاذ ولی احمد موجود ہیں۔ یہ سب بچے ابھی خورد سال ہیں۔

سید رئیس احمد (ولادت ۱۴ ذی الحجہ ۱۳۳۲ھ) پسر سوم سید نقی احمد نے تعلیم حاصل کرنیکے بعد سے تجارت کا مشغلہ اختیار کیا ہے۔ لکھنؤ میں قیام ہے۔ ہنوز ناکدخدا ہیں۔

سید لقین احمد (ولادت ۱۳۳۸ھ) پسر چہارم سید نقی احمد نے انٹرمیڈیٹ اور سی ٹی کے امتحانات پاس کئے اور بی۔اے کے امتحان میں شرکت کے لئے تیاری کر رہے ہیں۔ سررشتہ تعلیمات میں گورکھپور ہائی اسکول میں متعین ہیں۔ ہنوز ناکدخدا ہیں۔

سید معین احمد (ولادت ۱۳۴۲ھ) پسر پنجم سید تقی احمد نے انگریزی تعلیم حاصل کی۔ ہوائی جہاز رانی کی تعلیم حاصل کر رہے ہیں۔ ہنوز ناکتخدا ہیں۔

سید فاروق احمد (ولادت ۱۳۴۴ھ) پسر ششم سید تقی احمد لکھنؤ میں انگریزی تعلیم حاصل کی۔ بمبئی میں محکمۂ جہاز رانی میں ملازم ہیں۔ ہنوز ناکتخدا ہیں۔

بی بی میمونہ خاتون (ولادت ۲۶ رجب ۱۳۳۱ھ) دختر سید تقی احمد کا عقد جیسا شجرہ نمبر ۲ و شجرہ نمبر ۵ میں مذکور ہوا کاکوری میں قاضی راشد علی عباسی کے ساتھ ہوا۔ ان کی اولاد اپنی جگہ پر مذکور ہے۔

شیخ حیدر علی عباسی پسر سوم شیخ احمد اللہ کا عقد سندیلہ میں اہل برادری میں ہوا۔ انکی سکونت بھی سندیلہ میں رہی۔ انکے تین دختر لطف النسا و خدیجہ و رافعہ ہوئیں۔

بی بی لطف النسا دختر اول شیخ حیدر علی عباسی کا عقد سندیلہ میں سید غلام حسین ابن سید محمد بقا کے ساتھ ہوا۔ انکے دو پسر علی احمد و حسن احمد اور ایک دختر صائمہ ہوئے۔

بی بی صائمہ دختر بی بی لطف النسا کا عقد جیسا مذکور ہو چکا ہے شیخ مراد علی بن شیخ محمد واسع عباسی (شجرہ ہذا) کے ساتھ ہوا۔ انکی اولاد کا تذکرہ اپنی جگہ پر ہو گیا۔

سید علی احمد پسر اول بی بی لطف النسا شہر جبل پور (ملک متوسط) میں بہت نامور وکیل تھے۔ خان بہادر کا خطاب پایا۔ قومی اور اسلامی خدمات نمایاں طور پر کیے۔ سر سید احمد خاں بہادر کے علیگڑھ کالج کی بنیاد ڈالنے میں معین و مددگار رہے۔ رابرٹسن انجمن اسلامیہ جبل پور کے بانی تھے۔ انکا عقد جیسا مذکور ہوا بی بی سمیع النسا بنت شیخ فضل علی عباسی (شجرہ ہذا) کے ساتھ ہوا۔ دو پسر نبی احمد و نقی احمد ہوئے۔ جن کی اولاد کا ذکر صفحات ماقبل میں ہو چکا ہے۔

سید حسن احمد پسر دوم بی بی لطف النسا ریاست بھوپال میں ملازم رہے۔ انکا عقد سندیلہ میں ہوا۔ دو پسر حسین احمد و رضی احمد اور دو دختر معین النسا و سکینہ ہوئے۔

یہ سب صاحب اولاد ہوئے۔ سب کی سکونت سندیلہ میں ہے۔ ان میں سے بی بی مبین النسا (زوجہ سید احمد رضا سندیلوی) کی دختر بی بی ناصرہ کا عقد کاکوری میں منشی یونس حسن علوی بن منشی یوسف حسن ملک زادہ (ضمیمہ نمبر ا) کے ساتھ ۱۳۶۱ھ میں ہوا۔

بی بی خدیجہ دختر دوم شیخ حیدر علی عباسی کا عقد انکے چچا کے پسر شیخ مہدی حسن بن شیخ فضل علی عباسی (شجرہ ہذا) کے ساتھ ہوا اور لاولد فوت ہوئیں۔

بی بی رافعہ دختر سوم شیخ حیدر علی عباسی کا کچھ حال نہیں معلوم ہوا۔



شجرہ نمبر ۱۰ (صفحہ ۲۵۳-۲۶۵)

بی بی ماریہ زوجہ دوم قاضی محمد حافظ عباسی (شجرہ ۳)

- کرامت اللہ
  - کرم اللہ لاولد
  - وصف اللہ لاولد
  - نعیم اللہ لاولد
  - انشاء اللہ
    - م اشرف النساء ؎ اسید علی
    - عبیداللہ ؎ م شریف النساء
      - م بشیرالنساء لاولد
      - م نذیرالنساء ؎ یوسف حسن
        - ضمیرالحسن
          - غیورالحسن
          - ضیاءالحسن
          - مشیرالحسن
        - ظہیرالحسن
        - م بصیرالنساء لاولد
        - م صدیقہ
          - اشفاق احمد
          - عتیق
          - فاطمہ
    - معشوق اللہ ؎ م فریدالنساء
    - بقاء اللہ لاولد
    - اسداللہ لاولد
- فضل اللہ لاولد
- م رحیمہ لاولد
- عبدالرؤف
  - امیراللہ
    - حشمت علی
      - امید علی
        - عبدالحافظ
          - عماد علی
        - حامد علی لاولد
        - احمد علی لاولد
        - مشرف علی لاولد
        - م سراج النساء لاولد
        - م قدیرالنساء
      - فرزند علی
        - سجاد علی لاولد
        - مصطفیٰ علی لاولد
        - م وحیدالنساء لاولد
    - م لطف النساء ؎ انشاء اللہ
    - م اشتیاق النساء لاولد
    - م امیدالنساء
      - م زینب ؎ عبیداللہ
    - م سکینت
      - مبارز الدین ؎ معشوق اللہ
      - م الفت ؎ تاج الدین (امین شاہ)
        - رفیق الحسن لاولد
      - م ثناء
    - م زہرالنساء
      - نصیرالدین
        - یوسف حسن (شجرہ ۱۰)
      - علی نقی
      - علی ذکی لاولد
      - م ولی النساء ؎ عبدالحافظ
  - م صفت ؎ وصف اللہ لاولد
  - باقر علی
    - جعفر علی
      - اظہر علی
        - اطہر علی
        - مظہر علی
          - ارشد علی
          - م کنیز فاطمہ
          - م حمیرا
        - اصغر علی
          - دختر
          - دختر
        - صفدر علی
        - طاہر علی
        - محسن
          - اختر جمال
          - اختر کمال
        - آرام
        - لطیف
        - جہاں
        - دختر
    - عسکر علی
      - انور علی
        - اختر علی
          - جمال
          - م شکیلہ
          - م عشرت
        - ابرار علی
          - اقبال علی
          - حسرت علی
        - وقار علی
        - م رضیہ
        - م نبیرہ
        - م رشیدہ
      - شاکر علی
        - حامد علی
        - محسن علی
        - پسر
        - شوکت علی
        - احسن علی
        - م صغریٰ
        - م رفیعہ
        - م قیصر
      - غالب علی لاولد
  - م بتول زوجہ میر سبحان علی
    - رونق علی
      - عبدالعلی
        - احتشام علی
        - احترام علی
          - اسرار عالم
          - خورشید عالم
        - محبوب عالم
          - ذکی علی
          - تقی علی
          - پسر
        - م حبیبہ
      - اعجاز علی لاولد
      - م انیس النساء ؎ اظہر علی
      - م شفیق النساء ؎ انور علی
      - م رفیق النساء لاولد ؎ حشمت علی
      - م صبیح النساء لاولد ؎ شاکر علی
    - ارشاد علی
    - یاد علی
    - دختر
    - دختر
    - دختر

شجرہ نمبر ۱

بی بی ماریہ زوجۂ دوم قاضی محمد حافظ عباسی (شجرہ ۳)

قاضی محمد حافظ عباسی پسر اول قاضی عبدالحلیم نے اپنا عقد ثانی مسماۃ ماریہ کے ساتھ کیا جو بنارس سے آئی تھیں۔ انکے متعلق صاحب چشمۂ فیض لکھتے ہیں:۔ از مسماۃ ماریہ کنیز فرستادہ شیخ محمد اکابراز بنارس کہ با اوہم بپاس احتیاط نکاح کردہ بود سہ پسر و یک دختر کرامت اللہ عبدالرؤف فضل اللہ مسماۃ رحیمہ"۔ انکی اولاد اب بھی کاکوری میں موجود ہے مگر غیر کفو سمجھی جاتی ہے لیکن تقریبات کے موقع پر برابر کے بھائیوں کی طرح ایک دوسرے کے یہاں شرکت کی جاتی ہے۔ انکی اولاد کو بھی قاضی صاحب نے اپنی جائداد میں سے حصہ دیا جس پر وہ لوگ تا بعض متصرف ہیں۔ ان زوجہ کے بطن سے تین پسر کرامت اللہ و فضل اللہ و عبدالرؤف اور ایک دختر رحیمہ ہوئے۔ ان بی بی رحیمہ کا عقد قصبہ موہان میں ہوا۔ وہیں لاولد فوت ہوئیں۔

شیخ کرامت اللہ عباسی پسر اول قاضی محمد حافظ کا عقد سندیلہ میں بی بی متوفی بنت حکیم شکر اللہ کے ساتھ ہوا۔ انکے چار پسر کرم اللہ و وصف اللہ و نعیم اللہ و انشاء اللہ ہوئے۔

شیخ کرم اللہ پسر اول شیخ کرامت اللہ کا عقد قصبہ خیرآباد میں ہوا۔ لاولد فوت ہوئے۔

شیخ وصف اللہ پسر دوم شیخ کرامت اللہ کا عقد انکے چچا کی دختر بی بی صفت بنت شیخ عبدالرؤف (شجرہ ہذا) کے ساتھ ہوا۔ اور لاولد فوت ہوئے۔

شیخ نعیم اللہ پسر سوم شیخ کرامت اللہ کا عقد بی بی آمنہ کے ساتھ ہوا۔ لاولد فوت ہوئے۔

شیخ شاہ انشاء اللہ عباسی (وفات ۵ رجب ۱۲۵۱ھ) پسر چہارم شیخ کرامت اللہ ایسے ولی کامل ہوئے کہ انکے مرشد زادہ حضرت شاہ تراب علی قلندر رحمہ نے انکو عارف باللہ شاہ انشاء اللہ قلندر کے لقب سے اپنی کتاب اصول المقصود میں ملقب کیا ہے۔ کم عمری سے اپنے بنی عم تجنتی

---

[۱] اصول ۴۸۵ و ابرار ۳۴۳ و مشاہیر ۶۰

رفعت اللہ خاں کے پاس ہے ۔ دنیاوی تفریحات اور نمائش ظاہری سے دلچسپی نہ تھی ۔شباب ہی میں خدا طلبی کا ذوق پیدا ہوا اور حضرت شاہ محمد کاظم قلندر رح کے حضور میں حاضر ہو کر بیعت کی اور اذکار و اشغال سیکھے ۔ پیر پرستی میں فرد تھے ۔ آستانہ شریف پر حاضر رہتے روزانہ اپنے آبائی مکان واقع محلہ قاضی گڑھی ہو آتے تھے ۔آزاد منش اور قلندر روش بزرگ تھے ۔ انکے استغنا کا یہ حال تھا کہ وصیت کی تھی کہ " اگر تکیہ شریف پر مروں تو مجھ کو آبائی قبرستان نہ لے جانا اور اگر قاضی گڑھی میں مروں تو تکیہ شریف پر دفن کرنے کے لئے لانے کی ضرورت نہیں " ۔ بالآخر تکیہ شریف پر وفات پائی اور وہیں مسجد کے دروازے کے باہر جانب مغرب دفن ہوئے ۔ انکا عقد بی بی لطف النسا بنت شیخ امیر اللہ (شجرہ ہذا) کے ساتھ ہوا ۔ چار پسر عبید اللہ و معشوق اللہ و بقار اللہ و اسد اللہ اور ایک دختر اشرف النسا ہوئے ۔ ان بی بی اشرف النسا کا عقد اپنے ماموں شیخ حشمت علی کے پسر شیخ امید علی کے ساتھ ہوا ۔ انکی اولاد کی تفصیل اسی شجرہ میں ملاحظہ ہو ۔

شیخ عبید اللہ (وفات ذیقعدہ ۱۲۹۵ھ) پسر اول شاہ انشاء اللہ قلندر کے دو عقد یکے بعد دیگرے ہوئے ۔ پہلا نکاح بی بی زینب بنت بشارت علی بن سید شجاعت علی کے ساتھ اور دوسرا نکاح بی بی کریم النسا بنت مولوی مفتی خلیل الدین خاں ملک زادہ (از بطن مسماۃ برنی بیگم زوجہ غیر کفو) کے ساتھ ہوا ۔ زوجہ ثانیہ لا ولد فوت ہوئیں ۔ زوجہ اولے سے ایک دختر شریف النسا عرف تارا ہوئیں ۔

بی بی شریف النسا بنت شیخ عبید اللہ عباسی کا عقد نیوتنی میں سید قمر علی ابن سید سند علی کے ساتھ ہوا جن سے دو دختر شیر النسا و بشیر النسا ہوئیں ۔

بی بی شیر النسا دختر اول سید قمر علی کا عقد نیوتنی میں منشی نظر حسین کے ساتھ ہوا ۔ کوئی اولاد نہیں ہوئی ۔

بی بی بشیر النسا عرف چھٹن دختر دوم سید قمر علی کا عقد منشی یوسف حسن نواسہ شیخ معشوق اللہ (شجرہ ہذا) و نبیرہ قاضی محمد تقی جہلو تری (شجرہ ہذا) کے ساتھ ہوا ۔ انکی اولاد منشی یوسف حسن

کے تحت ملاحظہ ہو۔ یہ بی بی ابھی بقید حیات ہیں۔

شیخ معشوق اللہ عباسی (وفات ۲۰ محرم ۱۲۶۹ھ) پسر دوم شاہ انشاء اللہ قلندر کا عقد بی بی رلفن بنت شیخ غازی الدین ابن شیخ نجم الدین مخدوم زادہ (شجرہ ہذا) کے ساتھ ہوا۔ صرف ایک دختر فریدالنسا ہوئیں۔

بی بی فریدالنسا بنت شیخ معشوق اللہ عباسی کا عقد شیخ علی نقی ابن قاضی محمد تقی جہلوری کے ساتھ ہوا۔ انکے ایک پسر یوسف حسن ہوئے۔

منشی یوسف حسن (ولادت ۱۲۸۵ھ وفات ۱۱ رمضان ۱۳۱۳ھ) نواسہ شیخ معشوق اللہ۔ عرصہ دراز تک ریاست بھوپال میں ملازم رہے۔ پنشن لینے کے بعد سے کاکوری میں مستقل قیام رہا۔ بہت پستہ قد اور سیدھی سادی طبیعت کے بزرگ تھے۔ عرصہ دراز تک بیمار رہنے کے بعد وفات پائی اور خاندانی قبرستان میں دفن ہوئے۔ انکا عقد صبیا اور پرند کور ہوا۔ بی بی بشیرالنسا بنت قمر علی (شجرہ ہذا) کے ساتھ ہوا۔ تین پسر ضمیرالحسن ظہیرالحسن اور ایک آور جو صغر سنی میں فوت ہو گیا۔ اور دو دختر بصیرالنسا وصدیقہ ہوئے۔

منشی ضمیرالحسن (ولادت ۱۳۲۰ھ) پسر اول منشی یوسف حسن نے اپنے والد کے پاس رہکر بھوپال میں انگریزی تعلیم پائی اور بی اے اور بی ٹی کی ڈگریاں حاصل کیں اور وہیں سررشتہ تعلیمات میں ملازم ہیں۔ انکا عقد سندیلہ میں بی بی سرور جہاں دختر منشی محمود علی وکیل کے ساتھ ہوا۔ تین خورد سال پسر غیورالحسن (ولادت ۱۳۵۶ھ) وضیاءالحسن (ولادت ۱۳۵۸ھ) و مشیرالحسن (ولادت ۱۳۶۰ھ) موجود ہیں۔

منشی ظہیرالحسن (ولادت ۱۳۲۴ھ) پسر دوم منشی یوسف حسن کا قیام بسلسلۂ ملازمت بھوپال میں ہے۔

بی بی بصیرالنسا دختر اول منشی یوسف حسن کا عقد بجنور میں منشی عبدالوکیل ابن منشی عبدالجلیل کے ساتھ ہوا۔ ایک پسر التفات الرحمن ہوا تھا جو صغر سنی میں فوت ہو گیا۔ ان بی بی نے بھی صرف تیس سال کی عمر میں وفات پائی۔

بی بی صدیقہ (ولادت ۱۳۲۳ھ) دختر دوم منشی یوسف حسن کا عقد منشی اشتاق احمد ساکن اوناؤ کے ساتھ ہوا۔ یہ محکمہ ریلوے میں بمقام جھانسی ملازمت میں ہیں۔ انکے ایک پسر اشفاق احمد اور ایک دختر عتیق فاطمہ موجود ہیں جو ابھی خورد سال ہیں۔

شیخ بقاء اللہ عباسی پسر سوم شاہ انشاء اللہ قلندر ناکتخدا فوت ہوئے۔

حافظ اسد اللہ عباسی پسر چہارم شاہ انشاء اللہ قلندر کا عقد بی بی اکرام النسا بنت شیخ ابوالحسن[1] کے ساتھ ہوا۔ انکے کوئی اولاد نہیں ہوئی۔

شیخ فضل اللہ عباسی پسر دوم قاضی محمد حافظ عباسی جوان خوش رو اور رنگین طبیعت تھے۔ جوانی میں فوت ہوئے۔ عقد ہوا تھا۔ اولاد نہیں ہوئی۔

شیخ عبد الرؤف عباسی پسر سوم قاضی محمد حافظ عباسی حافظ کلام اللہ شریف تھے فارسی اور عربی میں اچھی دستگاہ تھی۔ قاضی محمد واعظ عباسی کی قضاۃ کے زمانہ میں قاضی صاحب کی مُہر کے حامل تھے۔ الماس علی خاں کی رفاقت میں رہے۔ اُنکو قرآن شریف سنایا کرتے تھے، انکے نام ایک موضع کی معافی تھی۔ انکا عقد سندیلہ میں بی بی رحیم النسا بنت شاہ رعایت اللہ مخدوم زادہ کے ساتھ ہوا۔ ان سے ایک پسر امیر اللہ اور ایک دختر بی بی صفت ہوئے اور ایک بیرونی غیر کفو عورت کے بطن سے ایک پسر باقر علی اور ایک دختر مسماۃ چندن ہوئے۔

شیخ امیر اللہ عباسی (وفات ۲۰ صفر ۱۲۸۰ھ) پسر اول حافظ عبد الرؤف کا عقد بی بی صفت بنت شیخ نظام الدین مخدوم زادہ کے ساتھ ہوا۔ انکے ایک پسر حشمت علی اور پانچ دختر لطف النسا و امتیاز النسا و امید النسا و سکونت و زیب النسا ہوئے۔

---

[1] شیخ ابوالحسن قاضی عبد الاحد عباسی (شجرہ نمبر ۱۳) کی اولاد میں تھے جو قاضی صاحب کی بیرونی غیر کفو مسماۃ کے بطن سے ہوئی تھی۔ شیخ ابوالحسن کی بہن بی بی عبیدۃ النسا کی دختر بی بی فہمین کا عقد شیخ مبارز الدین نواسہ شیخ امیر اسد (شجرہ نمبر ۱۱) کیساتھ ہوا تھا۔ انکی اولاد کا ذکر آیندہ آئے گا۔

منشی حشمت علی عباسی پسر شیخ امیر اللہ کا عقد بی بی راحت النسا بنت سید فصیح اللہ سندیلی کیساتھ ہوا۔ دو پسر امید علی و فرزند علی ہوئے۔

منشی امید علی عباسی پسر منشی حشمت علی کا عقد انکی پھوپھی کی دختر بی بی اشرف النسا بنت شاہ انشاء اللہ قلندر (شجرہ ہذا) کے ساتھ ہوا۔ انکے چار پسر عبدالحافظ و حامد علی و احمد علی و مشرف علی اور دو دختر سراج النسا و قدیر النسا ہوئے۔

منشی عبدالحافظ عباسی پسر اول منشی امید علی کا عقد شیخ امیر اللہ عباسی کی نواسی بی بی لی النسا بنت قاضی محمد تقی جھلوتری کے ساتھ ہوا جن سے ایک پسر عماد علی اور ایک دختر دبیر النسا ہوئے۔ یہ دختر خورد سال فوت ہوئیں۔

منشی عماد علی عباسی (ولادت ۱۲۹۲ھ) پسر منشی عبدالحافظ کا عقد بی بی بانو بیگم بنت حاجی سید عبدالسبحان رئیس قصبہ سہسرام ضلع آرہ کے ساتھ ہوا۔ ہنوز کوئی اولاد نہیں ہے۔ یہ اپنے آبائی مکان واقع محلہ قاضی گڑھی میں رہتے ہیں۔

منشی حامد علی عباسی پسر دوم منشی امید علی کا عقد کنتور ضلع بارہ بنکی میں بی بی امتہ الفاطمہ کے ساتھ ہوا۔ لاولد فوت ہوئے۔

منشی احمد علی و منشی مشرف علی پسران سوم و چہارم منشی امید علی عباسی) ناکتخدا فوت ہوئے۔

بی بی سراج النسا دختر اول منشی امید علی عباسی کا عقد شیخ امیر اللہ کے نواسہ شیخ مبارز الدین (شجرہ ہذا) کے ساتھ ہوا۔ ایک دختر شفیق النسا ہوئی جو صغر سنی میں فوت ہوگئی۔

بی بی قدیر النسا دختر دوم منشی امید علی عباسی کا عقد انکے چچا شیخ فرزند علی پسر شیخ سجاد علی (شجرہ ہذا) کے ساتھ ہوا۔ لاولد فوت ہوئیں۔

منشی فرزند علی عباسی (وفات ۲۰ ربیع الاول ۱۳۰۵ھ) پسر دوم منشی حشمت علی کا عقد بی بی حفیظ النسا بنت شیخ علی رضا کے ساتھ ہوا۔ دو پسر سجاد علی و مصطفے علی اور ایک دختر وحید النسا ہوئے۔

منشی سجاد علی پسر اول منشی فرزند علی کا عقد انکے چچا کی دختر بی بی قدیر النسا کے ساتھ ہوا۔ کوئی اولاد نہیں ہوئی۔

منشی مصطفےٰ علی و وحید النسا ناکتخدا فوت ہوئے۔

بی بی لطف النسا دختر اول شیخ امیر اللہ عباسی کا عقد شاہ انشاء اللہ قلندر (شجرہ ہذا) کے ساتھ ہوا انکی اولاد مذکور ہو چکی۔

بی بی امتیاز النسا دختر دوم شیخ امیر اللہ عباسی کا عقد قصبہ سرسونڈی ضلع لکھنؤ میں منشی امام علی کے ساتھ ہوئی۔ کوئی اولاد نہیں ہوئی۔

بی بی امید النسا عرف میدا دختر سوم شیخ امیر اللہ عباسی کا عقد قصبہ بجنور میں سید بشارت علی ابن سید شجاعت علی کے ساتھ ہوا۔ ایک دختر زینب ہوئیں۔ ان بی بی زینب کا عقد شیخ عبید اللہ ابن شاہ انشاء اللہ قلندر (شجرۂ ہذا) کے ساتھ ہوا۔ انکی اولاد مذکور ہو چکی۔

بی بی سکونت دختر چہارم شیخ امیر اللہ عباسی کا عقد شیخ غازی الدین ابن شیخ نجم الدین کے ساتھ ہوا ایک پسر مبارز الدین اور دو دختر زلفن و منا ہوئے۔

شیخ مبارز الدین پسر شیخ غازی الدین کے دو عقد یکے بعد دیگرے ہوئے۔ پہلا عقد بی بی فہمن بنت شیخ شریف الدین ہمشیرزادی شیخ ابوالحسن مذکورۂ بالا کے ساتھ اور دوسرا عقد بی بی سراج النسا بنت منشی امید علی (شجرۂ ہذا) کے ساتھ ہوا۔ زوجۂ ثانیہ لاولد فوت ہوئیں۔ زوجۂ اولے سے ایک پسر تاج الدین ہوئے۔

شیخ تاج الدین عرف یٰسین شاہ (وفات ۱۳۰۶ھ) پسر شیخ مبارز الدین حضرت مولانا فضل الرحمٰن گنج مرادآبادی کے مرید تھے اور وہیں لقب یٰسین شاہ پایا تھا۔ اپنے پیر و مرشد کی خدمت میں بہت حاضر رہے۔ انکی فیض صحبت سے ایسی سعادت حاصل کی کہ خانقاہ چونہ صوبۂ بہار کے سجادہ نشین منتخب ہوئے۔ وہیں وفات پائی۔ انکا عقد گنج مرادآباد میں بی بی حیات النسا سے ہوا۔ ایک پسر رفیق الحسن ہوئے۔

منشی رفیق الحسن پسر یسین شاہ کا عقد اورنگ آباد ضلع سیتاپور میں بی بی عائشہ عرف اچھو سے ہوا۔ کوئی اولاد نہیں ہوئی۔ یہ کاکوری میں رہے اور یہیں وفات پائی۔

بی بی زلفن دختر اول شیخ غازی الدین کا عقد شیخ معشوق اللہ پسر شاہ انشاء اللہ قلندر (شجرہ ہذا) کے ساتھ ہوا۔ انکی اولاد مذکور ہو چکی۔

بی بی مُنّا دختر دوم شیخ غازی الدین کا عقد انکے خالہ کے پسر شیخ نصیر الدین ابن قاضی محمد تقی جہلوتری (شجرہ ہذا) کے ساتھ ہوا۔ یہ جہلوتر میں رہیں۔ مزید حالات دریافت نہیں ہوئے کیونکہ انکی اولاد میں کوئی جدید پیوند کاکوری والوں سے نہیں ہوا۔

بی بی زیب النسا دختر پنجم شیخ امیر اللہ عباسی کا عقد جہلوتر میں قاضی محمد تقی کے ساتھ ہوا۔ تین پسر نصیر الدین و علی تقی و علی ذکی اور ایک دختر ولی النسا ہوئے۔ ان بی بی ولی النسا کا عقد منشی عبد السحان حافظ ابن منشی امید علی (شجرہ ہذا) کے ساتھ ہوا۔ انکی اولاد مذکور ہو چکی۔

شیخ نصیر الدین پسر اول قاضی محمد تقی کا عقد جیسا مذکور ہوا انکی خالہ کی دختر بی بی منا بنت شیخ غازی الدین (شجرہ ہذا) کے ساتھ ہوا۔ انکا قیام جہلوتر میں رہا۔

شیخ علی تقی پسر دوم قاضی محمد تقی کا عقد بی بی فرید النسا بنت شیخ معشوق اللہ (شجرہ ہذا) کے ساتھ ہوا۔ ایک پسر یوسف حسن ہوئے جنکی اولاد مذکور ہو چکی۔

منشی علی ذکی پسر سوم قاضی محمد تقی کا عقد فتح اللہ نگر میں منشی غلام قادر کی دختر کے ساتھ ہوا۔ ایک پسر ابن علی اور ایک دختر حلیم النسا ہوئے۔ یہ دونوں بھائی اور بہن کم عمری میں فوت ہوئے اور والدین لاولد ختم ہوئے۔

منشی باقر علی عباسی پسر دوم حافظ عبد الرؤف نے سرکاری ملازمت میں عہدۂ منصفی تک ترقی کی اور متفرق مواضعات میں زمینداری خرید کی۔ انکا عقد گسمنڈی میں بی بی علیمن کے ساتھ ہوا دو پسر جعفر علی و عسکر علی ہوئے۔

منشی جعفر علی عباسی پسر اول منشی باقر علی حضرت حافظ شاہ علی انور قلندرؒ کے شاگرد[1] اور

---

[1] مشاہیر صفحہ ۱۲

حضرت شاہ تقی علی قلندرؒ کے مرید تھے۔ علمی قابلیت اچھی تھی فارسی اور اردو کے شاعر تھے شیون تخلص تھا۔ شعر گوئی میں مولوی محی الدین خاں علوی ذوقی سے تلمذ تھا۔ افسوس کہ انکا کلام ضائع ہوگیا تصنیفات میں ایک فسانہ طلسم حیرت طبع ہوا۔ فارسی میں ایک کتاب نثر جعفری لکھی تھی جو ریاست رامپور کے کتبخانہ میں موجود ہے۔ آخر عمر میں دماغ میں خلل آگیا تھا۔ اپنے آبائی مکان واقع محلہ قاضی گڑھی میں رہتے تھے۔ یہ مکان اب بالکل مسمار ہوگیا ہے کیونکہ انکی اولاد نے یہاں کی سکونت ترک کردی۔ انکی وفات وطن میں ہوئی اور خاندانی قبرستان میں دفن ہوئے۔ انکا عقد دریوہ ضلع بارہ بنکی میں منشی غازی الدین کی دختر کے ساتھ ہوا۔ ایک پسر اظہر علی ہوئے۔

منشی اظہر علی آزاد عباسی پسر منشی جعفر علی نے اپنے چچا منشی عسکر علی کے پاس بستی میں رہ کر فارسی اور انگریزی کی تعلیم حاصل کی۔ سرکاری ملازمت میں تحصیلداری کے عہدہ پر عرصہ دراز تک رہ کر ۱۹۳۰ء میں پنشن حاصل کی۔ اب رامپور میں قیام ہے۔ ایک دیوان بزبان فارسی سرمایہ عمر ہے۔ انکے یکے بعد دیگرے تین عقد ہوئے۔ پہلا عقد محلہ دلی نگر میں بی بی انیس النساء دختر اول میر ارشاد علی (شجرۂ ہذا) کے ساتھ اور دوسرا عقد شہر لکھنؤ محلہ مولوی گنج میں اور تیسرا عقد ملک پنجاب میں ہوا۔ زوجۂ اول سے ایک پسر اطہر علی اور زوجۂ دوم سے ایک پسر مظہر علی اور زوجۂ سوم سے پانچ پسر اصغر علی و صفدر علی و طاہر علی و اختر جمال و اختر کمال اور تین دختر حسن آرا و بلقیس جہاں اور ایک اور موجود ہیں۔ پسران پنجم و ششم و ہفتم اور تینوں دختر اپنے والد کی عاطفت میں تحصیل علم کر رہے ہیں اور ہنوز ناکتخدا ہیں۔

منشی اطہر علی عباسی عرف بدر (ولادت ۱۳۲۶ھ) پسر اول منشی اظہر علی آزاد اپنے ننہال محلہ دلی نگر میں رہتے ہیں۔ فی الحال لکھنؤ میں قیام ہے۔ انکا عقد لکھنؤ میں خواجہ حسام الدین کی دختر کے ساتھ ہوا۔ ایک پسر ارشد علی (ولادت ۱۳۵۵ھ) اور دو دختر کنیز فاطمہ (ولادت ۱۳۵۱ھ) و حمیرا خاتون (ولادت ۱۳۵۴ھ) موجود ہیں۔ یہ سب خورد سال اور ناکتخدا ہیں۔

ل مشاہیر ص ۳۹۲ ۱۲

منشی مظہر علی عباسی (ولادت ۱۳۳۱ھ) پسر دوم منشی اظہر علی آزاد نے انگریزی تعلیم حاصل کی اور ملک برہما میں محکمہ خفیہ پولیس میں سپرنٹنڈنٹ تھے کہ موجودہ جنگ چھڑ گئی۔ وہاں انھوں نے ایک عقد بھی کیا تھا۔ برہما پر جب جاپانیوں کا قبضہ ہوا تو ہزارہا مخلوق کے ساتھ ان کو بھی بڑی بے سروسامانی کے ساتھ بھاگنا پڑا اور انکی زوجہ معہ ایک بچے کے ان سے بچھڑ گئے۔ یہ افتاں وخیزاں لکھنؤ آئے اور حکام وقت کی امداد سے سرکاری وظیفہ حاصل کیا اور فی الحال دفتر راشن صدر بازار لکھنؤ میں سرکاری ملازم بھی ہو گئے ہیں۔ یہاں دوسرا عقد اپنے ننہالی خاندان میں کیا ہے۔ ابھی کوئی اولاد نہیں ہے۔

منشی اصغر علی عباسی (ولادت ۱۳۳۳ھ) پسر سوم منشی اظہر علی آزاد نے انگریزی تعلیم میں ایم اے کی ڈگری حاصل کی۔ چند سال رضا انٹرمیڈیٹ کالج رامپور میں پروفیسر رہے اور اب دہلی کالج میں پروفیسر ہیں۔ انکا عقد منشی انور علی عباسی (شجرہ ہذا) کی دختر سوم کے ساتھ ہوا۔ دو دختر موجود ہیں۔ جو ابھی خوردسال ہیں۔

منشی صفدر علی عباسی (ولادت ۱۳۳۵ھ) پسر چہارم منشی اظہر علی آزاد نے انگریزی تعلیم حاصل کرنے کے بعد جہازرانی کا امتحان مقابلہ پاس کیا۔ لفٹنٹ کے عہدہ پر مامور ہیں۔ ابھی عقد نہیں ہوا ہے

منشی طاہر علی عباسی (ولادت ۱۳۳۶ھ) پسر پنجم منشی اظہر علی آزاد نے انگریزی تعلیم پائی۔ کلکتہ میں ملازم ہیں۔ ابھی عقد نہیں ہوا ہے۔

منشی عسکر علی عباسی پسر دوم منشی باقر علی شہر بستی میں وکالت کرتے تھے۔ بہت کامیاب وکیل ہوئے اور اسی ضلع میں زمینداری پیدا کی اور شہر میں پختہ مکان بنوایا۔ اپنے دو پسران کو ولایت بھیجکر بیرسٹر بنوایا۔ اپنے خلف اکبر اور برادر زادہ کے عقد کی تقریبات بہت حوصلہ اور اولوالعزمی سے کاکوری آکر کیں اور دعوت مانجھا کا کھانا تانبے کے برتنوں میں معہ برتنوں کے تقسیم کیا۔ انکی مستقل سکونت بستی میں ہو گئی تھی۔ وہیں رحلت پائی اور دفن ہوئے۔ انکا عقد قصبہ دیوہ میں انکی بھاوج کی بہن دختر دوم منشی غازی الدین کے ساتھ ہوا۔ تین پسر انور علی و شاکر علی و غالب علی ہوئے۔ اس خاندان بھر کی سکونت اب کاکوری میں نہیں ہے۔ بستی اور گورکھپور میں شادو آباد ہیں۔

منشی انور علی عباسی پسر اول منشی عسکر علی نے ولایت جاکر بیرسٹری کی سند حاصل کی۔ واپسی پر بستی اور گورکھپور میں وکالت کرتے رہے۔ وہیں وفات پائی اور دفن ہوئے۔ انکا عقد بی بی شفیق النساء عرف گوری بیگم دختر دوم میر ارشاد علی (شجرہ ہذا) کے ساتھ ہوا۔ تین پسر اختر علی وابرار علی و وقار علی اور تین دختر رضیہ و زبیدہ و رشیدہ موجود ہیں۔

منشی اختر علی عباسی پسر اول منشی انور علی کا قیام گورکھپور میں ہے۔ وہیں مختار عدالت ہیں۔ انکا عقد لکھنؤ میں خواجہ یوسف علی کی دختر کے ساتھ ہوا۔ ایک پسر جمال میاں اور دو دختر شکیلہ و عشرت موجود ہیں جو ابھی خورد سال ہیں۔

منشی ابرار علی عباسی پسر دوم منشی انور علی بی۔ اے اور ایل ایل بی پاس کرنے کے بعد سے گورکھپور میں وکالت کرتے ہیں۔ انکا عقد انکے چچا کی دختر بی بی صغرا بیگم بنت منشی شاکر علی (شجرہ ہذا) کے ساتھ ہوا۔ دو پسر اقبال علی و حسرت علی موجود ہیں جو ابھی کم عمر اور زیر تعلیم ہیں۔

منشی وقار علی عباسی پسر سوم منشی انور علی کا عقد ابھی نہیں ہوا ہے۔

بی بی رضیہ بانو۔ دختر اول منشی انور علی عباسی کا عقد گورکھپور میں شیخ محمود الحق رئیس شہر کے ساتھ ہوا۔ صاحب اولاد ہیں۔

بی بی زبیدہ بانو دختر دوم منشی انور علی عباسی کا عقد لکھنؤ میں ڈاکٹر عبد الرزاق کے ساتھ ہوا۔ صاحب اولاد ہیں۔

بی بی رشیدہ بانو دختر سوم منشی انور علی عباسی کا عقد جیسا مذکور ہوا منشی اصغر علی بن منشی اظہر علی (شجرہ ہذا) کے ساتھ ہوا۔ اولاد مذکور ہو چکی۔

منشی شاکر علی عباسی پسر دوم منشی عسکر علی نے ولایت جاکر بیرسٹری پاس کی۔ خاص گورکھپور میں وکالت کرتے ہیں اور کامیاب ہیں وہیں کوٹھی اور مکان بنا کر مستقل سکونت اختیار کرلی ہے انکے دو عقد یکے بعد دیگرے ہوئے۔ پہلا عقد کاکوری میں انکی بڑی بھاوج کی چھوٹی بہن بی بی سمیع النساء بنت میر ارشاد علی (شجرہ ہذا) کے ساتھ ہوا۔ یہ بی بی لاولد فوت ہوئیں۔ دوسرا عقد

فرخ آباد میں ہوا۔ یہ بی بی پانچ پسر حامد علی و محسن علی و ..... و شوکت علی و احسن علی اور تین دختر صغریٰ و رفیعہ و قیصر چھوڑ کر قضا کر گئیں۔

منشی حامد علی عباسی پسر اول منشی شاکر علی گورکھپور میں محکمہ رجسٹری میں ملازم ہیں۔ انکا عقد بھوپال میں ہوا۔

منشی محسن علی عباسی پسر دوم منشی شاکر علی سورت میں رشتہ تعلیم میں اسکول ماسٹر ہیں۔ ابھی عقد نہیں ہوا ہے۔

منشی شوکت علی واحسن علی اور ایک جن کا نام نہیں معلوم ہوسکا اور انکی تینوں بہنیں ہنوز ناکتخدا ہیں۔

بی بی صغریٰ بیگم دختر اول منشی شاکر علی عباسی کا عقد جیسا مذکور ہوا منشی ابرار علی بن منشی انوار علی (شجرہ ہذا) کے ساتھ ہوا۔ اولاد بھی مذکور ہو چکی۔

بی بی رفیعہ بانو دختر دوم منشی شاکر علی عباسی کا عقد گونڈہ میں منشی حامد علی بن مرزا محمود بیگ وکیل کے ساتھ ہوا۔

بی بی قیصر بیگم دختر سوم منشی شاکر علی عباسی کا عقد کانپور میں منشی ممتاز حسین بی، اے ایل ایل بی کے ساتھ ہوا۔

منشی غالب علی عباسی پسر سوم منشی عسکر علی تحصیل علم کر رہے تھے کہ عمر دغا دے گئی اور وفات پائی۔ انکا عقد ہوا تھا لیکن رخصتی کی رسم عمل میں نہیں آئی تھی،

بی بی صفت دختر اول حافظ عبدالرؤف عباسی کا عقد جیسا مذکور ہوا انکے چچا کے پسر شیخ وصف اللہ بن شیخ کرامت اللہ (شجرہ ہذا) کے ساتھ ہوا۔ کوئی اولاد نہیں ہوئی۔

بی بی چندن دختر دوم حافظ عبدالرؤف عباسی کا عقد ء لی نگر میں میر سبحان علی بن میر جعفر علی[1]

---

[1] کتاب شجرۃ الانساب میں میر سبحان علی کا نسب نامہ یوں مرقوم ہے کہ "میر سبحان علی بن جعفر علی عرف غلام جعفر بن جان علی بن دین محمد یا دین علی پسر خواندہ یا چیلہ میر شاہ فیض اللہ۔

کے ساتھ ہوا۔ انکے تین پسر رونق علی ارشاد علی و یاد علی اور تین دختر سلامت النسا و امانت النسا و غفور النسا ہوئے۔ ان میں سے پسران اول و دوم کی اولاد سے اس خاندان میں رشتہ بندی کی تجدید ہوتی رہی ہے اسلئے صرف ان دونوں کی اولاد شجرہ میں اور سطور ذیل میں دکھلائی گئی۔

میر رونق علی پسر اول بی بی چندن کے ایک پسر میر عبد العلی عرف محمد جان ہوئے۔ انکے تین پسر احتشام علی و احترام علی و محبوب عالم اور ایک دختر حبیبہ ہوئے۔ یہ دختر سنڈیلہ میں بیاہ گئیں۔

سید احتشام علی عرف بہاڑی پسر اول میر عبد العلی نے بی لے اور ایل ایل بی کی ڈگریاں حاصل کیں اور لکھنؤ میں وکالت کرتے ہیں۔ کئی سال ریاست دتیا میں سشن جج کے عہدہ پر کام کیا۔ انکے دو عقد یکے بعد دیگرے ہوئے۔ پہلا عقد بی بی رفیق النسا عرف ننھی بنت میر ارشاد علی (شجرہ ہذا) کے ساتھ ہوا۔ یہ بی بی لا ولد فوت ہوئیں۔ دوسرا عقد خانصاحب منشی اشتیاق علی سندیلوی کی [illegible]

میر احترام علی عرف سلطان عالم پسر دوم میر عبد العلی کے دو پسر اسرار عالم اور خورشید عالم موجود ہیں۔

میر اسرار عالم پسر اول میر سلطان عالم محکمہ پولیس میں اسسٹنٹ انسپکٹر ہیں اور پولیس لائنس لکھیم پور میں متعین ہیں۔

میر خورشید عالم عرف شہنشاہ عالم پسر دوم میر سلطان عالم محکمۂ فوج سرکاری میں ملازم ہیں، آج کل دیولالی میں متعین ہیں۔

میر محبوب عالم پسر سوم میر عبد العلی کے تین پسر ذکی علی و نقی علی اور ایک اور موجود ہیں۔ یہ سب ابھی خورد سال ہیں۔

میر ارشاد علی پسر دوم بی بی چندن نے سرکاری ملازمت میں تحصیلداری کے عہدہ سے پنشن حاصل کی۔ انکے ایک پسر اعجاز علی اور چار دختر انیس النسا و شفیق النسا و رفیق النسا و سمیع النسا ہوئے۔

میر اعجاز علی پسر میر ارشاد علی نا کتخدا فوت ہوئے۔

بی بی انیس النساء عرف منی دختر اول میر ارشاد علی کا عقد منشی اظہر علی عباسی (شجرہ ہذا) کے ساتھ ہوا۔ اولاد مذکور ہو چکی۔

بی بی شفیق النساء عرف گوری بیگم دختر دوم میر ارشاد علی کا عقد منشی انور علی عباسی (شجرہ ہذا) کے ساتھ ہوا۔ اولاد مذکور ہو چکی۔

بی بی رفیق النساء عرف ننھی دختر سوم میر ارشاد علی کا عقد سید احتشام علی (شجرہ ہذا) کے ساتھ ہوا۔ لاولد فوت ہوئیں۔

بی بی سمیع النساء دختر چہارم میر ارشاد علی کا عقد منشی شاکر علی عباسی (شجرہ ہذا) کے ساتھ ہوا۔ لاولد فوت ہوئیں۔

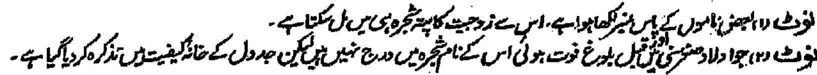
ضمیمہ نمبر ا (صفحہ ۲۶۰-۲۸۱)

بی بی سنجیدہ بنت شیخ شکر اللہ عباسی (شجرہ نمبر ۸)

زوجہ حکیم محمد روشن صدیقی بن حکیم عبدالصمد بن شیخ ولی محمد بن شیخ زین الدین (زین العابدین) ابن شیخ احمد بن شیخ محمود برادر مخدوم شیخ سعدی و مخدوم شیخ قیام الدین) بن مخدوم بندگی شیخ منّ اللہ بن شیخ من اللہ بن شیخ نعیم اللہ بن شیخ تاج الدین بن شیخ شہاب الدین بن شیخ تاج الدین صدیقی ستامی کہ در کاکوری آمدہ سکونت گرفتند

شیخ غلام حسن

- نبی بادر
- نقی بادر
- تقی بادر — لاولد
- م وزیر النسا زوجہ بخشش علی
- م جمیل النسا زوجہ عزیز الدین حیدر
- م سرفراز النسا
- م شریف النسا



نوٹ (۱) بعض ناموں کے پاس نمبر لکھا ہوا ہے۔ اس سے زوجیت کا پتہ شجرہ ہی میں مل سکتا ہے۔
نوٹ (۲) جو اولاد صغرسنی یا قبل بلوغ فوت ہوئی اس کے نام شجرہ میں درج نہیں ہوئے لیکن جدول کے خانہ کیفیت میں تذکرہ کر دیا گیا ہے۔

ضمیمہ نمبر ۱

بی بی سنجیدہ بنت شیخ شکر اللہ عباسی (شجرہ ۵)

نمبر شمار	فرد اصلی					زوج یا زوجہ				اولاد		کیفیت متعلق بہ فرد اصلی
	نام	ولدیت	ولادت	وفات	حوالہ	نام	ولدیت	وفات	حوالہ	پسر	دختر	
۱	۲	۳	۴	۵	۶	۷	۸	۹	۱۰	۱۱	۱۲	۱۳
۱	بی بی سنجیدہ	شیخ شکر اللہ عباسی	۰	۰	شجرہ نمبر ۵	حکیم محمد روشن صدیقی	حکیم عبد اللہ کاکوروی	۰	مشاہیر ص ۳۴۷ / ۲۶۱	۱	۰	
۲	شیخ غلام حسن صدیقی	بی بی سنجیدہ	سنہ ۱۱۶۶ھ	سنہ ۱۲۲۲ھ	مشاہیر ۲۹۴	(۱) بی بی ... (۲) بی بی امری	شیخ رفعت اللہ لکھنوی / شیخ محمد وارث ابراہیم آبادی			۱ / ۲	۱ / ۳	عہد سلطنت اودھ میں نائب فوجدار اور عہد سرکار انگریزی میں قلعدار اور فوجدار رہے بحالت ملازمت خورجہ میں وفات پائی اور لاش کاکوری آئی۔ جدی قبرستان واقع محلہ ولی نگر میں دفن ہوئے جسکے پاس ہی کچھ مدت بعد انکے پسر دوم شیخ نقی یاور خاں نے سکونۃ محلسرا بنائی
۳	شیخ بنی یاور صدیقی	شیخ غلام حسن	۰	سنہ ۱۲۶۳ھ	۰	بی بی رعایت	سترکھی	۰	۰	۰	۱	صدر الصدور کے عہدہ پر سرکار انگریزی میں رہے۔ وطن میں وفات پائی اور جدی قبرستان میں دفن ہوئے۔ محلہ ولی نگر میں محلسرا اور دیوانخانہ تعمیر کیا

۱	۲	۳	۴	۵	۶	۷	۸	۹	۱۰	۱۱	۱۲	۱۳
۴	بی بی ریاض النسا	شیخ نبی یاور	۰	۷ ذیقعدہ ۱۲۹۴ھ	۰	مولوی تہور حسن علوی	حافظ غلام مجتبیٰ	۲۸ جمادی الآخر ۱۳۲۴ھ	مشاہیر ۴۲۶ نمبر ۹۲	۲	۰	
۵	شیخ آل حسن علوی	بی بی ریاض النسا	۰	۲ صفر ۱۳۲۲ھ	نمبر ۹۰	(۱) بی بی ارشد النسا (۲) بی بی احسان النسا	مولوی شیخ صلاح الدین احمد عباسی / مولوی رشید الدین علوی	۱۹ شوال ۱۳۰۸ھ / ۲ صفر ۱۳۰۳ھ	شجرہ ۵ / شجرہ الف	لاولد / ۱	لاولد / ۲	وطن میں وفات پائی اور آبائی قبرستان واقع درمیان تکیہ شریف و رسولی باغ دفن ہوئے۔ انکی ایک دختر معز النسا کم عمری میں فوت ہوئیں۔
۶	شیخ سلطان یاور علوی	شیخ آل حسن	۲۹ ذی الحجہ ۱۳۰۵ھ	۳ ذیقعدہ ۱۳۲۲ھ	۰	بی بی شاہد النسا	منشی وجیہ الدین حسن علوی	۰	نمبر ۹۲	۱	۴	وطن میں وفات پائی اور آبائی قبرستان میں دفن ہوئے۔ انکی دختر اول کا عقد ہو چکا ہے اور انکے پسر علی یاور عرف حسن (ولادت ۱۵ ربیع الاول ۱۳۵۱ھ) اور بقیہ تینوں دختر زبیدہ (ولادت ۱۱ شوال ۱۳۴۲ھ) و وصیہ (ولادت ۹ شعبان ۱۳۴۹ھ) ولیقہ (ولادت ۲ ذیقعدہ ۱۳۵۲ھ) ہنوز ناکتخدا ہیں۔
۷	بی بی عزیزہ عرف خاتون	شیخ سلطان یاور علوی	۱۷ ذی الحجہ ۱۳۰۱ھ	۰	۰	شیخ اجتبا علی عباسی	شیخ اقتدا علی	۰	شجرہ ۵	۱	۰	اولاد کی تفصیل شوہر کے تحت شجرہ نمبر ۵ میں ملاحظہ ہو۔
۸	بی بی مومنہ	شیخ آل حسن علوی	۱۵ رمضان ۱۲۹۸ھ	۰	۰	شیخ تہور علی ولائتی	.... جگری	۰	۰	لاولد		یہ بیوہ بی بی ابھی بقید حیات ہیں. کاکوری میں قیام ہے
۹	شیخ احمد حسن علوی	بی بی ریاض النسا	۱۲۷۰ھ	۸ جمادی الآخر ۱۳۵۰ھ	نمبر ۹۶	بی بی سعیدہ	شیخ اکرام اللہ صدیقی	۰	شجرہ ہذا	لاولد	لاولد	دفتر جوڈیشل کمشنر (چیف کورٹ) لکھنؤ میں ملازمت کی قبل پنشن لکھنؤ میں وفات پائی، اور کاکوری میں اپنے آبائی گورستان میں دفن ہوئے۔

۱	۲	۳	۴	۵	۶	۷	۸	۹	۱۰	۱۱	۱۲	۱۳
۱۰	شیخ نقی یاور خاں صدیقی	شیخ غلام حسن	۔	۲ ربیع الآخر ۱۲ ھ	۱۵ ابراہیم ۱۸۵۵ء مشاہیر	بی بی وزیر النسا	شیخ محمد بخش علوی	۔	۔	۲	۵	خان کے خطاب سے سرفراز اور صدر الصدور کے عہدہ پر ممتاز تھے۔ وطن میں وفات پائی اور آبائی قبرستان دفن ہوئے۔
۱۱	شیخ اکرام اللہ صدیقی نواب یار جنگ خان بہادر	شیخ نقی یاور	۱۲۴۶ھ	۲ ربیع الآخر ۱۳۱۷ھ	۲۶ مشاہیر	بی بی نجم النسا	حافظ اکبر علی علوی	۱۲ ذیقعدہ ۱۳۲۲ھ	نفحہ ۹۶	۲	۳	صوبہ اودھ میں اکسٹرا اسسٹنٹ کمشنر رہے۔ زمانہ غدر ۱۸۵۷ء میں کارہائے نمایاں کئے بعدہ ریاست حیدرآباد دکن میں صوبہ دار اور معتمد کے عہدوں پر ممتاز رہے۔ وہاں خطابات نواب یار جنگ و خان بہادر سے سرفراز ہوئے۔ وہاں سے پنشن لینے کے بعد ریاست رامپور میں کونسل آف ریجنسی کے جوڈیشل ممبر رہے۔ وطن میں وفات پائی اور اپنے والد کے پائیں دفن ہوئے۔ انکی اہلیہ انکی خالہ کی دختر تھیں۔ ایک پسر انعام اللہ صغر سنی میں فوت ہوئے
۱۲	شیخ حسن یاور صدیقی	شیخ اکرام اللہ	۱۲۸۰ھ	یکم رجب ۱۳۳۲ھ	۔	(۱) بی بی معظم النسا عرف تقوی بی (۲) بی بی قمر بیگم	مولوی عبد الغفار فرنگی محلی لکھنوی خواجہ سلطان مرزا	۵ جمادی الاولیٰ ۱۳۱۰ھ ۱۳۲۰ھ	نفحہ ۹۰ علما ۱۴۴ ۔	لا ولد لا ولد	ولد	حیدرآباد دکن میں ناظم ضلع کے عہدہ پر ممتاز تھے کہ علیل ہوکر وطن آئے۔ لکھنؤ میں وفات پائی اور کاکوری میں جدی قبرستان میں اپنی زوجۂ اولیٰ کی قبر کے پہلو میں دفن ہوئے۔ زوجۂ اولیٰ انکی خالہ کی دختر تھیں۔ زوجۂ ثانیہ نے لکھنؤ میں وفات پائی۔
۱۳	بی بی امۃ الزہرا	″	۱۲۷۵ھ	۱۹ ذیحجہ ۱۳۴۱ھ	نفحہ ۹۶	شیخ تاج الدین عثمانی	شیخ وحید الدین	۔	شجرہ ہذا	۱	۱	انکے شوہر انکی پھوپھی کے پسر تھے۔ انکی قبر انکے والد کے پائیں میں ہے۔ اولاد کی تفصیل شوہر کے تحت ملاحظہ ہو۔
۱۴	بی بی سیدہ	″	۱۲۸۲ھ	۲۵ جمادی الاولیٰ ۱۳۱۸ھ	نفحہ ۹۶	شیخ احمد حسن علوی	مولوی احمد محسن	۔	″	لا ولد		انکی قبر انکے والد کے پائیں میں ہے۔

۱	۲	۳	۴	۵	۶	۷	۸	۹	۱۰	۱۱	۱۲	۱۳
۱۵	بی بی حبیبہ	شیخ اکرام احمد	سنہ ۱۲۰۳ھ	سنہ ۱۳۰۴ھ	نفوسہ ۹۶	مولوی مسلم الدین علوی	مولوی سلطان الدین	۔	شجرہ ہذا	۰	۱	انکے شوہر انکی پھوپھی کے پسر تھے۔ اولاد کی تفصیل شوہر کے تحت ملاحظہ ہو۔
۱۶	شیخ عبد الصمد	شیخ نقی یاد صدیقی	سنہ ۱۲۴۰ھ	۲۰ محرم ۱۳۰۶ھ	۔	بی بی شکور النسا	شیخ رسول بخش علوی	۔	رر	لاولد		انکی زوجہ انکی پھوپھی کی دختر تھیں۔ انکی قبر انکے جدی قبرستان میں ہے۔
۱۷	بی بی بشیر النسا	رر	۔	۲۰ رجب سنہ ۱۳۰۸ھ	۔	شیخ صلاح الدین احمد عباسی	شیخ عزیز الدین	۔	شجرہ ہذا	۱	۳	انکی قبر انکے جدی قبرستان میں ہے۔ انکے شوہر انکی پھوپھی کے پسر تھے۔ اولاد کی تفصیل شوہر کے تحت شجرہ نمبر ۔ میں ملاحظہ ہو۔
۱۸	بی بی سلامت النسا	رر	۔	۲۰ ربیع الآخر سنہ ۱۳۳۰ھ	۔	شیخ عبد الصمد علوی	شیخ رسول بخش	۔	شجرہ ہذا	۲		انکی قبر تکیہ شریف کے قبرستان میں ہے۔ انکے شوہر انکی پھوپھی کے پسر تھے۔ اولاد کی تفصیل شوہر کے تحت ملاحظہ ہو۔
۱۹	بی بی منیر النسا	رر	سنہ ۱۲۴۷ھ	۲۳ جمادی الآخر سنہ ۱۳۲۰ھ	۔	مولوی محمد مہدی خالدی	شیخ محمد تقی	۔	رر	۲	۳	انکی قبر انکے سسرالی قبرستان واقع محلہ دلی نگر میں ہے۔ انکے شوہر انکی پھوپھی کے پسر تھے۔ اولاد کی تفصیل شوہر کے تحت ملاحظہ ہو۔
۲۰	بی بی عابدہ	رر	سنہ ۱۲۴۹ھ	۲۰ صفر ۱۳۱۱ھ	۔	شیخ وحید الدین عثمانی	شیخ غلام نجف	۲ جمادی الاولیٰ ۱۲۰۲ھ	نفوسہ	۳	۱	انکی قبر تکیہ شریف پر مقبرہ کی حریم کے اندر ہے۔
۲۱	شیخ سراج الدین احمد عثمانی	بی بی عابدہ	۱۷ رجب سنہ ۱۲۶۷ھ	۱۷ صفر سنہ ۱۳۱۵ھ	شاہجہانپور ۱۳۱۵ھ	بی بی معینہ	مولوی تاج الدین حیدر علوی	۱۷ شعبان سنہ ۱۳۱۳ھ	عامہ ۸	۰	۱	حافظ قرآن تھے۔ حیدرآباد دکن میں نامور وکیل تھے۔ وہیں وفات پائی اور دفن ہوئے۔ انکی زوجہ انکی پھوپھی کی دختر تھیں۔
۲۲	بی بی متین النسا	حافظ سراج الدین	۲۰ رجب سنہ ۱۲۹۹ھ	۱۹ ربیع الاول سنہ ۱۳۵۲ھ	نفوسہ ۵۸	شیخ سراج الدین غالب	شیخ تاج الدین	۔	شجرہ ہذا	لاولد		حافظ قرآن تھیں۔ انکے شوہر انکے چچا کے پسر تھے۔ انکی قبر انکے شوہر کی قبر کے پہلو میں تکیہ شریف پر نئی درگاہ کے بائیں میں ہے۔

۱	۲	۳	۴	۵	۶	۷	۸	۹	۱۰	۱۱	۱۲	۱۳
۲۳	شیخ وہاج الدین عثمانی	بی بی عابدہ	سنہ ۱۲۷۱ھ	۲ جمادی الاولیٰ سنہ ۱۳۳۱ھ	ابرار صفحہ ۵۷۵ مشاہیر صفحہ ۲۲۶ تذکرہ صفحہ ۸۰	بی بی توفیق النسا	شیخ سعید الدین عثمانی	بعمر ۲ سال سنہ ۱۲۹۱ھ	شجرہ صفحہ ۸۵ تقویم صفحہ ۸۵	لاولد		ڈپٹی کلکٹری کے عہدہ پر ممتاز تھے۔ رخصت پر وطن آئے تھے کہ دفعتاً وفات پائی اور تکیہ شریف پرشئی درگاہ کی حریم کے اندر دفن ہوئے۔ انکی زوجہ انکے چچا کی دختر تھیں۔ اولاد میں سے گیارہ پسر دختر ہوئے۔ مگر سب صغرسنی میں فوت ہو گئے۔
۲۴	شیخ تاج الدین عثمانی خان بہادر	″	سنہ ۱۲۷۳ھ	۲۶ رجب سنہ ۱۳۳۳ھ	مشاہیر صفحہ ۲۲۷ تذکرہ صفحہ ۸۲۹	بی بی امۃ الزہرا	شیخ اکرام اللہ صدیقی		تقویم صفحہ ۸۶	۱	۱	خطاب خان بہادر سے سرفراز تھے عدالت خفیفہ لکھنؤ کی ججی کے عہدے سے پنشن پائی مرگ مفاجات سے وطن میں وفات ہوئی اور تکیہ شریف پر اپنے بھائی کی قبر کے برابر دفن ہوئے۔ انکی زوجہ انکے ماموں کی دختر تھیں۔
۲۵	شیخ معراج الدین عثمانی حسین نواز جنگ	شیخ تاج الدین	۲۷ شعبان سنہ ۱۳۰۰ھ	۱۹ صفر سنہ ۱۳۵۴ھ	تقویم صفحہ ۸۶ تذکرہ صفحہ ۸۴۱	بی بی یٰسین النسا	حافظ سراج الدین عثمانی	۔	شجرہ ہذا	لاولد		ریاست حیدرآباد دکن میں اول تعلقدار کے عہدہ پر ممتاز تھے۔ وہاں خطاب حسین نواز جنگ بہادر سے سرفراز ہوئے۔ انکا نام حسین یاور خاں بھی تھا۔ مرگ مفاجات سے وطن میں وفات پائی اور تکیہ شریف پرشئی درگاہ کے پائیں میں دفن ہوئے۔ انکی زوجہ انکے چچا کی دختر تھیں۔
۲۶	بی بی منظرۃ النسا	″	سنہ ۱۳۰۳ھ	۰	تقویم صفحہ ۸۶	شیخ محمد حسن عباسی	شیخ بہاء الدین حیدر	۰	شجرہ صفحہ ۶۱	۲	۰	ایک پسر زمانہ شیرخوارگی فوت ہوا۔ مزید تفصیل شوہر کے تحت ملاحظہ ہو۔
۲۷	بی بی راشدہ	بی بی عابدہ	رمضان سنہ ۱۲۷۶ھ	۲۰ جمادی الاولیٰ سنہ ۱۳۶۳ھ	تقویم صفحہ ۸۵	شیخ محمد ہاشم خالد	مولوی محمد مہدی	۰	شجرہ ہذا	۳	۱	انکے شوہر انکی خالہ کے پسر تھے۔ انکی قبر انکے شوہر کی قبر کے پہلو میں ہے۔ اولاد کی تفصیل شوہر کے تحت ملاحظہ ہو۔
۲۸	بی بی ساجدہ	شیخ نقی یاور صدیقی	سنہ ۱۲۵۰ھ	۱۱ ذی الحجہ سنہ ۱۳۳۴ھ	۰	مولوی سلطان الدین علوی	مولوی محمد یحییٰ	۲۰ صفر سنہ ۱۲۲۷ھ	۰	۱	۰	انکی قبر تکیہ شریف کے قبرستان میں انکے شوہر اور انکے پسر کی قبروں کے درمیان میں ہے۔

۱	۲	۳	۴	۵	۶	۷	۸	۹	۱۰	۱۱	۱۲	۱۳
۲۹	مولوی وسیم الدین علوی	بی بی ساجدہ	۱۲۶۷ھ	۱۷ ذی الحجہ ۱۳۲۸ھ	مشاہیر ۴۶۳، تذکرہ ۹۳۵	(۱) بی بی حبیبہ النسا (۲) بی بی وسیم النسا	شیخ اکرام اللہ صدیقی، حافظ عبد الحفیظ علوی	۱۳۲۶ھ بعمر ۶۲ سال	شجرہ ہذا، شجرہ ۲؎	۰، ۵	۱، ۰	ریاست رامپور میں صدر رجسٹرار و مہتمم مطبع سرکاری تھے۔ بعد حصول پنشن وطن میں رہے اور یہیں وفات پائی۔ انکی قبر تکیہ شریف کے قبرستان میں درگاہ کے باہر ہے۔ زوجۂ اولیٰ انکے ماموں کی دختر تھیں اور زوجۂ ثانیہ زوجۂ اولیٰ کی ماموں زاد بہن تھیں۔ منجملہ پانچ پسران کے دو صغر سنی میں فوت ہوئے اور ایک قسیم الدین عین شباب میں بعمر بیس سال ناکتخدا فوت ہوئے۔
۳۰	بی بی کنیز فاطمہ	مولوی وسیم الدین علوی (زوجۂ اولیٰ)	۱۳۰۴ھ	۰	۰	حکیم حافظ عبد الحلیم	شیخ عبد السمیع العلوی	۰	تحفہ ص ۱۱۵	۲	۰	
۳۱	شیخ عبد العلیم علوی	بی بی کنیز فاطمہ	۱۳۲۷ھ	ربیع الاول ۱۳۶۱ھ	تحفہ ص ۱۱۵	بی بی فرحت النسا عرف فتی	مولوی حلیم الدین علوی	۰	۰	۰	۱	بعارضہ زہرباد وفات پائی اور جھجھری روضہ کے قبرستان میں دفن ہوئے۔ انکی دختر قادر النسا (ولادت ۱۳۶۰ھ) پرورش پا رہی ہے۔
۳۲	شیخ عبد الحکیم علوی	؍	۱۳۲۸ھ	۰	؍	۰	۰	۰	۰	۰	۰	آسام بنگال ریلوے میں ملازم ہیں۔ ابھی ناکتخدا ہیں۔
۳۳	مولوی شمیم الدین علوی	مولوی وسیم الدین علوی زوجۂ دوم	۱۸ ربیع الآخر ۱۳۱۱ھ	۰	تحفہ ص ۹۵	بی بی انوار النسا	شیخ محمود حسن علوی	۰	شجرہ ۱۲؎	۲	۷	حیدرآباد دکن میں محکمۂ آبکاری میں انسپکٹر ہیں۔ دختران دل دوم کے عقد ہو چکے ہیں جنکی تفصیل درج ذیل ہے۔ بقیہ اولاد یعنی دو نول پسر نظام الدین (ولادت ۱۸ ربیع الآخر ۱۳۴۲ھ) و شہاب الدین (ولادت ۱۰ محرم ۱۳۴۴ھ) اور پانچ دختر مشتاق النسا (ولادت ۱۰ ربیع الاول ۱۳۴۴ھ) و اقبال النسا (ولادت ۱۱ شوال ۱۳۴۹ھ) و سرور النسا (ولادت ۹ ذیقعدہ ۱۳۵۱ھ) و اخلاق النسا (ولادت ۹ ربیع الاول ۱۳۵۴ھ) و انعام النسا (ولادت ۹ ۲ شعبان ۱۳۵۸ھ) ہنوز ناکتخدا ہیں۔

۱	۲	۳	۴	۵	۶	۷	۸	۹	۱۰	۱۱	۱۲	۱۳
۳۴	بی بی شفاعت النسا	مولوی شمیم الدین علوی	۱۴ ربیع الاول ۱۳۳۷ھ	.	.	سید ریاض الحسن	سید عاشق حسین	.	شجرہ ۷			
۳۵	بی بی افسر النسا	"	۲۰ محرم ۱۳۳۶ھ	.	.	منشی تقی احمد فاطمی	مولوی نبی احمد سید ملوی	.	شجرہ ۸			
۳۶	مولوی نسیم الدین علوی	مولوی نسیم الدین جد دوم	محرم ۱۳۱۶ھ	.	نقوش ۹	بی بی عالم النسا	شیخ سمی علی قدوائی ساکن اندھا	.	.	۳	۳	محکمہ دیہاتی بنک میں ملازم ہیں۔ انکا ایک پسر نصیح الدین صغر سنی میں فوت ہوا۔ اور دختر اول حبیب النسا سولہ سترہ سال کی عمر میں مرض دق ۱۹ ذیقعدہ ۱۳۶۲ھ کو فوت ہوئی۔ موجودہ دونوں پسر نظیم الدین (ولادت ۱۳ شوال ۱۳۵۱ھ) و سراج الدین (ولادت ۲۹ ربیع الاول ۱۳۵۴ھ) اور بقیہ تین دختر صبیح النسا (ولادت ۱۷ رجب ۱۳۵۰ھ) و مسیح النسا (ولادت ۲۵ جمادی الاخرے ۱۳۵۶ھ) و ثریا (ولادت ۷ جمادی الاخرے ۱۳۶۲ھ) ہنوز زیر تعلیم اور ناکتخدا ہیں انکی زوجہ مولوی شاہ عصیم الدین علوی کاکوروی کی نواسی ہیں۔
۳۷	شیخ تقی حیدر صدیقی	شیخ غلام حسن	.	۱۲۷۷ھ	مشاہیر ۱۰	بی بی عظمت	شیخ محمد واضح ابراہیم آبادی	.	.	لا	لا	نائب تحصیلدار تھے۔ جوان عمری میں وفات پائی اور آبائی قبرستان میں دفن ہوئے۔
۳۸	بی بی وزیر النسا	"	.	.	.	شیخ بخشش علی عباسی	شیخ غلام قادر	.	شجرہ ۸	.	۱	اولاد کا حال شوہر کے تحت شجرہ متعلقہ میں ملاحظہ ہو۔
۳۹	بی بی جمیل النسا	"	.	۱۴ رجب ۱۳۰۸ھ	.	شیخ عزیز الدین عباسی	شیخ جلال الدین حیدر	.	شجرہ ۶	۲	.	اولاد کی تفصیل شوہر کے تحت شجرہ نمبر ۱ میں ملاحظہ ہو۔
۴۰	بی بی سرفراز النسا	"	.	.	.	شیخ محمد تقی خالد	شیخ محمد صالح ابراہیم آبادی	.	.	۱	۱	یہ اپنے شوہر کی زوجہ اولے تھیں۔ انکے شوہر بذات خود کاکوری آکر محلہ ولی نگر میں آباد ہوئے اور کوٹھی اور محلسرا تعمیر کی۔
۴۱	شیخ محمد عبد خالد	بی بی سرفراز النسا	۱۲۴۶ھ	۱۱ محرم ۱۲۹۵ھ	مشاہیر ۱۲	بی بی نذیر النسا	شیخ تقی حیدر صدیقی	.	شجرہ ہذا	۲	۳	انکی قبر محلہ ولی نگر میں انکے خاندانی قبرستان میں ہے انکی زوجہ انکے ماموں کی دختر تھیں انکی دختر اول عظمت النسا سترہ سال کی عمر میں ناکتخدا فوت ہوئیں۔

۱	۲	۳	۴	۵	۶	۷	۸	۹	۱۰	۱۱	۱۲	۱۳
۴۲	شیخ محمد قاسم خالدی	مولوی محمد صمدی	۱۲ رمضان [illegible]ھ	۱۰ شوال ۱۳۰۶ھ	مشاہیر ۲۵۶	۰	۰	۰	۰	۰	۰	ناکتخدا فوت ہوئے۔ قبر آبائی قبرستان میں ہے
۴۳	شیخ محمد ہاشم خالدی	"	۱۳ شوال ۱۲..ھ	۲۲ شعبان ۱۳۴۲ھ	مشاہیر ۳۵۵، تذکرہ ۳۳	بی بی راشدہ	شیخ وحیدالدین عثمانی	۰	شجرہ ہذا	۳	۱	مرض فالج میں وفات پائی اور آبائی قبرستان میں دفن ہوئے۔ انکی زوجہ انکی خالہ کی دختر تھیں۔ انکے پسر سوم محمد ناظم عین شباب میں بعمر بائیس سال ۲۲ شعبان ۱۳۳۲ھ کو ناکتخدا فوت ہوئے
۴۴	شیخ محمد عاصم خالدی	مولوی محمد ہاشم	۱۰ ربیع الاول ۱۳۰۹ھ	۰	تذکرہ ۲۶۸	بی بی راضیہ	مولوی نظام الدین علوی		شجرہ ہذا	۱	۰	محکمہ آبکاری میں انسپکٹر ہیں۔ اسوقت لکھنؤ میں متعین ہیں۔ انکی زوجہ انکی پھوپھی کی دختر ہیں۔
۴۵	شیخ غلام مرتضے خالدی	مولوی محمد عاصم	۱۳ رجب ۱۳۴۱ھ	۰	۰	۰	۰	۰	۰	۰	۰	لکھنؤ یونیورسٹی سے بی اے کی ڈگری حاصل کی ہے اور ایم اے، اور ایل ایل بی کی تعلیم پارہے ہیں۔ ابھی ناکتخدا ہیں۔
۴۶	شیخ محمد عالم خالدی	مولوی محمد ہاشم	۱۴ شوال ۱۳۱۱ھ	۱۲ رجب ۱۳۵۰ھ	تذکرہ ۳۸	بی بی جوادالنسا عرف پھندن	منشی واج الدین حسین علوی		تقویم ۹۴	۲	۲	مرض دق میں وطن میں وفات پائی اور تکیہ شریف پر نئی درگاہ کی حریم کے باہر پورب طرف دفن ہوئے۔ انکے دونوں پسر محمد عسکری (ولادت ۸ محرم ۱۳۴۲ھ) و محمد ذکی (ولادت ۱۲ ربیع الآخر ۱۳۴۹ھ) زیر تعلیم اور ناکتخدا ہیں۔ اور دونوں دختر عمادالنسا عرف قطبی (ولادت ۲۶ شعبان ۱۳۴۴ھ) و وداد النسا عرف قدسی (ولادت ۱۶ ربیع الآخر ۱۳۴۳ھ) بھی ہنوز ناکتخدا ہیں
۴۷	بی بی شاہدہ	"	ذیقعدہ ۱۳۱۰ھ	۰	۰	شیخ نظام الدین حیدر عباسی	شیخ بہارالدین حیدر	۰	شجرہ ۶			
۴۸	بی بی عشرت النسا	مولوی محمد صمدی خالدی	۱۲۷۱ھ	۱۵ رجب ۱۳۳۵ھ	۰	منشی عبدالباقی علوی	شیخ عبدالصمد	۰	شجرہ ہذا	۲	۱	انکے شوہر انکی خالہ کے پسر تھے۔ انکی قبر تکیہ شریف پر مقبرہ کی حریم کے باہر ہے۔ اولاد کی تفصیل شوہر کے تحت ملاحظہ ہو۔

۱	۲	۳	۴	۵	۶	۷	۸	۹	۱۰	۱۱	۱۲	۱۳
۴۹	بی بی سعادت النسا	مولوی محمد حسن علی حالی	۱۲۷۵ھ	۱۱ رجب ۱۳۲۶ھ	۰	مولوی نظام الدین علوی	مولوی حافظ وجیہ الدین	۱۳۵۳ھ بعمر ۷۸ سال	۰	۱	۳	انکی قبر انکے آبائی قبرستان واقع محلہ ولی نگر میں ہے۔ انکی دختر دوم بی بی صالحہ عین جوانی میں ۲۶ رجمادی الاولی ۱۳۲۹ھ کو بعمر پچیس سال ناکتخدا فوت ہوئیں۔
۵۰	مولوی معروف الدین	بی بی سعادت النسا	۱۲ صفر ۱۳۰۳ھ	۰	۰	بی بی شفیعہ	مولوی محمد اسلم انصاری فرنگی محلی لکھنوی	۰	[illegible]	۲	۴	محکمہ ریلوے میں ملازم اور لکھنؤ میں متعین ہیں۔ انکے تینوں پسر رؤف الدین (ولادت صفر ۱۳۵۳ھ) و محفوظ الدین (ولادت ۱۳۵۱ھ) و شمیر الدین (ولادت ۱۳۵۸ھ) اور چاروں دختر وصیہ (ولادت ۱۳۴۷ھ) و ذکیہ (ولادت ۱۳۵۶ھ) و عطیہ (ولادت ذی الحجہ ۱۳۶۰ھ) و صوفیہ (ولادت ربیع الاول ۱۳۶۳ھ) ہنوز زیر تعلیم اور ناکتخدا ہیں۔
۵۱	بی بی اہلیۃ النسا	؍؍	۱۳۰۱ھ	۰	۰	مولوی فخر الدین علوی	مولوی ذکی الدین خاں	۶ ذی الحجہ ۱۳۵۰ھ	نمبر ۱۲۶	۳	۱	
۵۲	مولوی غازی الدین علوی	بی بی اہلیۃ النسا	شعبان ۱۳۲۱ھ	۰	۰	بی بی سلطانہ	سید معراج رسول	۰	شجرہ ہذا	۳	۲	عثمانیہ یونیورسٹی کے گریجویٹ اور ریاست حیدرآباد دکن کے سویلین (ایچ۔ سی۔ ایس) ہیں۔ وہیں ناظم ضلع کے عہدہ پر ممتاز ہیں۔ انکے تینوں پسر انوار الدین (ولادت ۱۳۵۶ھ) و اشرف الدین (ولادت ۱۳۶۱ھ) و احسن الدین (ولادت ۸ ربیع الاول ۱۳۶۳ھ) اور دونوں دختر رضوانہ (ولادت ۱۳۶۰ھ) و فرزانہ (ولادت ۱۳۶۲ھ) ہنوز کم عمر اور ناکتخدا ہیں۔
۵۳	مولوی تقی الدین علوی	؍؍	۱۳۲۹ھ	۰	۰	۰	۰	۰	۰	۰	۰	عثمانیہ یونیورسٹی کے گریجویٹ ہیں۔ دہلی میں انجمن ترقی اردو میں اور محکمہ ریڈیو میں ملازم رہے۔ ہنوز ناکتخدا ہیں
۵۴	مولوی لئیق الدین علوی	؍؍	۱۳۳۷ھ	۰	۰	۰	۰	۰	۰	۰	۰	لکھنؤ یونیورسٹی کے گریجویٹ ہیں۔ لکھنؤ میں محکمہ فراہمی ترکاری وغیرہ میں کسی سیٹ کی خدمت پر ملازم ہیں ہنوز ناکتخدا ہیں۔

۱	۲	۳	۴	۵	۶	۷	۸	۹	۱۰	۱۱	۱۲	۱۳
۵۵	بی بی والیۃ الخاتون	بی بی اطیبۃ النسا	سنہ ۱۳۲۶ھ	.	.	منشی کاظم رضا علوی	شیخ حسن رضا	.	شجرہ ہذا	۱	۱	اولاد کی تفصیل شوہر کے تحت ملاحظہ ہو۔
۵۶	بی بی راضیہ	بی بی سعادت النسا	رجب ۱۳۱۳ھ	.	.	مولوی محمد عاصم [illegible]	مولوی محمد ہاشم	.	"	۱	.	انکے شوہر انکے ماموں کے پسر ہیں۔ اولاد کا حال انکے شوہر کے تحت ملاحظہ ہو۔
۵۷	بی بی ممتاز النسا	بی بی سرفراز النسا		۲۲ رمضان سنہ ۱۲۸۷ھ		شیخ بہار الدین حیدر عباسی	شیخ عزیز الدین حیدر	.	شجرہ ۲	۳	۲	انکے شوہر انکی خالہ کے پسر تھے۔ انکی قبر انکے نانہالی قبرستان میں ہے۔ اولاد کی تفصیل انکے شوہر کے تحت شجرہ نمبر ۲ میں ملاحظہ ہو۔
۵۸	بی بی شریف النسا	شیخ غلام حسن صدیقی	.	.		منشی رسول بخش	منشی فیض بخش علوی	۲۲ شوال سنہ ۱۲۱۲ھ	۱۹۵ مشاہیر	۲	۳	
۵۹	حافظ شیخ عبد الصمد علوی	بی بی شریف النسا	.	۲۴ شوال سنہ ۱۲۷۳ھ	۲۵۵ مشاہیر	بی بی سلامت النسا	شیخ نقی بادر [illegible]	.	شجرہ ہذا	۲	.	زمانہ غدر ۱۸۵۷ء میں سرکار انگریزی میں باغی قرار پائے اور اپنے والد کے ساتھ شہید ہوئے۔ انکی زوجہ انکے ماموں کی دختر تھیں۔ انکے ایک پسر عبد الباسط بحالت جنون ۲۲ سال کی عمر میں لا ولد فوت ہوئے۔
۶۰	شیخ عبد الباقی علوی	منشی عبد الصمد	.	صفر ۱۳۱۳ھ	۲۳۷ مشاہیر	بی بی عشرت النسا	شیخ محمد مہدی خالدی	.	شجرہ ہذا	۲	۱	ریاست حیدر آباد دکن میں صوبہ دار کے عہدہ پر ممتاز تھے۔ گلبرگہ میں متعین تھے کہ وفات پائی، اور وہیں حضرت بندہ نواز گیسو دراز کے مقبرہ کی حریم کے اندر دفن ہوئے۔ انکی زوجہ انکی خالہ کی دختر تھیں۔
۶۱	شیخ تقی حسن علوی تقی یار جنگ	منشی عبد الباقی	سنہ ۱۳۰۹ھ	۹ شعبان سنہ ۱۳۴۶ھ	.	.	راجہ سید اصغر علی تعلقدار گندارہ ضلع بہرائچ	۲۴ شوال سنہ ۱۳۴۰ھ		۴	۱	ریاست حیدر آباد دکن میں ناظم عطیات کے عہدہ پر ممتاز تھے۔ خطاب تقی یار جنگ بہادر سے سرفراز ہوئے۔ حیدر آباد میں بزمانہ ملازمت وفات پائی اور وہیں دفن ہوئے۔
۶۲	شیخ وصی حسن علوی	منشی تقی حسن	شعبان سنہ ۱۳۰۹ھ	رمضان سنہ ۱۳۵۲ھ	.	.	شیخ انوار الحسن قدوائی رئیس [illegible]	سنہ ۱۳۵۰ھ		لا	ولد	محکمہ پولیس میں ڈپٹی سپرنٹنڈنٹ کے عہدہ دار تھے۔ دوران ملازمت میں وفات پائی۔ انکی زوجہ انکی خالہ کی دختر تھیں۔

۱	۲	۳	۴	۵	۶	۷	۸	۹	۱۰	۱۱	۱۲	۱۳
۶۳	شیخ ولی حسن علوی	منشی تقی حسن	۱۳۱۱ھ	۰	۰	بی بازو بیگم	۰	۱۳۶۱ھ	۰	۴	۴	ریاست حیدرآباد دکن میں اول تعلقداری کے عہدہ پر ممتاز ہیں۔ وہیں ایک طوائف سے عقد ہوا۔ چار پسر علی حسن و صفی حسن و نقی حسن و قدر حسن اور چار دختر بلقیس و مریم و جمیلہ و حمیدہ موجود ہیں۔ ان سب کا قیام حیدرآباد میں ہے۔
۶۴	شیخ رضی الحسن علوی	"	۱۳۱۲ھ	۰	۰	بی بی شاہدہ	شیخ خلیل اللہ ساکن بارہ بنکی	۰	۰	۳	۵	ریاست حیدرآباد دکن میں تحصیلدار ہیں۔ انکے تین پسر وحید الحسن عرف انور تقی (ولادت محرم ۱۳۵۰ھ) و ظفر تقی (ولادت ۱۰ محرم ۱۳۵۲ھ) و اظہر تقی (ولادت ۲۹ ربیع الآخر ۱۳۵۶ھ) اور پانچ دختر لطیفہ عرف طلعت (ولادت ۱۲ صفر ۱۳۵۱ھ) و رفعت (ولادت ۲۴ ربیع الآخر ۱۳۵۴ھ) و ثروت (ولادت ۵ صفر ۱۳۶۰ھ) و نگہت (ولادت ۱۸ جمادی الاولی ۱۳۶۱ھ) و عزت (ولادت ۲۴ ربیع الآخر ۱۳۶۳ھ) موجود ہیں۔ ان سب کا قیام حیدرآباد میں ہے۔
۶۵	شیخ نبی الحسن علوی	"	۱۳۲۳ھ	۰	۰	(۱) بی بی ذکیہ (۲) بی بی صفیہ	شیخ محمد بشیر عثمانی کاکوروی ثم العثمان آبادی	۱۳۵۰ھ ۰	۰ ۰	۱ ۰	۰ ۲	عثمانیہ یونیورسٹی کے گریجویٹ ہیں۔ ریاست حیدرآباد دکن میں دوم تعلقدار ہیں۔ انکے ایک پسر اختر حسن اور دو دختر عذرا و ثریا عرف عطیہ موجود ہیں۔ ان سب کا قیام حیدرآباد میں ہے۔
۶۶	بی بی حافظہ	"	۱۳۲۷ھ	۰	۰	سید یوسف علی عیسیٰ باگسی ضلع بارہ بنکی	سید وارث علی	۰	۰	۲	۰	صاحب اولاد ہیں۔ تفصیل نہیں معلوم ہوئی۔ انکے شوہر ریاست حیدرآباد دکن میں منصف کے عہدہ پر مامور ہیں
۶۷	شیخ تقی حیدر علوی	منشی عبدالباقی	۱۳۰۳ھ	۰	۰	بی بی شہیر النسا	منشی عبدالقیوم عسکری	۱۳۲۰ھ	شجرہ نمبر۱	۱	۰	ریاست حیدرآباد دکن میں محکمہ فوج میں عہدہ دار رہے۔ انکا ایک نام عبدالباری بھی ہے۔
۶۸	شیخ عبدالوالی علوی	منشی تقی حیدر	۱۳۲۹ھ	۰	۰	۰	۰	۰	۰	۰	۰	زراعت کے گریجویٹ ہیں۔ ریاست حیدرآباد دکن میں عہدہ دار ہیں۔ ہنوز ناکتخدا ہیں۔

۱	۲	۳	۴	۵	۶	۷	۸	۹	۱۰	۱۱	۱۲	۱۳
۶۹	بی بی عزت النسا	منشی عبدالباقی علوی	۰	۵ ذی الحجہ سنہ ۱۳۰۹ھ	۰	مولوی منہاج الدین علوی	مولوی محی الدین	۰	شجرہ ہذا	لاولد	لاولد	بیوگی کے زمانہ میں اپنے برادر زادہ منشی علی احسن کے پاس بمبئی میں مقیم تھیں۔ وہیں وفات پائی اور دفن
۷۰	شیخ عبدالحی علوی	بی بی شریف النسا	۰	۹ رمضان سنہ ۱۳۰۱ھ	شاہیر ۲۴۱	بی بی حبیب النسا	شیخ احمد علی عباسی	۵ صفر سنہ ۱۳۲۰ھ	شجرہ ۶۶	۱	۱	انکی قبر انکے مسکونہ مکان کے متصل مسجد کے احاطہ میں ہے۔
۷۱	شیخ عبدالقیوم علوی	منشی عبدالحی	سنہ ۱۲۷۶ھ	۲۲ شعبان سنہ ۱۳۳۳ھ	شاہیر ۲۴۳	بی بی نظیر النسا	شیخ محمد رضا علوی	۰	شجرہ ہذا	۰	۱	ریاست حیدرآباد دکن میں تحصیلدار مقرر ہوئے تھے کہ وفات پائی اور وہیں دفن ہوئے۔ انکی زوجہ انکی پھوپھی کی دختر تھیں۔
۷۲	بی بی شہیر النسا	منشی عبدالقیوم علوی	رجب سنہ ۱۳۰۹ھ	ربیع الاول سنہ ۱۳۳۳ھ	۰	منشی تقی حیدر علوی	منشی عبدالباقی	۰	شجرہ ہذا	۱	۰	اولاد کی تفصیل شوہر کے تحت ملاحظہ ہو۔ انکی قبر انکے دادا کی قبر کے جوار میں ہے۔
۷۳	بی بی انیس النسا	منشی عبدالحی علوی	۰	رجب سنہ ۱۳۴۰ھ	۰	مولوی صفی الدین علوی	مولوی علی الدین	۰	۰	۱	۰	
۷۴	مولوی منہاج الدین علوی	بی بی انیس النسا		سنہ ۱۳۵۵ھ	۰	بی بی عزت النسا	منشی عبدالباقی	۰	شجرہ ہذا	۰	۰	ریاست حیدرآباد دکن میں تحصیلدار تھے پنشن لینے کے بعد وہیں قیام تھا کہ وفات پائی اور دفن ہوئے۔ وہاں کی ایک طوائف کے بطن سے انکے اولاد ہوئی۔ انکا قیام دکن میں ہے تفصیل نہیں معلوم ہوئی۔
۷۵	شیخ عبدالعزیز علوی	بی بی شریف النسا	۰	-	۰	(۱) بی بی صدیق النسا	مولوی حافظ وجیہ الدین علوی	۲۲ ذیقعدہ سنہ ۱۳۴۶ھ	۰	۲	۲	نائب تحصیلدار رہے اور پنشن پائی۔ وطن میں وفات پائی اور تکیہ شریف پر مقبرہ کی حریم کے باہر پورب طرف دفن ہوئے۔ انکی زوجہ دوم و سوم کا کوری کے باہر کی اور غیر برادری تھیں۔ انکے ایک پسر عبدالوالی بعارضہ چیچک کم عمری میں فوت ہوئے اور ایک پسر عبداللطیف مرض دق جوانی میں ناکتخدا فوت ہوئے۔
						(۲) زوجہ دوم از خاندان راجہ حسن پور ضلع سلطانپور			۰	۱	۱	
						(۳) زوجہ سوم از خاندان خانقاہ جائس ضلع رائے بریلی			۰	۲	۱	
۷۶	شیخ یوسف حسن علوی	منشی عبدالعزیز علوی و زوجہ اول	سنہ ۱۳۰۷ھ	جمادی الآخر سنہ ۱۳۵۶ھ	۰	بی بی شہید	منشی مقبول احمد حجاجی	۲۹ ربیع الاول سنہ ۱۳۶۳ھ بعمر ۵۵ سال	۰	۲	۱	انکا ایک نام عبدالرحیم بھی تھا۔ انکی قبر تکیہ شریف پر انکے والد کی قبر کے پاس ہے۔ انکی زوجہ کی قبر انکے پائیں میں ہے۔

۱	۲	۳	۴	۵	۶	۷	۸	۹	۱۰	۱۱	۱۲	۱۳
۷۷	شیخ یونس حسن علوی	منشی یوسف حسن	سنہ ۱۳۲۵ھ	۰	۰	بی بی ناصرہ	سید محمد رضا واسطی سندیلوی	۰	۰		۱	آگرہ یونیورسٹی کے ایم اے ہیں۔ کالون تعلقدار کالج لکھنؤ میں پروفیسر ہیں۔ انکا ایک پسر لیو حسین بزمانۂ شیرخوارگی فوت ہوا۔ ایک دختر (ولادت ۲۰ صفر سنہ ۱۳۶۳ھ) موجود ہے۔
۷۸	شیخ صادق حسن علوی	″	سنہ ۱۳۲۹ھ	۰	۰	بی بی اطہر النساء عرف اچھن	منشی محبوب احمد نگامی	۰	۰	۰	۱	محکمہ دیہاتی بنک میں آڈیٹر ہیں۔ ایک دختر ۹ شعبان سنہ ۱۳۶۶ھ کو پیدا ہوئی ہے۔
۷۹	بی بی رشیدہ	″	سنہ ۱۳۱۲ھ	۰	۰	مولوی حنیف الدین علوی	مولوی شاہ عصیم الدین			۱	۳	انکی اولاد میں ایک دختر صغر سنی میں فوت ہوئی۔ انکے پسر صلاح الدین (ولادت سنہ ۱۳۵۶ھ) اور دو دختر ایمنہ (ولادت سنہ ۱۳۵۰ھ) و سلیمہ (ولادت سنہ ۱۳۵۴ھ) زیر تعلیم و ناکتخدا ہیں۔
۸۰	بی بی سمیع النساء عرف کنذن	منشی عبدالعزیز علوی وزوجہ اول	۰	۱۲ شعبان سنہ ۱۳۳۰ھ	۰	سید تفضل حسین تعلقدار	سید تفضل رسول سندیلوی	سنہ ۱۳۱۹ھ	نیعض ۹۵	۱	۱	یہ اپنے شوہر کی زوجہ ثانیہ تھیں۔ انکی قبر تکیہ شریف پر حریم درگاہ کے باہر ہے۔ انکی دختر سردار النساء عین جوانی میں ناکتخدا فوت ہوئیں۔
۸۱	سید معراج رسول خان صاحب	بی بی سمیع النساء	سنہ ۱۳۰۷ھ	۰	نیعض ۹۵	بی بی شفقہ	منشی محسن رضا علوی	۰	شجرہ ہذا	۴	۵	خانصاحب کے خطاب سے سرفراز ہیں۔ ہومیوپیتھ ڈاکٹر ہیں۔ لکھنؤ میں قیام ہے۔ انکی زوجہ انکی خالہ کی دختر ہیں۔ اولاد میں ایک پسر اعجاز رسول اور تین دختر حمیرہ و سیدہ صغر سنی میں اور عقیلہ اٹھارہ سال کی عمر میں فوت ہوئے۔ بقیہ اولاد میں پسر اول و دختر اول کا ذکر آگے آتا ہے اور پسران دوم و سوم اخلاق رسول (ولادت ۱۶ ربیع الاول سنہ ۱۳۴۲ھ) و اشتیاق رسول (ولادت ۰ ذیقعدہ سنہ ۱۳۴۸ھ) اور دختر دوم نیرہ (ولادت ۵ شوال سنہ ۱۳۴۳ھ) زیر تعلیم و ناکتخدا ہیں۔
۸۲	سید اشفاق رسول	سید معراج رسول	۳ شوال سنہ ۱۳۳۰ھ	۰	۰	۰	۰	۰	۰	۰	۰	لکھنؤ یونیورسٹی کے گریجویٹ ہیں۔ کلکتہ میں اصفہانی کمپنی میں ملازم ہیں۔ ہنوز ناکتخدا ہیں۔
۸۳	بی بی سلطانہ	″	۴ ربیع الاول سنہ ۱۳۳۵ھ	۰	۰	مولوی آغا زکی الدین علوی	مولوی فخر الدین	۰	شجرہ ہذا	۳	۲	اولاد کی تفصیل شوہر کے تحت ملاحظہ ہو۔

۱	۲	۳	۴	۵	۶	۷	۸	۹	۱۰	۱۱	۱۲	۱۳
۸۴	بی بی شفیق النسا	منشی عبدالعزیز زوجۂ اول	۔	۱۲ ذی الحجہ ۱۳۲۶ھ	۔	منشی محسن رضا علوی	شیخ محمد رضا	۔	شجرہ نمبر ۱	۱	۲	انکے شوہر انکی پھوپھی کے پسر تھے۔ اولاد کی تفصیل شوہر کے تحت ملاحظہ ہو۔
۸۵	شیخ نیاز علی علوی	منشی عبدالعزیز علوی از زوجۂ دوم	۔	۲۸ ربیع الاول ۱۳۴۳ھ	۔	بی بی نادر جہاں بیگم	مرزا رضا علی بیگ خیرآبادی	۔	۔	۴	۵	ریاست حیدرآباد دکن میں نائب تحصیلدار تھے پنشن لینے کے بعد وہیں قیام رہا۔ وہیں وفات پائی اور دفن ہوئے۔ انکی اولاد کا قیام بھی وہیں ہے۔ ان میں سے بعض کے عقد بھی وہیں ہوئے ہیں اور صاحب اولاد ہیں۔ چار پسر ممتاز علی (ولادت ۱۳۲۵ھ) و مشتاق علی (ولادت ۱۳۲۶ھ) و مصطفےٰ علی (ولادت ۱۳۳۰ھ) و مرتضیٰ علی (ولادت ۱۳۳۵ھ) اور پانچ دختر جمیلہ بانو (ولادت ۱۳۳۳ھ) و حسینہ بانو (ولادت ۱۳۳۶ھ) و شکیلہ بانو (ولادت ۱۳۳۸ھ) و انوری بانو (ولادت ۱۳۴۰ھ) و مہدی بیگم (ولادت ۱۳۴۵ھ) موجود ہیں۔
۸۶	بی بی سعید النسا عرف بتین	منشی عبدالعزیز علوی از زوجۂ دوم	۔	۔	۔	منشی احمد علی کسمنڈوی	۔	۔	۔	لاولد		انکا قیام کاکوری میں ہے۔ بیوہ ہیں۔
۸۷	شیخ عبدالحمید علوی	منشی عبدالعزیز علوی از زوجۂ سوم	۔	۔	۔	نعیم بیگم از اولاد سید احمد خاں دہلوی	میر سید محمد دہلوی	۔	۔	۲	۳	انکا قیام بسلسلۂ ملازمت کلکتہ میں ہے۔ انکے دو پسر اختر حمید (ولادت ۱۳۵۰ھ) و محمود حمید (ولادت ۱۳۵۹ھ) اور تین دختر ناصرہ (ولادت ۱۳۵۰ھ) و ثریا (ولادت ۱۳۶۱ھ) و پروین (ولادت ۱۳۶۲ھ) زیر تعلیم یا کتخدا ہیں۔
۸۸	بی بی طاہرہ	" "	۔	۔	۔	مولوی کلیم الدین علوی	مولوی اکرام الدین خاں	۔	۔	۲	۳	ان بی بی کا قیام کلکتہ میں ہے۔ دونوں پسر عظیم الدین و سلیم الدین اور دونوں دختر مکرم النسا و عطیہ بھی اپنی والدہ کے پاس رہتے ہیں۔

۱	۲	۳	۴	۵	۶	۷			۱۰	۱۱	۱۲	۱۳
۸۹	بی بی غفور النسا	بی بی شریف النسا	سنہ ۱۲۳۰ھ	۱۱ ذیقعدہ ۱۳۲۲ھ	۔	سید عظیم الدین		۔	۔	لاولد		انکی قبر تکیہ شریف پر حریم درگاہ کی مغربی دیوار کے باہر ہے۔ انکے شوہر انکی پھوپھی کے پسر اور بی بی سوگن بنت شیخ علیم اللہ عباسی (شجرہ نمبر ۹) کی اولاد میں تھے۔
۹۰	بی بی شکور النسا	″	سنہ ۱۲۵۱ھ	۱۰ محرم ۱۳۲۰ھ	۔	شیخ عبد الصمد تقی	مولوی نقی یاور خاں	۔	شجرہ ہذا	لاولد		انکی قبر تکیہ شریف پر انکی بہن کی قبر کے پاس ہے۔ انکے شوہر انکے ماموں کے پسر تھے۔
۹۱	بی بی ظہیر النسا	″	۔	۔	۔	شیخ محمد رضا علوی	شیخ حاتم علی	رجب ۱۲۹۳ھ	شجرہ ۸۴	۱	۱	
۹۲	شیخ حسن رضا علوی	بی بی ظہیر النسا	سنہ ۱۲۸۰ھ	۲۲ ربیع الاول سنہ ۱۳۴۳ھ	شاہ پیر ۱۲۶	بی بی شفیع النسا	منشی عبد العزیز	۔	شجرہ ہذا	۱	۲	حیدرآباد دکن میں درجۂ اول کے وکیل تھے۔ وہیں وفات پائی اور دفن ہوئے۔ انکی زوجہ انکے ماموں کی دختر تھیں انکی ایک دختر عشیقہ بیگم جوانی سن کتخدا فوت ہوئیں۔
۹۳	شیخ کاظم رضا علوی	منشی حسن رضا	۵ شوال ۱۳۰۱ھ	۔	۔	بی بی والدہ خانم	مولوی فخر الدین علوی	۔	شجرہ ہذا	۱	۱	عثمانیہ یونیورسٹی کے ایم اے ہیں۔ حیدرآباد دکن میں بسلسلہ ملازمت قیام ہے۔ انکے پسر قاسم رضا (ولادت سنہ ۱۳۵۱ھ) اور دختر عارفہ (ولادت سنہ ۱۳۵۵ھ) ابھی کم عمر اور نا کتخدا ہیں۔
۹۴	بی بی شفقت بانو	″	۲۶ محرم ۱۳۱۳ھ	۔	۔	سید معراج رسول	سید فضل حسین	۔	شجرہ ہذا	۴	۵	اولاد کی تفصیل شوہر کے تحت ملاحظہ ہو۔
۹۵	بی بی نظیر النسا	بی بی ظہیر النسا	۔	۔	۔	منشی عبد القیوم علوی	منشی عبد الحی عرشی	۔	شجرہ ہذا	۔	۱	انکے شوہر انکے ماموں کے پسر تھے۔ اولاد کی تفصیل شوہر کے تحت ملاحظہ ہو۔

ضمیمہ نمبر ۲

شجرہ نمبر ۱۔ الف متعلق عباسیان سید پور بھیتری

قاضی شیخ عنایت اللہ عباسی (مورث عباسیان کاکوری) کے بھائی قاضی شیخ خواجہ احمد عباسی عرف قاضی خورجن (مورث عباسیان سید پور) جیسا کہ مقدمہ کتاب میں مذکور ہو چکا ہے۔ سید پور کے قاضی اول مقرر ہوئے۔ انکی اولاد کا یہ مختصر شجرہ کتاب بحر ذخار اور رسالہ معارف کے مطالعہ اور شیخ اسد اللہ عباسی سید پوری مختار عدالت اور شاہ محمد فیض اللہ عباسی (نبیرۂ حضرت شاہ محمد علیم حسرت) الہ آبادی ایڈوکیٹ اور شاہ سید محمد شاہد محمدی فاخری سجادہ نشین دائرہ حضرت شاہ محمد اجمل الہ آبادی کے عنایت نامہ جات سے مرتب کیا گیا ہے۔ اس کتاب میں یہ شجرہ محض اس نظر سے شامل کیا ہے کہ مکرمی شیخ اسد اللہ عباسی صاحب کے اس جملہ کی کہ "اسمیں کوئی شک نہیں کہ ہم آپ ایک ہیں" (ملاحظہ ہو مقدمہ کتاب ص۲۳) کچھ وضاحت ہو جائے اور سیکڑوں برس پرانے تعلقات کی ایک یادگار رہ جائے جو ممکن ہے کبھی کسی کے کام آئے۔

قاضی خورجن کے نبیرگان میں قاضی شیخ عبد اللہ عباسی کی اولاد اب بھی سید پور میں ہے۔ انکی نسل میں شیخ اسد اللہ عباسی بھی ہیں جنکی عنایت سے راقم الحروف کو بہت سے مفید معلومات حاصل ہوئے اور درحقیقت انکی ہی بدولت اس شجرہ کی تیاری اور کتاب میں شامل کرنے کا شوق پیدا ہوا۔ الحمد للہ کہ عباسیان سید پور کے ایک خاندان کے افراد کے نام وقت حاضرہ تک درج شجرہ ہیں۔

قاضی شیخ عبد الصمد کے بھائی قاضی شیخ یعقوب عباسی کی اولاد میں حضرت شاہ محمد افضل عباسیؒ نے سید پور سے منتقل ہو کر شہر الہ آباد میں سکونت اختیار کی۔ انکے ملفوظات (قلمی) کے چند اصلی اوراق یہاں موجود ہیں جن کا اقتباس کتاب کے مقدمہ میں درج کیا گیا ہے۔ ان اوراق میں انکے برادر زادہ و داماد و خلیفہ و جانشین شیخ محمد یحییٰ معروف بہ شاہ خوب اللہ عباسیؒ کے دست خاص کی جگہ جگہ پر تصحیح بنائی ہوئی ہے۔ راقم الحروف نے بلحاظ قدامت اور ایک بزرگ کی تصحیح کردہ تحریر ہونے کے انکو

مستند قرار دیا ہے اور اسی سے کاکوروی حضرات کے زرشتہ نسب نامہ کی تصحیح کر کے شجرہ نمبر ۱ میں مخدوم شیخ ابوالبرکات عباسی کے اجداد کے نام تحریر کئے ہیں۔

حضرت شاہ خوب اللہ عباسی کی پسری اولاد جیسا کہ شجرہ سے واضح ہوتا ہے اب باقی نہیں ہے لیکن شیخت وسجادگی کا سلسلہ اب بھی قائم ہے جو ابکی دختری نسل میں ہے۔ وہ اسطرح کہ انکے پرپوتے شاہ غلام حیدر عباسیؒ[1] کے بھانجہ سید علی جعفر بن سید علی رضا کا عقد انکے دوسرے پوتے شاہ محمد اجمل عباسی کی دختر کے ساتھ ہوا اور ان زوجین کے پسر سید محمد کبیر عرف شاہ محمد جان جناب شاہ غلام حیدر آخری عباسی سجادہ نشین دائرہ شاہ اجمل رح کے جانشین ہوئے۔ انکی اولاد میں نسلاً بعد نسل سجادہ نشینی بایں ترتیب برقرار ہے کہ سید شاہ محمد جان کے بعد انکے فرزند سید محمد زاہد عرف شاہ حاجی جان اور انکے بعد انکے پسر سید محمد فاخر عرف سید راشد میاں سجادہ نشیں ہوئے اور اب انکے خلف الرشید سید شاہ محمد شاہد محمدی فاخری دائرہ شاہ اجملؒ کے صاحب سجادہ ہیں۔ انکے چار صاحبزادگان سید محمد خالد فاخری و سید محمد زاہد فاخریؔ شاہ ناصر فاخری، و شاہ یحییٰ طاہر فاخری موجود ہیں۔ شجرہ میں شاہ غلام حیدر کے جانشین سید شاہ محمد جان کے بعد سجادہ نشین حضرات کے اسمائے گرامی اس وجہ سے درج ہیں کہ شجرہ میں سلسلۂ طریقت دکھلانا مقصود نہیں ہے بلکہ سلسلہ نسب میں صرف عباسیوں کے نام ظاہر کر دینا ہے۔

حضرت شاہ خوب اللہ عباسیؒ کے بھائی حضرت شاہ فیض اللہ عباسی رح کی اولاد میں شیخ شاہ محمد علیم حیرت ایسے بزرگ گزرے کہ انکے نام کا دائرہ بھی شہر الہ آباد میں ویسا ہی مشہور و معروف ہے جیسا انکے بنی عم شیخ شاہ محمد اجمل رح کا دائرہ ہے۔ انکی اولاد میں نسلاً بعد نسل سلسلہ طریقت اور سجادہ نشینی جاری ہے اور فی الوقت شاہ محمد قاسم عباسی دائرہ شاہ علیم رح کے صاحب سجادہ ہیں۔ بفضلہ تعالے

---

[1] غالباً یہی بزرگ شاہ غلام حیدر محمدی تھے جن سے الہ آباد میں قاضی محفوظ علی خاں عباسی کاکوروی سے ۱۲۰۵ھ میں ملاقات ہوئی اور جن سے حضرت شاہ محمد فضل الہ آبادی کی منظوم کے اوراق دستیاب ہوئے جنکا تذکرہ سطور بالا اور مقدمہ کتاب میں ہوا ہے۔

یہ بھی صاحب اولاد ہیں۔

رسالہ **معارف** سے شاہ محمد علیم عباسیؒ و شاہ عبدالنبیؒ عباسی ابنان شیخ شاہ امین الدین قیصر کے اسمائے گرامی تو معلوم ہوگئے تھے اب فکر مند تھا کہ ان حضرات کے اخلاف کے نام کس طرح دریافت ہوں کیونکہ ارباب متعلقہ میں کسی سے تعارف یا شناسائی نہ تھی اور بعض دیگر مقامات پر خطوط بھیجکر جواب سے محرومی بھی ہو چکی تھی۔ باآخر توکلت علے اللہ کہہ کر ایک عریضہ ہر دو برادران موصوف الصدر کے پتہ پر روانہ کیا۔ اللہ تعالےٰ مکرمی شاہ فیض اللہ عباسی صاحب کو جزائے خیر دے کہ باوجود اسکے کہ میرا عریضہ انکے نام نہ تھا انھوں نے حسبتًا للہ میرے خط کا جواب دیا اور مطلع کیا کہ وہ دونوں بزرگ اس دنیائے فانی سے رحلت فرما گئے۔ اسی کے ساتھ انکے اخلاف کے نام تا دم حاضر لکھ کر بھیجدیئے کہ دائرہ شاہ علیم عباسیؒ کے خاندان کا شجرہ مکمل ہوگیا۔

حضرت شاہ محمد علیم حیرتؒ کے چند اشعار نذر ناظرین ہیں۔ ان میں جناب شاہ صاحب نے اپنے نسب کے ساتھ اپنے مشرب کیطرف بھی اشارہ کیا ہے۔ یہ اشعار اخی معظم مولوی محمد ضیاء الدین حیدر عباسی مرحوم کی ایک یادداشت میں لکھے ہوئے دستیاب ہوئے ؎

بنام خدائے کہ نور آفرید	زیک نور حیدرین ظہور آفرید	زہے نور کاں نور نور نبی است	ظہور خدا و ظہو
ازاں نور ذات عم مصطفےٰ است	ظہور صفات عم مصطفےٰ است	عم مصطفےٰ آنکہ عباسؓ بود	وجودش منزہ ز ادناس
نبی گفتہ در شان آں پاک تن	کہ ایذائے او ہست ایذائے من	منم نسل عباس عالی جناب	منم پرتو نور آں آفتاب
نیم زادۂ آں گروہ فضول	کہ بودند اعدائے آل رسول	چو عباسیان خلافت گرائے	براہ خلافت نہ سودند پائے
ہمیں فخر من بس اجداد من	بامر خلافت نہ دادند تن	گرفتند در کنج فقر از دا	شدا و قات شاں صرف راہ خدا

خاتمہ



اللہ تبارک وتعالے کا شکر ہے کہ کتاب باغ و بہار عبّاسی معروف بہ عبّاسیان کاکوری
[ت]م ہوئی اور چھپ گئی اور اخی معظم و مکرم مولوی شیخ محمد ضیاء الدین حیدر عباسی مرحوم ومغفور کے ارشاد کی
[تعمیل] ہو گئی۔ کتاب میں جو کچھ غلطیاں راقم الحروف سے سرزد ہوئی ہوں یا الحق مؤلف کی بدولت کسی کی
[دل]شکنی ہوئی ہو اسکا ذمہ دار بحیثیت مصنف اور مؤلف راقم الحروف ہی ہے لیکن یہ عرض کر دینا ضروری
سمجھتا ہوں کہ میں نے اپنی تحقیقات کو حتی الامکان پایۂ ثبوت تک پہونچانے کے بعد حقیقت حال لکھی ہے اور
کوئی لفظ غلط یا بیجا یا دل آزار استعمال نہیں کیا ہے۔

نسب کی تحقیق آسان کام نہیں اور اسکی خامیاں لکھدینا اور بیان کر دینا بڑی جسارت کا کام
[افرا]د کے نسب میں اس کتاب میں بھی خامیاں نظر آئیں گی جو سابقین کے متعلق کتاب چشمۂ فیض
[سے ل]ی گئی ہیں اور حاضر الوقت کے متعلق اس فرد کے رشتہ داروں سے دریافت کر کے لکھا ہے
[ناظ]رین باتمکین سے امید رکھتا ہوں کہ میری صاف گوئی کو معاف فرمائیں گے اور میری راست بیانی
کو قابل گرفت نہ قرار دینگے۔

اگرچہ میں کیا اور میری رائے کیا لیکن یہ ضرور عرض کروں گا کہ غیر برادری پیوند کے متعلق جو
بیگانگت اور تعصب برتا جاتا ہے اور رشتہ مناکحت قائم کرنے اور جاری رکھنے میں احتیاط او[ر] تامل
کیا جاتا ہے وہ قطعی نازیبا و ناروا ہے۔ ہم اپنے نسب کے پندار میں دوسروں کو کمتر سمجھیں مقتضائے
شرافت و اخلاق اسلامی کے خلاف ہے۔ اتنا لازم کر لینا کافی ووافی ہے کہ غیر برادری والے کے
نسب کی تحقیقات کر کے معلوم کر لیا جائے کہ کہیں پر غیر کفو کا میل تو نہیں ہو گیا ہے۔ ہمارا فرض ہے کہ
ہم اخلاق محمدی کی پیروی و اتباع کریں اور ہمچو من دیگرے نیست سے پرہیز کریں بحضور سرور عالم

نے اس طرح کی قید کو پسند نہیں فرمایا اور بہ نفس نفیس بنو ہاشم کے باہر دیگر قبائل میں اپنا عقد کیا۔ پھر مہاجرین مکہ اور انصار مدینہ میں اخوت برادری قائم فرمائی جن میں پہلے سے رشتہ داریاں نہیں تھیں اور جن کا سلسلہ نسب شبنیر حضرت آدم یا حضرت نوح علے بنینا و علیہما الصلوۃ والسلام ہی پر جا کر ملا ہوگا۔ چنانچہ حضرات صحابہ کرام نے بھی یہی طرز عمل رکھا۔ تمثیلاً حضرت سیدنا امام حسین علیہ السلام کا حضرت بی بی شہر بانو کے ساتھ عقد ہوا ہے کہ وہ ایران کی شہزادی تھیں اور عربی النسل بھی نہیں تھیں۔ اب انکی ہی اولاد ہے جو درحقیقت سید کہے جانے کی سزاوار ہے اور جس سے تمام عالم میں سیادت باقی و برقرار ہے۔ اللہ تعالے ہمکو اتباع سنت کی توفیق عطا فرمائے۔

میرا خیال یہ ہرگز نہیں ہے کہ اگر کسی کے نسب میں کوئی نقص واقع ہوگیا ہے تو اسکی اولاد ذلیل کم رتبہ سمجھ لی جائے۔ مناکحت کے پیوند میں البتہ اس خامی کا لحاظ اسلئے ضروری ہے کہ عادات و اطوار ہی سے انسان کے اخلاق کے درستی اور اصلاح ہوتی ہے۔ اگلے زمانہ میں شریعت اسلامی کے احکام ہند وستان میں بھی رائج تھے اور لونڈی اور غلام کی خرید و فروخت جائز تھی۔ اسی وجہ سے بعض متقدمین نے لونڈیوں کو بغیر عقد کئے تصرف میں رکھا اور اسکو ناجائز نہیں قرار دیا۔ انکی اولاد کو اپنی جائداد حصہ تو نہیں دیا لیکن انکی تعلیم و تربیت میں کوئی کمی اور تساہلی نہیں کی اور ان کو علم و ادب سکھلا کر برابر کا بنایا۔ چنانچہ ان میں سے بہتوں نے اپنی استعداد و ذہانت کی بدولت بڑی عزت و وجاہت حاصل کی اور بلند مرتبوں پر پہونچے۔

اُس زمانہ میں جو لونڈی اور غلام ملتے تھے وہ سب آج کل کی طرح کمینی اقوام سے نہیں ہوتے تھے بلکہ بعض اونچی قوم کے نومسلم نسل سے بھی ہوتے تھے۔ اسلئے فی زماننا جو لونڈی غلام کا مفہوم ہے وہ اُس زمانہ کے لونڈی غلام پر صادق نہیں کہا جا سکتا اور انکی اولاد ذلیل یا رذیل نہیں کہی جا سکتی۔

میرا عقیدہ ہے اور یقیناً صحیح بھی ہے کہ ہم کو حضرت سرور کائنات صلے اللہ علیہ و آلہ وسلم کا ارشاد یاد رکھنا چاہیئے۔ جو حضور نے اپنی صاحبزادی حضرت سیدۃ النساء رضی اللہ عنہا سے فرمایا تھا کہ "اللہ تعالے کے یہاں عمل دیکھا جائے گا نہ یہ کہ تم رسول اللہ کی بیٹی ہو"۔ اسی مضمون کی ایک آیت شریف سے

خاتمہ

اس کتاب کی تمہید بھی مزین ہو چکی ہے بغرضیکہ شرافت کا معیار صرف نسب کا گھمنڈ نہیں ہے بلکہ اخلاق و آداب و خصائل ہیں اور یہی ہمارا شعار ہونا چاہئے۔

افسوس ہے کہ دوران ملازمت میں مجھ کو اس کتاب کی تالیف کی طرف توجہ نہوئی۔ بعد ختم تعلیم وطن کے قیام میں ایک مرتبہ خیال ہوا تھا کہ اپنے خاندان کا شجرہ مرتب کروں چنانچہ برادر معظم و ولوی محمد ہاشم صاحب (ضمیمہ نمبر۱) کی خدمت میں حاضر ہو کر وقتاً فوقتاً مختصر سی یادداشت لکھی ب بھی ایک بیاض میں محفوظ ہے۔ بعدہٗ دوران ملازمت میں فرائض منصبی اور دیگر فضولیات امنہمک رکھا کہ تصنیف و تالیف کے کام کی طرف ذہن منتقل ہی نہوا۔ ورنہ کانپور اور بنارس مانہ قیام میں الہ آباد و قنوج و بسیدپور وغیرہ جاکر معلومات حاصل کرنا زیادہ دشوار نہ تھا۔ اب پچھتانا بیکار ہے کہ "مشتے کہ بعد از جنگ یاد آید بر کلہ خود باید زد"۔ پنشن لینے کے بعد افکار و ترددات و صدمات اتر ڈریا کہ قبل از وقت بڑھاپا آگیا اور سفر کرنے سے عاجز و ناکارہ ہو گیا۔ بہر حال اچھا برا جیسا اب قدر کرنا یا ٹھکرا دینا ناظرین کرام کا کام ہے۔ اپنے کرتوت دیکھتے ہوئے تو سے یہی دعا ہے ؎

ہر چند نیم لائق بخشش تو ... بر من منگر بر کرم خویش نگر

شیخ اظہار علی عباسی کی تحریک پر شاہی فرامین کی عکسی تصویر لے کر کتاب میں شامل کرنے کا خیال پیدا ہوا۔ جیسا ہوتا آیا ہے کہ قدیم اور پرانے کاغذات کی کما حقہ نگہداشت نہیں ہوتی اُسی طرح جو فرامین وغیرہ یہاں موجود ہیں وہ بھی بہت بوسیدہ اور میلی کچیلی حالت میں ہیں۔ ان میں سے چند فرامین بہزار دقت و دیدہ ریزی پڑھے گئے اور انکے نقول کتاب میں شامل کئے گئے۔ بعض کے عکس بھی لئے لیکن اتنا خراب اور دھندلا عکس آیا کہ بلاک پڑھے جانے کے قابل نہیں بنا۔ بہر حال دو فرامین کے عکس کتاب میں شامل کر دئے ہیں۔ یہ دونوں فرمان سب سے زیادہ قدیم ہیں۔ ان سے چار پانچ سو

برس قبل کے شاہی تحریر کا نمونہ اور طرز عبارت یادگار رہیگی (ملاحظہ ہوں صفحات ۵۲، ۵۴)
اکثر عباسی حضرات نے اپنے اپنے خاندان والوں کی جو تصویریں فراہم ہوسکیں انکے عکس لیکر ہوائے جو کتاب میں مناسب مواقع پر شامل کردئے گئے ہیں۔ ان میں حاضر الوقت افراد کے علاوہ چند متوفی بزرگوں کی تصویریں بھی ہیں۔ یہ تصاویر ایک نادر یادگار رہیں گی اور انکی قدر کچھ اور زمانہ گزرنے پر بہت بیش ہوجائیگی۔ امید ہے کہ یہ جدت مقبولیت عامہ حاصل کریگی۔

تمہید میں میں نے چند حضرات کے نام نامی اپنے ناچیز شکریہ کے ساتھ لکھے ہیں جنھوں سے ابتدا ہی سے اس کتاب کی ترتیب و تدوین میں دلچسپی کا اظہار کیا اور اپنے مشورہ اور معلومات سے میرے معاون رہے۔ کتاب کو ختم کرتے کرتے اور اسکو زیور طبع سے آراستہ ہوتے ہوتے ضرورت معلوم ہوئی کہ حضرات ذیل کے اسمائے گرامی کا اضافہ کروں۔ ان میں سے بعض حضرات نے اپنے سے غیر خاندانوں کے انساب وحالات دریافت کرکے فراہم کردئے اور بعض نے طباعت وغیرہ میں حصہ لیا۔ خصوصًا برادران مکرم مولوی محمد بقا و مولوی روح اللہ صاحبان کا بہت شکر گزار ہوں کہ انھوں نے کتاب کی کاپی اور پروف کے مقابلہ اور طباعت کے انتظام کرنے میں اپنا بہت سا وقت صرف کیا اور میرے شریک کار رہے۔ اللہ تعالےٰ میرے تمام معاونین و مددگاران کو جزائے خیر سے مالا مال کرے۔

نمبر	نام	پتہ	حوالہ
۱	جناب مولوی محمد بقا صاحب انصاری فرنگی محلی	لکھنؤ	شجرہ نمبر ۹ - الف
۲	جناب مولوی حافظ محمد روح اللہ صاحب انصاری ادیب فرنگی محلی	لکھنؤ	شجرہ نمبر ۹ الف
۳	جناب شاہ محمد فضل اللہ صاحب عباسی ایڈووکیٹ۔ دائرہ حضرت شاہ علیم رح	الہ آباد	شجرہ نمبر ۱ - الف
۴	جناب مولانا محمد میاں صاحب فاروقی دائرہ حضرت شاہ حجت اللہ رح	"	
۵	جناب شاہ سید محمد شاہد صاحب محمدی فاخری سجادہ نشین۔ دائرہ حضرت شاہ اجمل رح	"	ضمیمہ نمبر ۲
۶	جناب مولوی محمد عاصم صاحب خالدی قیس	کاکوری	ضمیمہ نمبر ۱

نمبر	نام	پتہ	حوالہ
۷	جناب مولوی شمیم الدین صاحب علوی کاکوروی	حیدرآباد دکن	شجرہ نمبرا
۸	جناب شیخ ثامن علی صاحب عباسی کاکوروی	اورنگ آباد دکن	شجرہ نمبرہ
۹	جناب شیخ ثابت علی صاحب عباسی کاکوروی	نظام آباد دکن	"
۱۰	جناب منشی انیس احمد صاحب عباسی کاکوروی	لکھنؤ	شجرہ نمبر ۳
	جناب منشی مشیر علی صاحب عباسی کاکوروی	آگرہ	"
	جناب منشی اشتیاق علی صاحب کاکوروی	فیروزآباد	"

برادر محترم قاضی راشد علی خاں عباسی اور برادر عزیز خان بہادر شیخ نظام الدین حیدر عباسی کا مکرر شکر گزار ہوں کہ اول الذکر نے بذات خود اور بذریعہ اپنی اہلیہ عزیزہ سندیلوی کے عباسیان سندیلہ کے حالات فراہم کر دئے ورنہ شجرہ نمبرہ و شجرہ نمبر ۹ ترادھورے سے بھی گری ہوئی حالت میں رہ جاتے اور آخر الذکر نے اہتمام کیا کہ کتاب کا انڈکس ایسا مرتب کیا کہ شاید اس سے قبل اردو کتابوں میں اس نمونہ کا انڈکس

عزیرم بجان و دل مولانا حافظ محمد جمال الدین عبدالوہاب سلمہ الباری انصاری فرنگی محلی (شجرہ الف) اور گرمی خواجہ قمر الدین صاحب مالک مطبع نامی لکھنؤ کا شکریہ ادا کرنا بھی ضروری ہے کہ انکی بدولت اس زمانہ میں کہ کاغذ وغیرہ کی فراہمی کمیابی کے درجہ سے بھی کچھ گری ہوئی ہے یہ کتاب چھپ گئی اور میری محنت ٹھکانے لگی۔

کتاب کا خاتمہ لکھنے کے دوران میں ذیل کی دو تقریبات خوشی و خانہ آبادی واقع ہوئیں۔ اللہ تعالیٰ صاحبان تقریب اور ناظرین کو مبارک کرے۔ اصحاب ذوق اصل کتاب میں ضروری اصلاح کر سکتے ہیں:-

(۱) صفحہ ۱۲۰ (سطر ۹) حال مولوی مشیض الدین علوی "ہنوز نا کتخدا ہیں" کے بجائے لکھ لیا جائے انکا عقد ۲۸ محرم ۱۳۶۴ھ کو بی بی احتشام النسا (شجرہ نمبرہ۔ الف) بنت خواجہ عزیز احمد علوی (نمبر ۵۲) کے ساتھ ہوا۔

(۲) صفحہ ۲۴۴ (سطر ۳) حال شیخ محامد علی عباسی: "ہنوز ناکتخدا ہیں" کے بجائے لکھ لیا جائے۔ "انکا عقد ۲۲ ر ذیحجہ سنہ ۱۳۶۳ھ کو بی بی شہیر بانو بنت سید سمیع الدین کرمانی بن سید رفیع الدین ساکن قصبہ دیوہ کے ساتھ ہوا۔ سید سمیع الدین کرمانی منشی محمود علی علوی کاکوروی (فیض ص۲۰ و نفخ ص۱۲۷) کے نواسہ ہیں"



آخر میں بکمال بندگی و زاری بارگاہ رب العزت میں بواسطہ حضرت مرشد برحق یہ دعا ہے

یا من بك حاجتی وروحی بیدیك	اعرضت عن الخلق واقبلت الیك
مالی عمل صالح استظهر به	قد جئتك راجیا توكلت علیك

كل من علیها فان ویبقی وجه ربك ذو الجلال والاكرام

بندۂ عاصی محمد حسن عباسی
کاکوری ضلع لکھنؤ
محرم سنہ ۱۳۶۴ھ

تتمہ

کتاب کا خاتمہ چھپ جانے کے بعد کچھ ایسے وجوہ پیش آگئے کہ کتاب کی جزو بندی میں
بڑ ہو گئی۔ اس اثنا میں مندرجہ ذیل واقعات متعلقہ کتاب ایسے پیش آئے جن کا درج کر دینا
سب معلوم ہوتا ہے لہذا یہ ایک تتمہ اضافہ کیا جاتا ہے:۔

صفحہ ۱۹۹/۲۰۰ مولوی نصر الدین حیدر علوی کے ان کی اہلیہ بی بی ودی۔ آئی۔ شا کے بطن سے ۱۷ ذی الحجہ ۱۳۶۳ھ مطابق ۲۲ نومبر ۱۹۴۴ء کو ایک پسر الہ آباد میں پیدا ہوا۔ یوسف جمال نام رکھا گیا۔ اللہ تعالیٰ صاحب عمر و اقبال کرے۔

صفحہ ۱۹۱ شیخ معراج احمد عباسی نے ۱۶ صفر ۱۳۶۴ھ کو عین جوانی میں لکھنؤ میں وفات پائی اور وہیں دفن ہوئے

۱۲ غرہ ماہ ربیع الآخر ۱۳۶۴ھ مطابق ۱۶ مارچ ۱۹۴۵ء کو شیخ اشہد علی عباسی کے یہاں رزند کاکوری ہی میں پیدا ہوا۔ شاہد عامر نام رکھا گیا اور مظفر سعید تاریخی نام ہے۔ اللہ تعالیٰ پروان چڑھائے اور صاحب عمر و اقبال کرے۔

(۴) صفحہ ۱۲۱۔ ماہ جون ۱۹۴۵ء میں اعلیٰحضرت حضور شہنشاہ اعظم جارج ششم خلد اللہ ملکہ و سلطنتہ کی سالگرہ کے موقع پر قاضی راشد علی عباسی خطاب خاں صاحب سے سرفراز ہوئے۔ اللہ تعالیٰ مبارک کرے اور ان کو اس سے بھی اعلیٰ مدارج دارین عطا فرمائے اور خوش و خرم رکھے۔

(۵) صفحہ ۱۱۱/۱۱۲ اواخر ماہ مئی ۱۹۴۵ء میں منشی اظہار علی عباسی نے اپنی اور اپنے والد ماجد اور اپنے پسران کی تصویریں بنوا کر بھیجیں کہ کتاب میں شامل کر دی جائیں۔ کتاب اور فہرست تصاویر اس سے پیشتر ہی طبع ہو چکی تھیں۔ اس وجہ سے ان تصاویر کا اُس فہرست میں ذکر نہیں کیا جا سکا۔

بندۂ عاصی محمد حسن عباسی
رجب ۱۳۶۴ھ

عبّاسیانِ کاکوری

اشاریہ (مردانہ)

الف

نام	صفحات
صادق حسین	۲۱۳-۲۱۴
صادق رضا	۲۴۲
صادق علی	۱۰۲-۱۲۲-۱۴۲-۱۴۵-
صالح	۳۹
صالح محمد	۲۳۷-
صبغت اللہ	۸۹
صبیح الدین حیدر	۱۹۸-۲۰۰
	۱۶-۳۰-۴۳
	۱۲۰-۲۲۱
	۲۲۴-۲۳۲
...نصرا	۳۴
...ل حسن	۱۰۱
...فت اللہ	۲۳۳
...فدر علی	۲۶۰-۲۶۱
...حمد	۱۰۶-۱۱۹-۱۶۴-۲۷۰
ض	
	۷۸-۹۱-۱۸۴
ضمیر الحسن	۲۵۵
ضمیر الدین	۱۰۸
ضیاء اللہ	۲۲۷-۲۳۱
ضیاء الحسن	۲۳۵-۲۵۵
ضیاء الدین	۱۶-۳۰-۴۳-۵۷-۱۸۶
ضیاء الدین حیدر	۵-۱۲۰-۱۶۸-۱۷۱- ۱۷۲-۲۷۵-۲۸۵
ط	
طالب حسین	۱۲۴-۲۱۲
طالب علی	۶۸-۸۲-۱۰۶-۱۱۷-۱۳۵ ۱۳۶

نام	صفحات
طاہر	۱۵-۲۳-۳۰-۴۵
طاہر علی	۲۶۰-۲۶۱
طیب	۲۳-۴۵-
ظ	
ظفر احمد	۲۲۶
ظفر الاسلام	۱۸۹
ظفر علی	۱۶۰-۱۹۷
ظل الرحمن	۸۷
ظہور احمد	۲۰۸-۲۱۶
ظہور علی	۲۱۱-
ظہیر احمد	۱۱۳-۱۵۰
ظہیر الحسن	۲۵۵
ظہیر الدین	۱۲-۲۱۵
ع	
عابد حسین	۲۱۲-۲۱۳-۲۱۴
عابد علی	۴-۱۱-۴۶-۴۷-۴۸- ۴۹-۵۱-۱۰۵-۱۱۸- ۱۱۹-۱۲۱-۱۲۶
عادل الدین حسین	۱۸۴
عارف حسین	۲۲۵
عارف کمال	۱۱۵
عاشق حسین	۱۲۴-۱۲۵-۱۲۶-۲۱۵
عاشق علی	۲۴۳-۲۴۴
عاصم رضا	۲۱۱
عالم رضا	۲۰۹-۲۱۱
عالم علی	۱۳۸-۱۳۹
عالمگیر اورنگزیب	۷۳

نام	صفحات
عباس بن عبد اللہ (امام)	۳۸
عباس بن عبد المطلب حضرت	۲-۵-۷-۸-۱۶-۲۰- ۲۴-۲۶-۳۰-۳۱- ۳۲-۳۳-
عباس علی	۲۴۱
عبد الاحد	۷۵-۹۲-۲۲۴
عبد الاعلیٰ	۲۲۵
عبد الباسط	۷۵-۹۵-۹۹
عبد الباقی	۲۰۹-۲۷۴-۲۷۶
عبد البدیع	۵۰
عبد الجلیل	۶۶-۶۷
عبد الحافظ	۲۵۷-۲۵۹
عبد الحفیظ	۲۱۳
عبد الحق	۵۰
عبد الحکیم	۲۱۵-۲۷۲
عبد الحلیم	۵۶-۷۴-۲۷۲-
عبد الحمید	۲۸۰
عبد الحی	۷۱-۲۰۶-۲۲۶-۲۷۸
عبد الرب	۲۲۵
عبد الرحمن	۱۵-۳۵-۳۸-۵۱- ۱۹۵-۲۰۸
عبد الرحیم	۶۹-۲۲۳-۲۳۲
عبد الرزاق	۲۰۸-۲۲۹-۲۶۲
عبد الرشید	۲۲۹
عبد الرضا متین	۹۶
عبد الرؤف	۱۰-۱۵۵-۱۵۶-۲۱۹- ۲۵۳-۲۵۶-

ن

ن